عمران سیریز
ڈارک ہارٹ
مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔سلام مسنون۔ میرا نیا ناول ''ڈارک ہارٹ'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول میں عمران اور اس کے ساتھیوں نے ملکی مفاد اور سلامتی کے تحفظ کے لئے ایک بین الاقوامی تنظیم کے خلاف دیوانہ وار جدوجہد کی اور ڈارک ہارٹ جو دنیا کی انتہائی طاقتور اور خوفناک تنظیم سمجھی جاتی تھی، کے خلاف مسلسل اور ناقابل یقین انداز میں کامیابی حاصل کر کے اس تنظیم کا تاروپود بکھیر کر رکھ دیا۔ سابقہ ناولوں کی طرح مجھے یقین ہے کہ یہ ناول بھی آپ کے اعلیٰ معیار اور ذوق کے عین مطابق ثابت ہوگا۔ اس ناول میں عمران اور اس کے ساتھیوں نے ڈارک ہارٹ کے خلاف کیا گل کھلائے اور انہیں کن کن مصائب کا سامنا کرنا پڑا یہ سب تو آپ کو ناول پڑھ کر ہی معلوم ہوگا البتہ ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط کا مطالعہ بھی کر لیں جو دلچسپی میں کسی لحاظ سے کم نہیں ہیں۔

جڑانوالہ سے عاصم شہزاد لکھتے ہیں۔ میں نے آپ کے تمام ناول ایک بار نہیں بلکہ بار بار پڑھے ہیں اور ان ناولوں کو جتنی بار بھی پڑھتا ہوں ان میں کھو جاتا ہوں اور ناول پڑھتے ہوئے اس بات کا معمولی سا بھی احساس نہیں ہوتا ہے کہ میں کوئی سابقہ ناول پڑھ رہا ہوں۔ ہر بار ناول پڑھ کر نئی تازگی اور ایسی حقیقت کا گمان ہوتا ہے جیسے یہ ناول پہلی بار پڑھ رہا ہوں۔ آپ واقعی مایہ

ناز مصنف ہیں۔ ہمارے لئے اس قدر منفرد اور دلچسپ ناول لکھنے پر میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

محترم عاصم شہزاد صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا شکریہ۔ آپ جیسے قارئین کے ایسے بے شمار خطوط مجھے ملتے ہیں جنہیں پڑھنے کے بعد اس بات کا شدت سے احساس ہوتا ہے کہ میری تحریروں کے چاہنے والوں کی کوئی کمی نہیں ہے اور یہ میرے لئے انتہائی طمانیت کا باعث ہے۔آپ میرے ناولوں کو اس قدر ذوق وشوق سے پڑھتے ہیں اس کے لئے ایک بار پھر میں آپ کا تہہ دل سے مشکور ہوں اور اپنے ان تمام قارئین کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں جو میرے ناولوں کو اسی ذوق وشوق اور دلچسپی سے تسلسل کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

پشاور سے محمد حامد خان لکھتے ہیں۔ میں بہت چھوٹا تھا کہ آپ کے ناولوں کو پڑھنا شروع کر دیا تھا اور اب میں گریجوایٹ ہو چکا ہوں لیکن اس کے باوجود آپ کے ناول انتہائی شوق سے پڑھتا ہوں جس سے آپ کو میری آپ کے لکھے ہوئے ناولوں کے پڑھنے کی پسندیدگی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔آپ واقعی لاجواب صلاحیتوں کے مالک ہیں جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہو گی۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ سپیشل نمبروں کے ساتھ ساتھ ہمارے لئے بلیک تھنڈر کے سلسلے کے ناول بھی لکھیں۔ امید ہے آپ میری اس چھوٹی سے درخواست پر ضرور توجہ دیں گے۔

محترم محمد حامد خان صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا بے حد شکریہ۔ یہ میرے لئے اعزاز کی بات ہے کہ آپ مسلسل میرے ناولوں کا مطالعہ کر رہے ہیں اور میری تحریروں کو پسند کرتے ہیں۔ آپ نے سپیشل نمبر اور بلیک تھنڈر کے سلسلے پر ناول لکھنے کا کہا ہے تو آپ کی خواہش سر آنکھوں پر، میں کوشش کروں گا کہ آپ کو ان دونوں موضوعات کے حامل ناول جلد سے جلد پڑھنے کو مل سکیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کراچی سے نثار احمد بلوچ لکھتے ہیں کہ میں آپ کے تمام ناولوں کو پسندیدگی سے پڑھتا ہوں۔ خاص طور پر آپ کے بیرون ملک مشنز سے متعلق ناول انتہائی دلچسپ اور متاثر کن ہوتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ ایسے ہی ناول لکھتے رہیں گے۔ آپ سے ایک شکایت ہے کہ آپ نے سیکرٹ سروس کے بیشتر ارکان کو بالکل ہی فارغ کر دیا ہے کیونکہ جب بھی کوئی مشن ہوتا ہے تو عام طور پر جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر ہی سامنے آتے ہیں یا پھر عمران کے ساتھ ٹائیگر کام کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے جبکہ باقی ارکان کا ناول اور کہانی سے کوئی تعلق ہی ظاہر نہیں کیا جاتا جیسے ان کا کوئی وجود ہی نہ ہو۔ اگر باقی ارکان کی کارکردگی ناولوں میں اجاگر کی جاتی رہے تو اس سے ملک وقوم کو بھی فائدہ ہوگا اور ان کی صلاحیتیں بھی نکھر کر سامنے آتی رہیں گی۔ امید ہے میری اس گزارش پر آپ ضرور دھیان دیں گے۔

محترم نثار احمد بلوچ صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کے لئے میں آپ کا دل سے مشکور ہوں۔ آپ نے اپنے خط میں جو تجویز پیش کی ہے اس کے لئے اتنا عرض کروں گا کہ سیکرٹ سروس کا کوئی ممبر فارغ نہیں ہے۔ انہیں الگ الگ ذمہ داریاں سونپ دی گئی ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی مخصوص ٹیم ملک کو درپیش اندرونی اور بیرونی خطرات سے نپٹنے کے ساتھ ساتھ بیرون ملک مشنز مکمل کرتی ہے جبکہ فور سٹارز اور سنیک کلرز اپنے فارغ اوقات میں ملک میں پھیلی ہوئی سماجی برائیوں کے خلاف نبرو آزما رہتے ہیں اور ان کے خلاف بھرپور انداز میں جدوجہد کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں میرے بے شمار ناول ہیں جو شاید آپ کی نظروں سے نہیں گزرے۔ آپ فور سٹارز اور سنیک کلرز کے سلسلے کے ناولوں کا مطالعہ کر لیں۔ آپ کی شکایت دور ہو جائے گی اور آپ کا یہ گلہ بھی ختم ہو جائے گا کہ مخصوص ممبران کام کرتے ہیں اور باقی سب فارغ البال رہتے ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران جو اخبار پڑھنے میں مصروف تھا نے چونک کر اخبار چہرے کے سامنے سے ہٹایا اور فون کی طرف دیکھنے لگا۔

''سلیمان۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب''...... عمران نے اونچی آواز میں سلیمان کو پکارتے ہوئے کہا۔

''فرمائیں۔ کیوں چیخ رہے ہیں''...... کچن سے سلیمان کی جھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

''بھائی۔ آ کر دیکھنا یہ صبح صبح کس کے پیٹ میں درد اٹھ رہا ہے جو میرے ناشتہ کرنے سے پہلے ہی فون کرنا شروع ہو گیا ہے۔ اب بھلا میں بغیر ناشتہ کئے خالی پیٹ فون کیسے سن سکتا ہوں''۔ عمران نے اونچی آواز میں سلیمان کو ہانک لگاتے ہوئے کہا۔

''فون آپ کے سامنے پڑا ہے صاحب۔ زحمت گوارا کریں اور خود ہی سن لیں۔ اگر میں فون سننے آیا تو پھر آپ کے لئے ناشتہ

تیار نہیں کر سکوں گا اور آپ آج ناشتے سے محروم ہو جائیں گے اور آپ کا پیٹ خالی کا خالی رہ جائے گا۔ اگر آپ کو یہ منظور ہے تو پھر میں آ جاتا ہوں فون سننے“...... سلیمان کی کچن سے آواز سنائی دی۔

”ارے باپ رے۔ تم تو کھلم کھلا دھمکی دے رہے ہو۔ ٹھیک ہے تم کچن میں کام کرو اور میرے لئے تگڑا سا ناشتہ بناؤ تب تک میں ہی خالی پیٹ فون سن لیتا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”آپ نے فون کانوں سے سننا ہے پیٹ سے نہیں“...... جواباً سلیمان کی آواز سنائی دی۔

”پیٹ خالی ہو تو کان، ناک، آنکھیں سب بند ہو جاتے ہیں۔ نہ کچھ دکھائی دیتا ہے اور نہ سنائی دیتا ہے“...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

”علی عمران ایم ایس سی، ڈی ایس سی (آکسن) بذبان خود بے دھیان خود بلکہ خالی پیٹ بول رہا ہوں“...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”داور بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے سر داور کی آواز سنائی دی۔

”داور۔ آپ کا مطلب ہے سر کے بغیر داور۔ آپ نے ظاہر ہے ناشتہ کیا ہو گا اور آپ کے پیٹ میں چوہے بلیاں نہیں دوڑ رہے ہوں گے اس لئے آپ دھیان سے بول بھی سکتے ہیں اور سن

بھی سکتے ہیں۔ مگر آپ نے دھیان سے میری بات نہیں سنی کہ میں خالی پیٹ یعنی بغیر ناشتہ بول رہا ہوں اور آپ جیسے ہی بڑے بڑے بزرگ کہتے ہیں کہ خالی پیٹ نہ کچھ بولا جا سکتا ہے نہ سنا جا سکتا ہے اور نہ کچھ دیکھا جا سکتا ہے“...... عمران کی زبان چل پڑی۔

”عمران میری بات دھیان سے سنو“...... دوسری طرف سے سر داور نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”یہی تو کہہ رہا ہوں۔ دھیان سے کیسے سنوں۔ اس وقت تو سارا دھیان ناشتہ کرنے پر لگا ہوا ہے۔ صبح صبح اٹھ کر سلیمان تو اپنے لئے مقوی ناشتہ تیار کر لیتا ہے لیکن جب میرے باری آتی ہے تو اس کا دھیان نجانے کہاں ہوتا ہے کہ میرے لئے ہلکا سا ناشتہ بناتے ہوئے بھی اسے گھنٹوں لگ جاتے ہیں۔ جب تک ناشتہ میرے سامنے ٹیبل پر نہیں آ جاتا میرے پیٹ میں چوہے بلیاں اور خرگوش دوڑتے رہتے ہیں“...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”تم میری بات سنو گے یا میں فون رکھ دوں“...... سر داور نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”رکھ دیں جناب۔ آپ کا فون ہے۔ جہاں مرضی رکھیں میں آپ کو روکنے والا کون ہوتا ہوں“...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سر داور نے واقعی فون بند کر دیا۔

”ارے۔ یہ تو صبح صبح ناراض ہو گئے۔ خیر کوئی بات نہیں ناشتہ کر لوں پیٹ بھر جائے گا تو پھر میں پورے دھیان کے ساتھ انہیں

فون کروں گا اور وہ جو کہیں گے وہ میں دھیان سے سن لوں گا“۔
عمران نے بار بار دھیان کی گردان کرتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اخبار پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں سلیمان اس کے لئے ٹرالی میں ناشتہ لے کر اندر آ گیا۔
”کس کا فون تھا صاحب“...... سلیمان نے ٹرالی آگے لا کر ناشتہ اس کے سامنے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔
”میں نے دھیان نہیں دیا“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔
”دھیان نہیں دیا۔ کیا مطلب۔ کیا آپ نے فون پر بات نہیں کی“...... سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
”کی تھی۔ کوئی سر تھے اور خود کو داور بھی کہہ رہے تھے۔ وہ نجانے کیا کہہ رہے تھے۔ مگر میرا دھیان ناشتے پر تھا کہ اگر میں اسی طرح دھیان لگا کر ان کی باتیں سنتا رہ گیا تو تمہیں موقع مل جائے گا اور تم میرے حصے کا بھی ناشتہ کر لو گے اس لئے وہ سر تھے یا پاؤں میں نے ان پر اور ان کی باتوں پر دھیان ہی نہیں دیا اور انہوں نے غصے میں فون بند کر دیا“...... عمران نے کہا۔
”ان کا پہلے بھی فون آیا تھا۔ وہ کافی پریشان دکھائی دے رہے تھے“...... سلیمان نے کہا۔
”حیرت ہے۔ کیا جدید زمانہ آ گیا ہے کہ فون پر آواز کے ساتھ بات کرنے والا دکھائی بھی دیتا ہے وہ بھی لینڈ لائن فون پر“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میرا مطلب ہے ان کے لہجے سے پریشانی ٹپک رہی تھی“۔ سلیمان نے اپنی بات کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔
”اب ٹپک رہی تھی یا لٹک رہی تھی۔ میں کچھ نہیں جانتا۔ ناشتہ کئے بغیر میں کسی سے بات نہیں کرتا۔ چاہے وہ پاکیشیا کے صدر مملکت یا پھر پرائم منسٹر ہی کیوں نہ ہوں اور پھر یہ تو کوئی سر تھے داور۔ ویسے اگر ان کا فون آیا تھا تو تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا“...... عمران نے کہا۔
”انہوں نے کہا تھا کہ وہ آپ کو دوبارہ فون کر لیں گے“۔ سلیمان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
”ٹھیک ہے۔ ابھی انہوں نے ایک بار ہی فون کیا ہے۔ دوبارہ کریں گے تو سن لوں گا“...... عمران نے کہا تو سلیمان نے اثبات میں سر ہلایا اور خالی ٹرالی لے کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے ناشتہ کیا اور پھر وہ اطمینان سے ایک بار پھر اخبار پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ ڈور بیل بج اٹھی۔
”ارے۔ میں تو سر داور کے دوبارہ فون کرنے کا انتظار کر رہا تھا کہ وہ فون کریں گے تو یہاں گھنٹی بج اٹھے گی۔ گھنٹی تو بج اٹھی ہے لیکن فون کی بجائے کال بیل کی۔ کہیں غلطی سے فون کی گھنٹی باہر ڈور بیل میں تو ٹرانسفر نہیں ہو گئی“...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اسے سلیمان کے باہر جاتے قدموں کی آوازیں

سنائی دیں۔

''آپ یہاں۔ السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاۃ''...... اچانک سلیمان کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔ سلیمان کے ادب و آداب سے سلام کرنے کی آواز سن کر وہ سمجھ گیا تھا کہ باہر یا تو سر سلطان یا سر عبدالرحمٰن آئے ہیں یا پھر اماں بی کیونکہ سلیمان ہمیشہ انہیں ہی اس طرح تکریم اور شرافت سے پورا سلام کرتا تھا۔

''وعلیکم السلام و رحمتہ اللہ و برکاۃ۔ عمران کہاں ہے''...... باہر سے سر داور کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔ اس نے سر داور کی فون پر بات نہ سنی تھی اس لئے وہ خود ہی اس کے فلیٹ میں آ گئے تھے۔ قدموں کی آواز سنائی دی اور پھر اس نے سر داور کو اندر آتے دیکھا۔ وہ انہیں دیکھ کر فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔

''ارے باپ رے۔ آپ اس طرح اچانک بغیر کوئی تار لکھے اور بغیر فون کئے میرے غریب خانے بلکہ ٹوٹے پھوٹے سے فلیٹ میں۔ بہرحال السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ''...... عمران نے کہا۔

''وعلیکم والسلام و رحمتہ اللہ و برکاۃ۔ شکر ہے کہ تم یہاں پر موجود ہو ورنہ مجھے فکر تھی کہ تم ناشتہ کر کے باہر نہ چلے گئے ہو''...... سر داور نے کہا۔ انہوں نے آگے بڑھ کر عمران سے مصافحہ کیا اور پھر اس کے سامنے ڈائننگ ٹیبل کے پاس پڑی ہوئی دوسری کرسی پر بیٹھ گئے۔

''میرے خیال میں آپ نے یہاں آ کر بہت بڑی حماقت کی ہے''...... عمران نے بیٹھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا تو سر داور چونک پڑے۔

''حماقت۔ کیسی حماقت۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب''۔ سر داور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ آنے والے ہیں تو میں آپ کو فوراً یہاں آنے سے روک دیتا۔ آپ یہاں ناشتہ کرنے کے لئے آئے ہیں نا تو آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ سلیمان اپنے حصے کا اور میں اپنے حصے کا سوکھا سڑا ناشتہ کر چکا ہوں۔ اب تو شاید آپ کو کچھ بھی نہ مل سکے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں یہاں ناشتہ کرنے نہیں آیا''...... سر داور نے منہ بنا کر کہا۔

''تو پھر کیا اپنی نئی شادی کا کارڈ دینے کے لئے آئے ہیں۔ آنٹی کو پتہ ہے اس بات کا''...... عمران نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا تو سر داور ہنس پڑے۔

''اس عمر میں بھلا میں نے کیا شادی کرنی ہے۔ اگر تمہارا ارادہ ہے تو بتاؤ۔ میں ابھی جا کر سر سلطان یا پھر تمہارے ڈیڈی اور تمہاری اماں بی سے بات کر لیتا ہوں۔ شادی کے کارڈ چھپوانے اور تمہاری شادی کے تمام اخراجات میرے ذمہ۔ یہ خوشخبری سن کر تو وہ دونوں بے حد خوش ہو جائیں گے''...... سر داور نے مسکراتے ہوئے

کہا۔

"ارے باپ رے۔ اگر ایسا ہوا تو پھر اماں بی اور ڈیڈی نے ہاتھ پاؤں دھو کر میرے پیچھے پڑ جانا ہے اور پھر جب تک واقعی وہ میری شادی نہ کرا دیں اس وقت تک انہوں نے چین نہیں لینا۔ میں نے انکار کیا تو پھر اماں بی کی جوتیاں ہوں گی اور میرا سر ہو گا۔ پھر سمجھ لیں کہ یا تو سر ٹوٹے گا یا سر سے سارے بال ہی جھڑ جائیں گے"...... عمران نے کہا اور سر داور بے اختیار ہنس پڑے۔

"اچھا اب فضول باتیں چھوڑو"...... سر داور نے مصنوعی غصے سے کہا۔

"میں نے پکڑی ہی کب تھیں"...... عمران نے کہا تو سر داور ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"تم فون پر احمقانہ باتیں کر رہے تھے اور میں جانتا تھا کہ فون پر دوبارہ بات کی تو تم نے میری باتیں ایسے ہی اُڑاتے رہنا ہے اور مجھے زچ کر کے رکھ دینا ہے اس لئے میں تمہیں دوبارہ فون کرنے کی بجائے خود ہی یہاں آ گیا ہوں"...... سر داور نے کہا۔

"اچھا کیا ہے جو آپ یہاں آ گئے ہیں۔ میں اور سلیمان کئی روز سے بھوکے ہیں۔ بس صبح کا ناشتہ ہمسایوں سے مانگ تانگ کر مل جاتا ہے لیکن لنچ کیا ہوتا ہے اور ڈنر کیا ہوتا ہے یہ تو جیسے ہم بھول ہی گئے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کو ہماری مفلسی اور تنگ دستی کا علم ہو گیا ہو اور آپ ہمدردی کے طور پر ہمیں اتنی رقم دینا چاہتے

ہوں کہ ہم دو چار سال کا اکٹھا راشن لا سکیں۔ کیوں ایسا ہی ہے نا"...... عمران نے کہا۔

"میں تمہاری ایسی احمقانہ باتوں میں آنے والا نہیں ہوں۔ میں خوب جانتا ہوں کہ تم کتنے مفلس اور کتنے تنگ دست ہو"...... سر داور نے منہ بنا کر کہا۔

"سب کچھ جانتے ہیں پھر بھی ایسا کہہ رہے ہیں"...... عمران نے منہ بسور کر کہا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"ارے ارے۔ ابھی تو میں ناشتہ کر کے آیا ہوں اور تم کافی لے کر آ گئے ہو"..... سر داور نے چونک کر کہا۔

"کافی بھی کافی ساری لایا ہے۔ میں مانگوں تو مجھے کافی کے چند قطرے بھی نہیں دیتا۔ بلکہ سونگھنے بھی نہیں دیتا کہ اس فلیٹ میں کافی نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"آپ کی خدمت کر کے مجھے انتہائی سکون ملتا ہے جناب۔ آپ تو آتے بھی تو بہت کم ہیں۔ اس لئے میں بھلا اس موقع کو کیسے جانے دے سکتا ہوں"...... سلیمان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور کافی کے برتن میز پر لگانے شروع کر دیئے۔

"سر داور کی خدمت کر کے تمہیں سکون مل رہا ہے کیا مجھ سے کچھ نہیں ملتا تمہیں"...... عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"کچھ ملتا ہو تو بتاؤں۔ بس ملنے کی حسرت ہی دل میں لئے ابھی تک زندہ ہوں اور جیسے تیسے ہی وقت گزار رہا ہوں"۔ سلیمان

نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس مڑ گیا اور سر داور اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے جبکہ عمران نے اس طرح منہ بنا لیا جیسے سلیمان نے اس کے حلق میں کونین کا پورا پیکٹ الٹ دیا ہو۔

"اچھا سنو عمران میں نے واپس بھی جانا ہے۔ میں تمہارے پاس ایک ذاتی کام کے لئے آیا ہوں"...... اچانک سر داور نے انتہائی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا۔ کیا آنٹی ناراض ہو گئی ہیں"...... عمران نے چونک کر کہا تو سر داور کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"آنٹی ناراض ہو گئی۔ کیا مطلب۔ یہ آنٹی کا ذکر کہاں سے آ گیا۔ اس عمر میں اس نے بھلا مجھ سے کیا ناراض ہونا ہے۔ اور میں نے ذاتی کام کا کہا ہے یہ نہیں کہا کہ تم میری باتوں کا الٹا مطلب نکالتے پھرو۔ میں پہلے ہی پریشان ہوں اور اگر تم نے بھی پریشان کیا تو میں بات کئے بغیر واپس چلا جاؤں گا"...... سر داور نے غصیلے اور سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران سمجھ گیا کہ معاملہ واقعی سنجیدہ ہے کیونکہ سر داور کے چہرے پر اس نے سنجیدگی کے ساتھ ساتھ تفکرات اور پریشانی کے تاثرات بھی دیکھ لئے تھے۔

"پریشانی تو واقعی آپ کے چہرے پر لٹک۔ مم مم میرا مطلب ہے ٹپک رہی ہے۔ ہوا کیا ہے"...... عمران نے بھی اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مسئلہ انتہائی حساس اور اہم ہے اسی لئے میں ذاتی طور پر یہاں آیا ہوں اور وہ بھی خفیہ طور پر اپنی ذاتی کار میں تاکہ میرے تمہارے پاس آنے کی کسی کو خبر تک نہ ہو سکے"...... سر داور نے کہا۔

"اوہ۔ ایسا کیا ہو گیا"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"بہت بڑا مسئلہ ہو گیا ہے عمران"...... سر داور نے انتہائی سنجیدگی سے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"بتائیں تو سہی آخر مسئلہ ہے کیا"...... عمران نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"عمران ایک انتہائی اہم فائل جس کا تعلق شوگران سے تھا میرے پاس آئی۔ اس فائل میں ایک انتہائی خفیہ فارمولے کے پیپرز موجود تھے۔ یہ فارمولا بارہ صفحات پر مشتمل تھا لیکن یہ معاہدہ ایک نئے اور خصوصی کوڈ میں تھا تاکہ اسے خفیہ رکھا جا سکے۔ اس کوڈ کے بارے میں مجھے خصوصی طور پر پہلے ہی بریف کر دیا گیا تھا۔ مجھے یہ فائل ملی تو میں نے اسے اپنے سپیشل آفس کے خفیہ سیف میں رکھ دیا اور سیف لاکڈ کر کے اس آدمی کے ساتھ باہر چلا گیا۔ وہ آدمی اپنے راستے پر چلا گیا اور میں چونکہ خصوصی طور پر اس کے لئے لیبارٹری سے آیا تھا اور میرا لیبارٹری جانا ضروری تھا اس لئے میں وہاں چلا گیا۔ فائل چونکہ کوڈ میں تھی اور کوڈڈ فائلیں پڑھنے میں خاصا وقت لگتا ہے اس لئے میں نے سوچا تھا کہ اس فائل کو اسی

آفس میں آ کر اطمینان سے پڑھوں گا۔ اگلے روز میں آفس پہنچا اور خفیہ سیف سے فائل پڑھنے کے نکالنا چاہی تو میں چونک پڑا۔ فائل سیف میں موجود نہ تھی۔ یہ ایک دفاعی فارمولا ہے جس پر پاکیشیا کے مستقبل کا انحصار ہے۔ اگر اس فارمولے کے بارے میں سپر پاورز یا ہمارے کسی دشمن ملک کو علم ہو گیا تو اس فارمولے پر عمل در آمد نہ ہو سکے گا جو پاکیشیا اور شوگرانی سائنس دانوں کا مشترکہ ایجاد کردہ ہے۔ فارمولا چوری ہونے کی صورت میں ظاہر ہے پاکیشیا کے ساتھ ساتھ شوگران کے دفاع اور سلامتی کو شدید نقصان پہنچے گا اور مجھے سو فیصد یقین ہے کہ فائل اڑا لی گئی ہے اور اگر اس کے بارے میں فوراً معلوم نہ ہو سکا یا اس فائل کو سپر پاورز یا دشمن کے ہاتھوں میں جانے سے نہ روکا گیا تو نتیجہ یہی ہو گا کہ ہمارے دفاعی نظام کے بارے میں دشمنوں تک معلومات پہنچ جائیں گی جو ہمارے لئے انتہائی خطرناک ہو گا“...... سر داور نے انتہائی سنجیدگی سے ساری بات بتاتے ہوئے کہا۔

”حیرت ہے۔ آپ نے مجھے بتایا تھا کہ اس آفس میں آپ عام روٹین کی فائلوں کا مطالعہ کرتے ہیں جن کا تعلق کسی فارمولے سے نہیں ہوتا۔ کسی بھی فارمولے کی فائل آپ اس آفس میں نہیں منگواتے۔ ایسی فائلیں ڈائریکٹ لیبارٹری بھیجی جاتی ہیں پھر اگر یہ اتنا ہی اہم اور خاص فارمولا تھا تو پھر آپ نے اسے آفس میں کیوں منگوایا اور پھر آپ اس فارمولے کو خفیہ سیف میں رکھ کر چلے

گئے۔ کیوں“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ یہ فارمولا پاکیشیا اور شوگرانی سائنس دانوں کا مشترکہ ایجاد ہے اور اسے خصوصی طور پر شوگرانی سائنس دان اپچی ہان کے ہاتھ مجھے بھیجا گیا تھا۔ اب اس سائنس دان کو میں لیبارٹری تو نہ لے جا سکتا تھا اس لئے میں نے اسے خاص طور پر اپنے خفیہ آفس میں بلا لیا تھا تاکہ وہ مجھے فائل دے جائے اور پھر فارمولا مخصوص کوڈ میں تھا۔ لیبارٹری میں مجھے بہت سے کام ہوتے ہیں۔ میں نے سوچا کہ اطمینان سے آفس میں بیٹھ کر اس فارمولے کو ڈی کوڈ کر کے دیکھ لوں گا اور پھر اگر اس میں کوئی کمی بیشی ہوئی تو میں اسے واپس شوگرانی سائنس دان کے حوالے کر دوں گا۔ صرف ایک رات کی بات تھی۔ اگر فارمولا اوکے ہوتا تو میں اسے لیبارٹری لے جاتا لیکن......“ سر داور نے کہا اور پھر کہتے کہتے خاموش ہو گئے۔

”فائل وہاں چھوڑ کر آپ نے واقعی غلطی کی تھی اور جس آفس کو آپ خفیہ کہہ رہے ہیں وہاں آپ کا پرسنل اسٹاف بھی موجود ہے جن کی موجودگی میں وہ آفس سیکرٹ نہیں رہ سکتا۔ آپ نے جس سیف میں فائل رکھی تھی اسے کسی چابی سے کھولا جاتا ہے یا کسی کوڈ پینل سے“...... عمران نے پوچھا۔

”اس پر نمبرنگ لاک لگا ہوا ہے“...... سر داور نے جواب دیا۔

”نمبرنگ لاک۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کا کوڈ آپ کو ہی

معلوم ہوگا کسی اور کو نہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ سیف میری رہائش گاہ کے آفس روم میں ہے اور انتہائی خفیہ جگہ پر ہے جس کے بارے میں اسٹاف کو علم نہیں ہے۔ جب ان میں سے کوئی سیف کے بارے میں نہیں جانتا تو بھلا اسے نمبرنگ کوڈ کا کیسے علم ہوسکتا ہے"...... سر داور نے جواب دیا۔

"آپ اپنی رہائش گاہ کے آفس میں کب تک بیٹھے رہے اور یہ بتائیں کہ کون کون آپ کے آفس میں آسکتا ہے اور آپ کو شبہ کس پر ہے۔ جو کچھ بتا سکتے ہیں خود ہی بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

"چونکہ مجھے شوگرانی سائنس دان سے فائل وصول کر کے ضروری کام کے سلسلے میں لیبارٹری واپس جانا تھا اس لئے میں زیادہ دیر وہاں نہیں رکا تھا۔ اس کے علاوہ میرا وہاں کوئی ملاقاتی نہیں آیا تھا۔ رہی بات کوڈ کی تو وہ مجھے معلوم ہے کسی اور کو نہیں۔ وہ میرا سپیشل آفس ہے۔ وہاں میری پرسنل سیکرٹری صفیہ ہی آتی جاتی ہے لیکن وہ بھی میری موجودگی میں کیونکہ جب میں وہاں سے جاتا ہوں تو آفس کا دروازہ بھی لاکڈ کر کے جاتا ہوں۔ واپسی پر دروازہ لاکڈ تھا"...... سر داور نے کہا تو عمران کے چہرے پر واقعی انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا سیف اسی طرح لاک تھا یا کھلا ہوا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"سیف لاک تھا اور اسے اسی طرح کوڈ لگا کر ہی بند کیا جاتا

ہے جس طرح کوڈ سے کھولا جاتا ہے"...... سر داور نے جواب دیا۔

"پھر یہ کیسے ہوگیا۔ کوئی تو آپ کے آفس میں داخل ہوا ہے جس نے باقاعدہ آپ کا خفیہ سیف کھولا اور فائل لے کر چلا گیا ہے۔ واپسی پر اس نے سیف بھی لاک کیا اور دروازہ بھی"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی بات پر تو مجھے حیرت ہو رہی ہے"...... سر داور نے کہا۔

"کیا اس سیف میں اور بھی فائلیں پڑی رہتی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ لیکن اس روز صرف یہی فائل تھی۔ سیف میں اس کے علاوہ دوسری کوئی فائل موجود نہ تھی"...... سر داور نے جواب دیا۔

"آپ شاید مجھ سے مذاق کرنے کے موڈ میں ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مذاق۔ کیا۔ کیا مطلب"...... سر داور نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"جب کمرے کا دروازہ آپ کے سوا کوئی نہیں کھول سکتا۔ خفیہ سیف کے بارے میں بھی صرف آپ ہی جانتے ہیں اس کے علاوہ یہ سیف خفیہ کوڈ سے کھلتا ہے جس کا کوڈ آپ کو ہی معلوم ہے۔ تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی آپ کے سپیشل آفس کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا ہو۔ اس نے خفیہ سیف تلاش کیا ہو اور اسے کوڈ لگا کر کھولا ہو۔ اس میں سے فائل نکالی ہو اور پھر سیف کو وہ دوبارہ

لاک لگا کر کمرے سے نکل گیا ہو اور اس نے دروازہ بھی لاک کر دیا ہو۔ اس سے تو دو باتیں ہی سمجھ میں آ رہی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''کون سی دو باتیں''...... سر داور نے چونک کر کہا۔

''یہ کہ آپ فائل کہیں اور رکھ کر بھول گئے ہیں۔ آپ چونکہ اب بوڑھے ہو گئے ہیں اس لئے یقیناً آپ کی یادداشت بھی بڑھاپے نے متاثر کرنی شروع کر دی ہے۔ یاد کریں کہ فائل آپ نے واقعی خفیہ سیف میں ہی رکھی تھی یا کہیں اور''...... عمران نے کہا۔

''میں بوڑھا ضرور ہوا ہوں لیکن میری یادداشت کمزور نہیں ہے نانسنس۔ مجھے بخوبی یاد ہے کہ وہ فائل میں نے خفیہ سیف میں ہی رکھی تھی''...... سر داور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تو پھر آپ نے یہ سارا کیس صرف مجھے ذہنی طور پر زچ کرنے کے لئے بنایا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سر داور نے بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

''ٹھیک ہے۔ رہنے دو تم۔ اگر تم یہی سمجھتے ہو تو ٹھیک ہے۔ اب جو ہو گا میں بھگت لوں گا''...... سر داور نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوہ اوہ۔ آپ ناراض ہو گئے ہیں میں تو مذاق کر رہا تھا۔ بیٹھیں''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں اب جا رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ تم اس پر سنجیدگی سے کام نہیں کرو گے''...... سر داور نے کہا۔

''آپ ابھی تک غصے میں ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ صرف آپ کا ذاتی مسئلہ نہیں ہے۔ یہ پورے پاکیشیا کیس سلامتی کا مسئلہ ہے اس لئے میں اس پر ضرور کام کروں گا البتہ مجھے آپ کے سپیشل آفس اور خفیہ سیف کا جائزہ لینا پڑے گا۔ اگر آپ میرے ساتھ چلیں تو ٹھیک ہے ورنہ میں خود وہاں جا کر جائزہ لے لیتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''یہ اہم معاملہ ہے اسے میں پس پشت نہیں ڈال سکتا۔ اس لئے چلو۔ میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں''...... سر داور نے کہا۔

''ٹھیک ہے آپ بے فکر رہیں یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور آپ نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا۔ اب آپ بے فکر رہیں جس کسی نے بھی یہ کام کیا ہے وہ اب بچ کر یہاں سے نہ جا سکے گا۔ میں فائل چوری کرنے والے کو ہر صورت میں ڈھونڈ نکالوں گا''...... عمران نے انتہائی سنجیدگی سے کہا تو سر داور کے چہرے پر پہلی بار اطمینان اور سکون کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''شکریہ۔ اب میں مطمئن ہوں ورنہ یقین کرو مجھے ساری رات نیند نہیں آئی اور آج میں لیبارٹری میں بھی جم کر کام نہیں کر سکا اور میں سوچ سوچ کر بے حال ہو رہا تھا کہ میں کیا کروں اور اس معاملے پر کس سے بات کروں پھر تمہارا خیال آیا تو میں سیدھا

یہاں چلا آیا''...... سرداور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جو ہوا ہے اچھا نہیں ہوا ہے۔ یہ بتائیں کہ آپ نے فائل واپس کب کرنی تھی''...... عمران نے کہا تو سرداور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میں چونکہ مصروف تھا اس لئے میں نے فائل پڑھنے کے لئے دو ہفتوں کا وقت مانگا تھا۔ دو ہفتوں تک مجھے فائل ہر صورت میں ڈی کوڈ کر کے اسے پڑھنا ہے اور اس کی رپورٹ بھجوانی ہے''۔ سرداور نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ ہمارے پاس ایک ڈیڑھ ہفتے کا وقت ہے کہ ہم فائل تلاش کر کے آپ کو لا کر دے دیں تو آپ دو چار روز میں اسے ڈی کوڈ کر کے پڑھ کر اس کی رپورٹ مرتب کر سکتے ہیں''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اگر مجھے دو روز بھی مل جائیں تو بہت ہیں۔ میں آسانی سے فائل ڈی کوڈ کر کے چیک کر سکتا ہوں اور اس کی رپورٹ تیار کر سکتا ہوں''...... سرداور نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ رکیں۔ میں لباس بدل کر آتا ہوں''۔ عمران نے کہا تو سرداور نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران اٹھ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ کار میں سرداور کے ساتھ ان کی رہائش گاہ پہنچ گیا۔ سرداور اسے رہائش گاہ کے عقب میں موجود ایک الگ

کمرے میں لے آئے جہاں انہوں نے اپنا سپیشل آفس بنایا ہوا تھا۔ وہ اندر داخل ہوئے اور پھر عمران نے نہایت باریک بینی سے کمرے کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ وہ ایک ایک چیز کو بغور دیکھ رہا تھا۔ اس نے سیف اور سیف کی خانوں کا بھی مکمل جائزہ لیا تھا لیکن سیف کے ساتھ کوئی چھیڑ خانی نہیں ہوئی تھی۔ اسے کم از کم زبردستی نہیں کھولا گیا تھا۔ سیف کھولنے والے نے باقاعدہ نمبر رنگ کوڈ لگا کر سیف کھولا تھا اور اس میں رکھی ہوئی فائل نکالی تھی اور فائل نکال کر اس نے دوبارہ سیف لاک کیا تھا اور واپس چلا گیا تھا۔ عمران نے دو گھنٹے تک جائزہ لیا اور پھر وہ سرداور کی پرسنل سیکرٹری صفیہ کے کمرے میں آ گیا۔ وہاں جائزہ لینے کے بعد اس نے کوٹھی کے ہر حصے کی چیکنگ کرنی شروع کر دی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ انتہائی الجھن کے تاثرات بھی دکھائی دے رہے تھے۔ انتہائی کوششوں کے باوجود اس کے ہاتھ کوئی ثبوت نہ لگا تھا کہ کون سرداور کے آفس میں داخل ہوا تھا اور اس نے خفیہ سیف کھول کر فائل نکال لی تھی۔ عمران کو سرداور کی پرسنل سیکرٹری صفیہ کی میز کی دراز سے ایک کارڈ ملا تھا۔ اس کارڈ پر جم مارک کا نام لکھا ہوا تھا۔ اس نام کے سوا کارڈ پر نہ تو کوئی پتہ لکھا تھا اور نہ ہی کوئی فون نمبر البتہ اس کارڈ کے کنارے پر سرخ رنگ کا ایک دائرہ بنا ہوا تھا اور اس دائرے میں سبز رنگ کے سانپ کا ایک پھن بنا ہوا تھا۔ سانپ کا منہ کھلا ہوا تھا اور اس کی زبان اور

منہ کے اندر کا حصہ گہرا سرخ دکھائی دے رہا تھا۔ سانپ کی آنکھیں سرخ، گول اور بڑی تھیں جن میں عجیب اور خوفناک چمک دکھائی دے رہی تھی۔

اس کارڈ اور کارڈ پر بنے ہوئے نشان کو دیکھ کر عمران کے ذہن میں کھٹکا سا ہونے لگا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ نشان وہ پہلے بھی دیکھ چکا ہو۔ وہ کافی دیر تک ذہن دوڑاتا رہا لیکن اسے کسی جم مارک کا نام اور اس سبز سانپ والے نشان کے بارے میں کچھ یاد نہیں آ رہا تھا۔

پاکیشیا کے دارالحکومت کی فراخ سڑکوں پر سیاہ رنگ کی ایک کار تیزی سے دوڑی چلی جا رہی تھی۔ اس کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا جو شکل وصورت سے انگریزی فلموں کا ہیرو دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے ڈارک بلیو کلر کا تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا۔ جس میں وہ انتہائی جاذب نظر دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا چہرہ کھلا ہوا تھا اور اس نے بال بھی بڑے اسٹائلش انداز میں سیٹ کر رکھے تھے جو اخروٹی رنگ کے تھے اور اس پر بے حد جچ رہے تھے۔ اس کی آنکھوں پر تاریک شیشے کی عینک تھی۔ کار میں ہلکی آواز میں مغربی میوزک چل رہا تھا جس کی دھن میں وہ سر مخصوص انداز میں سر ہلا رہا تھا جیسے وہ اس دھن میں محو ہو۔

کار دو تین موڑ مڑ کر ایک کمرشل ایریا میں داخل ہوئی جہاں کئی ہوٹلز موجود تھے۔ وہ کار دوڑاتا ہوا ہوٹل سن لائٹ کے کمپاؤنڈ میں داخل ہوا اور پھر اس کی کار تیزی سے ہوٹل سن لائٹ کی پارکنگ

میں جا کر رکی اور پھر وہ کار سے باہر آ گیا۔ اس نے کار کا دروازہ لاک کیا۔ اسی لمحے پارکنگ بوائے نے آگے بڑھ کر اسے ٹوکن دیا تو اس نے اسے ادائیگی کی اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کے ہال میں داخل ہوا اور پھر سیدھا لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ لفٹ جب چوتھی منزل پر رکی تو وہ باہر آیا اور ایک بار پھر تیز تیز قدم اٹھاتا راہداری میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ سب سے آخری دروازے پر رک کر اس نے پہلے ادھر ادھر دیکھا لیکن راہداری خالی دیکھ کر اس نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی۔

"کون ہے"...... اندر سے ایک عورت کی آواز سنائی دی۔

"ڈاشر ہوں"...... نوجوان نے آہستہ سے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ نہ چاہتا ہو کہ اردگرد رہنے والوں کے کانوں تک اس کی آواز پہنچے۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا تو دروازے پر ایک ایکریمین نوجوان لڑکی دکھائی دی۔ وہ انتہائی حسین لڑکی تھی۔ ڈاشر تیزی سے اندر داخل ہونے لگا تو لڑکی ایک طرف ہٹ گئی۔ لڑکی نے اس کے عقب میں دروازہ بند کر دیا۔ ڈاشر کمرے میں داخل ہوا اور پھر اطمینان سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ لڑکی واپس آئی اور وہ بھی اس کے ساتھ ہی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"ہاں ڈاشر اب بولو۔ کیا رہا"...... نوجوان لڑکی نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"کیا ڈاشر کبھی ناکام ہو سکتا ہے ڈکشا"...... ڈاشر نے مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان لڑکی بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا۔ کیا واقعی تم سچ بول رہے ہو۔ کیا واقعی تم نے کامیابی حاصل کر لی ہے"...... ڈکشا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں اور تم جانتی ہو کہ ڈاشر ہمیشہ اسی طرح اور اسی انداز میں کام کرتا ہے کہ اسے ہمیشہ کامیابی ہی ملتی ہے"...... ڈاشر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک ڈبیہ نکال کر ڈکشا کی طرف بڑھا دیا۔ ڈکشا نے ڈبیہ ایک لحاظ سے اس کے ہاتھ سے جھپٹی۔ اسے کھولا تو ڈبیہ میں ایک مائیکروفلم تھی۔ اس نے مائیکروفلم اٹھائی اور اسے غور سے دیکھنے لگی۔

"کیا اس میں ساری فائل کی فوٹوز ہیں"...... ڈکشا نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں نے خود چیک کیا ہے۔ ساری فائل تصویروں کی شکل میں اس مائیکروفلم میں ہے۔ تم چاہو تو اسے دیکھ سکتی ہو"۔ ڈاشر نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ تم یہاں رکو۔ میں جا کر اسے چیک کر کے آتی ہوں"...... ڈکشا نے کہا اور پھر وہ اٹھ کر تیزی سے ملحقہ کمرے میں چلی گئی۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد اس کی واپسی ہوئی تو اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات تھے۔

"ہو گئی تسلی"...... ڈاشر نے اس کی دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہو گئی"...... اس نے کہا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا لفافہ تھا۔ وہ کرسی پر بیٹھ گئی اور اس نے لفافہ کھول کر اس میں ہاتھ ڈالا اور اس میں موجود بھاری مالیت کے ڈالروں کی دس گڈیاں نکالیں اور انہیں لا کر ڈاشر کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"یہ لو اپنا معاوضہ اور گن لو"...... ڈکشا نے کہا۔ ڈاشر نے نوٹوں کی گڈیاں گنیں اور پھر انہیں چیک کرنے لگا کہ وہ نقلی نہ ہوں۔ پھر اس نے مطمئن ہو کر گڈیاں اپنے کوٹ کی مختلف جیبوں میں ڈالنا شروع کر دیں۔

"اوکے ڈیئر۔ میرا خیال ہے کہ اب میرا کام ختم ہو گیا ہے اس لئے مجھے یہاں سے چل دینا چاہئے"...... ڈاشر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے اتنی جلدی۔ بیٹھو۔ ڈیل تو ہو گئی اب میرے ساتھ بیٹھ کر ایک جام تو پیتے جاؤ پھر شاید تم سے ملاقات ہو سکے یا نہیں"...... ڈکشا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ شراب کی تو میں بھی واقعی بے حد طلب محسوس کر رہا ہوں لیکن تم جانتی ہو کہ میں ڈارک واٹر پیتا ہوں"...... ڈاشر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ڈکشا مسکرا دی اور وہ اٹھ کر ایک طرف موجود الماری کھول کر اس نے شراب کی ایک بوتل اور دو گلاس نکالے اور انہیں لا کر میز پر رکھ دیا۔ پھر اس نے بوتل کھولی

اور دونوں گلاس آدھے آدھے بھر دیئے۔

"ہماری کامیابی کے نام"...... ان دونوں نے گلاس اٹھا کر انہیں ایک دوسرے سے ٹکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں ہی ہنس پڑے۔

"یہ بتاؤ تم نے یہ سب کیسے کیا۔ یقین کرو مجھے اس بات کا یقین نہ تھا کہ تم یہ کام کر سکو گے"...... ڈکشا نے شراب کا بڑا سا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"اس میں یقین نہ کرنے والی کون سی بات ہے۔ میں نے اپنا طریقہ آزمایا اور کامیاب ہو کر واپس آ گیا اور بس"...... ڈاشر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن بظاہر تو یہ ناممکن تھا اور اصل مسئلہ یہی تھا کہ کسی کو شک نہ پڑ سکے اور کام پورا بھی ہو جائے"...... ڈکشا نے کہا۔

"بے فکر رہو۔ ایسا ہی ہو گا۔ کسی کو معمولی سا شک بھی نہیں ہوا ہے"...... ڈاشر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہاری بات پر یقین کر لیتی ہوں۔ تم نے میرا کام تو کر دیا ہے لیکن جب تک باس تفصیل نہ سن لے گا وہ مطمئن نہیں ہو گا اس لئے تم مجھے بتاؤ کہ تم نے یہ سب کیسے کیا ہے تاکہ میں باس کو مطمئن کر سکوں"...... ڈکشا نے کہا۔

"اچھا۔ تو یہ بات ہے۔ اسی لئے تم نے مجھے شراب پلانے کے بہانے یہاں روکا ہے۔ چلو کوئی بات نہیں اور یہ بات بھی ٹھیک

ہے۔ تمہارے باس کو اتنی بڑی رقم دینے کے بعد مطمئن ہونے کا واقعی حق حاصل ہے''...... ڈاشر نے کہا تو ڈکشا کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

''تھینک یو۔ تم نے میری بات مان لی میرے لئے یہی بہت ہے۔ اب بتاؤ کیا تفصیل ہے''...... ڈکشا نے کہا۔

''سب سے پہلے تو میں نے دو روز تک وہاں سارے آفسز کا بغور جائزہ لیا تھا اور سیکرٹری سرداور کی لیڈی سیکرٹری صفیہ سے دوستی کی۔ اسے میں نے ایک ہوٹل میں دعوت دی اور اسے ایک مشروب میں مخصوص دوا ٹمراسک پلا دی جس سے صفیہ کا شعور میرے کنٹرول میں آ گیا اور میں نے اسے ٹرانس میں لا کر اس سے سرداور کے کام کرنے کے بارے میں پوری تفصیل پوچھ لی۔ اس کے ساتھ ہی کارروائی والے دن کی ان کی ملاقاتیں بھی معلوم کیں تو پتہ چلا کہ اس روز کوئی ملاقات نہیں ہے۔ میرے علم میں آیا تھا کہ سرداور جو بھی ملاقات کرتے ہیں وہ لیبارٹری سے ہٹ کر اپنی ذاتی رہائش گاہ کے سپیشل آفس میں کرتے ہیں چاہے وہ کسی ملک کا سائنس دان ہو یا کوئی اور۔ اس رہائش گاہ میں ان کے دفتر کا پورا اسٹاف موجود ہوتا ہے جن میں ایک لڑکی صفیہ ان کی پرسنل سیکرٹری کے طور پر فرض انجام دیتی ہے۔ انہیں سرکاری طور پر جو بھی فائلیں وزارت سائنس کی طرف سے لیبارٹری کے لئے بھیجی جاتی ہیں وہ زیادہ تر فائلیں اسی دفتر میں وصول کرتے ہیں۔ ان کا مطالعہ کرتے ہیں اگر اس

میں کوئی کمی بیشی کرنی ہو تو وہیں کر کے فائل واپس متعلقہ آفس میں بھیج دیتے ہیں اور جو فائل انہیں لیبارٹری لے جانی ہوتی ہے اسے اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ صفیہ نے مجھے یہ بھی بتایا کہ سر داور اہم ترین فائلیں آفس کے کسی خفیہ سیف میں رکھتے ہیں جو لاکڈ ہوتا ہے اور اس کا نمبرنگ کوڈ صرف ان کے پاس ہی تھا۔ میرے لئے یہ ساری باتیں خوشگوار نہ تھیں کیونکہ اس طرح میں کام نہ کر سکتا تھا۔ بہرحال میں نے صفیہ کو چونکہ اپنی ٹرانس میں لے رکھا تھا اس لئے وہ وہی کرتی رہی جو میں اس سے کرانا چاہتا تھا۔ میں نے اس سے سرداور کے آفس کی ایک پین میں موجود کیمرے سے چند تصویریں منگوائیں اور پھر اس کے آفس کا جائزہ لے کر اس کے ذریعے سرداور کے آفس میں جگہ جگہ چند سائنسی آلات لگوا دیئے جن کی مدد سے میں دور اپنے ہوٹل کے کمرے میں بیٹھ کر سرداور کو دیکھ بھی سکتا تھا اور ان کی باتیں بھی سن سکتا تھا۔ بہرحال ایک دن وہ آفس میں بیٹھے تھے تو ان سے ایک آدمی ملنے کے لئے پہنچا۔ آدمی بظاہر مقامی معلوم ہو رہا تھا لیکن اسے دیکھتے ہی میں پہچان گیا کہ وہ میک اپ میں ہے۔ میں نے وہاں سپیشل کیمرے لگا رکھے تھے جن کی مدد سے میں میک اپ کے پیچھے چھپے ہوئے اصل چہرے بھی دیکھ سکتا تھا۔ میں نے اس کا چہرہ اسکین کیا تو اس آدمی کا اصل چہرہ میرے سامنے آ گیا۔ وہ ایک شوگرانی تھا۔ اس شوگرانی کی ملاقات سرداور سے کرائی گئی۔ وہ کافی دیر تک سرداور کے ہمراہ

رہا اور ان سے سائنسی موضوع پر بات کرتا رہا پھر اس نے سر داور کو ایک فائل دی۔ سر داور نے ایک نظر اس فائل کو دیکھا اور پھر اس نے شوگرانی سے کہا کہ وہ اس فائل کا مطالعہ کرنے کے بعد اسے بتا دے گا۔ پھر سر داور نے فائل لا کر اپنے آفس کی میز کے خفیہ سیف میں رکھ دی۔ کیمرے سے میں پہلے ہی ان کے لگائے ہوئے نمبرنگ کوڈ چیک کر چکا تھا۔ بہرحال وہ دو گھنٹوں تک اپنے آفس میں رہے اور پھر شوگرانی کے ہمراہ وہاں سے روانہ ہو گئے۔ ان کے جاتے ہی میں نے میک اپ کیا اور صفیہ سے ملنے وہاں پہنچ گیا۔ چونکہ میں ایک دو بار پہلے بھی اس کے ہمراہ اس کوٹھی میں جا چکا تھا اس لئے سب مجھے صفیہ کا منگیتر سمجھتے تھے۔ میں بھی ان سے ان کے انداز میں ہی بات کرتا تھا۔ صفیہ سے ملنے میں مجھے کوئی مسئلہ نہ ہوا۔ میں اس کے آفس میں گیا اور پھر میں نے اس سے کافی منگوائی۔ ہم دونوں نے مل کر کافی پی۔ میں نے موقع دیکھ کر اس کی کافی میں ٹمراسک ملا دیا تھا جس سے وہ آسانی سے میری ٹرانس میں آ جاتی تھی۔ میں نے اسے فوراً ٹرانس میں لے لیا۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ اب سر داور کل ہی واپس آئیں گے۔ میرے پاس وقت تھا اس لئے میں نے صفیہ کو سر دار کے آفس میں بھیج دیا۔ کیونکہ سوائے اس کے اور دوسرا کوئی آفس میں نہیں جا سکتا تھا۔ صفیہ نے دفتر جا کر اس دراز سے فائل نکالی اور میرے پاس لے آئی۔ میں نے اس سے کیمرہ لیا اور پھر میں نے وہاں سے تمام

کیمرے اور مشینی سائنسی آلات ہٹا دیئے جن سے میں سر داور کی نگرانی کرتا تھا اور پھر میں وہاں سے نکل آیا اور خاموشی سے اپنے ہوٹل پہنچا۔ کمرے میں جا کر میں نے فائل کی مائیکرو فلم بنائی اور پھر اصل فائل کو جلا کر فلیش میں بہا دیا اور وہاں میں نے لباس اور میک اپ بدلا اور پھر تمہیں فون کیا اور اب تمہارے پاس موجود ہوں“...... ڈاشر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو۔ تم نے واقعی کام کیا ہے۔ گڈ شو۔ باس نے تمہارا انتخاب کر کے واقعی جوہر شناسی کا ثبوت دیا ہے اور تم اس بھاری رقم کی حقدار بھی ہو لیکن کیا اب تم یہاں رکو گے یا واپس چلے جاؤ گے“...... ڈکشا نے گلاس دوبارہ شراب سے بھرتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ میرا کام ختم ہو گیا ہے۔ میں پہلی فلائٹ سے ہی ایکریمیا واپس چلا جاؤں گا۔ یہاں رکنا میرے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ صفیہ مجھے میرے اصل چہرے میں بھی دیکھ چکی ہے۔ گو کہ میں نے اس کا مائنڈ مکمل طور پر واش کر دیا تھا۔ وہ شاید ہی مجھے پہچان سکے لیکن اس کے باوجود میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا“...... ڈاشر نے جواب دیا اور ڈکشا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ڈاشر نے شراب ختم کی اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

”او کے۔ ڈکشا گڈ بائی“...... ڈاشر نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"گڈ بائی ڈیئر ڈاشر"...... ڈکشا نے اس کے پیچھے جاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے دروازہ کھولا تو ڈاشر باہر نکلا اور تیزی سے راہداری میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ ڈکشا نے دروازہ بند کیا اور واپس آ کر اس نے الماری سے ایک ٹرانسمیٹر نکالا۔ یہ فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ڈکشا کالنگ۔ ہیلو ہیلو اوور"...... ڈکشا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"چیف۔ ڈاشر کامیاب ہو گیا ہے۔ وہ فائل کی مائیکرو فلم بنا کر دے گیا ہے اور اپنی رقم لے گیا ہے۔ اوور"...... ڈکشا نے کہا۔

"اوہ۔ گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو۔ کیا تم نے اس سے تفصیل معلوم کی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں مسرت کی جھلکیاں موجود تھیں۔

"یس باس۔ اوور"...... ڈکشا نے کہا اور پھر اس نے ڈاشر سے ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی۔

"ویری گڈ۔ ڈاشر واقعی انتہائی ذہین اور ہرفن مولا ہے۔ سرداور تو کیا کسی کو بھی یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ فارمولا کہاں اور کیسے غائب ہو گیا ہے۔ گڈ شو۔ اوور"...... دوسری طرف سے چیف نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے۔ اس مائیکرو فلم کو مجھے کہاں پہنچانا ہے۔ اوور"...... ڈکشا نے کہا۔

"تم یہ مائیکرو فلم کو فوراً سفارت خانے کے تھرڈ سیکرٹری مارک ٹیلر کو پہنچا دو۔ وہ اسے سفارتی بیگ میں ڈال کر مجھے بھجوا دے گا۔ اوور"...... باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... ڈکشا نے کہا۔

"اوور اینڈ آل"...... ڈکشا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوا تو ڈکشا نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اسے واپس الماری میں رکھ کر وہ اٹھی اور ڈریسنگ روم میں چلی گئی تاکہ لباس تبدیل کر کے وہ سفارت خانے جائے اور کام مکمل کر کے پھر اطمینان سے واپس آئے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ تیار ہو کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ اس نے مائیکرو فلم والی ڈبیہ اپنی لیڈیز جیکٹ کی جیب میں ڈال لی تھی اور اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"عمران صاحب آپ۔ کیا بات ہے آپ کے چہرے پر الجھن کے تاثرات دکھائی دے رہے ہیں۔ خیریت"...... بلیک زیرو نے سلام و دعا کے بعد عمران کو دیکھ کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیوں میری آمد تمہیں بری لگی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ آپ کافی دنوں بعد آئے ہیں اس لئے حیرت بھی ہو رہی ہے اور خوشی بھی"...... بلیک زیرو نے مسکرا کر کہا۔

"حیرت کس بات کی اور خوشی کس خوشی میں"...... عمران نے اپنے مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"خوشی اس بات کی کہ آپ آئے ہیں اور ظاہر ہے حیرت آپ کے چہرے پر الجھن اور پریشانی کے تاثرات دیکھ کر ہو رہی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"سر داور کی ایک غلطی کی وجہ سے ایک اہم فارمولا چوری ہو گیا ہے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

"چوری۔ سر داور کی غلطی کی وجہ سے۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"۔ بلیک زیرو نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"انتہائی حیرت انگیز انداز میں واردات کی گئی ہے۔ سر داور کے سپیشل آفس کے دروازے اور خفیہ سیف کے ساتھ زور زبردستی نہیں کی گئی ہے اور اس کے باوجود ان کے آفس کو اور خفیہ سیف کو کھول کر فائل نکال لی گئی ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی تو میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ یہ سب ہوا کیسے ہے لیکن ایک بات ضرور ہے"...... عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔

"کون سی بات"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی کہ اس واردات میں یقیناً اندر کا ہی کوئی آدمی ملوث ہو سکتا ہے"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"اندر کا آدمی۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"سر داور کے آفس کا اسٹاف۔ اس کی مدد کے بغیر یہ کام نہیں

کیا جا سکتا ہے۔ کسی نے تو اس چور کی مدد کی ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ کے خیال میں کون ہو سکتا ہے وہ اندر کا آدمی۔ کیا آپ نے اسٹاف سے پوچھ گچھ کی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے وہاں صرف سرچنگ ہی کی ہے۔ ابھی کسی سے بات نہیں کی البتہ ٹائیگر کو میں نے بھیج دیا ہے۔ وہ ایک بار خود بھی سرچنگ کرے گا اور سرداور کے آفس کے اسٹاف سے پوچھ گچھ بھی کر لے گا۔ مجھے وہاں سے اور کوئی کلیو نہیں ملا ہے لیکن ایک کارڈ ضرور ملا ہے جو مجھے کھٹک رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کون سا کارڈ اور اس کارڈ میں ایسا کیا ہے جو آپ کو کھٹک رہا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے ایک کارڈ نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا جو اسے سرداور کی پرسنل اسسٹنٹ صفیہ کے آفس ٹیبل کی دراز سے ملا تھا۔ بلیک زیرو نے کارڈ دیکھا یہ ایک عام سا وزیٹنگ کارڈ تھا جس پر صرف جم مارک کا نام لکھا ہوا تھا۔ کارڈ پر نہ تو کوئی پتہ لکھا تھا اور نہ کوئی فون نمبر البتہ اس کارڈ کے کنارے پر سرخ رنگ سے ایک دائرہ بنا ہوا تھا اور اس دائرے میں سبز رنگ کے سانپ کا ایک پھن بنا ہوا تھا جس کی آنکھیں سرخ اور بڑی بڑی تھیں۔ سانپ کا منہ کھلا ہوا تھا اور اس کی زبان اور منہ کے اندر کا حصہ گہرا سرخ دکھائی دے رہا تھا۔

"اس سانپ کے نشان کو دیکھ کر کچھ ذہن میں آیا ہے"۔ عمران

نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں نے تو پہلے ایسا کوئی نشان نہیں دیکھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اچھا کارڈ مجھے دو اور کافی بنا لاؤ۔ میں ذہن دوڑاتا ہوں شاید کچھ یاد آ جائے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا اور کارڈ عمران کو دے کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر میں وہ کافی کے کپ اٹھائے واپس گیا۔ اس نے ایک کپ عمران کے سامنے میز پر رکھا اور دوسرا کپ لے کر وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یاد آیا اس نشان کے بارے میں کچھ"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ تم مجھے وہ سرخ جلد والی ڈائری دینا"...... عمران نے بلیک زیرو سے کہا تو بلیک زیرو نے ڈائری میز کی دراز سے نکالی اور عمران کو دے دی۔ عمران نے ڈائری کھول کر اس کی ورق گردانی کرنے لگا۔ ساتھ ساتھ وہ کافی بھی پی رہا تھا پھر وہ ایک ورق کو غور سے دیکھنے کے بعد اس نے ڈائری بند کر کے اسے میز پر رکھ اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہاک کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ٹارزن یہاں ہو گا۔ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں اس سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ٹارزسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ فرام پاکیشیا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ یس پرنس۔ آپ نے کیسے کال کیا۔ میرے لائق کوئی خدمت"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"تم نے عجیب سا نام رکھا ہوا ہے۔ ٹارزسن۔ اس سے بہتر ہوتا کہ اپنے نام سے ایس اُڑا دیتے تو ایک خوبصورت نام بن جاتا اور جنگلوں کی ساری بلیک بیوٹیاں تمہاری دیوانی ہو جاتیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایس اُڑانے سے خوبصورت نام بن جاتا۔ میں کچھ سمجھا نہیں اور یہ جنگل کی بلیک بیوٹیاں میری دیوانی ہو جاتیں اس سے آپ کی کیا مراد ہے"...... دوسری طرف سے ٹارزسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"دنیا بھر کی لڑکیاں جنگل مین جس کا نام ٹارزن تھا کی دیوانی تھیں خاص طور پر جنگلوں کی بلیک بیوٹیاں۔ تم بھی اپنے نام سے ایس ہٹا دو تو تمہارا نام بھی ٹارزن ہی بنتا ہے اگر ایسا نہیں ہوسکتا تو ٹارز کے بعد این لگا دو اور اگلے نام کا حصہ سن الگ کر دو اس طرح تم ٹارزن تو نہیں ٹارزن سن تو کہلا سکتے ہو"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف ٹارزسن چند لمحے خاموش رہا اور پھر جیسے ہی اسے عمران کی بات سمجھ آئی وہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"میں دبلا پتلا اور کمزور سا آدمی ہوں پرنس اور میری عمر بھی ڈھل گئی ہے۔ ایسے میں مجھے کون ٹارزن یا اس کا بیٹا سمجھ سکتا ہے"...... دوسری طرف سے ٹارزسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو پھر اپنے بیٹے کے بیٹے کا نام ٹارزن رکھ دو اور کچھ نہیں تو ٹارزن کے دادا تو بن ہی جاؤ گے"...... عمران نے کہا تو ٹارزسن ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ بلیک زیرو بھی مسکرا رہا تھا۔

"بہرحال فرمائیں۔ کیسے فون کیا ہے۔ آپ بغیر کسی مقصد کے فون نہیں کرتے"...... ٹارزسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہاں پاکیشیا کے ایک غیر سرکاری آفس سے ایک فائل کی کاپی چوری ہوئی ہے۔ جائے واردات سے کوئی ثبوت تو نہیں ملا ہے لیکن ایک کارڈ ملا ہے جس پر جم مارک کا نام لکھا ہوا ہے۔ کارڈ پر کوئی پتہ درج نہیں ہے اور نہ کوئی فون نمبر لکھا ہوا ہے لیکن کارڈ کے ایک کونے پر ایک نشان ضرور بنا ہوا ہے۔ ایک سرخ رنگ کا دائرہ ہے جس میں سبز رنگ کے سانپ کا ایک پھن بنا ہوا ہے۔ سانپ کی بڑی بڑی گول آنکھیں ہیں جو سرخ رنگ کی ہیں اور اس سانپ کا منہ کھلا ہوا ہے اور اس کی زبان اور منہ کے اندر کا حصہ گہرا سرخ دکھائی دے رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"واردات کس انداز میں ہوئی ہے۔ کوئی تفصیل بتا دیں"۔ ٹارزسن نے کہا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"آپ مجھے کارڈ کا پرنٹ میل کر دیں اور پھر ایک گھنٹے بعد

دوبارہ فون کریں۔ مجھے یقین ہے کہ میں آپ کو اہم باتیں بتا سکوں گا''...... ٹارزسن نے کہا۔

''میں نے کارڈ کا پرنٹ پہلے ہی تمہیں میل کر دیا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ ایک گھنٹے بعد فون کریں''...... ٹارزسن نے کہا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

''سر داور کے آفس سے مجھے کچھ ایسے نشان ضرور ملے ہیں جیسے وہاں خفیہ کیمرے لگائے گئے تھے لیکن بعد میں انہیں اتار لیا گیا تھا۔ میں نے ہر جگہ تلاش کیا لیکن نہ مجھے کوئی بگ ملا ہے اور نہ ہی کوئی کیمرہ۔ جس نے بھی واردات کی ہے بڑی چالاکی اور ہوشیاری سے کی ہے اور اپنے پیچھے ایسا کوئی نشان نہیں چھوڑا ہے کہ اس تک پہنچا جا سکے''...... عمران نے کہا۔

''اور یہ کارڈ آپ کو کہاں سے ملا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''سر داور کی پرسنل اسسٹنٹ صفیہ کی میز کی دراز سے''۔ عمران نے کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ یہ سر داور کے کسی جاننے والے کا ہو جسے انہوں نے صفیہ کو سنبھالنے کے لئے دیا ہو''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہوسکتا ہے لیکن کارڈ عجیب سا ہے جس پر صرف نام لکھا ہے۔ اس پر نہ تو کوئی پتہ ہے اور نہ کوئی فون نمبر اور پھر یہ نشان۔ مجھے اس نشان نے الجھن میں ڈال رکھا ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے اس

سانپ کے نشان کو میں جانتا ہوں لیکن کوشش کے باوجود مجھے یاد نہیں آ رہا ہے کہ یہ نشان میں نے کہاں اور کب دیکھا تھا''۔ عمران نے کہا۔

''آپ کے خیال ایسا کون کر سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''یہ کام صفیہ کا ہوسکتا ہے۔ وہی آزادی سے جب چاہے اور جتنی دیر کے لئے چاہے سر داور کی غیر موجودگی میں ان کے آفس میں آ سکتی ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

''اوہ۔ لیکن آپ تو کہہ رہے تھے کہ سر داور کے آفس اور خفیہ سیف کا کوڈ صرف سر داور ہی جانتے ہیں پھر صفیہ آفس اور خفیہ سیف کے لاک کیسے کھول سکتی ہے''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ بھی تو ممکن ہے کہ صفیہ کو باقاعدہ اس کام کے لئے ان کوڈز کی معلومات مہیا کی گئی ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ واقعی یہ ہوسکتا ہے۔ آپ کو فوراً اس صفیہ سے جا کر ملنا چاہئے۔ اسے ٹٹولیں گے تو ہوسکتا ہے کہ کوئی سراغ ہاتھ لگ جائے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''پہلے اس کارڈ کے نشان کی الجھن تو مٹا لوں اس کے بعد میں صفیہ سے بھی جا کر ملوں گا''...... عمران نے کہا۔

''جب آپ سر داور کے آفس میں گئے تھے تو کیا وہاں آپ کو

صفیہ نہیں ملی تھی“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”نہیں۔ وہاں صرف کارڈز موجود تھے۔ سرداور کبھی کبھار ہی اس آفس میں آتے ہیں۔ جب آتے ہیں تو وہ صفیہ کو کال کر کے بلا لیتے ہیں ورنہ صفیہ معمول سے نہیں آتی“...... عمران نے کہا۔

”کیا آپ نے اس کا پتہ لیا ہے سرداور سے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں“...... عمران نے کہا۔

”تو کیا میں کسی کو بھیجوں اس کے فلیٹ پر“...... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ میں خود جا کر اسے چیک کروں گا“...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ایک گھنٹے بعد اس نے رسیور اٹھایا اور دوبارہ تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”ہاک کلب“...... رابطہ ہوتے ہی وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

”پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ ٹارزن سے بات کراؤ“...... عمران نے کہا۔

”ہولڈ آن کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو ٹارزن بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد ٹارزن کی آواز سنائی دی۔

”پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”پرنس۔ آپ نے جس کارڈ کا پرنٹ بھیجا ہے اس کا پتہ چل گیا ہے کہ وہ کس کا ہے“...... دوسری طرف سے ٹارزن نے کہا تو عمران کے ساتھ بلیک زیرو بھی چونک پڑا۔

”کس کا ہے۔ بتاؤ“...... عمران نے بے اختیار ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”وہ نشان جاراگ کلب کے مالک ڈاشر کا ہے اور ڈاشر کے بارے میں پورا ناراک جانتا ہے کہ ڈاشر انتہائی ماہر مجرم ہے اور انتہائی پیچیدہ مشن بھاری قیمت پر بک کرتا ہے۔ اس کا اصل کام انتہائی قیمتی راز اور فائلیں چرانا ہے۔ اس کا کوڈ نام جم مارک ہے۔ اور وہ ایسے ہی نشان والے کارڈز رکھتا ہے اور یہ نشان اس کی پہچان ہے۔ یہ کارڈ وہ ایسے افراد کو دیتا ہے جو اسے اصل نام سے جانتے ہیں اور اس کے لئے کام کرتے ہیں اور ڈاشر پچھلے دنوں پاکیشیا گیا ہوا تھا۔ آج ہی اس کی واپسی ہوئی ہے“۔ ٹارزن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تو کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ ڈاشر کی پاکیشیا میں بکنگ کس نے کی ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”جی ہاں۔ مگر......“ ٹارزن جواب دیتے دیتے رک گیا۔

”تم معاوضے کی فکر مت کرو۔ تمہیں معلوم ہے کہ پرنس منہ مانگے سے بھی زیادہ معاوضہ دیتا ہے“...... عمران نے اس کی ہچکچاہٹ کو سمجھتے ہوئے کہا۔

"اوکے پرنس۔ آپ ایک گھنٹے بعد کال کریں پھر میں آپ کو تفصیل بتا سکوں گا"...... ٹارزسن نے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو یہ کام ڈاشر نے کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا وہ جان بوجھ کر وہ کارڈ صفیہ کے پاس چھوڑ گیا تھا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ کچھ نکالتے ہوئے اس کا کارڈ گر گیا ہو جسے صفیہ نے اٹھا کر اپنے پرس میں رکھ لیا ہو اور پھر اس نے وہ کارڈ لا کر اپنے آفس کی میز کی دراز میں رکھ لیا ہو"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"لیکن عمران صاحب فارمولے کی فائل کا مجرم کیا کریں گے۔ آپ بتا رہے ہیں کہ سرداور کے کہنے کے مطابق فارمولا کوڈ میں تھا۔ وہ اسے ڈی کوڈ کیسے کریں گے"...... بلیک زیرو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"دنیا میں لاکھوں نہیں تو ہزاروں ایسے افراد موجود ہیں جو کوڈ بناتے بھی ہیں اور ڈی کوڈ کرنا بھی جانتے ہیں۔ اگر ایسے کسی ایکسپرٹ کی خدمات حاصل کی گئیں تو پھر کیا مشکل باقی رہ جائے گی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی مسئلے والی بات ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اب یہ ٹارزسن ہی کچھ پتہ کرے تو بات آگے بڑھ سکتی ہے

کہ ڈاشر کے ذریعے فارمولا کس نے حاصل کیا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ایک گھنٹے بعد عمران نے رسیور اٹھا کر ایک بار پھر ٹارزسن کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کچھ پتہ چلا ٹارزسن"...... عمران نے رابطہ قائم ہوتے ہی کہا۔

"پرنس، ڈاشر نے یہ کام ایکریمیا کی خفیہ سرکاری تنظیم ڈارک ہارٹ کے لئے سرانجام دیا ہے۔ ڈارک ہارٹ نے اسے یہاں ناراک میں بک کیا البتہ اسے مشن پاکیشیا جا کر بتایا گیا اور اس نے مشن مکمل کر دیا اور اس نے وہ مائیکرو فلم لا کر ڈارک ہارٹ کے چیف کے حوالے بھی کر دی ہے"...... ٹارزسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ ڈارک ہارٹ تو سرکاری تنظیم ہے پھر اس نے اس کام کے لئے اپنے ایجنٹوں کی بجائے ایک عام سے مجرم ڈاشر کو کیوں بک کیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس بارے میں میں کیا کہہ سکتا ہوں پرنس۔ یہ تو ڈارک ہارٹ جانیں یا وہ مجرم ڈاشر"...... ٹارزسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ یہ بتاؤ کہ کیا تم نے معلوم کیا ہے کہ ڈاشر کو یہ کام کس نے دیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ مجھے معلوم تھا کہ آپ یہ بات ضرور پوچھیں گے اس لئے میں نے معلوم کر لیا ہے"...... ٹارزسن نے جواب دیا۔

"تو بتاؤ۔ کون ہے وہ"...... عمران نے کہا۔

"یہ کام کنگ فشر کا ہے۔ وہ کنگ کلب کا مالک ہے۔ میں اسے اچھی طرح سے جانتا ہوں اور آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ کنگ فشر کا تعلق ڈارک ہارٹ سے ہی ہے اور وہ ڈارک ہارٹ کا اہم آدمی ہے۔ اسی نے ڈاشر کو اس کام کے لئے ہائر کیا تھا"...... ٹارزسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے کنگ فشر کا حلیہ بتاؤ"...... عمران نے کہا تو ٹارزسن نے تفصیل سے ڈاشر کا حلیہ اور قدوقامت کی تفصیل بتا دی۔

"اور ڈاشر کا حلیہ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو ٹارزسن نے اسے ڈاشر کا بھی حلیہ تفصیل سے بتا دیا۔

"گڈ شو۔ اب تم اپنا اکاؤنٹ نمبر اور بینک کا نام بتا دو اور ساتھ ہی معاوضہ بھی۔ تم نے واقعی کام کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"شکریہ پرنس"...... ٹارزسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے بینک کا نام، اکاؤنٹ نمبر اور معاوضہ بتا دیا۔

"اوکے۔ پہنچ جائے گا۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تفصیل نوٹ کر لی ہے تم نے۔ اسے آج ہی معاوضہ پہنچا دینا

یہ بہت کام کا آدمی ہے"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اسی لمحے عمران کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے چونک کر جیب سے سیل فون نکال لیا اور اس کی اسکرین پر ڈسپلے دیکھنے لگا۔ اسکرین پر ٹائیگر کا نمبر ڈسپلے ہو رہا تھا۔ عمران نے سیل فون کان سے لگا کر سننے کی بجائے کال رسیو کی اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"کتنی بار کہا ہے ٹائیگر بولا نہیں کرتے۔ دہاڑا کرتے ہیں۔ تم نے دہاڑنا چھوڑ کر بولنا شروع کر دیا ہے تو کیا خاک کسی پر تمہارے نام کا رعب پڑے گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو مسکرا دیا۔

"ہنٹر والے استاد کے سامنے دہاڑنا تو کیا بولنا بھی مشکل ہوتا ہے"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اچھا جس کام کے لئے بھیجا تھا۔ اس کا کیا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے بھرپور انداز میں سرچنگ کی ہے باس اور اسٹاف کو بھی ٹٹولا ہے لیکن کسی کو کچھ معلوم نہیں ہے البتہ سردار کی پرسنل

سیکرٹری صفیہ کو دیکھ کر ایسا لگ رہا ہے جیسے اسے باقاعدہ ڈرگ دیا گیا ہو اور ڈرگ دے کر اسے کسی نے اپنی ٹرانس میں لیا ہو۔ مجھے وہی اس معاملے میں مشکوک معلوم ہو رہی ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ۔ پھر تم نے اس سے پوچھا''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''یس باس۔ پچھلے دنوں ایک غیر ملکی نوجوان اس سے ملتا رہا تھا اس کا نام ڈاشر تھا''...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تفصیل بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''صفیہ کے کہنے کے مطابق وہ ایک سیاح تھا وہ لنچ کرنے ایک ریسٹورنٹ میں گئی تھی۔ وہ جس میز پر موجود تھی وہاں ایک کرسی خالی تھی جبکہ ہال میں شاید اور کوئی میز خالی نہ تھی اس لئے ڈاشر وہاں آ گیا اور پھر اس نے اپنا تعارف کرایا اور بیٹھنے کی اجازت مانگی۔ اس نے اسے بیٹھنے کی اجازت دے دی۔ وہ حسین نوجوان تھا۔ جو صفیہ کو اچھا لگا تھا۔ وہیں دونوں میں دوستی ہوئی اور پھر وہ ایک دوسرے سے ملنے لگے۔ میرے پوچھنے پر صفیہ نے بتایا کہ باتوں باتوں اس نے ڈاشر بتایا کہ میں کہاں ملازمت کرتی ہوں۔ پھر اس نے اسے اپنے کمرے میں چلنے کی دعوت دی تو وہ وہاں چلی گئی۔ وہاں بھی باتیں ہوتی رہی۔ ڈاشر نے بتایا کہ وہ خود ایکریمین سفارت خانے میں فرسٹ سیکرٹری کا اسسٹنٹ ہے وہ اپنے باس کے بارے میں باتیں کرتا رہا اور صفیہ، سر داور صاحب کے بارے

میں پھر وہ واپس آ گئی۔ ایک بار وہ اسے سر داور کے آفس میں بھی لے گئی تھی۔ کل وہ اس کے فلیٹ میں پہنچا تھا۔ صفیہ نے بتایا کہ ڈاشر نے کچن میں جا کر اپنے ہاتھوں سے اسے کافی بنا کر پلائی تھی۔ اس کے بعد کیا ہوا اسے کچھ یاد نہیں ہے۔ وہ شاید ساری رات اور سارا دن سوتی رہی تھی۔ جب جاگی تو اس کا سر بوجھل تھا۔ میری معلومات کے مطابق ڈاشر نامی شخص نے صفیہ کو ٹمراسک نامی ڈرگ کی ڈوز دی تھی اور پھر اسے ٹرانس میں لے لیا تھا اور پھر صفیہ اس کی ٹرانس میں ہی سر داور کے آفس میں پہنچی تھی اور پھر اس نے یہ سارا کام انجام دیا لیکن اس بارے میں اسے کچھ بھی یاد نہیں ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''تو صفیہ کی معصومیت سے فائدہ اٹھایا گیا ہے''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں نے اس ڈاشر کا پتہ چلا لیا ہے۔ تم اپنے فلیٹ میں جاؤ۔ ضرورت ہوئی تو میں تمہیں پھر کال کر لوں گا''۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے فون آف کر دیا۔

''واقعی یہ ڈاشر ضرورت سے زیادہ چالاک ہے۔ اس نے صفیہ کی معصومیت کا ہی فائدہ اٹھایا ہے۔ اس نے صفیہ کو اپنی ٹرانس میں لیا اور پھر اس کے ذریعے فائل حاصل کر کے یہاں سے نکل گیا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہ فارمولا تھا کیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"سر داور سے میری بات ہوئی تھی۔ انہوں نے بتایا ہے کہ پاکیشیا سائنس دان ڈاکٹر نہال ہاشم اور شوگرانی سائنس دان چی ہائی نے مل کر ایک ایسے میزائل کا فارمولا ترتیب دیا ہے جس سے کسی بھی ملک کے طاقتور سے طاقتور میزائلوں کو راستے میں ہی روکا اور بلاسٹ کیا جا سکتا ہے۔ یہ اینٹی میزائل سسٹم ہے۔ دونوں ممالک کے سائنس دانوں نے اسے مل کر بنایا ہے اور ڈاکٹر نہال ہاشم چونکہ شوگران کی اہم دفاعی لیبارٹری میں کام کرتے ہیں اور کسی زمانے میں وہ سر داور کے شاگرد رہ چکے ہیں اس لئے انہوں نے اس اینٹی میزائل سسٹم کی فائل بنا کر سر داور کو بھیجی تاکہ ایک بار وہ اس فارمولے کی چیکنگ کر لیں اور اس میں اگر کوئی کمی بیشی ہو تو اسے پوری کر دیں۔ انہوں نے ایک خصوصی کوڈ میں فائل بنائی تھی اور کوڈ کے بارے میں سر داور کو دوسرے ذریعے سے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ سر داور نے چونکہ اس فائل کا مطالعہ کرنا تھا اس لئے وہ اس فارمولے کی فائل اپنے ساتھ لیبارٹری نہ لے جانا چاہتے تھے اور اس کا مطالعہ اپنے سیکرٹ آفس میں ہی کرنا چاہتے تھے۔ اسی لئے ڈاکٹر نہال ہاشم نے ایک شوگرانی سائنس دان کے ہاتھ فارمولے کی فائل سرداور کو بھیج دی جو اتفاق سے کسی ذاتی کام کے لئے پاکیشیا جا رہا تھا اور سر داور نے اسے اپنے سیکرٹ آفس میں بلا لیا اور

فائل کو اپنے آفس کے خفیہ سیف میں رکھ کر شوگرانی سائنس دان کو ان کے ہوٹل تک چھوڑنے کے بعد لیبارٹری میں واپس چلے گئے۔ ہو سکتا ہے کہ اس فارمولے کی بھنک ایکریمیا کو مل گئی ہو اور انہیں یہ بھی پتہ چل گیا ہو کہ فائل کس طرح سے سر داور تک پہنچائی جانی ہے۔ یہ کام ظاہر ہے فونک اور ٹرانسمیٹر رابطے کی چیکنگ سے ہی ہو سکتا ہے۔ شاید ان کی کال چیک اور پھر ٹریس کی گئی ہو گی۔ اس کے بعد کا سارا کام ان کے لئے آسان ہو گیا ہو گا۔ ڈارک ہارٹ نے خود سامنے آنے کی بجائے ایکریمیا کے ایک کرمنل کا سہارا لیا اور اسے پاکیشیا بھیج دیا۔ جس نے یہاں آ کر سر داور کے بارے میں معلومات حاصل کیں صفیہ کا پتہ چلایا اور پھر اسے اپنے جال میں پھنسا لیا اس کے بعد اس نے صفیہ کو ٹرانس میں لیا اور پھر اس کے ذریعے فائل حاصل کی اور یہاں سے نکل گیا"...... عمران نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر ایسی بات تھی تو پھر انہیں اس خفیہ انداز میں فائل حاصل کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ لازمی بات ہے کہ انہیں اس بات کا علم تھا کہ فائل سر داور تک کب پہنچ رہی ہے اور کون پہنچا رہا ہے۔ وہ راستے میں ہی اصل فائل غائب کر دیتے اور اس طرح سر داور تک فائل پہنچ ہی نہ سکتی اور ان کا مقصد پورا ہو جاتا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ ان کے ذہن میں

یہ بات موجود ہو کہ ہمیں اس بارے میں اطلاع مل چکی ہے کہ ڈارک ہارٹ اس فائل کے پیچھے ہے اس لئے وہ خود سامنے نہ آنا چاہتے ہوں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’یہ فائل اصل تھی‘‘...... بلیک زیرو نے کہا۔

’’ہاں۔ یہ اصل فائل تھی‘‘...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

’’اب ایک ہی صورت ہے کہ وہ اس فائل کو ڈی کوڈ نہ کر سکیں۔ اسی طرح فارمولا محفوظ رہ سکتا ہے‘‘...... بلیک زیرو نے سنجیدگی سے کہا۔

’’ہاں۔ ایسا ہی ہے‘‘...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’اس سے پہلے کہ وہ فارمولے کو ڈی کوڈ کر لیں ہمیں ان سے یہ فارمولا واپس حاصل کرنا ہوگا۔ اگر انہوں نے فائل ڈی کوڈ کر لی تو پھر وہ یقیناً اس فارمولے کا توڑ کر لیں گے اور پھر ہمارے اور شوگران کے بنائے ہوئے اینٹی میزائل کسی کام کے نہیں رہیں گے‘‘۔ بلیک زیرو نے کہا۔

’’میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ فارمولا اب تک ڈارک ہارٹ تک پہنچ گیا ہو گا اور ہمیں اس ایجنسی کے خلاف کام کرنا ہے جو ایکریمیا کی انتہائی طاقتور اور فعال ایجنسی ہے‘‘...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

’’ہاک کلب‘‘...... رابطہ ہوتے ہی ہاک کلب کے ٹارزسن کی

پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

’’پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ ٹارزسن سے بات کراؤ‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ہولڈ آن کریں‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

’’ہیلو ٹارزسن بول رہا ہوں‘‘...... چند لمحوں بعد ٹارزسن کی آواز سنائی دی۔

’’پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’یس پرنس‘‘...... ٹارزسن نے کہا۔

’’یہ بتاؤ کہ کیا اس ڈاشر نے مائیکرو فلم، ڈارک ہارٹ کے حوالے کر دی ہے اور اب وہ ڈاشر ہے کہاں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’اچھا کیا ہے پرنس کہ آپ نے مجھے دوبارہ کال کر لیا ہے۔ میرے پاس آپ کے لئے ایک اور اہم اطلاع ہے‘‘...... عمران کی بات کا جواب دینے کی بجائے ٹارزسن نے کہا تو عمران کے ساتھ بلیک زیرو بھی چونک پڑا۔ عمران نے فون کا لاؤڈر آن کر لیا تھا اس لئے بلیک زیرو بھی ٹارزسن کی آواز سن رہا تھا۔

’’کیا اطلاع ہے۔ بتاؤ‘‘...... عمران نے کہا۔

’’یہ درست ہے کہ پاکیشیا سے مائیکرو فلم بنا کر ڈاشر ہی ایکریمیا لایا تھا اور وہ کنگ فشر سے ملا بھی تھا۔ لیکن اس نے فلم کنگ فشر کے حوالے نہ کی تھی۔ فلم کے حوالے سے اسے شک تھا کہ فلم میں ضرور اہم فارمولا ہے اس لئے وہ کنگ فشر سے اس سلسلے میں

بار گیننگ کرنا چاہتا تھا۔ کنگ فشر نے اسے اس کام کے لئے جو معاوضہ دیا تھا وہ اس سے دس گنا زیادہ مانگ رہا تھا۔ اس نے فلم کہیں لے جا کر چھپا دی تھی۔ کنگ فشر کو اس کی بلیک میلنگ پر بے حد غصہ آیا۔ اس نے ہر ممکن طریقے سے ڈاشر سے فلم حاصل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ڈاشر اسے کچھ نہیں بتا رہا تھا۔ اس کا یہی اصرار تھا کہ اس کے اکاؤنٹ میں دس گنا معاوضہ ٹرانسفر کیا جائے تب وہ فلم اسے دے گا ورنہ نہیں۔ چونکہ فلم اس کے پاس تھی اس لئے کنگ فشر نے اسے کچھ نہیں کہا تھا اور اسے جانے دیا تھا لیکن اس نے اپنے آدمی ڈاشر کی نگرانی پر لگا دیئے تھے تا کہ وہ اسے باہر قابو کر کے اس سے فلم حاصل کر سکیں لیکن شاید ڈاشر کو اس بات کا پہلے ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ کنگ فشر اس سے زبردستی فلم حاصل کر سکتا ہے اس لئے وہ اس کے آدمیوں کو ڈاج دے کر نکل گیا۔ وہ کہاں گیا ہے اور کس حلیئے میں گیا ہے اس کے بارے میں کسی کو کچھ علم نہیں ہے۔ اب کنگ فشر کے آدمی اسے ہر طرف تلاش کرتے پھر رہے ہیں لیکن تاحال انہیں ڈاشر کا کوئی سراغ نہیں ملا ہے''...... دوسری طرف سے ٹارزن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر سکون کے تاثرات ابھر آئے۔

''تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ ڈاشر لالچ میں آ گیا ہے اور وہ فلم کے بدلے ڈارک ہارٹ سے دولت حاصل کرنا چاہتا ہے اس لئے وہ فارمولے کی فلم لے کر غائب ہو گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ یہی بات ہے۔ ڈارک ہارٹ کے لوگ پوری شدت سے اس کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں لیکن ڈاشر یوں غائب ہو گیا ہے جیسے گدھے کے سر سے سینگ''...... ٹارزن نے کہا۔

''کیا تم پتہ چلا سکتے ہو کہ ڈاشر کہاں ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں کوشش تو کر سکتا ہوں لیکن جب اسے ڈارک ہارٹ ایجنسی ہی تلاش کرنے میں ناکام رہی ہے تو بھلا مجھے اس کا کیسے پتہ چل سکتا ہے کہ وہ کہاں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ایکریمیا سے ہی نکل گیا ہو۔ وہ سیٹلائٹ فون سے کنگ فشر سے بات کرتا تھا اور اس سے معاوضہ اپنے سوئس اکاؤنٹ میں جمع کرانے کا کہتا ہے لیکن اس بار اس نے بہت زیادہ معاوضہ مانگا تھا جو ڈارک ہارٹ ایجنسی اسے نہیں دینا چاہتی ہے''...... ٹارزن نے کہا۔

''کتنا معاوضہ مانگ رہا ہے وہ''...... عمران نے پوچھا۔

''پچاس کروڑ ڈالر''...... ٹارزن نے جواب دیا۔

''اوہ۔ یہ تو واقعی بڑی رقم ہے''...... عمران نے کہا

''جی ہاں۔ ڈارک ہارٹ اسے یہ رقم دے سکتی ہے لیکن اسے خدشہ ہے کہ معاوضہ حاصل کرنے کے باوجود وہ انہیں فلم مہیا نہیں کرے گا اور اس سلسلے میں انہیں مزید بلیک میل کر سکتا ہے اس لئے وہ اس سے پہلے فلم حاصل کرنا چاہتے ہیں ہر صورت میں''۔ ٹارزن نے کہا۔

''یہ ڈاشر واقعی چالاک ہے۔ وہ جانتا ہے کہ بغیر معاوضہ حاصل

کیئے اس نے فلم ان کے حوالے کر دی تو ڈارک ہارٹ ایجنسی اسے کسی صورت میں زندہ نہیں چھوڑے گی''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ اسی لئے وہ فلم سمیت کہیں جا کر چھپ گیا ہے۔ اب وہ ایکریمیا میں ہے یا ایکریمیا سے نکل گیا ہے اس کے بارے میں مجھے کچھ علم نہیں ہے اور ڈارک ہارٹ ایجنسی بھی لاعلم ہے''...... ٹارزسن نے جواب دیا۔

''ڈارک ہارٹ ایجنسی انتہائی پاورفل اور فعال ایجنسی ہے اور وہ ایک عام سے مجرم کا سراغ نہیں لگا سکی ہے۔ حیرت ہے''۔ عمران نے کہا۔

''وہ بے حد چالاک اور ذہین آدمی ہے عمران صاحب۔ اگر وہ عام سا مجرم ہوتا تو ڈارک ہارٹ اس کی خدمات کیوں حاصل کرتی اور اسے پاکیشیا مشن پر کیوں بھیجتی''...... ٹارزسن نے کہا۔

''ہاں۔ یہ بھی ٹھیک ہے۔ بہرحال یہ اچھا ہوا ہے کہ ڈاشر نے فائل ابھی ڈارک ہارٹ کے حوالے نہیں کی ہے۔ تم کوشش کرو کہ اسے تلاش کر سکو۔ تب تک میں کوئی پروگرام بناتا ہوں اور اسے خود بھی تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ وہ فارمولا پاکیشیا کی امانت ہے اسے پاکیشیا میں ہی ہونا چاہئے اسے کسی بھی صورت میں ایکریمین ایجنسیوں کے ہاتھ نہیں لگنا چاہئے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے پرنس۔ میں کوشش کرتا رہوں گا''۔ ٹارزسن نے کہا۔

''میں تم سے رابطہ کرتا رہوں گا اور اس سلسلے میں تمہارے جتنے

بھی اخراجات ہوں گے وہ تمہیں دے دیئے جائیں گے۔ گڈ بائی''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

''یہ تو واقعی اچھا ہو گیا ہے کہ فلم ابھی تک ڈارک ہارٹ تک نہیں پہنچی ہے لیکن ڈاشر اسے لے کر جا کہاں سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''وہ جہاں بھی ہے۔ زیادہ عرصہ تک ڈارک ہارٹ ایجنسی سے بچ نہیں سکے گا۔ ڈارک ہارٹ کے افراد اسے ہر صورت میں ڈھونڈ نکالیں گے اور فلم ان کے پاس پہنچ جائے گی''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''تو پھر کیا کرنا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''مجھے اسے خود جا کر تلاش کرنا ہو گا۔ اس سے پہلے کہ ڈارک ہارٹ کے افراد اس تک پہنچیں مجھے جا کر ڈاشر کو تلاش کرنا ہے اور اس سے فلم حاصل کرنی ہے۔ ہر صورت میں اور ہر حال میں''۔ عمران نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

''تو کیا آپ ایکریمیا جائیں گے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ظاہر ہے۔ ڈاشر ایکریمیا کا شہری ہے اور وہ وہاں جانے کے بعد غائب ہوا ہے۔ جب تک میں اس کے بارے میں وہاں جا کر تحقیقات نہیں کروں گا مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ وہ ایکریمیا میں کہاں ہے یا ایکریمیا سے نکل کر کہاں چلا گیا ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

وسیع و عریض کمرے کو نہایت خوبصورت فرنیچر سے کسی آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ کمرے کے وسط میں ایک جہازی سائز کی میز رکھی ہوئی تھی جس کے پیچھے اونچی نشست والی کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس ادھیڑ عمر آدمی کے جسم پر قیمتی کپڑے کا سوٹ تھا۔

اس آدمی کا سر گنجا تھا لیکن اس کی بڑی بڑی مونچھیں گھرے سیاہ رنگ کی تھیں۔ اس کا چہرہ اس کے جسم کی مناسبت سے بڑا اور بھاری تھا اور چہرے پر سختی اور سفاکی کے تاثرات بھی موجود تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اسے دیکھ کر آدمی خواہ مخواہ سہم سا جاتا تھا۔ اس آدمی کے سامنے ایک فائل رکھی ہوئی تھی اور وہ فائل کو دیکھنے میں مصروف تھا۔ میز پر تین مختلف رنگوں کے فون اور سیاہ رنگ کا ایک انٹر کام موجود تھا۔ یہ کرنل رچرڈسن تھا ڈارک ہارٹ کا چیف ڈارک ہارٹ ایک خفیہ ایجنسی تھی جس کا کام ایکریمیا کی اہم دفاعی لیبارٹریوں کی

حفاظت تھا۔ اسی لمحے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل رچرڈسن نے سر اٹھا کر ایک لمحے کے لئے فون کو دیکھا پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل رچرڈسن نے باوقار لہجے میں کہا۔

''گولفن بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے''...... کرنل رچرڈسن سے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

''چیف ڈاشر کے بارے میں رپورٹ دینی ہے لیکن میں خود حاضر ہونا چاہتا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے آ جاؤ''...... کرنل رچرڈسن نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور دو بٹن پریس کر دیئے۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''گولفن آ رہا ہے اسے میرے آفس پہنچا دو''...... کرنل رچرڈسن نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ ایک بار پھر فائل میں گم ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے میں ہلکی سی سیٹی کی آواز ابھری تو اس نے سر اٹھایا۔ فائل بند کر کے اسے میز کی دراز میں رکھا اور پھر میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

''بیٹھو گولفن اور مجھے بتاؤ کہ کیا بات ہے۔ کچھ پتہ چلا ہے اس ڈاشر کا''...... کرنل رچرڈسن نے سر کے اشارے سے گولفن کے سلام کا جواب دیتے ہوئے اسے میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''شکریہ جناب۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا''۔ گولفن نے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

''میں نے تم سے ڈاشر کا پوچھا ہے۔ کچھ پتہ چلا اس کا کہ وہ کہاں پر ہے''...... کرنل رچرڈسن نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''نو چیف لیکن اس کا ہمیں ایک سراغ ملا ہے اور ہمارے ایجنٹ اس کی تلاش کر رہے ہیں''...... گولفن نے جواب دیا تو کرنل رچرڈسن نے ہونٹ بھینچ لئے۔

''کیا سراغ ملا ہے اس کا''...... کرنل رچرڈسن نے پوچھا۔

''ہمارے ایجنٹوں نے اس کے کنگ فشر سے ملنے کے بعد سے لے کر غائب ہونے تک ایک ایک جگہ کی چیکنگ کی تھی۔ انہیں کچھ ایسے سی سی کیمروں کی فوٹیج مل گئی تھی جن سے پتہ چلا کہ ڈاشر کہاں کہاں گیا ہے اور کن کن سے ملا ہے۔ ڈاشر کی بہت سی گرل فرینڈز ہیں۔ ہم نے ان کا سراغ لگایا تو پتہ چلا کہ ڈاشر کی ایک نئی گرل فرینڈ ہے جو مشی گن میں رہتی ہے۔ ہم نے اس کی معلومات حاصل کیں اور پھر اس کے فون ٹیپ کئے تو ڈاشر کی ایک کال ٹیپ

کی گئی۔ ڈاشر نے اسے نئے نمبر سے کال کیا تھا۔ اس سیل فون کو ہم نے فوری طور پر ٹریکنگ پر لگا دیا۔ کال کرنے کے بعد ڈاشر نے سیل فون آف کر دیا تھا لیکن ہمارے پاس چونکہ نمبر آ چکا تھا اس لئے جب ہم نے اس کی ٹریکنگ کی تو پتہ چلا کہ اس کی لوکیشن شمالی بحرالکاہل کے جزیرے انگانا کے ایک قدیم معبد کی ہے۔ مجھے اس پر یقین نہیں آیا کیونکہ ڈاشر کا یہاں سے اتنی دور جانا ممکن نہیں تھا۔ میرے خیال کے مطابق اسے یہیں کہیں ایکریمیا میں ہی ہونا چاہئے تھا۔ لیکن اس کی کال چونکہ اس علاقے سے چیک کی گئی تھی اس لئے میں نے فوری طور پر ایجنٹوں کو وہاں بھیج دیا۔ ڈارک ہارٹ کے ایجنٹوں نے وہاں چیکنگ کی ہے۔ وہاں واقعی معبد بھی موجود ہے۔ وہ کافی بڑی آبادی والا علاقہ ہے۔ ہر جگہ اسے تلاش کیا جا رہا ہے لیکن وہ وہاں نہیں مل سکا ہے لیکن یہ کنفرم ہے کہ وہ انگانا جزیرے پر ہی کہیں موجود ہے اور وہیں سے وہ نمبر بدل بدل کر اور سیٹلائٹ فون سے کال کو باؤنس کر کے کال کرتا رہتا ہے تاکہ اس کی لوکیشن کا پتہ نہ لگایا جا سکے۔ اس نے اپنی نئی گرل فرینڈ کو کال بغیر باؤنس کئے کی تھی اس لئے اس کی ٹریکنگ ممکن ہو سکی۔ انگانا جزیرے پر ہمارے آدمی مسلسل اس کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں اور ہم اس کی نئی گرل فرینڈ سمیت اس کے تمام ملنے جلنے والوں کی کالز بھی ٹیپ اور ٹریک کر رہے ہیں۔ جلد ہی اس کا پتہ چل جائے گا۔ ایک بار وہ ہاتھ آ گیا تو پھر اس کا ہمارے ہاتھوں

سے بچ نکلنا ناممکن ہو گا"...... گولفن نے کہا تو کرنل رچرڈسن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"ہمیں ہر قیمت پر وہ فارمولا چاہئے گولفن۔ اسے کہیں سے بھی ڈھونڈو۔ وہ ہمیں اس طرح سے بلیک میل نہیں کر سکتا ہے"۔ کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"یس چیف"...... گولفن نے کہا۔

"جب سے فارمولا پاکیشیا سے غائب کیا گیا ہے میں پاکیشیائی ایجنٹوں پر مسلسل نظر رکھوا رہا ہوں اور میرے علم کے مطابق اس معاملے کی بھنک پاکیشیا سیکرٹ سروس کو لگ چکی ہے۔ سرداور، علی عمران سے ملے تھے۔ انہوں نے اسے فائل غائب ہونے کے بارے میں بتا دیا ہے اور عمران نے بھی اس بات کا سراغ لگا لیا ہے کہ فارمولے کی فلم ڈاشر نے کیسے اور کس طریقے سے بنوائی تھی اور عمران نے اس بات کا بھی سراغ لگا لیا ہے کہ ڈاشر نے یہ کام کنگ فشر کے کہنے پر کیا تھا اور کنگ فشر کا تعلق ڈارک ہارٹ ایجنسی سے ہے"...... کرنل رچرڈسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو لامحالہ عمران کو یہ بھی پتہ چل گیا ہو گا کہ وہ فلم ہم تک نہیں پہنچی ہے اور ڈاشر فلم سمیت غائب ہو گیا ہے"۔ گولفن نے کہا۔

"ہاں۔ اب وہ ہماری طرح اس ڈاشر کو تلاش کرے گا اور اس سے فلم حاصل کرنے کی کوشش کرے گا لیکن اس سے پہلے کہ وہ

ڈاشر تک پہنچے ہمیں اس تک پہنچنا ہے اور اس سے ہر صورت میں وہ فلم حاصل کرنی ہے"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"یس چیف۔ عمران کی ذہانت کے بارے میں آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ عمران ڈاشر کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائے گا اس لئے میری ایک تجویز ہے"۔ گولفن نے کہا۔

"کیا تجویز ہے"...... کرنل رچرڈسن نے چونک کر کہا۔

"ہمارے آدمی ڈاشر کی تلاش میں ہیں۔ لیکن اگر عمران نے اس کی تلاش شروع کی تو وہ شاید ہم سے پہلے اس تک پہنچ جائے اس لئے ہمیں اس کی نگرانی کرنی چاہئے اور پھر جیسے ہی وہ ڈاشر تک پہنچے یا اس سے مائیکرو فلم حاصل کرے اس سے یہ مائیکرو فلم حاصل کر لی جائے"...... گولفن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ ضروری تو نہیں کہ عمران خود یہاں آ کر ڈاشر کو تلاش کرے اور اس سے مائیکرو فلم حاصل کرے۔ وہ یہاں کسی بھی آدمی کے ذریعے یہ کام آسانی سے کرا سکتا ہے۔ اس طرح تو ہم یہاں انتظار کرتے رہ جائیں گے اور فارمولا واپس اس تک پہنچ جائے گا"...... کرنل رچرڈسن نے جواب دیا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ لیکن ابھی تو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ عمران بھی اس ڈاشر کو تلاش کر سکے گا یا نہیں"...... گولفن نے کہا۔

’’پھر اس کی نگرانی سے کام نہیں چلے گا۔ وہ انتہائی ذہین آدمی ہے اس لئے تم ایسا کرو کہ پاکیشیا میں کسی کے ذریعے اسے اغوا کراؤ اور پھر اس سے معلومات حاصل کرو‘‘...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

’’وہ انتہائی چالاک اور شاطر آدمی ہے چیف۔ ہوسکتا ہے کہ وہ صحیح بات نہ بتائے۔ ہمارے پاس اس کی بات کو پرکھنے کا بھی تو کوئی ذریعہ نہیں ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ صرف اس کی نگرانی کی جائے۔ ڈاشر یقیناً کسی ایسی جگہ چھپا ہوا ہے جہاں اس تک کوئی بھی آدمی آسانی سے نہیں پہنچ سکتا ورنہ وہ اس قدر پیچیدہ اور پراسرار انداز نہ اختیار کرتا‘‘...... گولفن نے کہا۔

’’یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ اس نے یہ فارمولا کسی دوست کے پاس رکھوا دیا ہو اور خود انگانا آئی لینڈ میں جا کر چھپ گیا ہو۔ اگر عمران اس سے کوئی نتیجہ نکال سکتا ہے تو ہم بھی تو اسے تلاش کر سکتے ہیں‘‘...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

’’ہم اس سلسلے میں جو کر سکتے تھے وہ ہم نے کر لیا ہے لیکن سوائے اس بات کے کچھ علم نہیں ہوا ہے کہ وہ انگانا آئی لینڈ میں ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اب تک وہ وہاں سے بھی نکل گیا ہو‘‘۔ گولفن نے جواب دیا۔

’’جو بھی ہے مجھے ہر صورت میں فارمولا چاہئے۔ تم اس ڈاشر کو تلاش کرو اور بس‘‘...... کرنل رچرڈسن نے سخت لہجے میں کہا۔

’’یس چیف۔ اب اجازت دیں۔ مجھے یقین ہے کہ میں آپ کو جلد ہی خوشخبری سناؤں گا‘‘...... گولفن نے کہا اور کرنل رچرڈسن کے اثبات میں سر ہلانے وہ اٹھ کر واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ کرنل رچرڈسن کے چہرے پر انتہائی تشویش اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا اور پھر وہ تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

عمران اپنے فلیٹ میں ایک صوفے میں دھنسا ایک کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ سلیمان سودا سلف لینے کے لئے باہر گیا ہوا تھا اس لئے وہ فون سیٹ عمران کے پاس رکھ گیا تھا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) مصروف مطالعہ کتاب بول رہا ہوں''...... عمران نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا بات ہے ٹائیگر کیوں فون کیا ہے''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''باس میں آپ کے فلیٹ کے سامنے سے گزر رہا تھا کہ میں نے وہاں ایک آدمی کو آپ کے فلیٹ کی نگرانی کرتے ہوئے

دیکھا۔ یہ غیر ملکی تھا۔ میں اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس لے آیا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ غیر ملکی واقعی میرے فلیٹ کی نگرانی کر رہا تھا''...... عمران نے کہا۔

''یس باس وہ واقعی نگرانی کر رہا تھا۔ میں نے اسے یہاں رانا ہاؤس میں لا کر اس سے پوچھ گچھ کی ہے تا کہ میں آپ کو فون کرنے سے پہلے کنفرم ہو سکوں تو اس نے بتایا ہے کہ وہ ایکریمیا کی کسی خفیہ ایجنسی ڈارک ہارٹ کا آدمی ہے اور اس کے باس نے اس کی ڈیوٹی لگائی ہے کہ آپ کی نگرانی کی جائے تا کہ آپ کو اغوا کر کے آپ کو کسی مشین کے ذریعے ٹرانس میں لے کر آپ سے کوئی کام کرایا جا سکے۔ میں نے اس سے اس کے باس کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اس نے بتایا کہ اس کا باس یہاں بزنس کرتا ہے۔ اس کا نام جیکب ہے۔ چنانچہ میں نے جوزف سے کہا ہے کہ میں آپ کو کال کرتا ہوں وہ جا کر اس جیکب کو اٹھا لائے۔ وہ وہیں گیا ہوا ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''اوکے جب وہ آ جائے تو پھر مجھے اطلاع دینا''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''کیا مطلب ہوا اس بات کا ڈارک ہارٹ میری نگرانی کیوں کرا رہی ہے''...... عمران نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ کافی دیر تک سوچتا رہا لیکن اسے کوئی وجہ سمجھ نہ آئی

تھی پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی۔

''عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے رسیور اٹھا کر انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

''یس ٹائیگر۔ کیا وہ جیکب پہنچ گیا ہے رانا ہاؤس''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ جوزف اسے لے آیا ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے میں پہنچ رہا ہوں۔ ویسے یہ بتاؤ کہ تمہیں میرے فلیٹ کی نگرانی کرنے والے کے پاس ایسی کیا چیز نظر آ گئی تھی جس کی وجہ سے تم فوری حرکت میں آ گئے تھے''...... عمران نے کہا۔

''اس کی کار آپ کے فلیٹ کے سامنے کھڑی تھی باس اور وہ ایس ڈی ڈیجیٹل کیمرے سے مسلسل آپ کے فلیٹ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ میں اس کیمرے کو دیکھ کر چونک پڑا۔ اس کیمرے کی مدد سے وہ فلیٹ کے اندر کے ماحول کو بھی آسانی سے چیک کر سکتا تھا''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ میں آ رہا ہوں''...... عمران نے کہا اور رابطہ ختم کر دیا۔ وہ کتاب رکھ کر اٹھا اور ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر میں وہ لباس بدل کر فلیٹ سے نکلا اور پھر اپنی سرخ رنگ کی

ٹوسیٹر کار میں سوار ہو کر رانا ہاؤس کی جانب روانہ ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ رانا ہاؤس پہنچ چکا تھا۔

''جوزف۔ اس جیکب کو اغوا کرنے میں کوئی پرابلم تو نہیں ہوئی''...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے جوزف سے پوچھا۔ جوانا بھی اس کے ساتھ ہی موجود تھا۔

''نو باس۔ یہ اپنے آفس میں موجود تھا۔ میں نے اسے بے ہوش کیا اور آفس کے عقبی راستے سے اسے نکال کر لے آیا۔ ویسٹرن پلازا میں اس کا آفس تھا اور مجھے معلوم ہے کہ وہاں پر آفس کے ساتھ خصوصی طور پر ایسے عقبی راستے بنائے گئے ہیں کہ اگر کوئی آدمی اپنے ملنے والوں سے بچ کر باہر جانا چاہے تو آسانی سے جا سکے''...... جوزف نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بلیک روم میں کرسیوں پر دو ایکریمی آدمی بے ہوشی کے عالم میں راڈز جکڑے ہوئے موجود تھے۔ ان میں سے ایک نوجوان تھا جبکہ دوسرا بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی کا تھا۔

''یہ جیکب ہے ماسٹر''...... ٹائیگر نے بھاری جسم والے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا کرسی پر بیٹھ گیا۔

''ٹھیک ہے اس دوسرے آدمی کو ہوش میں لے آؤ''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر اثبات میں سر ہلا کر آگے بڑھا اور اس نے نوجوان ایکریمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔

چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار

ہونے لگے تو ٹائیگر ہاتھ ہٹا کر پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ وہ چند لمحوں تک تو سامنے بیٹھے ہوئے عمران کو دیکھتا رہا پھر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے گردن موڑی اور پھر جب اس کی نظریں ساتھ کرسی پر بیٹھے ہوئے جیکب پر پڑیں تو اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام ایرک ہے۔ میں تمہارے اس ساتھی کو بتا چکا ہوں"...... اس نوجوان نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا تعلق ڈارک ہارٹ سے ہے لیکن اس کے باوجود تم نے آسانی سے اپنے متعلق سب کچھ بتا دیا۔ اس کی کیا وجہ ہے حالانکہ ایکریمی ایجنٹ تو انتہائی سخت جان واقع ہوتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہاں دو دو دیو جیسے آدمیوں کو دیکھنے کے بعد میں سمجھ گیا تھا کہ اگر میں نے چوں چرا کی تو میرے جسم کی ایک ہڈی بھی سلامت نہ رہے گی اور پھر میں نے کوئی جرم نہیں کیا اس لئے میں بتا دیا لیکن تم جیکب کو کیسے لے آئے ہو۔ یہ تو انتہائی محتاط آدمی ہے"...... ایرک نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"یہ کام اس دیو نے سرانجام دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ میری بدقسمتی ہے کہ میں تمہارے ساتھی کے ہاتھ لگ گیا

ورنہ میں تو بڑے محتاط انداز میں تمہارے فلیٹ کی نگرانی کر رہا تھا"...... ایرک نے کہا۔

"کیا تم صرف میری نگرانی ہی کرنا چاہتے تھے یا تمہارا کوئی اور بھی ارادہ تھا"...... عمران نے کہا۔

"مجھے جیکب نے کہا تھا کہ تمہارے فلیٹ کی نگرانی کروں اور جب تم فلیٹ سے باہر نکلو تو میں ٹرانسمیٹر پر اسے اطلاع دوں۔ اس نے پہلے ہی معلوم کر لیا تھا کہ تم فلیٹ پر موجود ہیں ہو۔ جیکب تمہیں اغوا کر کے اپنے ہیڈ کوارٹر لے جانا چاہتا تھا تاکہ تمہیں ٹرانس میں لے کر اپنا کوئی کام کرا سکے"...... ایرک نے جواب دیا۔

"کون سا کام"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ میں نہیں جانتا"...... ایرک نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم واقعی عقلمند آدمی ہو اس لئے تم نے اچھا کیا کہ سب کچھ درست بتا دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں تمہیں جانتا ہوں عمران اس لئے مجھے معلوم ہے کہ تم سے جھوٹ بول کر میں خود ہی نقصان اٹھاؤں گا"...... ایرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر۔ اسے ہاف آف کر دو"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر جو اس کے قریب موجود تھا اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور کمرہ ایرک کی چیخ سے گونج اٹھا۔ کنپٹی پر پڑنے والی ایک ہی ضرب اسے بے ہوش کر دینے کے لئے کافی ثابت ہوئی تھی۔

"اب اس جیکب کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے جیکب کی طرف اشارہ کیا۔

"یہ گیس سے بے ہوش ہوا ہے میں اسے ہوش میں لے آتا ہوں"...... جوزف نے کہا اور جیب سے ایک شیشی نکال کر جیکب کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے شیشی کا ڈھکن ہٹایا اور پھر شیشی جیکب کی ناک سے لگا دی۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن لگا کر اس نے اسے جیب میں ڈالا اور پھر پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد جیکب ہوش میں آ گیا۔ اس کی آنکھوں میں کچھ دیر تک دھندسی چھائی رہی پھر اس کا شعور جاگ اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ڈھیلا پڑا ہوا جسم تن گیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ۔ کک کک کیا مطلب۔ تم علی عمران۔ یہ۔ یہ میں کہاں ہوں۔ اوہ۔ یہ۔ یہ ایرک"...... جیکب نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پہلے عمران اور پھر سائیڈ پر بیٹھے ہوئے ایرک کو دیکھتے ہوئے کہا لیکن ایرک کا لفظ کہہ کر وہ یکلخت خاموش ہو گیا۔

"ایرک نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے مسٹر جیکب اس لئے اب کچھ چھپانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم مجھے صرف یہ بتا دو کہ ڈارک ہارٹ مجھ سے کیا کیا کام لینا چاہتی ہے جس کے لئے اسے مجھے اغوا کرنے کی ضرورت پڑ گئی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیکب نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"میں نے گولفن کو بہت سمجھایا تھا کہ تمہیں نہ چھیڑا جائے لیکن وہ بضد تھا اس لئے مجبوراً مجھے حرکت میں آنا پڑا۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم سے کچھ چھپایا نہیں جا سکتا۔ تم جانتے ہو کہ ڈاشر نے کس طریقے سے سرداور کے آفس سے ایک فارمولے کی فائل چوری کی تھی اور اسے لے کر یہاں سے نکل گیا تھا۔ وہ فلم لے کر غائب ہو گیا ہے اور ڈارک ہارٹ سے اس فلم کے بدلے میں بھاری معاوضہ مانگ رہا ہے جو ڈارک ہارٹ اسے نہیں دینا چاہتی اس لئے ڈاشر سے کہا گیا ہے کہ اگر وہ فلم دے دے تو اسے معاوضہ مل جائے گا لیکن ڈاشر اس بات پر بضد ہے کہ پہلے اس کے سوئس اکاؤنٹ میں پچاس کروڑ ڈالر ٹرانسفر کئے جائیں گے تو وہ مائیکروفلم دے گا جبکہ ڈارک ہارٹ کو خدشہ ہے کہ وہ معاوضہ لے کر مائیکروفلم نہ دے گا یا اس کی کاپی بنا کر کسی اور ملک کو فروخت کر دے گا اس لئے ڈارک ہارٹ اس کی بات تسلیم نہیں کر رہی ہے۔ چونکہ ایکریمیا کے لئے اس فارمولے کا حصول ضروری ہے اس لئے ڈارک ہارٹ کے چیف کرنل رچرڈسن نے گولفن کو حکم دیا ہے کہ وہ تمہیں اغوا کرے اور تمہیں اپنی ٹرانس میں لے لے تاکہ تمہارے ذریعے اس ڈاشر کو تلاش کرایا جا سکے۔ گولفن کو یقین تھا کہ ڈاشر کو تمہارے سوا کوئی تلاش نہیں کر سکتا ہے اس لئے یہ کام گولفن نے مجھے سونپا تھا اور میں چونکہ ڈارک ہارٹ کا ادنیٰ سا ورکر ہوں اس لئے ان کے احکامات پر عمل کرنا میری ذمہ

داری بھی ہے اور مجبوری بھی“...... جیکب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ چونکہ تم نے میرے خلاف کوئی عملی کارروائی نہیں کی اس لئے میں تمہیں چھوڑ رہا ہوں۔ اپنے چیف کا کیا نام بتایا تھا تم نے گولفن۔ اسے خود ہی سمجھا دینا کہ میں اس کی کسی بھی صورت میں کوئی مدد نہیں کرسکتا۔ ڈاشر کو اگر میں نے تلاش کرنے کا کام کیا تو یہ میں اپنے ملک کے مفاد کے لئے ہی کروں گا اور اسے تلاش کر کے اس سے ہر صورت میں وہ مائیکروفلم حاصل کروں گا۔ دوبارہ تم نے یا ڈارک ہارٹ نے میرے خلاف کسی قسم کی کوئی کارروائی کی تو پھر نتیجہ تم خود سمجھ سکتے ہو“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

”اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں چیف سے درخواست کروں گا کہ وہ تمہیں نہ چھیڑیں اور اپنے طور پر ڈاشر کی تلاش جاری رکھیں۔ اب یہ ان کی قسمت کہ مائیکروفلم انہیں ملتی ہے یا تمہیں“...... جیکب نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ٹائیگر۔ جیکب کو ہاف آف کر دو اور پھر ان دونوں کو یہاں سے اٹھا کر باہر کسی جگہ چھوڑ آؤ“...... عمران نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ رانا ہاؤس سے نکل کر وہ دانش منزل کی طرف روانہ ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔

”یہ ڈارک ہارٹ تو ہاتھ دھو کر اس فارمولے کے پیچھے پڑ گئی ہے عمران صاحب“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔ یہ ڈاشر واقعی معمہ بن گیا ہے۔ نجانے کہاں جا چھپا ہے۔ اسے تلاش کرنا اب ضروری ہو گیا ہے۔ اسے کسی حال میں ڈارک ہارٹ ایجنسی کے ہاتھ نہیں لگنا چاہئے“...... عمران نے ہونٹ بھینچ کر کہا پھر اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔ وہ ٹارزن سے رابطہ کر رہا تھا۔

”یس پرنس“...... رابطہ قائم ہوتے ہی ٹارزن نے کہا۔

”کچھ پتہ چلا اس ڈاشر کا“...... عمران نے کہا۔

”یس پرنس۔ اس کے ایک دوست کا پتہ چلا ہے۔ اس کا نام راڈرک ہے۔ کسی زمانے میں وہ دونوں ایک ساتھ کام کیا کرتے تھے لیکن پھر وہ الگ الگ ہو گئے۔ ڈاشر ناراک میں شفٹ ہو گیا جبکہ راڈرک کارمن چلا گیا۔ الگ ہونے کے باوجود دونوں ایک دوسرے سے رابطے میں رہتے تھے۔ ان کا یہ رابطہ سیٹلائٹ فون سے ہوتا تھا تاکہ کسی کو اس بات کا علم نہ ہو سکے۔ مجھے اس راڈرک کے بارے میں ڈاشر کے کلب کے ایک ویٹر نے بتایا ہے جو ڈاشر کے بہت قریب تھا لیکن ایک ایکسیڈنٹ کے بعد وہ بیڈ پر چلا گیا۔ اس کے باوجود ڈاشر اس کا خیال رکھتا تھا اور ہر ماہ اسے خود گھر جا کر معقول معاوضہ دیتا تھا۔ راڈرک زیادہ تر اسی ویٹر جس کا نام ڈارمن ہے کو فون کر کے بتاتا تھا کہ اسے ڈاشر سے بات کرنی ہے

تو ڈارمن، ڈاشر کو وہاں بلاتا اور وہ اسی کے گھر کے لینڈ لائن سے راڈرک کو کال کرتا تھا یا اس کی کال وصول کرتا تھا۔ میرے ایک آدمی کا بھی اس ڈارمن دوست ہے ۔ میرا یہ آدمی بھی اس کی مدد کرتا ہے اس لئے اس نے ہی راڈرک کا کلیو دیا ہے“...... ٹارزسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ یہ راڈرک جانتا ہو گا کہ ڈاشر کہاں چھپا ہوا ہے“......عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ڈاشر کو چھپنے میں اسی راڈرک نے ہی مدد کی ہو کیونکہ کارمن میں وہ ایک بہت بڑا گینگسٹر ہے اور اس کا نیٹ ورک آدھی دنیا میں پھیلا ہوا ہے“...... ٹارزسن نے جواب دیا۔

”کہاں ملے گا یہ راڈرک“......عمران نے پوچھا۔

”اس کے بارے میں معلومات ملی ہیں کہ وہ کارمن کے شہر جاسکا میں رہتا ہے وہاں اس کا ایک کلب ہے۔ کلب کا نام راڈرک کلب ہی ہے۔ وہ زیادہ تر وہیں ہوتا ہے“...... ٹارزسن نے جواب دیا۔

” تم نے اچھا کلیو تلاش کرایا ہے۔ گڈ شو۔ امید ہے اس سے صحیح معلومات مل جائیں گی“......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس تعریف کا شکریہ“...... ٹارزسن نے کہا۔ عمران نے اس سے چند مزید باتیں کیں اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ اگر راڈرک کو ٹٹولا جائے تو اس سے ڈاشر کا پتہ معلوم کیا جا سکتا ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ڈاشر اس کے پاس کارمن ہی پہنچ گیا ہو۔ وہ ڈارک ہارٹ ایجنسی سے ایکریمیا سے زیادہ کارمن میں ہی محفوظ رہ سکتا ہے“......عمران نے کہا۔

”تو کیا آپ اب اس راڈرک کو چیک کریں گے“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”ہاں۔ اس کے سوا اب کوئی چارہ نہیں ہے۔ اگر وہ ڈاشر کی مدد کر رہا ہے اور ڈاشر اس کے پاس چھپا ہوا ہے تو وہ ظاہر ہے فون پر تو اس کے بارے میں کچھ بتائے گا نہیں۔ اس سے ڈاشر کا پتہ معلوم کرنے کے لئے مجھے جاسکا جانا پڑے گا اور اب یہ راڈرک ہی بتائے گا کہ ڈاشر کہاں چھپا ہوا ہے“......عمران نے سنجیدگی سے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

گولفن اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ سیل فون سامنے میز پر رکھا ہوا تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر سیل فون اٹھایا اور پھر اسکرین پر ڈسپلے دیکھنے لگا۔ اسکرین پر ایک نیا نمبر ڈسپلے ہو رہا تھا۔

''یس گولفن بول رہا ہوں''...... گولفن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ریمنڈ بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیوں فون کیا ہے''...... گولفن نے پوچھا۔

''باس۔ ڈاشر کا پتہ چل گیا ہے''...... دوسری طرف سے ریمنڈ کی آواز سنائی دی تو گولفن بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ۔ کہاں ہے وہ۔ کیسے پتہ چلا اس کا''...... گولفن نے تیز لہجے میں پوچھا۔

''وہ ناراک میں ہی ہے باس۔ ایک خصوصی میک اپ میں جس کی وجہ سے ہم اسے تلاش نہیں کر سکے تھے۔ ہم نے اس کے میک اپ میں ہونے کے پیش نظر جگہ جگہ ایم ایم ون کیمرے لگا دیئے تھے خاص طور پر ان تمام جگہوں پر ہم نے خفیہ کیمرے لگائے تھے جہاں ڈاشر کا آنا جانا زیادہ ہوتا تھا۔ ایم ایم ون کیمرے ہر قسم کے میک اپ کو چیک کر سکتے ہیں اور اصل چہرہ سامنے لے آتے ہیں۔ ہم روزانہ کی بنیاد پر ان کیمروں سے ناراک کی مانیٹرنگ کر رہے تھے۔ آج ہم نے جیسے ہی ہوٹلوں اور ریسٹورنٹوں کی چیکنگ شروع کی تو ہمیں ہوٹل کلاؤٹ کی لابی میں ایک آدمی دکھائی دیا۔ وہ آدمی میک اپ میں ہے اور جب ہم نے اسے چیک کیا تو خصوصی کیمرے نے اس کا اصل چہرہ واضح کر دیا۔ وہ ڈاشر ہی ہے باس''...... ریمنڈ نے کہا تو گولفن بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا تم کو سو فیصد یقین ہے کہ وہ ڈاشر ہی ہے''...... گولفن نے پوچھا۔

''یس باس۔ اس کا اصل چہرہ ہمارے سامنے ہے۔ میں نے اس کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں۔ وہ اسی ہوٹل میں ڈراسر کے نام سے ٹھہرا ہوا ہے اور وہ ابھی دو روز قبل ہی انگانا جزیرے سے آیا ہے''...... گولفن نے کہا۔

''تم کہاں سے کال کر رہے ہو''...... گولفن نے پوچھا۔

''ہوٹل کلاؤٹ کی لابی سے باس''...... دوسری طرف سے کہا

گیا۔

''وہ وہاں کیا کر رہا ہے''...... گولفن نے کہا۔

''میں نے ڈاشر کے ایک قریبی دوست جوکیو سے معلومات حاصل کی ہیں باس۔ اس نے بھی یہی بتا دیا ہے کہ یہ ڈاشر ہی ہے جو انگانا گیا تھا اور دو روز قبل واپس آیا ہے۔ ڈاشر کے دوست جوکیو نے بتایا ہے کہ ڈاشر کسی یورپی سائنس دان سے اس ہوٹل میں ملنے کے لئے آیا ہے اور وہ سائنس دان ڈاشر کے ذریعے کوئی چیز حاصل کرانا چاہتا ہے جس کا وہ بھاری معاوضہ دینے کے لئے تیار ہے''۔ ریمنڈ نے جواب دیا۔

''اوہ۔ تو کیا ڈاشر وہ فارمولا اس یورپی سائنس دان کو فروخت کرنے کا پروگرام بنا رہا ہے''...... گولفن نے چونک کر کہا۔

''معلوم تو یہی ہوا ہے باس''...... ریمنڈ نے کہا۔

''تو اب یہ ڈاشر غداری پر اتر آیا ہے۔ اسے اس غداری کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا''...... گولفن نے غرا کر کہا۔

''یس باس۔ اب کیا حکم ہے۔ اسے اٹھا لیا جائے''...... ریمنڈ نے پوچھا۔

''ہاں۔ ایک لمحے کی بھی دیر نہیں ہونی چاہئے۔ اس بار اسے کسی صورت میں تمہارے ہاتھوں سے بچ کر نہیں نکلنا چاہئے۔ وہ ڈیلنگ کرنے آیا ہے اس کا مطلب ہے کہ فارمولا اس کے پاس ہی ہے۔ اسے اٹھاؤ اور فوری طور پر بلیک ہاؤس پہنچا دو۔ اس سے میں

خود بات کروں گا اور دیکھتا ہوں کہ وہ فارمولا ہمیں کیسے نہیں دیتا ہے''...... گولفن نے پوچھا۔

''یس باس''...... ریمنڈ نے جواب دیا۔

''تم فوری طور پر اپنے آدمیوں کو لے کر اس ہوٹل کو گھیر لو اور اس کے فرار ہونے کے تمام راستے بند کر دو اور جب وہ یورپی سائنس دان آئے تو اسے گولی مار کر ہلاک کر دینا''۔ گولفن نے پوچھا۔

''اوکے۔ باس آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی''...... ریمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ کام ہوتے ہی مجھے رپورٹ کرنا میں فوراً بلیک ہاؤس پہنچ جاؤں گا''...... گولفن نے کہا اور پھر اسے مزید چند ہدایات دینے کے بعد اس نے رسیور رکھ دیا۔

''مجھے چیف کو خوشخبری دے دینی چاہئے''...... گولفن نے کہا اور اس نے کرنل رچرڈسن کو کال کرنے کے لئے رسیور اٹھایا لیکن پھر کچھ سوچ کر رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

''نہیں۔ پہلے یہ ڈاشر ہاتھ آ جائے اور اس سے میں فارمولا حاصل کر لوں اس کے بعد میں فارمولا لے کر ہی چیف کے پاس جاؤں گا''...... گولفن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"گولفن بول رہا ہوں"...... گولفن نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ریمنڈ بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ریمنڈ کی آواز سنائی دی۔

"یس ریمنڈ۔ کیا رپورٹ ہے"...... گولفن نے پوچھا۔

"کام ہو گیا ہے باس۔ ہم نے ہوٹل کو گھیر لیا تھا اور پھر ہم لابی میں داخل ہوئے اور ڈاشر کو گھیر لیا۔ ڈاشر نے بھاگنے کی کوشش کی لیکن وہ ہمارے گھیرے سے نہ نکل سکا۔ وہ فوراً ہی ہماری گرفت میں آ گیا۔ میں نے احتیاطاً اس پر ڈاٹ فائر کر دیا تھا تاکہ وہ بے ہوش ہو جائے۔ اس کے بے ہوش ہوتے ہی ہم اسے اٹھا کر بلیک ہاؤس لے آئے ہیں اور اب وہ بلیک ہاؤس کے ڈارک روم میں راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا ہے"...... ریمنڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے جواب دیا۔

"اور اس یورپی سائنس دان کا کیا ہوا ہے"...... گولفن نے پوچھا۔

"وہ ڈاشر سے ملنے آیا تھا لیکن اسے دیکھتے ہی گولی مار دی گئی تھی"...... ریمنڈ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بلیک ہاؤس پہنچ رہا ہوں۔ میرے آنے تک ڈاشر کو ہوش نہیں آنا چاہئے"...... گولفن نے کہا۔

"یس باس"...... ریمنڈ نے کہا تو گولفن نے رسیور رکھا اور فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ تیز رفتار کار میں سوار

ناراک کی فراخ سڑکوں پر اُڑا جا رہا تھا پھر ایک رہائشی کالونی کی طرف مڑ گیا۔ اس کالونی میں ڈارک ہارٹ کا خصوصی پوائنٹ بلیک ہاؤس موجود تھا۔ اس نے کار ایک کوٹھی کی پورچ میں لے جا کر روکی اور پھر وہ رہائشی حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر میں وہ اپنے ساتھی ریمنڈ کے ساتھ بلیک روم میں داخل ہوا جہاں ریمنڈ نے اس آدمی کو ایک راڈز والی کرسی پر جکڑ رکھا تھا جس کے بارے میں اس کا کہنا تھا کہ وہ ڈاشر ہے۔ اس آدمی کا سر ڈھلکا ہوا تھا۔ شاید وہ بے ہوش تھا۔ گولفن چند لمحے اس آدمی کو دیکھتا رہا پھر وہ اس کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ کمرے میں اس کے علاوہ کوئی نہ تھا۔ ریمنڈ سائیڈ کی ایک دیوار کے پاس کھڑا ہو گیا۔

"اسے ہوش میں لاؤ"...... گولفن نے ریمنڈ کو حکم دیا تو ریمنڈ نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے سائیڈ دیوار کے پاس رکھی ہوئی ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کے پٹ کھولے اور پھر ایک خانے میں پڑا ہوا ایک باکس اٹھا لیا۔ اس نے باکس کھول کر اس میں رکھی ہوئی ایک سرنج نکالی اور باکس بند کر کے واپس الماری کے خانے میں رکھ دیا۔ سرنج میں ہلکے زرد رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔ وہ سرنج لے کر بے ہوش ڈاشر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سرنج سے کیپ اتاری اور پھر وہ ڈاشر کے بازو پر انجکشن لگانے میں مصروف ہو گیا۔ اسے انجکشن لگا کر وہ ہٹا اور اس نے

خالی سرنج سائیڈ دیوار کے پاس پڑی ہوئی ڈسٹ بن میں اچھال دی۔ چند لمحوں بعد ڈاشر کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔ اس نے ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا ہے۔

''یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے۔ کون ہو تم اور مجھے یہاں لا کر کیوں جکڑا گیا ہے''...... ڈاشر نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ گولفن اور اس کے ساتھی چونکہ میک اپ میں تھے اس لئے وہ انہیں نہ پہچان سکا تھا۔

''تم نے شاید مجھے پہچانا نہیں ہے ڈاشر''...... گولفن نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ڈاشر بری طرح سے چونک پڑا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ تمہاری آواز۔ تم۔ تم گولفن''۔ ڈاشر نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

''گڈ شو۔ تو تم نے پہچان ہی لیا مجھے''...... گولفن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ لل لل۔ لیکن۔ میں یہاں۔ میں یہاں کیسے پہنچ گیا اور تم''...... ڈاشر نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہارا کیا خیال تھا۔ تم ڈارک ہارٹ کو دھوکہ دے کر بھاگتے اور چھپتے رہو گے اور ہم تم تک نہ پہنچ سکیں گے''...... گولفن نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

''میں نے کوئی دھوکہ نہیں کیا ہے''...... ڈاشر نے منہ بنا کر کہا۔

''تو فارمولا لے کر کہاں غائب ہو گئے تھے تم''...... گولفن نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''میں غائب نہیں ہوا تھا بلکہ مجھے غائب کیا گیا تھا''...... ڈاشر نے کہا تو گولفن بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو''...... گولفن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں تمہیں اکیلے میں سب کچھ بتاؤں گا''...... ڈاشر نے ایک طرف کھڑے ریمنڈ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ گولفن چند لمحے اس کی طرف غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے ہونٹ بھینچ لئے۔

''ریمنڈ''...... گولفن نے ریمنڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس''...... ریمنڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''باہر چلے جاؤ''...... گولفن نے کہا۔

''اوکے باس''...... ریمنڈ نے کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا اور پھر وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ اب کمرے میں گولفن اور راڈز والی کرسی میں جکڑے ہوئے ڈاشر کے سوا وہاں کوئی نہ تھا۔

''ہاں۔ اب بتاؤ کیا کہنا ہے تم نے مجھ سے اکیلے میں''۔ گولفن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں جب فارمولا لے کر آیا تو مجھے ایئر

پورٹ پر کلارک ملا تھا''...... ڈاشر نے کہا۔

''کلارک۔ کون کلارک''...... گولفن نے چونک کر کہا۔

''میں کلارک ایلڈی کی بات کر رہا ہوں جس کا تعلق بلیک کراس ایجنسی سے ہے''...... ڈاشر نے جواب دیا۔

''اوہ۔ وہ ایئر پورٹ پر کیا کر رہا تھا''...... گولفن نے چونکتے ہوئے کہا۔

''وہ اپنے کسی دوست کو ایئر پورٹ چھوڑنے کے لئے آیا تھا۔ میری اس سے ملاقات ہوئی تو اس نے مجھ سے کہا کہ مجھے کوئی ٹیکسی ہائر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ مجھے میرے فلیٹ تک چھوڑ دے گا۔ وہ چونکہ میرا دوست تھا اس لئے میں نے اس کی بات مان لی اور اس کے ساتھ چل پڑا۔ راستے میں اچانک کار میں عجیب سی بو پھیل گئی۔ اس سے پہلے کہ میں کچھ سمجھتا اور سانس روکتا میرا بو میرے دماغ پر حاوی ہو گئی اور میں بے ہوش ہو گیا۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں نے خود کو ایک ہسپتال میں پایا۔ میرے جسم میں شدید اینٹھن تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے گردن سے نیچے کا میرا جسم بے جان سا ہو۔ میرے پاس ایک نرس تھی۔ میرے پوچھنے پر اس نے مجھے بتایا کہ میں ایک سرکاری ہسپتال میں ہوں۔ مجھے چار گولیاں ماری گئی تھیں اور میں شدید زخمی حالت میں متعلقہ علاقے کی پولیس کو ایک سڑک کے کنارے پڑا ملا تھا۔ میرا بہت خون ضائع ہو چکا تھا اور میں تقریباً مرنے کے قریب تھا۔ پولیس مجھے

ایمبولینس میں ڈال کر فوراً ہسپتال لے آئی اور میرا فوری طور پر آپریشن کیا گیا۔ میرے جسم سے چاروں گولیاں نکالی گئیں جن میں سے دو پیٹ میں لگی تھیں اور دو سینے میں۔ بہرحال ڈاکٹروں نے شدید کوشش کے بعد میری جان بچا لی۔ اس کے بعد پولیس نے آ کر میرا بیان لیا لیکن میں انہیں بھلا اپنے بارے میں اصل حقائق سے کیسے آگاہ کر سکتا تھا اس لئے میں نے انہیں یہی کہہ کر ٹال دیا کہ مجھ پر چند نامعلوم افراد نے حملہ کیا تھا اور مجھ سے میرا سب کچھ چھین کر لے گئے تھے اور مجھے گولیاں مار دی تھیں۔ میں نے پولیس والوں کو ان افراد کے حلیئے بھی بتا دیئے جو ظاہر ہے فیک تھے۔ میں نے پولیس والوں سے اپنے سامان کے بارے میں کچھ نہ پوچھا۔ مجھے یقین تھا کہ یہ سب کچھ میرے دوست کلارک کا کیا دھرا ہے۔ اس نے کار میں بے ہوش کرنے والی گیس فائر کی تھی تاکہ میں بے ہوش ہو جاؤں اور اس کے بعد اس نے مجھے کسی ویران جگہ لے جا کر گولیاں مار دیں اور یہ سمجھ کر چھوڑ دیا کہ میں ہلاک ہو چکا ہوں۔ میرا سارا سامان اس کی کار کی ڈگی میں تھا۔ میرے پاس ایک بریف کیس تھا اور اسی بریف کیس کے ایک خفیہ خانے میں نے وہ مائیکرو فلم چھپائی ہوئی تھی جس میں اینٹی میزائل کا فارمولا ہے۔ ظاہر ہے کلارک نے مجھ سے فارمولا حاصل کرنے کے لئے ہی یہ سب کچھ کیا تھا۔ اسے شاید اس بات کا پتہ چل گیا تھا کہ فارمولا میرے پاس ہے اور اسے اس بات کا بھی علم ہو گیا

تھا کہ میں کس فلائٹ سے اور کس حلیے میں ایکریمیا پہنچ رہا ہوں۔ اس کے بعد اس نے یا پھر اس کی ایجنسی نے پلاننگ کی اور پھر وہ فارمولا لے اُڑا۔ میں کئی روز تک ہسپتال میں زیر علاج رہا۔ اس دوران متعلقہ پولیس میری بھرپور نگرانی کرتی رہی لیکن میں نے ان پر اصل حقیقت شو نہ ہونے دی اور پھر موقع ملتے ہی میں وہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ میں نے حلیہ بدلا اور پھر میں پوری شدت سے کلارک کو تلاش کرنے میں مصروف ہو گیا تاکہ اس سے پوچھ سکوں کہ اس نے یہ سب کیوں کیا ہے اور اینٹی میزائل فارمولا کہاں ہے۔ اس کی تلاش میں مجھے بار بار حلیئے بدل بدل کر ایکریمیا کے ہر حصے میں جانا پڑ رہا تھا لیکن میری ہر کوشش ناکام ثابت ہوئی۔ مجھے کلارک کا کچھ علم نہ ہو رہا تھا کہ وہ آخر ہے کہاں''...... ڈاشر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تمہارا کیا خیال ہے۔ تمہاری اس کہانی پر میں یقین کر لوں گا''...... گولفن نے غرا کر کہا۔

''تمہیں یقین نہیں تو میرا جسم دیکھ لو۔ گولیوں کے نشان اب بھی میرے جسم پر موجود ہیں اور اگر تم ہسپتال اور متعلقہ علاقے کے تھانے سے معلومات حاصل کرنا چاہو تو وہاں بھی تمہیں پتہ چل جائے گا کہ کن پولیس والوں نے مجھے شدید زخمی حالت میں سڑک سے اٹھا کر ہسپتال پہنچایا تھا''...... ڈاشر نے منہ بنا کر کہا۔

''اگر تم ہسپتال میں تھے اور تمہارے ساتھ یہ سب کچھ ہوا تھا تو

پھر تم نے چیف سے اس فارمولے کا سودا کرنے کی کوشش کیوں کی تھی۔ بولو''...... گولفن نے غراتے ہوئے کہا۔

''سودا۔ کیا مطلب۔ کیسا سودا''...... ڈاشر نے چونک کر کہا۔

''اس فارمولے کے بدلے تم چیف سے پچاس کروڑ ڈالر طلب کئے تھے۔ بولو۔ کیا تھا نا تم نے چیف کو کال اور اسے بلیک میل کرنے کی بھی کوشش کی تھی۔ جواب دو''...... گولفن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوہ نہیں۔ ایسا کچھ نہیں کیا میں نے۔ فارمولا چوری ہو جانے کی وجہ سے میں پریشان تھا۔ میں ڈر رہا تھا کہ اگر میں نے چیف سے بات کی اور چیف کو یہ علم ہوا کہ میں فارمولا گنوا چکا ہوں تو چیف نے میری اس کامیابی کو ناکامی قرار دے کر مجھے فوری طور پر گولی مارنے کا حکم دے دینا ہے۔ چونکہ میں جانتا تھا کہ فارمولا کس کے پاس ہے اس لئے میں سب سے پہلے اسے تلاش کرنا چاہتا تھا تاکہ اس سے نہ صرف فارمولا حاصل کر سکوں بلکہ اس سے اپنا بدلہ بھی لے سکوں کہ وہ مجھے موت کے منہ میں چھوڑ کر بھاگ گیا تھا۔ میرا صرف یہی ارادہ تھا کہ میں جلد سے جلد کلارک تک پہنچ جاؤں اور اس سے ہر قیمت پر فارمولا حاصل کر لوں۔ فارمولا حاصل کرنے تک میں نہ چیف کو کال کرنا چاہتا تھا اور نہ اپنی ایجنسی کے کسی رکن کو اور میں نے ایسا ہی کیا تھا اور تم کہہ رہے ہو کہ میں نے چیف کو کال کر کے ان سے فارمولے کا سودا کرنے کی کوشش

کی تھی۔ ایسا کیسے ممکن ہے''...... ڈاشر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور گولفن نے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر اندازہ لگایا کہ ڈاشر جھوٹ نہیں بول رہا ہے۔ اس کے چہرے پر موجود حیرت اور پریشانی اصل تھی۔

''مجھے اب بھی تمہاری کسی بات پر یقین نہیں آ رہا ہے ڈاشر۔ تم مجھے چکر دینے کی کوشش کر رہے ہو۔ اگر تم نے یہ سب کچھ نہیں کیا تھا اور فارمولا تمہارے پاس نہیں تھا تو پھر تمہارا اس طرح ایجنسی سے بھاگنے اور چھپنے کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ تمہارے دوست جوکیو کے کہنے کے مطابق تم نے ایک یورپی سائنس دان سے رابطہ کیا تھا جس سے ملنے کے لئے تم البانیو ہوٹل میں آئے تھے۔ جوکیو کے کہنے کے مطابق تم فارمولا اس یورپی سائنس دان کو فروخت کرنے کا پروگرام بنا رہے تھے۔ بولو۔ کیا یہ سب سچ نہیں ہے''۔ گولفن نے کہا۔

''یورپی سائنس دان۔ کیا مطلب۔ میں کس یورپی سائنس دان سے ملنے جا رہا تھا''...... ڈاشر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تو پھر تم کس لئے آئے تھے اس ہوٹل میں موجود تھے''...... گولفن نے کہا۔

''میں جوکیو کے ساتھ مل کر ہر اس جگہ اور ٹھکانوں کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا تھا جہاں مجھے کلارک کے ملنے کی امید تھی۔ جوکیو اس معاملے میں میرا بھرپور انداز میں ساتھ دے رہا

تھا۔ آج اسی نے مجھے خاص طور پر اس ہوٹل کی لابی میں بلایا تھا کہ اسے کلارک کے بارے میں ایک ٹپ ملی ہے۔ اسے ایک آدمی کا پتہ چلا ہے جو کلارک کے بارے میں جانتا ہے کہ وہ کہاں پر چھپا ہوا ہے۔ جوکیو کے کہنے کے مطابق وہ آدمی ایک یورپی کے روپ میں مجھے ہوٹل میں آ کر ملے گا۔ کلارک کے بارے میں بتانے کے لئے وہ پانچ لاکھ ڈالرز کی ڈیمانڈ کر رہا تھا۔ اگر میں اس سے ڈیل کر لوں تو وہ مجھے کلارک تک پہنچا سکتا ہے۔ میں اسی آدمی سے ملنے کے لئے ہوٹل پہنچا تھا لیکن پھر نجانے کہاں سے میری کمر میں ایک سوئی ماری گئی اور میں وہیں بے ہوش ہو کر گر گیا''۔ ڈاشر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو وہ یورپین سائنس دان نہیں بلکہ کوئی انفارمر تھا''۔ گولفن نے چونک کر کہا۔

''ہاں''...... ڈاشر نے جواب دیا۔

''لیکن جوکیو نے تو کہا تھا کہ وہ یورپی ایک سائنس دان ہے اور تم اس سے ہوٹل میں مل کر فارمولے کا سودا کرنا چاہتے ہو''۔ گولفن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ جوکیو میرے ساتھ ڈبل گیم کھیل رہا تھا۔ ایک طرف وہ میرے ساتھ مل کر کلارک کی تلاش میں لگا ہوا تھا اور دوسری طرف وہ تمہیں میرے بارے میں غلط انفارمیشن دے رہا تھا''...... ڈاشر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔لیکن جوکیو کو یہ سب کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ تو تمہارا گہرا دوست ہے"...... گولفن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان باتوں سے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے وہ کلارک کے ساتھ مل گیا ہو اور اس کے کہنے پر میرے خلاف جال بچھا رہا ہو تا کہ میں پھنس جاؤں اور مجھے دیکھتے ہی گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے اور اس بات کی کسی کو خبر بھی نہ ہو کہ فارمولا کہاں ہے۔ رہی بات جوکیو کے دوست ہونے کی تو اس کے بارے میں تم بھی بخوبی جانتے ہو کہ وہ دولت پرست آدمی ہے۔ دولت کے لئے وہ اپنوں کی گردنیں بھی کاٹنے سے دریغ نہیں کرتا پھر اس کے سامنے میری دوستی کیا حیثیت رکھتی ہے"...... ڈاشر نے منہ بنا کر کہا۔

"تمہاری باتیں عجیب ہیں ڈاشر۔ اگر تمہارے ساتھ یہ سب ہو گیا تھا تو تم چیف سے ایک بار مل کر اسے ساری حقیقت بتا دیتے۔ تم میرے بھی دوست تھے۔ مجھ سے ہی ایک بار رابطہ کر لیتے تو میں تمہارے ساتھ مل کر اس کلارک کو تلاش کرتا اور اب تک وہ ہمارے ہاتھ بھی آ چکا ہوتا"...... گولفن نے منہ بنا کر کہا۔

"میں ڈر گیا تھا گولفن۔تم جانتے ہو کہ چیف سب کچھ برداشت کر سکتا ہے لیکن ناکامی سے اسے شدید نفرت ہے۔ چیف کو اس بات کا پتہ چلتا کہ میں پاکیشیا سے کامیاب ہو کر یہاں آیا تھا اور مجھ سے دوسری ایجنسی کا ایجنٹ فارمولا حاصل کر کے نکل گیا تھا جو میرا دوست بھی تھا تو چیف نے مجھے ایک لمحے میں گولی مار دینی تھی

اور میری لاش برقی بھٹی میں ڈلوا دینی تھی۔ میں اپنی کامیابی کو کسی بھی صورت میں ناکامی میں بدلتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ کلارک کا تعلق بلیک کراس ایجنسی سے ہے اور مجھے یقین تھا کہ میں جلد ہی اس تک پہنچ جاؤں گا"...... ڈاشر نے کہا۔

"اگر تم واقعی ڈارک ہارٹ کے ساتھ دھوکہ نہیں کر رہے تو پھر چیف کو کال کس نے کیا تھا۔ فارمولے کا سودا کرنے والا کون تھا۔ چیف کو اس بات کا یقین ہے کہ وہ آواز تمہاری ہی تھی"...... گولفن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ دوسروں کی آوازوں کی نقل کرنے والا یہاں ایک ہی انسان ہے۔ یہ کام یقیناً اسی نے کیا ہے"...... ڈاشر نے چونکتے ہوئے کہا تو گولفن بھی چونک پڑا۔

"کون۔کس کی بات کر رہے ہو"...... گولفن نے چونکتے ہوئے کہا۔

"بلیک کراس ایجنسی کا چیف ہاشر۔جس طرح سے پاکیشیا کا علی عمران ہر آدمی کی آواز کی نقل کر کے لوگوں کو احمق بناتا ہے اسی طرح ہاشر بھی کسی کی بھی آواز کی نقل کر سکتا ہے۔ یہ کام یقیناً اسی نے کیا ہو گا"...... ڈاشر نے کہا تو گولفن غصے سے ہونٹ چبانے لگا۔

"تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ بلیک کراس ایجنسی کے چیف ہاشر کے حکم سے تمہارے دوست کلارک نے تم پر حملہ کیا تھا اور تمہیں

گولیاں مار کر پھینک دیا تھا اور اس کے بعد اس نے فارمولا چیف ہاشر کے حوالے کر دیا تھا۔ چیف ہاشر نے ڈارک ہارٹ کے چیف کو تمہاری آواز میں کال کیا اور فارمولے کے پچاس کروڑ ڈالر مانگے تاکہ چیف تمہاری تلاش میں لگا رہے"...... گولفن نے ہونٹ چباتے ہوئے نہایت غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اب تو مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے کہ کلارک اور چیف ہاشر نے جان بوجھ کر یہ ساری پلاننگ کی تھی تاکہ ڈارک ہارٹ میری تلاش میں لگی رہے اور اس بات کا کسی کو علم نہ ہو سکے کہ میرا پاکیشیا سے لایا ہوا فارمولا بلیک کراس ایجنسی کے پاس ہے"۔ ڈاشر نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر یہ ساری گیم چیف ہاشر کی ہے تو اسے یہ گیم بے حد مہنگی پڑے گی ڈاشر اور اگر تم مجھے یہ ساری کہانی سنا کر احمق بنانے کی کوشش کر رہے ہو تو تمہارے لئے بھی اچھا نہ ہو گا۔ تم اس وقت میری قید میں ہو اور میری قید سے بھاگ نکلنا تمہارے بس کی بات نہیں ہے۔ اگر تم نے ایسی غلطی کی تو تم اپنے دوست کلارک کی چار گولیاں کھانے کے باوجود بچ گئے ہو لیکن میری گولی سے بچ کر نکلنا تمہارے بس کی بات نہ ہو گی میں تمہارے جسم میں نہیں تمہارے سر میں گولی اتاروں گا"...... گولفن نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں جو کچھ بتایا ہے گولفن تم اس کی انکوائری کر لو۔

اگر میری ایک بات بھی جھوٹی نکلی تو تم واقعی مجھے آ کر گولی مار دینا لیکن میں سچ کہہ رہا ہوں۔ یہ سارا کھیل بلیک کراس ایجنسی کا ہی ہے اور مجھے میرے دوست کلارک نے دھوکہ دیا ہے جس کے ساتھ یہ جوکیو بھی ملا ہوا ہے۔ تم سب سے پہلے اس جوکیو کو اٹھاؤ۔ مجھے یقین ہے کہ یہاں آنے کے بعد وہ خود ہی ساری حقیقت تمہیں بتا دے گا"...... ڈاشر نے کہا۔

"تمہارا جوکیو سے رابطہ کب سے ہے"...... گولفن نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"پچھلے تین ہفتوں سے وہ میرے ساتھ ہے اور میں اس کی مہیا کردہ رہائش گاہ میں ہی رہ رہا ہوں۔ وہ میری مالی امداد بھی کر رہا ہے اور اس نے مجھے ہر قسم کی سہولت دے رکھی ہے"...... ڈاشر نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ تو تمہارے بارے میں جوکیو سب کچھ جانتا تھا اس کے باوجود اس نے تمہارے بارے میں نہ ہمیں اور نہ ہی چیف کو کچھ بتایا بلکہ وہ اس انداز میں کام کر رہا تھا جیسے وہ ہمارے ساتھ مل کر تمہیں تلاش کر رہا ہو"...... گولفن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ بے حد کائیاں انسان ہے۔ مجھ سے غلطی ہوئی جو میں نے اس پر بھروسہ کر لیا۔ میری سمجھ میں یہ بات بھی نہیں آ رہی ہے کہ اگر جوکیو مجھے پھنسانا ہی چاہتا تھا تو پھر اس نے میرے بارے میں تم لوگوں کو پہلے کیوں نہیں بتایا۔ اس نے مجھے آج پھنسانے کی

کوشش کیوں کی''...... ڈاشر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ہاں۔ یہ واقعی سوچنے والی بات ہے۔ اگر وہ تمہیں پھنسانا ہی چاہتا تھا تو تمہارے بارے میں اس کلارک کو بھی بتا سکتا تھا اور اگر وہ اس کے ساتھ مل گیا تھا تو اس کے کہنے پر وہ خود بھی تمہیں گولی مار سکتا تھا لیکن اس نے ایسا نہ کیا اور ہمیں اطلاع دے دی کہ تم ہوٹل البانیو کی لابی میں ایک یورپی سائنس دان سے مل کر فارمولے کا سودا کرنے والے ہو''...... گولفن نے کہا۔

''یہ سارا کیا کھیل ہے اور جوکیو نے یہ سب کیوں کیا ہے اس کے بارے میں وہی بتا سکتا ہے۔ تم سب کچھ چھوڑ کر پہلے اسے اپنی گرفت میں لو۔ اگر وہ کلارک کے لئے کام کر رہا ہے تو پھر وہ یقیناً جانتا ہو گا کہ کلارک کہاں چھپا ہوا ہے اور اس تک کیسے پہنچا جا سکتا ہے''...... ڈاشر نے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں اسے یہاں بلاتا ہوں۔ پھر تمہارے سامنے وہ سب کچھ بتائے گا کہ یہ سارا چکر آخر ہے کیا۔ اگر وہ غلط ثابت ہوا تو اس کا حشر عبرتناک ہو گا اور اگر تمہاری ایک بھی بات غلط ثابت ہوئی تو پھر تمہارا انجام بھی عبرتناک ہو گا۔ یہ یاد رکھنا''۔ گولفن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں جانتا ہوں۔ تم بے فکر رہو۔ میں تمہاری قید میں ہوں۔ تمہارے کہنے کے مطابق میں یہاں سے بھاگ نہیں سکتا تو پھر تمہیں میرے لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم ایک بار

جوکیو کو یہاں لے آؤ اور اسے میرے حوالے کر دو پھر میں تمہارے سامنے سارا سچ اس کی زبان سے اگلوا لوں گا''...... ڈاشر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں اپنے ساتھیوں کو احکامات دے دیتا ہوں۔ وہ ابھی جوکیو کو اٹھا کر یہاں لے آئیں گے۔ اس کے بعد ساری حقیقت کا پتہ چل جائے گا کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا''...... گولفن نے کہا۔ اس کی بات سن کر ڈاشر کے چہرے پر سکون کے تاثرات ابھر آئے جیسے گولفن کو مطمئن ہوتے دیکھ کر وہ خود بھی مطمئن ہو گیا ہو کہ گولفن اس کے خلاف فوری طور پر کوئی کارروائی نہیں کرے گا۔

''میری ایک بات مانو گے''...... ڈاشر نے کہا۔

''کون سی بات''...... گولفن نے چونک کر کہا۔

''ابھی اس سارے سلسلے کو اپنے تک محدود رکھو''۔ ڈاشر نے کہا۔

''کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں''...... گولفن نے چونک کر کہا۔

''جب تک کلارک ہمارے ہاتھ نہیں لگ جاتا اس وقت تک تم چیف کو میرے بارے میں اور ان ساری باتوں کے بارے میں کچھ نہ بتاؤ۔ میں چیف کے سامنے سرخرو ہونا چاہتا ہوں۔ چیف کو فارمولا دے کر میں اپنی کامیابی کا اس سے انعام لینا چاہتا ہوں۔ اس کے سامنے ناکام ہو کر نہیں جانا چاہتا۔ تم میرے دوست ہو۔ میں نے واقعی غلطی کی جو جوکیو پر اعتماد کیا اور تم سے رابطہ کر کے اصل صورتحال سے تمہیں آگاہ نہ کیا۔ اگر میں نے تم سے رابطہ کر لیا

ہوتا تو اب اس طرح میں مجرم بن کر تمہارے سامنے راڈز والی کرسی
پر نہ جکڑا ہوتا لیکن اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں تم سے ہر
حال میں بھرپور انداز میں تعاون کروں گا''...... ڈاشر نے کہا۔
''مجھ سے دھوکہ کر کے تم اپنی موت کو ہی دعوت گے۔ تمہارے
لئے یہی بہتر ہو گا کہ مجھے چکر دینے کی کوشش نہ کرنا ورنہ تم جانتے
ہو کہ میں کیا کر سکتا ہوں''...... گولفن نے کہا۔
''جانتا ہوں۔ اسی لئے کہہ رہا ہوں کہ میں اب سوائے تمہارے
کسی پر اعتماد نہ کروں گا اگر تم نے میری ان ساری باتوں پر بھروسہ
کر لیا ہے تو ایک چھوٹا سا بھروسہ اور کر لو''...... ڈاشر نے اس بار
بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔
''بولو''...... گولفن نے کہا۔
''مجھے ان راڈز والی کرسیوں سے آزاد کر دو اور مجھے نئے میک
اپ میں اپنی ٹیم میں شامل کر لو۔ میں تمہارے ساتھ اس جوکیو تک
پہنچنا چاہتا ہوں اور اسے خود لا کر تمہارے حوالے کرنا چاہتا ہوں
تا کہ اس سے ساری سچائی اگلوائی جا سکے اور اس سے کلارک کا پتہ
ملتے ہی اسے بھی اٹھا کر یہاں لانا چاہتا ہوں تا کہ اس سے
فارمولے کا پتہ چلایا جا سکے کہ وہ کہاں ہے۔ اگر اس نے فارمولا
واقعی چیف ہاشر کو دے دیا ہے تو پھر میرا تم سے یہ بھی وعدہ ہے کہ
مجھے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے میں چیف ہاشر سے ہر صورت میں
فارمولا حاصل کر کے لاؤں گا اور تمہارے ساتھ جا کر چیف کے

حوالے کروں گا۔ اس فارمولے کو حاصل کرنے کی کامیابی کا
کریڈٹ میرے اکیلے کا نہیں ہو گا بلکہ اس کامیابی کے کریڈٹ میں
بھی اتنا ہی حقدار بن جاؤ گے جتنا کہ میں اور پھر ایجنسی کی طرف
سے ہم دونوں کو ایک جیسا ہی انعام ملے گا''...... ڈاشر نے کہا۔
''ہونہہ۔ تو تم مجھے لالچ دینے کی کوشش کر رہے ہو''...... گولفن
نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔
''نہیں۔ یہ لالچ نہیں ہے۔ پاکیشیا سے فارمولا میں نے اکیلے
ہی حاصل کیا تھا لیکن یہاں ہماری ٹکر ایکریمیا کی ایک بڑی اور
خطرناک سرکاری بلیک کراس ایجنسی سے ہے اور اس ایجنسی سے
میں اکیلا نہیں لڑ سکتا۔ اس ایجنسی کے چیف ہاشر سے فارمولا حاصل
کرنے کے لئے لامحالہ مجھے تمہاری مدد کی ضرورت پڑے گی۔
تمہارے بغیر میرے لئے چیف ہاشر تک پہنچنا اور اس سے فارمولا
حاصل کرنا ناممکن ہو گا''...... ڈاشر نے کہا۔
''ہونہہ۔ نجانے کیوں مجھے اس بات کا ابھی تک یقین نہیں آ رہا
ہے کہ تم مجھے دھوکہ نہیں دے رہے ہو لیکن تمہارا اعتماد اور تمہارے
چہرے کو دیکھ کر ایسا لگ رہا ہے جیسے تمہاری ہر بات سچ ہو۔
بہرحال تم میرے پرانے دوست رہ چکے ہو اور تم نے کئی بار میری
مشکل میں مدد بھی کی ہے اس لئے ایک بار میں تم پر بھروسہ کر سکتا
ہوں۔ میں تمہیں آزاد کرنے اور تمہیں اپنی ٹیم میں شامل کرنے کے
لئے تیار ہوں لیکن''...... گولفن نے کہا اور بولتے بولتے خاموش ہو

گیا۔ اسے رضا مند ہوتے دیکھ کر ڈاشر کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے لیکن اس کے لیکن کہہ کر خاموش ہونے پر وہ چونک پڑا۔

''لیکن کیا''...... ڈاشر نے چونکتے ہوئے کہا۔

''یہی کہ اگر مجھے تمہاری کسی بھی بات پر معمولی سا بھی شک ہوا کہ تم نے مجھے احمق بنایا ہے یا تمہاری کوئی بھی بات غلط ثابت ہوئی تو یہ یاد رکھنا میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے گولی ماروں گا وہ بھی تمہاری کھوپڑی میں''...... گولفن نے غراتے ہوئے کہا تو ڈاشر بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم بے فکر رہو۔ اگر تمہیں مجھے پر معمولی سا بھی ڈاؤٹ ہے کہ میں تمہیں دھوکہ دے رہا ہوں یا تم سے سچ نہیں بول رہا تو تم ایسا کرو کہ میرے جسم میں بلیک ٹریکر لگا دو۔ بلیک ٹریکر لگنے کے بعد میں تم سے کسی صورت نہ چھپ سکوں گا اور نہ ہی تمہیں کوئی ڈاج دے سکوں گا۔ میں جہاں بھی جاؤں گا تم بلیک ٹریکر کی مدد سے نہ صرف مجھے مانیٹر کر سکتے ہو بلکہ میری ہر بات بھی آسانی سے سن سکتے ہو اور ضرورت پڑنے پر تم محض ایک بٹن پریس کر کے میرے جسم میں لگا ہوا بلیک ٹریکر بلاسٹ کر کے مجھے ہلاک بھی کر سکتے ہو۔ یہ بات تم بخوبی جانتے ہو کہ ایک بار بلیک ٹریکر کسی کے جسم میں لگا دیا جائے تو اسے کسی بھی صورت میں دوبارہ جسم سے نکالا نہیں جا سکتا ہے کیونکہ اسے نکالنے کی کا مطلب صرف بلاسٹ

ہوتا ہے اور پھر سب ختم''...... ڈاشر نے کہا تو اس کی بات سن کر گولفن کے چہرے پر واقعی اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے جیسے وہ ڈاشر کی بات سن کر پوری طرح سے مطمئن ہو گیا ہو کہ ڈاشر اسے کوئی ڈاج نہیں دے رہا ہے۔ ورنہ وہ اسے اپنے جسم میں بلیک ٹریکر لگانے کا کبھی نہ کہتا۔

''ٹھیک ہے۔ میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ تمہارے جسم میں بلیک ٹریکر لگا دیتا ہوں اس کے بعد میں تمہیں اپنے ساتھ رکھوں گا اور جیسا تم کہو گے تمہاری ہر بات پر یقین بھی کروں گا اور تمہارے لئے جوکیو اور کلارک کو بھی گرفت میں لوں گا اور ان کا جو بھی انجام ہو گا وہ تمہارے ہی ہاتھوں سے ہو گا''...... گولفن نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر ڈاشر کی آنکھوں میں عجیب سی چمک آ گئی۔

''تو پھر مجھے آزاد کرنے سے پہلے میرے جسم میں بلیک ٹریکر لگواؤ اور پھر مجھے اس راڈز والی کرسی سے آزاد کرو تا کہ ہم پہلے کی طرح دوست بن کر اطمینان سے باتیں کر سکیں اور انجوائے کر سکیں''...... ڈاشر نے کہا۔

''بلیک ٹریکر یہاں موجود نہیں ہے اور نہ ہی اسے یہاں کسی انسانی جسم میں لگانے کی سہولت موجود ہے۔ اس کے لئے تمہیں میرے ساتھ میرے ہیڈ کوارٹر چلنا ہو گا۔ وہاں کمپیوٹرائزڈ مشین کے ذریعے میں تمہارے جسم میں بلیک ٹریکر لگواؤں گا اور پھر ہم جوکیو کی

طرف جائیں گے تاکہ اسے گرفت میں لیا جا سکے“...... گولفن نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب اگر مجھ پر اتنا یقین کر ہی لیا ہے تو پھر اس راڈز والی کرسی سے تو نجات دلاؤ مجھے“...... ڈاشر نے کہا۔

”ہاں ضرور“...... گولفن نے کہا اور پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ خود چل کر ڈاشر کی راڈز والی کرسی کے عقب میں آیا اور اس نے کرسی کے پیچھے لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی کٹاک کٹاک کی تیز آوازوں کے ساتھ راڈز کھلتے چلے گئے اور ڈاشر راڈز کھلتے ہی ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”شکریہ“...... ڈاشر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یو ویلکم“...... گولفن نے جواب میں مسکراتے کہا۔

”میرے پاس تمہارے لئے کچھ خاص ہے گولفن“...... ڈاشر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال دیا۔

”کیا“...... گولفن نے کہا۔

”یہ دیکھو“...... ڈاشر نے کہا اور اس نے جیب سے ایک چپٹا سا پسٹل نکال لیا۔ پسٹل بے حد چھوٹا تھا۔ اس کے ہاتھ میں پسٹل دیکھ کر گولفن بری طرح سے چونک پڑا۔

”یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ پسٹل تمہارے پاس کہاں سے آیا۔ ریمنڈ نے تو تمہاری تلاشی لی تھی“...... گولفن نے بری طرح

سے چیختے ہوئے کہا ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر مشین پسٹل نکالنے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ جیب میں جاتا اسی لمحے ڈاشر کے ہاتھ میں موجود پسٹل سے سرخ رنگ کی شعاع نکل کر گولفن کے عین سر سے ٹکرائی۔ دوسرے لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور گولفن کا سر ناریل کی طرح پھٹ کر بکھرتا چلا گیا۔ اس کا بے سر کا جسم لہرایا اور بری طرح سے ہاتھ پاؤں مارتا ہوا الٹ کر گرتا چلا گیا۔

”ڈاشر کی خفیہ جیبوں تک پہنچنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے گولفن۔ تم نے مجھ پر ٹرسٹ کیا اور مجھے راڈز والی کرسی سے نجات دلائی اس کے لئے شکریہ لیکن اور تمہاری سب سے بڑی حماقت یہ ہے کہ تم نے میری ہر بات پر یقین کر لیا تھا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ ڈاشر اتنا ہی تر نوالہ تھا جسے تم آسانی سے نگل لینا چاہتے تھے۔ ڈاشر تمہاری سوچ سے بھی بڑھ کر عیار اور ذہین ترین انسان ہے جو تمہارے چیف کرنل رچرڈسن تک کو دھوکہ دے سکتا ہے تو پھر اس کے سامنے تمہاری کیا اوقات ہو سکتی ہے“۔ ڈاشر نے نفرت بھری نظروں سے گولفن کی لاش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ تیزی سے مڑا اور پھر دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے جھک کر دروازے کی، کی ہول سے آنکھ لگائی اور دوسری طرف جھانکنے لگا۔ سامنے راہداری تھی جو خالی نظر آ رہی تھی۔ ڈاشر نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلایا اور دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ جیسے ہی وہ دروازہ

کھول کر باہر آیا اسے سامنے سے ریمنڈ اور اس کے ساتھ ایک مشین گن بردار اس طرف آتا دکھائی دیا۔ ڈاشر انہیں اور ریمنڈ اسے دیکھ کر چونک پڑا۔ اس سے پہلے کہ ریمنڈ کچھ کرتا اسی لمحے ڈاشر کے ہاتھ میں موجود چپٹے پسٹل سے سرخ رنگ کی شعاع نکل کر باری باری ان دونوں کے جسموں سے ٹکرائیں اور یکے بعد دو دھماکے ہوئے اور ان دونوں کے جسم بموں کی طرح پھٹ کر بکھرتے چلے گئے۔

ڈاشر تیزی سے آگے بڑھا اور راہداری کے سرے پر آ گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ مزید آگے بڑھتا اسی لمحے اچانک چھت سے سرخ رنگ کی تیز روشنی نکل کر ڈاشر پر پڑی۔ ڈاشر کو ایک زور دار جھٹکا لگا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا اسی لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے یکلخت اس کے جسم سے جان نکل گئی ہو۔ اسے اپنا سارا جسم بے جان ہوتا ہوا محسوس ہوا اور اس کے ہاتھ میں موجود لیزر گن چھوٹ کر نیچے گر گئی۔ جیسے ہی اس کا جسم بے جان ہوا چھت سے نکلنے والی سرخ روشنی ختم ہو گئی اور ساتھ ہی زرد رنگ کی تیز روشنی کی ایک لہر سی آ کر اس کے سر سے ٹکرائی۔ یہ لہر بھی چھت سے ہی آئی تھی۔ دوسرے لمحے ڈاشر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر پر کسی نے بھاری بھرکم گرز مار دیا ہو۔ اسے اپنے سر کے بے شمار ٹکڑے ہوتے ہوئے محسوس ہوئے اور اس کے ساتھ ہی اس کے دماغ میں اندھیرا بھرتا چلا گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”مجھے ٹارزسن کی کال آئی تھی۔ وہ مجھ سے اہم بات کرنا چاہتا ہے اس لئے مجھے آنا پڑا“...... سلام و دعا کے بعد عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے سامنے پڑا ہوا فون اپنی طرف کھسکایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

”ہاک کلب“...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں ۔ ٹارزسن سے بات کراؤ“...... عمران نے کہا۔

”او کے۔ ہولڈ آن کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو ٹارزسن بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد ٹارزسن آواز سنائی

دی۔

''پرنس آف ڈھمپ فرام پاکیشیا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ پرنس۔ میں آپ کے فون کا انتظار کر رہا تھا''...... دوسری طرف سے ٹارزسن کی آواز سنائی دی۔

''کیوں۔ میرے لئے کوئی خاص رشتہ ڈھونڈا ہے کیا یا اپنی گرل فرینڈ سے تنگ آ گئے ہو اور مجھ سے اس سے جان چھڑوانے کے لئے مشورہ لینا چاہتے ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف ٹارزسن بے اختیار ہنس پڑا۔

''ایسی بات نہیں ہے پرنس۔ میرے پاس آپ کے لئے ڈاشر کے سلسلے میں ایک اہم اطلاع تھی میں نے اس سلسلے میں آپ سے بات کرنی تھی''...... دوسری طرف سے ڈاشر نے کہا۔

''کیا اطلاع ہے۔ بولو''...... عمران نے سنجیدہ ہو کر کہا۔

''ڈارک ہارٹ نے ڈاشر کو ڈھونڈ کر پکڑ لیا ہے پرنس اور اس سے اینٹی میزائل کا فارمولا بھی حاصل کر لیا گیا ہے''...... دوسری طرف سے ٹارزسن نے کہا تو عمران کے ساتھ بلیک زیرو بھی چونک پڑا۔ چونکہ عمران نے لاؤڈر آن کر رکھا تھا اس لئے بلیک زیرو بھی ان کی باتیں سن رہا تھا۔

''اوہ۔ تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا''...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

''میں آپ کو ایک ٹیپ سناتا ہوں۔ آپ اسے سن لیں۔ اسے

سننے کے بعد آپ کو آپ کے سارے سوالوں کے جواب مل جائیں گے''...... ٹارزسن نے جواب دیا۔

''ٹیپ۔ کیسا ٹیپ''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''آپ سن لیں پھر آپ کو خود ہی ساری سمجھ آ جائے گی''۔ ٹارزسن نے کہا۔

''اوکے۔ سناؤ وہ ٹیپ''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

''میں ٹیپ آن کر رہا ہوں پرنس۔ آپ سن لیں پھر مزید بات ہو گی''...... دوسری طرف سے ٹارزسن نے کہا اور پھر ایک بٹن پریس ہونے کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ٹیلی فون کی گھنٹی کے بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔

''یس۔ کرنل رچرڈسن بول رہا ہوں''...... اسی لمحے ایک تیز اور انتہائی سرد آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

''ہمبرگ بول رہا ہوں چیف''...... دوسری آواز سنائی دی۔

''ہمبرگ۔ کون ہمبرگ۔ کہاں سے بول رہے ہو اور کیوں کال کیا ہے''...... کرنل رچرڈسن کی اور زیادہ سرد اور کرخت آواز سنائی دی۔ اس کے بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ پہلی بار ہمبرگ نامی اس آدمی سے بات کر رہا ہو۔

''میرا تعلق باس گولفن سے ہے چیف اور میں باس گولفن کے سپیشل بلیک ہاؤس کا چیف سیکورٹی آفیسر ہوں''...... ہمبرگ نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو مجھے کال کیوں کیا ہے نانسنس۔ گولفن کے آدمی ہو تو اس سے بات کرو۔ مجھے ڈائریکٹ کال کرنے کی کیا ضرورت تھی تمہیں۔ نانسنس''...... کرنل رچرڈسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''باس گولفن ہلاک ہو چکے ہیں چیف''...... ہمبرگ نے جواب دیا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ گولفن ہلاک ہو چکا ہے۔ کب کیسے''۔ کرنل رچرڈسن کی چیختی ہوئی اور حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''بلیک ہاؤس میں ڈاشر کو لایا گیا تھا چیف۔ اس ڈاشر کو جو پاکیشیا سے حاصل کیا ہوا فارمولا لے کر بھاگ گیا تھا۔ گولفن اور اس کے ساتھیوں نے اسے پکڑ لیا تھا۔ گولفن کے ساتھی ریمنڈ نے اسے لا کر بلیک روم میں راڈز والی کرسی پر جکڑ دیا تھا''۔ ہمبرگ نے کہا اور پھر وہ کرنل رچرڈسن کو تفصیل بتانے لگا کہ گولفن اور اس کے ساتھیوں نے ڈاشر کو کیسے ٹریس کیا تھا اور اسے کیسے پکڑ کر بلیک ہاؤس میں پہنچایا گیا تھا۔ اس کے بعد ہمبرگ نے کرنل رچرڈسن کو یہ بھی بتایا کہ گولفن نے ڈاشر کو ہوش میں لا کر کیا باتیں کی تھیں۔ یہ ساری باتیں سن کر عمران اور بلیک زیرو حیران ہو رہے تھے۔

''باس گولفن نے مجھے کنٹرول روم میں رہنے اور بلیک روم میں ہونے والی ساری کارروائی ریکارڈ کرنے کا حکم دیا تھا اس لئے میں کنٹرول روم میں بیٹھا نہ صرف ان کی باتیں سن رہا تھا بلکہ اس

ساری کارروائی کی ریکارڈنگ بھی کر رہا تھا۔ باس گولفن نے ڈاشر کی ہر بات پر یقین کر لیا تھا اور وہ اس کی باتوں کے جال میں پھنس گئے تھے اور انہوں نے خود ہی ڈاشر کو راڈز والی کرسی سے آزاد کر دیا تھا اور کرسی سے آزاد ہوتے ہی ڈاشر نے اپنے لباس کی خفیہ جیب سے ایک چھوٹی اور چپٹی لیزر گن نکالی اور اس سے باس گولفن پر ریز فائر کر دی جس کے نتیجے میں باس گولفن کا سر دھماکے سے یوں پھٹ گیا جیسے ان کے سر کو کسی بم سے بلاسٹ کر دیا گیا ہو۔

اس کے بعد ڈاشر لیزر گن لے کر باہر آیا اور اس نے ریمنڈ اور وہاں موجود ایک مسلح آدمی کو بھی اس لیزر گن سے بلاسٹ کر کے ہلاک کر دیا۔ میں یہ سب کچھ دیکھ کر حیران پریشان رہ گیا تھا۔ میں نے فوراً ڈی ایس ایس سسٹم آن کیا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈاشر بلیک ہاؤس میں مزید کوئی نقصان پہنچاتا میں نے اس پر ڈی ریڈ اور پھر ڈی ہاٹ ریز فائر کر دی۔ ڈی ریڈ ریز سے وہ یکلخت مفلوج ہو گیا اور ڈی ہاٹ ریز نے اسے طویل مدت کے لئے بے ہوشی کی دنیا میں پہنچا دیا۔ اس کے بعد میں نے چند مسلح افراد کو بھیجا اور اسے دوبارہ اپنی گرفت میں لے لیا۔ اب وہ ہمارے قبضے میں ہے اور ہم نے اسے ایک بار پھر بلیک روم میں راڈز والی کرسی پر جکڑ دیا ہے''...... ہمبرگ نے کرنل رچرڈسن کو مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو اس کا مطلب ہے کہ ڈاشر نے اپنی جان بچانے کے لئے گولفن سے جھوٹ بولا تھا"...... کرنل رچرڈسن کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس چیف"...... ہمبرگ نے جواب دیا۔

"گولفن کو اس دھوکے باز اور غدار کی باتوں پر یقین نہیں کرنا چاہئے تھا۔ بہرحال تم نے بہت اچھا کام کیا ہے ہمبرگ جو اس ساری سچوئیشن کو فوراً سنبھال لیا تھا۔ اگر ڈاشر کو موقع مل جاتا تو وہ تمہیں بھی ہلاک کر سکتا تھا اور بلیک ہاؤس کو بھی تباہ کر سکتا تھا۔ گولفن اور اس کے ساتھیوں نے جس طرح سے اسے ٹریس کیا تھا اور اسے پکڑ کر بلیک ہاؤس میں لائے تھے یہ ان کی ذہانت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اگر ڈاشر وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو جاتا تو پھر اس کا دوبارہ ہاتھ آنا مشکل ہو جاتا۔ ویل ڈن کہ تم نے اسے بلیک ہاؤس سے نکلنے کا موقع نہیں دیا۔ ویل ڈن"...... کرنل رچرڈسن کی آواز سنائی دی۔

"تھینک یو چیف"...... ہمبرگ نے جواب دیا۔

"اب ڈاشر کس پوزیشن میں ہے"...... کرنل رچرڈسن نے پوچھا۔

"اس پر ڈی ریڈ ریز اور ڈی ہاٹ ریز کا اثر ہے چیف اور وہ بے ہوش ہونے کے ساتھ ساتھ مکمل طور پر بے حس و حرکت ہے۔ اس کے باوجود ہم نے اسے راڈز والی کرسی پر جکڑ رکھا ہے"۔

ہمبرگ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے اسی حالت میں رکھو۔ میں تمہارے پاس فریڈرک کو بھیج رہا ہوں۔ فریڈرک اسے آ کر وہاں سے لے جائے گا۔ تم نے جو کارنامہ انجام دیا ہے اس کا میں جلد ہی تمہیں انعام بھی دوں گا"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"یس چیف۔ تھینک یو چیف"...... انعام کا سن کر ہمبرگ کی انتہائی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"اوکے"...... کرنل رچرڈسن کی آواز سنائی دی اور پھر ایسی آواز سنائی دی جیسے کرنل رچرڈسن نے فون کے کریڈل پر ہاتھ مارا ہو پھر تیزی سے نمبر پریس ہونے کی آواز سنائی دی۔

"فریڈرک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل رچرڈسن بول رہا ہوں"...... کرنل رچرڈسن نے سرد اور کرخت آواز میں کہا۔

"اوہ۔ یس چیف"...... فریڈرک نے اس بار نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میرے نائب گولفن کو ہلاک کر دیا گیا ہے فریڈرک۔ اسے ہلاک کرنے والا کوئی دوسرا نہیں بلکہ ہمارا ہائر کردہ کرمنل ڈاشر ہے"...... کرنل رچرڈسن نے کہا اور پھر اس نے وہی ساری باتیں فریڈرک کو بتا دیں جو اسے بلیک ہاؤس کے چیف سیکورٹی آفیسر نے

بتائی تھیں۔

"اب چونکہ گولفن ہلاک ہو چکا ہے اس لئے آج سے میرے نمبر ٹو تم ہو گے۔ گولفن کا گروپ تمہارے انڈر کام کرے گا۔ سمجھ گئے تم"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"یس چیف۔ مجھ پر اعتماد کرنے اور مجھے نمبر ٹو بنانے کا شکریہ"...... فریڈرک نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا شکریہ بعد میں ادا کر لینا پہلے تم بلیک ہاؤس جاؤ اور وہاں سے ڈاشر کو اٹھا کر اپنے پوائنٹ پر لے جاؤ اور اس سے اینٹی میزائل کے فارمولے کے بارے میں اگلواؤ۔ یاد رہے تمہیں ڈاشر کی باتوں میں نہیں آنا ہے۔ اگر تم اس کی چالاکی اور عیاری کے جال میں پھنس گئے تو تمہارا انجام گولفن سے مختلف نہ ہو گا۔ مجھے ہر صورت میں تم نے ڈاشر کی زبان کھلنے کی رپورٹ دینی ہے۔ سمجھ گئے تم"...... کرنل رچرڈسن نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں ڈاشر کو بخوبی جانتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ ایک نمبر کا عیار اور چالاک ترین انسان ہے جو دوسروں کو اپنی باتوں کے جال میں پھنسا لیتا ہے اور جھوٹ اور فریب سے کام لے کر دوسروں کو احمق بنانے کا فن جانتا ہے لیکن میں اسے ایسا کوئی موقع نہیں دوں گا کہ وہ مجھے احمق بنا سکے۔ میں اس کی بوٹی بوٹی الگ کر دوں گا اور اسے ایسی اذیتوں میں مبتلا کروں گا جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا۔ وہ زندہ رہے گا لیکن اس

وقت تک جب تک وہ فارمولے کے بارے میں نہیں بتا دیتا"۔ فریڈرک کی آواز سنائی دی۔

"اوکے۔ مجھے اس سے ہر صورت میں فارمولا چاہئے۔ اس سے فارمولے حاصل کرنے کے لئے تمہیں اس کے ساتھ جو بھی سلوک کرنا پڑے کرو۔ اس کے لئے میں تمہیں نہیں روکوں گا لیکن مجھے رزلٹ چاہئے اور سو فیصد رزلٹ۔ سمجھ گئے تم"...... کرنل رچرڈسن نے انتہائی سخت اور سرد لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... فریڈرک کی آواز سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی رسیور رکھنے کی آواز سنائی دی۔

"آپ نے ٹیپ سن لیا پرنس"...... چند لمحوں بعد ٹارزسن کی آواز سنائی دی۔

"ہاں سن لیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اب یہ آخری ٹیپ سن لیں۔ یہ کال دو گھنٹوں بعد کی ہے جو فریڈرک نے کرنل رچرڈسن کو کیا تھا"...... ٹارزسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ سناؤ"...... عمران نے کہا۔ چند لمحوں بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

"کرنل رچرڈسن بول رہا ہوں"...... کرنل رچرڈسن کی آواز سنائی دی۔

"فریڈرک بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے فریڈرک کی آواز سنائی دی۔

"یس فریڈرک۔ میں تمہاری کال کا ہی منتظر تھا۔ کیا رپورٹ ہے"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"میں نے ڈاشر کی زبان کھلوا لی ہے چیف"...... دوسری طرف سے فریڈرک کی آواز سنائی دی تو عمران نے ہونٹ چبا لئے۔

"گڈ شو۔ کیا اس نے فارمولے کے بارے میں بتایا ہے"۔ کرنل رچرڈسن کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ اس نے فارمولا اپنی ایک گرل فرینڈ کے پاس رکھوایا ہوا تھا۔ میں نے فوراً اس جگہ ریڈ کیا جہاں اس کی گرل فرینڈ رہتی تھی۔ اس کی گرل فرینڈ کا نام سارا تھا۔ وہ اپنے فلیٹ میں ہی تھی۔ میں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسے کور کیا اور وہ بے چاری اس قدر کمزور دل ثابت ہوئی کہ میرے دو تین تھپڑ کھاتے ہی اس نے اس بات کا اقرار کر لیا کہ ڈاشر نے ایک مائیکرو فلم اس کے پاس امانت رکھوائی تھی۔ اس نے وہ مائیکرو فلم میرے حوالے کر دی ہے۔ اب فارمولے والی مائیکرو فلم میری جیب میں موجود ہے"...... دوسری طرف سے فریڈرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ ریئلی گڈ شو۔ تم وہ مائیکرو فلم لے کر میرے پاس پہنچ جاؤ۔ فوراً"...... کرنل رچرڈسن کی آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ میں آدھے گھنٹے میں فلم لے کر آپ کے پاس پہنچ جاؤں گا"...... دوسری طرف سے فریڈرک نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں انتظار کر رہا ہوں"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"یس چیف"...... فریڈرک نے کہا۔

"اس لڑکی کا کیا ہوا ہے"...... کرنل رچرڈسن نے پوچھا۔

"اسے گولی مار دی گئی ہے چیف"...... فریڈرک نے کہا۔

"اوکے۔ اپنے ساتھیوں کو کال کر کے کہو کہ ڈاشر کو بھی گولی مار دی جائے اور اس کی لاش برقی بھٹی میں جلا کر راکھ بنا دیا جائے۔ اس جیسے غدار اور عیار انسان کے ساتھ ایسا ہی سلوک ہونا چاہئے"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"یس چیف"...... فریڈرک کی آواز سنائی دی اور کریڈل پر فون کا رسیور رکھنے کی آواز سنائی دی۔

"آپ نے سن لیا ٹیپ پرنس"...... چند لمحوں بعد ٹارزن کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ سن لیا ہے۔ یہ ساری ریکارڈنگ سن کر تو ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ سب تم نے کرنل رچرڈسن کے آفس میں بیٹھ کر ریکارڈ کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس پرنس۔ اس کے لئے میں نے خصوصی انتظامات کئے تھے۔ میرے ایک آدمی کو کرنل رچرڈسن کے ہیڈ کوارٹر کا علم تھا۔ اس نے کرنل رچرڈسن کے آفس کی صفائی کرنے والے ایک آدمی کو تلاش کیا تھا۔ میرے آدمی نے صفائی کرنے والے آدمی کو خرید کر اسے ایک بگ کرنل رچرڈسن کے آفس کے فون میں لگانے کا کہا تھا اور اس نے یہ کام آسانی سے کر لیا تھا۔ یہ خصوصی انتظام

میں نے آپ کے لئے کرایا تھا تاکہ کرنل رچرڈسن کی کالز ریکارڈ کی جاسکیں"۔ ٹارزسن نے جواب دیا۔

"گڈ شو۔ تم نے اچھا کام کیا ہے ٹارزسن۔ ان کال ریکارڈنگ سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ اینٹی میزائل کا فارمولا ڈارک ہارٹ ایجنسی کو مل چکا ہے اور اب ظاہر ہے فارمولا کرنل رچرڈسن کی تحویل میں ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں"...... ٹارزسن نے جواب دیا۔

"تو کیا تمہارے آدمی کو کرنل رچرڈسن کے ہیڈ کوارٹر کی مکمل تفصیلات کا علم ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ اس نے ہیڈ کوارٹر میں اپنے لئے جگہ بنا لی ہے اور اب وہ اسی ہیڈ کوارٹر میں ہی موجود ہے"...... ٹارزسن نے جواب دیا۔

"گڈ شو۔ تب تو ہمارا کام آسان ہو جائے گا۔ ہم تمہارے آدمی کے ذریعے آسانی سے کرنل رچرڈسن تک پہنچ سکتے ہیں اور اس سے وہ مائیکروفلم حاصل کر سکتے ہیں جس میں پاکیشیا کے اینٹی میزائل فارمولا موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں پرنس۔ اس سلسلے میں آپ کی میں بھرپور معاونت کر سکتا ہوں"...... ٹارزسن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں تمہاری معاونت ضرور حاصل کروں گا ٹارزسن۔ جلد ہی میں تم سے ملوں گا اور اس سلسلے میں تم میری جو بھی مدد کر

رہے ہو اور آئندہ آنے والے دنوں میں کرو گے۔اس کا تمہیں باقاعدہ معاوضہ ادا کیا جائے گا جو تمہارے تصور سے بھی کہیں زیادہ ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"میں جانتا ہوں پرنس۔ آپ معاوضہ دینے میں کنجوسی نہیں کرتے اسی لئے تو میں نے اس حد تک کام کیا ہے کہ آپ خوش ہو جائیں اور آپ مجھے میری سوچ سے بھی زیادہ معاوضہ ادا کریں گے"...... ٹارزسن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"معاوضے کے لئے تمہاری سوچ کہاں تک جاتی ہے یہ بھی بتا دو تاکہ میں ابھی سے چندہ مانگنا شروع کر دوں یا پھر ایکریمیا پہنچ کر دس بیس بنک لوٹنے کا انتظام کر سکوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف ٹارزسن بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ پرنس ہیں۔ میرا معاوضہ ادا کرنے کے لئے آپ کو نہ چندہ اکٹھا کرنا پڑے گا اور نہ ہی کسی بنک کو لوٹنا پڑے گا"۔ ٹارزسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ تو اچھی بات ہے ورنہ پکڑے جانے کے خوف سے میرا دم نکلا جا رہا تھا کہ مجھے کسی سرکاری مہمان خانے میں تو نجانے کب تک کنوارا رہنا پڑے گا۔ ایسا نہ ہو کہ سرکاری مہمان بن کر میں شادی کرنے کا خیال دل میں لئے بوڑھا ہو جاؤں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف ٹارزسن ایک بار پھر ہنسنے لگا۔

"نہیں۔ آپ بے فکر رہیں۔ آپ کو میں کسی بھی سرکاری مہمان

خانے میں جانے کا کوئی موقع نہ دوں گا''...... ٹارزسن نے کہا۔

''پھر بھی مجھے معاوضے کے بارے میں کچھ تو بتا دو۔ تمہاری یہ پراسرار خاموشی واقعی میرا دل دہلا رہی ہے''...... عمران نے کہا تو ٹارزسن ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''آپ ایک بار یہاں آ جائیں پھر آپ سے معاوضے کی بات بھی ہو جائے گی۔ بس آپ سے ایک التجا ہے کہ آپ اکیلے نہ آنا۔ اپنی سوئس نژاد گرل فرینڈ کو ضرور ساتھ لیتے آنا۔ وہ مجھے بے حد پسند ہے اور میں نے اسے جب سے آپ کے ساتھ دیکھا ہے اس وقت سے اس کی تصویر میرے دل و دماغ میں بس گئی ہے اور میں اسے پھر دیکھنا چاہتا ہوں۔ بس اس سے زیادہ میں آپ سے کچھ نہیں کہوں گا۔ گڈ بائی''...... ٹارزسن نے اس بار منت بھرے لہجے میں کہا تو اس کی بات سن کر عمران اور بلیک زیرو چونک پڑے۔ ٹارزسن نے یہ کہتے ہی رابطہ ختم کر دیا۔ عمران کے چہرے پر قدرے غصے کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ اس نے ہونٹ چباتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''اوہ۔ کہیں وہ مس جولیا کی بات تو نہیں کر رہا تھا''...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

''ہاں ایسا ہی لگ رہا ہے۔ ایک بار میں ایک مشن کے دوران جولیا کو لے کر اس کے پاس گیا تھا۔ جولیا میک اپ میں نہیں تھی۔ اسے دیکھ کر ٹارزسن جیسے سکتے میں آ گیا تھا۔ میرے بار بار منع

کرنے کے باوجود وہ جولیا کے ساتھ فری ہونے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا۔ جس پر میں نے جولیا کو اس کے آفس سے باہر بھیج دیا تھا۔ میں اس سے ضروری معلومات لینے گیا تھا لیکن معلومات دینے کی بجائے وہ مجھ سے جولیا کے بارے میں ہی پوچھتا رہا تھا اور میں اس کی باتوں سے تنگ آ کر واپس آ گیا تھا۔ اب وہ جس انداز میں بات کر رہا تھا اس سے ایسا ہی لگ رہا تھا جیسے وہ ابھی تک جولیا کو بھولا نہیں ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اب یہ بات یقینی ہو چکی ہے کہ اینٹی میزائل کا فارمولا کرنل رچرڈسن کے پاس موجود ہے تو اسے واپس لانے کے بارے میں آپ کا کیا پروگرام ہے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس میں پروگرام بنانے والی کون سی بات ہے۔ اینٹی میزائل فارمولا پاکیشیا کا ہے اور اس پر پاکیشیا کا ہی حق ہے اس لئے اسے ہر صورت پاکیشیا لایا جائے گا۔ اس کے لئے مجھے چاہے کرنل رچرڈسن اور اس کی ڈارک ہارٹ ایجنسی سے تو کیا ایکریمیا کی تمام ایجنسیوں اور فورسز سے ہی کیوں نہ ٹکرانا پڑے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''آپ نے ٹارزسن سے ڈارک ہارٹ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ کیوں نہیں پوچھا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اس نے معاوضے والی بات کر کے جان بوجھ کر فون ڈسکنکٹ کر دیا تھا تاکہ میں اس سے ڈارک ہارٹ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کے

بارے میں تفصیل نہ پوچھ سکوں اور اگر میں پوچھ بھی لیتا تو وہ نہ بتاتا جب تک میں اس سے ایکریمیا جا کر نہ مل لوں اور اسے اس کام کا معاوضہ نہ ادا کر دوں“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”آپ کا انداز بتا رہا ہے کہ آپ ٹارزن کو معاوضہ ضرور ادا کریں گے لیکن مس جولیا کی شکل میں نہیں بلکہ گولی کی شکل میں جس میں اس کی موت چھپی ہوئی ہے“...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ایسا ہی کرنا پڑے گا ورنہ جس گولی کے بارے میں تم کہہ رہے ہو وہ جولیا چلائے گی اور اس گولی میں میری موت چھپی ہو گی“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

”تو کیا میں آپ کی ایکریمیا جانے کے انتظامات کر دوں“۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کرنل رچرڈسن اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر فائل سے سر اٹھایا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر سیل فون اٹھا لیا۔

”کرنل رچرڈسن بول رہا ہوں“...... کرنل رچرڈسن نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”سیٹلائٹ فون ٹریکنگ روم سے اینڈریو بول رہا ہوں چیف“۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”کیوں کال کیا ہے اور وہ بھی میرے سیل فون پر“...... کرنل رچرڈسن نے منہ بنا کر کہا جیسے اسے اینڈریو کا کال کرنا پسند نہ آیا ہو۔

”آپ کے فون سیٹ میں ایس ایس آر نصب ہے چیف جس کے ذریعے اس فون پر ہونے والی تمام کالز نہ صرف سنی جا رہی ہیں بلکہ انہیں ریکارڈ بھی کیا جا رہا ہے“...... اینڈریو نے کہا تو اس کی

بات سن کر کرنل رچرڈسن بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو نانسنس۔ میرے فون کی کالز سنی اور ریکارڈ کی جا رہی ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ایسا کیسے ممکن ہے۔ نانسنس"...... کرنل رچرڈسن نے چیختے ہوئے کہا۔

"سیٹلائٹ فون ٹریکنگ روم نے ایکریمیا میں رسیو کی جانے والی ایک کال ٹریس کی ہے چیف۔ یہ کال پاکیشیا ایکریمیا میں کی گئی ہے"...... دوسری طرف سے اینڈریو نے کہا۔

"اوہ۔ کس نے کی ہے کال اور کہاں کی گئی ہے یہ کال"۔ کرنل رچرڈسن نے چونکتے ہوئے کہا۔

"یہ کال ایکریمیا کے ہاک کلب میں رسیو کی گئی ہے جس کا مالک اور جنرل منیجر ٹارزسن ہے اور کال کرنے والا پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران ہے جو خود کو پرنس آف ڈھمپ کہتا ہے"۔ اینڈریو نے جواب دیا تو اس بار کرنل رچرڈسن محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ۔ کیا باتیں ہوئی ہیں ان میں۔ کیا تم نے سنی ہیں ان کی باتیں"...... کرنل رچرڈسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ میں نے ان کی ساری باتیں سنی ہیں اور آپ کے لئے ریکارڈ بھی کر لی ہیں"...... اینڈریو نے کہا۔

"گڈ شو۔ مجھے سناؤ وہ ساری باتیں۔ ابھی اسی وقت"...... کرنل رچرڈسن نے بے چینی سے کہا۔

"چیف اگر آپ حکم دیں تو میں ریکارڈنگ لے کر آپ کے

پاس آ جاؤں"...... اینڈریو نے کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تم مجھے فون پر سناؤ وہ ٹیپ"...... کرنل رچرڈسن نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے اینڈریو نے کہا اور پھر چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔ اس کے بعد کسی ٹیپ کے خالی چلنے کی آواز سنائی دی اور پھر ٹیپ سے عمران اور ٹارزسن کے درمیان ہونے والی بات چیت سنائی دینے لگی۔ کرنل رچرڈسن خاموشی سے سیل فون سے لگائے عمران اور ٹارزسن کی باتیں سن رہا تھا۔ ٹارزسن عمران کو جو معلومات دے رہا تھا اسے سن کر کرنل رچرڈسن کا چہرہ غصے سے سرخ ہوتا جا رہا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں ساری ٹیپ ختم ہو گئی اور خالی ٹیپ سے سرسر کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"آپ نے سن لیا چیف سارا ٹیپ"...... دوسری طرف سے اینڈریو کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ سن لیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس ٹارزسن کے پاس نہ صرف ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ساری معلومات ہیں بلکہ اس کا ایک آدمی بھی ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو گیا ہے جس نے میرے کمرے کی صفائی کرنے والے کو اپنے ساتھ ملا کر میرے فون کے رسیور میں بگ بھی لگوا لیا تھا"...... کرنل رچرڈسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے اینڈریو نے جواب دیا۔

”ایک منٹ رکو“...... کرنل رچرڈسن نے کہا اور اس نے سیل فون کان سے ہٹا کر میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔ اس نے رسیور کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر اس نے رسیور کا ڈھکن گھماتے ہوئے کھولنا شروع کر دیا۔ چند ہی لمحوں میں رسیور کا ڈھکن الگ ہو گیا۔ کرنل رچرڈسن نے رسیور میں دیکھا تو یہ دیکھ کر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کہ واقعی رسیور میں تاروں کے ساتھ ایک چھوٹی سی ڈیوائس رکھی ہوئی تھی۔ کرنل رچرڈسن نے دو انگلیوں کی مدد سے ڈیوائس کو رسیور سے باہر نکالا اور پھر اس نے رسیور کا ڈھکن لگا کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس نے ڈیوائس اٹھائی اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ پھر اس نے ڈیوائس میز پر رکھی اور قریب پڑا ہوا پیپر ویٹ اٹھایا اور پیپر ویٹ زور زور سے ڈیوائس پر مارنا شروع کر دیا۔ ڈیوائس کے ٹکڑے بکھر گئے۔ پھر اس نے سیل فون اٹھایا اور اسے ایک بار پھر کان سے لگا لیا۔

”میں نے رسیور سے ایس ایس آر نکال کر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے“...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

”اچھا کیا ہے چیف جو آپ نے اس ڈیوائس کو توڑ دیا ہے۔ ورنہ آپ جب بھی اس فون سے کال کرتے یا کوئی کال رسیو کرتے تو ٹارزسن نہ صرف اسے سنتا بلکہ اسے ریکارڈ بھی کر لیتا“۔ اینڈریو نے جواب دیا۔

”کیا تم اس آدمی کا پتہ لگا سکتے ہو جس کا تعلق ٹارزسن سے

ہے اور اس نے ہمارے کسی آدمی کی جگہ لی ہے“...... کرنل رچرڈسن نے پوچھا۔

”یس چیف۔ میں ہیڈ کوارٹر کے تمام افراد کو بگ ہال میں جمع کرتا ہوں اور ہال میں پر زیرو ایس گیس فائر کر دیتا ہوں اور پھر ان سب کے چہرے لائیڈ ٹریس اسکرین پر چیک کرتا ہوں۔ زیرو ایس گیس سے ہر قسم کا میک اپ مانند پڑ جاتا ہے جسے لائیڈ ٹریس اسکرین پر آسانی سے چیک کیا جا سکتا ہے۔ وہ آدمی ہمارے آدمیوں میں شامل ہو گیا ہے تو اسے ہم اس طرح آسانی سے ٹریس کر سکتے ہیں ورنہ ایک ایک آدمی کو چیک کرنا ہمارے لئے ممکن نہ ہو گا اس میں وقت بھی خاصا ضائع ہو گا“...... اینڈریو نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم سب کی چیکنگ کرو اور خاص طور پر اس صفائی والے کو پکڑو جس نے پیسوں کے لالچ میں میرے آفس میں موجود فون سیٹ میں ایس ایس آر لگایا تھا۔ اسے فوراً گولی مار دو اور اس کی لاش گٹڑ میں پھینک دو“...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

”یس چیف اور اس آدمی کا کیا کرنا ہے جس نے ہمارے ساتھی کو غائب کر کے اس کی جگہ لے رکھی ہے“...... اینڈریو نے کہا۔

”اسے پکڑ کر ڈارک روم میں لے جاؤ اور اس سے معلومات حاصل کرو کہ اس نے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ٹارزسن کو اور کیا معلومات دی ہیں۔ ساری معلومات حاصل کر کے اسے بھی گولی مار

دینا اور اس کی لاش برقی بھٹی میں بھسم کر دینا“...... کرنل رچرڈسن نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

”ہونہہ۔ میرے ہیڈ کوارٹر میں اتنا سب کچھ ہو گیا اور مجھے اس کا پتہ ہی نہیں چلا“...... کرنل رچرڈسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

”بارٹن کلب“...... رابطہ ملتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”کرنل رچرڈسن بول رہا ہوں۔ بارٹن سے بات کراؤ“۔ کرنل رچرڈسن نے سخت لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ ایک منٹ ہولڈ کریں پلیز“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں کے لئے رسیور میں خاموشی چھا گئی۔

”بارٹن بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مردانہ لیکن مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”بارٹن۔ تمہیں فوری طور پر ایک کام کرنا ہے۔ اپنی ریڈ فورس کے ساتھ ہاک کلب پر ریڈ کرو اسے کلب کو مکمل طور پر میزائلوں اور بموں سے اُڑا دو۔ کلب پر ریڈ کرنے سے پہلے اس بات کا پتہ کر لینا کہ کلب کا جنرل منیجر ٹارزسن کلب میں موجود ہے یا نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ جب تم کلب کو نشانہ بناؤ تو اس وقت ٹارزسن کو بھی کلب میں موجود ہونا چاہئے تا کہ کلب کے ساتھ اس کے بھی پرخچے اُڑ جائیں“...... کرنل رچرڈسن نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

”یس چیف“...... دوسری طرف سے بارٹن نے بغیر کسی سوال کے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”کلب تباہ کر کے فوراً مجھے رپورٹ کرو“...... کرنل رچرڈسن نے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

”ہونہہ۔ یہ اچھا ہوا ہے کہ ٹارزسن نے ابھی تک عمران کو میرے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کوئی تفصیل نہیں بتائی ہے۔ اگر وہ عمران کو ہیڈ کوارٹر کی تفصیل اور لوکیشن بتا دیتا تو عمران اپنے ساتھیوں کو لے کر فوراً ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر پر چڑھائی کر دیتا۔ اس سے پہلے کہ عمران اپنے ساتھیوں کو لے کر یہاں آئے میں ٹارزسن کو ہلاک کرا دوں گا تو عمران کو نہ میرے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چل سکے گا اور نہ ہی وہ کبھی مجھ تک پہنچ سکے گا۔ فارمولا مجھ تک پہنچ چکا ہے۔ اب عمران کچھ بھی کر لے اس کے لئے ڈارک ہارٹ سے فارمولا حاصل کرنا مشکل نہیں ناممکن ہو گا۔ میں اسے کسی بھی صورت میں فارمولے تک نہ پہنچنے دوں گا“...... کرنل رچرڈسن نے غراتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل رچرڈسن نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

”کرنل رچرڈسن بول رہا ہوں“...... کرنل رچرڈسن نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”اینڈریو بول رہا ہوں چیف“...... دوسری طرف سے سیٹلائٹ فون کے ٹریکنگ روم کے انچارج اینڈریو کی آواز سنائی دی۔

''اوہ تم۔ کیا ہوا۔ پتہ چلا اس آدمی کا''...... کرنل رچرڈسن نے چونک کر کہا۔

''یس چیف۔ میں نے ٹارزسن کے آدمی کو ڈھونڈ نکالا ہے۔ وہ سیکشن فائیو کے انچارج ڈیوس کے روپ میں تھا۔ میں نے ہیڈ کوارٹر کے تمام سیکشن آفیسروں کو بگ ہال میں بلایا تھا تاکہ باری باری تمام افراد کی چیکنگ کی جا سکے۔ میں نے ان تمام آفیسرز پر زیرو ایس گیس فائر کی اور پھر جب میں نے انہیں لائیڈ ٹریک اسکرین سے چیک کیا تو مجھے سیکشن فائیو کے انچارج ڈیوس کے چہرے پر میک اپ دکھائی دیا۔ میں نے فوراً اس کا چہرہ کلوز اپ میں چیک کیا اور پھر سپیشل لینز کی مدد سے دیکھا تو مجھے اس کے میک اپ کے پیچھے چھپا ہوا اس کا اصل چہرہ دکھائی دے گیا۔ میں نے پہلے ہی مرحلے میں اسے ٹریس کر لیا تھا۔ میں نے فوراً اس پر ریڈ فائر کیا اور اسے بے ہوش کر دیا۔ باقی سب کو میں نے بگ ہال سے باہر نکال دیا جو ڈیوس کے بے ہوش ہونے پر حیران ہو رہے تھے۔ ان سب کے جانے کے بعد میں بگ ہال میں گیا اور وہاں سے ڈیوس کو اٹھا کر ڈارک روم میں لے گیا۔ اسے ہوش میں لا کر میں نے اس پر مخصوص تشدد کیا اور اس سے ساری باتیں اگلوا لیں۔ وہ واقعی ٹارزسن کا ہی آدمی تھا اور ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں مسلسل ٹارزسن کو تفصیلات فراہم کر رہا تھا۔ اس کے پاس زیرو فائیو ٹرانسمیٹر تھا جو میں نے اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔

ساری معلومات حاصل کر کے میں نے اسے گولی مار کر ہلاک کیا اور اس کی لاش برقی بھٹی میں جلا دی''...... دوسری طرف سے اینڈریو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ اس صفائی کرنے والے آدمی کا کیا ہوا جس نے میرے آفس کے فون سیٹ میں ڈیوائس لگائی تھی''...... کرنل رچرڈسن نے پوچھا۔

''وہ اپنے کوارٹر میں چلا گیا تھا چیف۔ میں نے وہاں اپنے آدمی بھیج کر اسے بھی گولی مروا کر ہلاک کر دیا ہے اور اس کی لاش بھی نقلی ڈیوس کے ساتھ برقی بھٹی میں جلا دی ہے''...... اینڈریو نے کہا۔

''گڈ شو۔ میں نے بھی ریڈ سیکشن کے بارٹن کو کال کر دیا ہے اور اسے حکم دیا ہے کہ وہ فوری طور پر ٹارزسن کو اس کے کلب سمیت تباہ کر دے۔ میں نے اس کے کلب کو بموں اور میزائلوں سے اڑانے کا حکم دیا ہے''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''یہ آپ نے بہت اچھا کیا ہے چیف۔ اس ٹارزسن کے پاس ڈارک ہارٹ ہیڈکوارٹر کی خاصی رپورٹس جا چکی تھیں۔ اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر تھا ورنہ وہ عمران سمیت کسی کو بھی ڈارک ہارٹ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات فراہم کر سکتا تھا''...... اینڈریو نے کہا۔

''اب وہ ایسا نہیں کر سکے گا لیکن اس کے باوجود عمران تک یہ

خبر پہنچ چکی ہے کہ پاکیشیائی فارمولا ڈارک ہارٹ کے پاس ہے اس لئے وہ یقینی طور پر ایکریمیا آئے گا اور ڈارک ہارٹ کے خلاف کام شروع کر دے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ عمران کو ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کوئی معلومات نہ مل سکیں اور وہ یہاں آ کر صرف ہوا میں ہی ٹامک ٹوئیاں مارتا رہ جائے''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''یس چیف۔ ایسا ہی ہو گا۔ عمران اور اس کے ساتھی لاکھ کوشش کر لیں لیکن وہ ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کو کسی بھی صورت میں ٹریس نہ کر سکیں گے۔ اس بار ان کے ہاتھ سوائے ناکامی کے اور کچھ نہ آئے گا''...... اینڈریو نے کہا۔

''اس کے باوجود تم ہیڈ کوارٹر کی سیکورٹی کو مزید ٹائٹ اور فول پروف بنا دو تاکہ عمران یہاں پہنچ بھی جائے تو وہ کسی بھی حال میں ہیڈ کوارٹر کے اندر نہ آ سکے۔ بارٹن مجھے ہاک کلب کی تباہی اور ٹارزسن کی ہلاکت کی رپورٹ دے دے تو میں اسے ذمہ داری سونپ دوں گا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام کرنے کے لئے تیار رہے۔ عمران کو بلیک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے سے روکنے اور ان سب کو ہلاک کرنے کی ذمہ داری اسی کی ہو گی۔ ہماری ایجنسی میں بارٹن اور اس کے ریڈ سیکشن میں ہی ایسی صلاحیت ہے جو عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن سکتے ہیں۔ بارٹن نہ صرف انہیں ڈارک ہارٹ کے

ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے سے روک سکتا ہے بلکہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے ٹکرانے اور انہیں ہلاک کرنے کی بھی صلاحیت رکھتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ٹاسک اگر میں بارٹن کو دے دوں تو وہ اپنا کام بخوبی سرانجام دے سکے گا اور وہ جلد ہی مجھے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی خوشخبری سنا سکتا ہے''...... کرنل رچرڈسن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ بارٹن، عمران کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے اور اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کام کرنے کے طریقے سے بھی مکمل آگاہی ہے۔ اگر اسے اور اس کے ریڈ سیکشن کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے پر لایا جائے تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے وہ موت کا طوفان بن جائے گا اور انہیں اپنے ساتھ اُڑا لے جائے گا۔ یہ عظیم کامیابی بارٹن اور اس کا ریڈ سیکشن ہی حاصل کر سکتا ہے''...... اینڈریو نے کہا۔

''او کے۔ تم اپنا کام کرو اور سیٹلائٹ فون کالز کی مکمل مانیٹرنگ کرو تاکہ عمران اور اس کے ساتھی ایکریمیا میں کہیں بھی کال کریں تو انہیں ٹریس کیا جا سکے''...... کرنل رچرڈسن نے کہا اور اس نے رسیور رکھ دیا اور اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ تقریباً دو گھنٹوں بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے فائل سے سر اٹھایا اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''کرنل رچرڈسن بول رہا ہوں''...... کرنل رچرڈسن نے مخصوص

لہجے میں کہا۔

''بارٹن بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے بارٹن کی آواز سنائی دی تو کرنل رچرڈسن چونک پڑا۔

''یس بارٹن۔ کیا رپورٹ ہے''...... کرنل رچرڈسن نے چونکتے ہوئے کہا۔

''میں نے ٹارزسن کو ہلاک کر دیا ہے چیف اور اس کے ہاک کلب کو میزائلوں سے مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے''...... دوسری طرف سے بارٹن نے جواب دیا تو کرنل رچرڈسن کے چہرے پر مسرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

''ویل ڈن بارٹن۔ مجھے تم سے اسی کامیابی کی خبر کی ہی امید تھی۔ رئیلی ویل ڈن''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''تھینک یو چیف۔ آپ جانتے ہیں کہ بارٹن کو آج تک آپ نے جو بھی کام سونپا ہے بارٹن نے اس کام کو ہمیشہ کامیابی سے مکمل کیا ہے''...... دوسری طرف سے بارٹن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں جانتا ہوں۔ اسی لئے تو یہ خصوصی ٹاسک میں نے تمہیں دیا تھا۔ بہرحال مجھے تفصیل بتاؤ''...... کرنل رچرڈسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میں اپنی ریڈ فورس کو لے کر ہاک کلب روانہ ہوا اور پھر میرے آدمیوں نے ہاک کلب کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اس

کے بعد میں اپنے دس آدمیوں کو لے کر کلب میں گھس گیا اور اندر جاتے ہی میں نے ہر طرف اندھا دھند فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ کلب میں کئی مسلح افراد موجود تھے جو ٹارزسن اور اس کے کلب کی حفاظت کرتے تھے۔ کلب میں موجود تمام افراد کو ہلاک کر کے میں نے ایک ویٹر سے معلوم کیا تو اس نے مجھے بتایا کہ ٹارزسن کا آفس کلب کے نیچے ایک تہہ خانے میں ہے۔ میں فوراً اس کے ساتھ تہہ خانے میں گیا اور پھر مجھے تہہ خانے میں جو بھی دکھائی دیا میں نے اسے گولیوں سے اُڑا دیا۔ ٹارزسن کے آفس کا دروازہ بند تھا۔ اس کا آفس چونکہ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے مجھے یقین تھا کہ باہر کی کوئی بھی آواز اس کے کانوں تک نہ پہنچی ہو گی۔ اس کے آفس کے دروازے کے پاس جا کر میں نے دروازہ کھولنا چاہا لیکن دروازہ اندر سے بند تھا۔ میں نے دروازے کو ہینڈ گرنیڈ سے تباہ کیا اور پھر اس کے آفس میں داخل ہو گیا۔ ٹارزسن اپنے آفس میں ہی موجود تھا۔ دھماکے کی شدت سے وہ میز اور کرسی سمیت اُڑ کر پیچھے جا گرا تھا اور میز اور کرسی ہٹا کر باہر آنے کی کوشش کر رہا تھا میں نے اس پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی اور اسے گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ اسے اور اس کے کلب میں موجود تمام افراد کو ہلاک کر کے میں باہر آیا اور پھر میں نے کلب پر میزائلوں کی بارش کر دی اور کلب کو مکمل طور پر تباہ کر دیا''...... دوسری طرف سے بارٹن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس کلب کے ارد گرد آبادی تو نہیں تھی کوئی''...... کرنل رچرڈسن نے پوچھا۔

''نو چیف۔کلب غیر آباد علاقے میں شہر سے ہٹ کر تھا۔ وہاں ایسے چند اور کلب موجود ہیں لیکن وہ سب کلب بھی اس کلب سے خاصے فاصلے پر موجود ہیں۔ میزائلوں نے صرف اس کے کلب کو ہی تباہ کیا ہے۔ دوسرے کلبوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا ہے''...... بارٹن نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ اب تم ایک کام کرو اور فوراً میرے پاس ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤ۔ میں نے تمہارے اور تمہارے ریڈ سیکشن کے لئے ایک اور ٹاسک چنا ہے اور اس ٹاسک کو سوائے تمہارے اور تمہارے سیکشن کے کوئی پورا نہیں کر سکتا ہے''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''ٹاسک کیا ہے چیف''...... بارٹن نے پوچھا۔

''تم آفس آ جاؤ پھر میں تمہیں ساری تفصیلات بتا دوں گا''۔ کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''لیس چیف۔ میں ایک گھنٹے تک پہنچ جاؤں گا''...... بارٹن نے کہا تو کرنل رچرڈسن نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے ٹارزسن کو اس کے کلب سمیت ختم کر دیا تھا۔ ڈارک ہارٹ میں موجود ٹارزسن کے آدمی کو بھی ٹریس کر کے پکڑ لیا گیا تھا اور اسے ہلاک کر کے اس کی

لاش برقی بھٹی میں جلا دی گئی تھی۔ اب وہاں ایسا کوئی آدمی موجود نہ تھا جو عمران کو ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتا سکتا ہو اس لئے کرنل رچرڈسن بے حد مطمئن اور مسرور تھا کہ عمران ایکریمیا آیا تو وہ ڈائریکٹ ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر تک نہ پہنچ سکے گا اور وہ بارٹن اور اس کے ریڈ سیکشن کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے پیچھے لگا دے گا جو نہ صرف عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈارک کلب تک پہنچنے سے روک سکتے تھے بلکہ ان سب کا خاتمہ بھی کر سکتے تھے۔

ایکریمیا کے ایک چھوٹے شہر کورسن کے ایئر پورٹ پر چارٹرڈ جیٹ طیارے سے اتر کر عمران اپنے ساتھیوں سمیت ضروری چیکنگ کے بعد باہر آیا تو وہاں موجود ٹیکسی ڈرائیور ایک گروہ کی صورت میں ان کے گرد اکٹھے ہو گئے اور پھر تھوڑی سی جرح کے بعد عمران نے دو ٹیکسیاں ہائر کر لیں۔

عمران کے ساتھ جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تھے اور وہ سب اپنے اصل حلیوں میں تھے۔ جولیا ایک ٹیکسی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی جبکہ عمران اور صفدر عقبی سیٹ پر تھے۔ دوسری ٹیکسی کی فرنٹ سیٹ پر تنویر اور عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔ دونوں ٹیکسیاں تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑنے لگیں۔

''یہ تو کافی بڑا شہر معلوم ہو رہا ہے''...... جولیا نے حیرت سے ادھر ادھر موجود عمارتوں اور سڑک پر دوڑتی ہوئی بڑی بڑی گاڑیوں کو دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرے خیال میں پاکیشیا کے بارے میں بھی لوگوں کا یہی تصور ہوتا ہے جو تمہارا اس شہر کے بارے میں ہے''...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کیا آپ پہلے بھی یہاں آ چکے ہیں عمران صاحب''...... ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر نے پوچھا۔

''ہاں۔ کئی بار پہلے آ چکا ہوں''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ آپ کے علاوہ اور کوئی ممبر پہلے یہاں نہیں آیا ہے اسی لئے ہمیں یہ شہر نیا نیا سا معلوم ہو رہا ہے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہاں میں یا تو اکیلا ہی آیا ہوں یا پھر میرے ساتھ جوزف اور جوانا ہوتے تھے۔ ایک بار ٹائیگر بھی یہاں آ چکا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہاں آنے کی آپ کو کیا ضرورت تھی۔ آپ نے تو کہا تھا کہ ہم ڈائریکٹ ونگٹن پہنچیں گے پھر آپ نے ونگٹن کی بجائے ایکریمیا کا یہ شہر کیوں چن لیا''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں یہاں ایک دوست سے ملنا چاہتا تھا جو ہمیں ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات مہیا کر سکتا تھا لیکن ایئر پورٹ پہنچنے پر مجھے چیف نے کال کر کے بتایا کہ دارالحکومت

میں موجود اس کلب کو میزائلوں سے تباہ کر دیا گیا ہے جہاں مجھے اپنے دوست سے ملنے جانا تھا''...... عمران نے کہا۔

''آپ کا مطلب ہے ہاک کلب جس کا ٹارزسن مالک تھا''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوہ۔ تم تو بتا رہے تھے کہ ہم اس ٹارزسن کے ذریعے ہی ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ سکتے ہیں جس کے چیف کرنل رچرڈسن کے پاس اینٹی میزائل فارمولا موجود ہے۔ اب اگر ٹارزسن ہلاک ہو چکا ہے تو پھر ہم ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر تک کیسے پہنچیں گے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ظاہر ہے اب یہاں دھکے ہی کھانے پڑیں گے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

''کیا مطلب۔ میں تمہاری بات نہیں سمجھی''...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

''ٹارزسن کی ہلاکت کے بعد میں نے تو چیف سے کہا تھا کہ وہ اس مشن کو ڈراپ کر دے۔ میرے حالات خراب ہیں میں اتنا بڑا ٹرپ افورڈ نہیں کر سکتا لیکن وہ میری بات سنتا ہی کہاں ہے۔ اگر وہ میرے حالات جانتا ہوتا تو مجھے اتنی رقم دے دیتا کہ میں آغا سلیمان پاشا کے تمام قرضے اتار کر اطمینان سے پیر پسارے اپنے فلیٹ میں پڑا سو رہا ہوتا لیکن اس نے مجھے زبردستی یہاں آنے پر

مجبور کیا ہے کہ میں یہاں آ کر ہر صورت میں ڈارک ہارٹ کا ہیڈ کوارٹر تلاش کروں اور پھر وہاں گھس کر کرنل رچرڈسن کو گرفت میں لوں اور اس کے حلق میں ہاتھ ڈال کر اینٹی میزائل فارمولا نکلوا لوں۔ ٹارزسن زندہ ہوتا تو اس کا معاوضہ اسے دیتا اور اس کی مدد سے یہ کام آسانی سے کر لیتا لیکن اب ظاہر ہے دھکے ہی کھانے پڑیں گے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جولیا اور صفدر دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

''تم ہو ہی اس قابل کہ اس طرح دھکے کھاتے پھرو''...... اس بار جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''بس اتنی مہربانی کر دیتا ہے تمہارا چیف کہ تم لوگوں کو بھی ساتھ بھیج دیتا ہے تاکہ میں اکیلا نہ دھکے کھاتا پھروں بلکہ باجماعت دھکے کھاؤں''...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور جولیا اور صفدر دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

''کتنا معاوضہ مانگا تھا اس ٹارزسن نے آپ سے''...... صفدر نے پوچھا۔

''یہ نہ پوچھو۔ اگر جولیا نے سن لیا تو اس نے مجھے گولی مار دینی ہے''...... عمران نے کہا تو صفدر اور جولیا بے اختیار چونک پڑے۔

''کیا مطلب۔ ٹارزسن کے معاوضے سے میرا کیا تعلق''۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بہتر ہو گا کہ ابھی اس بات پر پردہ ہی پڑا رہنے دو۔ وقت

آنے پر میں بتا دوں گا کہ ٹارزسن اس سلسلے میں ہماری مدد کرنے کے لئے مجھ سے کیا معاوضہ مانگ رہا تھا''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ مجھے بتاؤ۔ ابھی بتاؤ''...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

''کیا بتاؤں''...... عمران نے معصومیت سے پوچھا۔

''یہی کہ یہ ٹارزسن ہمیں ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات مہیا کرنے کے لئے تم سے کیا معاوضہ مانگ رہا تھا۔ بولو۔ جلدی بولو۔ ورنہ......'' جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

''ورنہ کیا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ورنہ میں تمہارا سر توڑ دوں گی۔ سمجھے تم۔ بتاؤ جلدی۔ بولو۔ کیا معاوضہ مانگا تھا اس نے''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم میرے ساتھ اس کے کلب میں جا کر اس سے مل چکی ہو اور تم جانتی ہو کہ تم کو دیکھتے ہی وہ تم پر فریفتہ ہو گیا تھا اور تمہیں دیکھتے ہوئے پلکیں تک جھپکانا بھول گیا تھا''...... عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے جبکہ صفدر حیرت سے ان دونوں کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے وہ ان کی باتیں نہ سمجھ پا رہا ہو۔

''ہونہہ۔ تو جو میں سوچ رہی ہوں وہ سچ ہے''...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

''اب میں تمہارے دماغ میں تو جھانک کر نہیں دیکھ سکتا اس لئے میں بھلا کیا کہہ سکتا ہوں کہ تم کیا سوچ رہی تھی۔ سوچ کے سمندر میں ڈبکی لگا کر باتوں کے موتی تلاش کرنا کیپٹن شکیل کا کام

ہے اور اسے صرف میرے ہی دماغ میں جھانکنا آتا ہے کسی اور کے نہیں''...... عمران نے منہ بنا کر کہا اور دائیں بائیں دیکھنے لگا۔

''عمران۔ میری طرف دیکھو''...... جولیا غرائی۔

''دیکھے بغیر کہہ سکتا ہوں کہ تم بے حد حسین لگ رہی ہو''۔ عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ میں مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں سمجھے تم''...... جولیا نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

''تو جب تمہارا موڈ مذاق کے لئے آن ہو گا تو بتا دینا''۔ عمران نے اسی انداز میں کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''اس ٹارزسن نے تمہاری مدد کرنے کے لئے یہی کہا تھا نا کہ تم مجھے اپنے ساتھ لے کر آنا''...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''اور تم نے اس کی بات مان لی تھی''...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

''اس نے جب تمہارا ذکر کیا تو مجھے بھی غصہ آیا تھا لیکن میں خون کے گھونٹ بھر کر رہ گیا کیونکہ وہ میرے ہاتھوں کی گرفت سے کافی دور تھا۔ میں نے سوچا کہ یہاں آ کر میں تمہیں اس کے پاس لے جاؤں گا اور پھر اس سے ہیڈ کوارٹر کا پتہ معلوم کروں گا اور پھر اسے تمہارے حوالے کر دوں گا''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا کے چہرے پر چھایا ہوا غصہ قدرے کم ہو گیا۔

''یہ تو اس کی خوش قسمتی ہے کہ وہ میرے یہاں آنے سے پہلے ہی ہلاک ہو گیا ہے ورنہ میں واقعی اسے زندہ دفن کر دیتی''...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

اب وہ ہلاک ہو گیا ہے اس لئے چھوڑیں اس بات کو۔ آپ بتائیں عمران صاحب۔ یہ جارٹو کیا کوئی نواحی علاقہ ہے''...... صفدر نے پوچھا۔

''نہیں۔ کورسن سے تقریباً چار سو کلیو میٹر دور ایک خاصا بڑا شہر ہے''...... عمران نے جواب دیا تو جولیا اور صفدر دونوں چونک پڑے۔

''اوہ۔ اسی لئے ٹیکسی والے خاصی لمبی رقم طلب کر رہے تھے''...... صفدر نے کہا۔ وہ چونکہ پاکیشیائی زبان میں باتیں کر رہے تھے اس لئے ڈرائیور خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر کسی قسم کے کوئی تاثرات نہ تھے۔

''یہاں کوئی چیز فکس نہیں ہوتی۔ بس جہاں جس کا داؤ لگ جائے۔ سمجھ لو کہ یہاں کا سسٹم بھی پاکیشیا کے سسٹم جیسا ہی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر بھی مسکرا دیا۔

''کیا جارٹو میں کوئی خاص کام ہے''...... صفدر نے کہا۔

''سنا ہے وہاں ایک بہت مشہور نکاح خواں رہتا ہے۔ میں نے سوچا کہ چلو اس سے ہی مل لیا جائے تاکہ جولیا اور صالحہ دونوں کا نکاح کرا دیا جائے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے

اختیار ہنس پڑا۔

''مس جولیا کا نکاح کرانے کے لئے کسی نکاح خواں کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے۔ کیوں مس جولیا''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس کی تو عادت ہے بکواس کرنے کی''...... جولیا نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''ارے تو کیا بغیر نکاح ہی مجھے جولیا کو حسرت بھری نظروں سے تکتے رہنا ہو گا لیکن کب تک اور بے چارہ صفدر''...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

''بے چارہ۔ کیا مطلب۔ میں کیوں بے چارہ بن گیا عمران صاحب''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم ابھی بے چارے بنے تو نہیں لیکن بہرحال اس بارے میں سنجیدگی سے غور شروع ہو چکا ہے''...... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیا اور ٹیکسی بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھی۔

''صاحب۔ جارٹو آنے والا ہے۔ آپ نے کسی خاص جگہ جانا ہے''...... اچانک ڈرائیور نے ان سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ تینوں چونک پڑے کیونکہ باتوں میں واقعی انہیں سفر گزرنے کا احساس تک نہ ہوا تھا۔

''اوہ ٹھیک ہے۔ جارٹو میں ڈاکٹر رونالڈ رہتے ہیں۔ ہم ان کے

مہمان ہیں''...... عمران نے جواب دیا تو ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم نے جس طرح ڈاکٹر رونالڈ کا نام سن کر سر ہلایا ہے اس سے لگتا ہے کہ تم انہیں جانتے ہو اور ان کی رہائش گاہ کا بھی تمہیں علم ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے''...... ڈرائیور نے کہا۔

''تو پھر۔ کیسے لے جاؤ گے ہمیں ڈاکٹر رونالڈ کے پاس''۔ عمران نے کہا۔

''آسانی سے معلوم ہو جائے گا جناب''...... ٹیکسی ڈرائیور نے مسکرا کر کہا۔

''لیکن کیسے''...... عمران نے کہا۔

''کیونکہ جارٹو اتنا بڑا شہر نہیں ہے''...... ڈرائیور نے جواب دیا اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد وہ ایک شہر کی حدود میں داخل ہو گئے۔ خاصا خوبصورت اور ماڈرن شہر تھا۔ ایک شاپ کے سامنے جا کر ڈرائیور نے کار روکی اور نیچے اتر کر وہ شاپ کے اندر داخل ہو گیا۔ ان کے پیچھے ہی دوسری ٹیکسی بھی رک گئی۔

''کون ہے یہ ڈاکٹر رونالڈ''...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

''بتایا تو ہے کہ مشہور و معروف نکاح خواں ہے''...... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران بتانا نہیں چاہتا اور اتنا تو اسے بھی اچھی طرح معلوم تھا کہ جب

عمران بتانا نہ چاہے تو اس سے کچھ معلوم کرنا اپنے بلڈ پریشر کو ہائی کرنے کے مترادف تھا اس لئے وہ خاموش ہو گئی۔ چند لمحوں بعد ٹیکسی ڈرائیور واپس آ کر سیٹ پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے کار آگے بڑھا دی اور اس کے ساتھ ہی دوسری ٹیکسی بھی چل پڑی۔

''پتہ چل گیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں صاحب۔ وہ جنوبی حصے میں رہتے ہیں''...... ڈرائیور نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئی۔ یہاں قدیم طرز کی عمارتوں کی تعداد زیادہ تھی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ کالونی خاصے طویل عرصے سے آباد ہے۔ ایک کوٹھی کے بڑے گیٹ کے سامنے لے جا کر ڈرائیور نے ٹیکسی روک دی۔ دوسری ٹیکسی بھی رک گئی۔ گیٹ پر ڈاکٹر رونالڈ کے نام کی پلیٹ موجود تھی اور عمران سر ہلاتا ہوا نیچے اتر آیا۔ عمران کے ساتھ ہی جولیا، صفدر اور دوسری ٹیکسی سے تنویر اور کیپٹن شکیل بھی نیچے اتر آئے تھے۔ عمران نے صفدر کو کرایہ کی ادائیگی کا اشارہ کیا اور خود وہ گیٹ کی سائیڈ دیوار پر موجود کال بیل کے بٹن کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کال بیل کا بٹن پریس کیا تو تھوڑی دیر بعد سائیڈ گیٹ کھلا اور ایک بوڑھا مقامی آدمی باہر آ گیا۔ اس کے لباس سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ ملازم ہے۔ دونوں ٹیکسی کاریں اس وقت بیک ہو کر واپس جا رہی تھیں۔ اس مقامی آدمی نے جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھا تو اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر

آئے۔

”جی فرمائیں“...... ملازم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ڈاکٹر رونالڈ صاحب سے کہو کہ پاکیشیا سے عزت مآب جناب پرنس آف ڈھمپ اپنے درباریوں سمیت ان کے کا مہمان بننے بذات خود ان کے کے دروازے پر حاضر ہے“...... عمران نے کہا تو ملازم کے چہرے پر اور زیادہ حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”پاکیشیا۔ کیا مطلب۔ یہ کہاں واقع ہے جناب“۔ ملازم نے شاید زندگی میں پہلی بار پاکیشیا کا نام سنا تھا۔

”کبھی جنوں، دیوؤں اور پریوں کا سنا ہے تم نے“...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”جج۔ جج۔ جن۔ دیو۔ جی ہاں۔ مم۔ مم۔ مگر“...... ملازم نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”وہ پرانا دور تھا اب جدید دور میں ہر چیز سکڑ گئی ہے اس لئے اب جن اور دیو بھی ہمارے جیسے ہو گئے ہیں اور پریاں اس خاتون جیسی۔ بہرحال پرستان اور کوہ قاف میں جہاں جنات، دیو اور پریاں رہتے ہیں سمجھ لیں ہم وہیں سے آئے ہیں اور جدید دور میں کوہ قاف کا نام بدل کر پاکیشیا ہو گیا ہے“...... عمران نے جواب دیا تو ملازم اس بار بے اختیار مسکرا دیا۔

”اوہ۔ ٹھیک ہے۔ آپ اندر آ جائیں۔ میں ڈاکٹر صاحب کو مطلع کرتا ہوں“...... ملازم نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو عمران

مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا اور اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے۔ یہ اوسط درجے کی کوٹھی تھی لیکن کوٹھی کا لان رنگ برنگے اور خوبصورت پھولوں سے بھرا ہوا تھا۔ ملازم نے پھاٹک بند کیا اور پھر وہ انہیں ایک ڈرائنگ روم میں لے آیا۔ ڈرائنگ روم میں بھی پرانا فرنیچر موجود تھا لیکن صفائی کا معیار بے حد اچھا تھا۔

”آپ یہاں تشریف رکھیں۔ میں جا کر ڈاکٹر صاحب کو اطلاع کرتا ہوں“...... ملازم نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور موٹے جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا جس کا کپڑا خاصا قیمتی تھا۔

”میرا نام رونالڈ ہے۔ ڈاکٹر رونالڈ“...... ان صاحب نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

”مجھے پرنس آف ڈھمپ کہتے ہیں اور یہ میرے ساتھی ہیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تو تم ہو پرنس آف ڈھمپ۔ لیکن۔ بہرحال ٹھیک ہے اگر تم کہتے ہو تو پھر مجھے تسلیم کرنا ہی پڑے“...... ڈاکٹر رونالڈ نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”کیا تسلیم کیا ہے آپ نے۔ پرنس کو یا ریاست ڈھمپ کو“...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر رونالڈ بے اختیار ہنس پڑے۔

”سچ پوچھو تو لارڈ الیگزینڈر نے پرنس آف ڈھمپ کے متعلق

جو کچھ بتایا تھا اس سے تو میں یہی سمجھا تھا کہ پرنس آف ڈھمپ کوئی انتہائی بھیانک اور خوفناک ٹائپ کا انسان ہو گا جسے دیکھ کر بڑے بڑے ایجنٹوں کی روح کانپ اٹھتی ہو گی لیکن تمہیں دیکھ کر تو جی چاہتا ہے کہ تمہارے ساتھ پنگ پانگ بھی کھیلا جائے تو تم اس میں بھی تھک کر جلد ہار مان جاؤ“...... ڈاکٹر رونالڈ نے جواب دیا اور اس کے اس خوبصورت جواب پر عمران بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔ اس نے واقعی ڈاکٹر رونالڈ کی اس خوبصورت بات کا لطف لیا تھا جبکہ عمران کے ساتھی بھی بے اختیار ہنس پڑے تھے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ملازم ایک ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آیا۔ ٹرالی پر مشروب کے گلاس ڈھکے ہوئے رکھے تھے۔ ملازم نے ایک ایک گلاس اٹھا کر سب کے سامنے رکھا اور پھر ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس لے گیا۔

”یہ مشروب لے لیں“...... ڈاکٹر نے کہا اور خود بھی اس نے ہاتھ بڑھا کر اپنا گلاس اٹھا لیا۔

”ڈاکٹر صاحب۔ ہمیں زارگ ایجنسی کے چیف کرنل زارگ سے خفیہ ملاقات کرنی ہے۔ کیا آپ ہماری اس سے ملاقات کا بندوبست کر سکتے ہیں“...... عمران نے مشروب کا گھونٹ لیتے ہوئے ڈاکٹر رونالڈ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”خفیہ ملاقات اور کرنل زارگ سے۔ لیکن وہ تو لارڈ الیگزینڈر کا مخالف ہے“...... عمران کی بات سن کر ڈاکٹر رونالڈ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اسی لئے تو میں نے آپ سے خفیہ ملاقات کرنے کی بات کی ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں آپ کی بات کا مطلب نہیں سمجھا۔ آپ ذرا وضاحت سے بات کریں“...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

”ہم کرنل زارگ سے اس انداز میں ملاقات کرنا چاہتے ہیں کہ انہیں ہماری اصلیت کا علم نہ ہو سکے“...... عمران نے کہا۔

”میں اب بھی نہیں سمجھا“...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت تھی۔

”ہم مقامی میک اپ میں ان سے ملنا چاہتے ہیں لیکن اس طرح کہ اور کسی کو اس ملاقات کی خبر نہ ہو سکے اور اس ملاقات میں میرے ساتھ میری ساتھی خاتون ہوں گی۔ اور بس“...... عمران نے جواب دیا۔

”میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں لیکن میں انہیں کیا بتاؤں کہ کون ان سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں“...... ڈاکٹر رونالڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”آپ ان سے کہہ دیں کہ ہمارا تعلق نیشنل نیوز پیپر سے ہے اور ہم ان کا انٹرویو اپنے اخبار میں چھاپنا چاہتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ انہیں اپنی تشہیر کرانے کا بے حد شوق ہے اور وہ آئے دن پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کو اپنا انٹرویو دیتے رہتے ہیں“۔ عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ بات تو درست ہے۔ ٹھیک ہے۔ ملاقات ہو جائے گی۔ آپ کب ملاقات چاہتے ہیں"...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"اگر آج ہی یہ ملاقات ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ہو جائے گی اور کچھ"...... ڈاکٹر نے کہا۔

"نہیں بس۔ فی الحال تو اتنی ہی درخواست ہے اور ہاں اس کے ساتھ ساتھ ہمیں رہائش کے لئے ایک کوٹھی اور دو کاریں بھی چاہئیں"...... عمران نے کہا۔

"اس کا بندوبست میں لارڈ الیگزینڈر کے کہنے پر پہلے ہی کر چکا ہوں۔ اس کالونی میں میری ایک اور رہائش گاہ ہے۔ وہاں پر کاریں بھی موجود ہیں اور آپ کے ضرورت کا سامان بھی میں نے وہاں پہنچا دیا ہے۔ میرا ملازم آپ کو وہاں چھوڑ آئے گا"...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"وہاں سیٹلائٹ فون تو ہو گا"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ سیٹلائٹ فون بھی موجود ہے"...... ڈاکٹر رونالڈ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب آپ اپنا نمبر بھی دے دیں تاکہ آپ سے بھی بات ہوتی رہے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر رونالڈ نے اسے اپنا فون نمبر بتا دیا۔

"تھینک یو۔ اب آپ اپنے ملازم سے کہہ دیں کہ وہ ہمیں وہاں چھوڑ آئے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے آج رات کا کھانا آپ میرے ہاں کھائیں اس کے بعد ملازم آپ کو چھوڑ آئے گا"...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"اوہ نہیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیوں"...... ڈاکٹر رونالڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیونکہ میں زیادہ دیر آپ کی رہائش گاہ پر رکنا نہیں چاہتا ورنہ آپ بھی ٹارگٹ میں آ سکتے ہیں"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو ڈاکٹر رونالڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آئیں"...... ڈاکٹر رونالڈ نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ انہیں ساتھ لے کر ڈرائنگ روم سے باہر آ گیا۔ وہاں اس کا وہی ملازم موجود تھا۔ اس نے ملازم کو ہدایت دیں۔

"آئیں جناب"...... ملازم نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے کہا اور عمران ڈاکٹر رونالڈ سے مصافحہ کر کے ملازم کے پیچھے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے ساتھی اس کی پیروی کر رہے تھے۔ ڈاکٹر رونالڈ اور عمران کی باتوں میں انہوں نے کوئی دخل نہ دیا تھا لیکن ان کے ذہنوں میں وہ ساری باتیں موجود تھیں جو عمران اور ڈاکٹر رونالڈ کے درمیان ہوئی تھیں۔ وہ سوچ رہے تھے کہ نئی رہائش گاہ میں پہنچ کر وہ عمران سے اس بارے میں تفصیل پوچھ لیں گے۔

کمرے کا دروازہ اچانک کھلا تو کرسی پر بیٹھے ہوئے ایک خوبصورت ایکریمین نوجوان نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے سے ایک ایکریمین نوجوان لڑکی اندر داخل ہو رہی تھی۔ اس کے چہرے پر جوش کے تاثرات نمایاں تھے۔

''کیا رپورٹ ہے سوزین''...... نوجوان نے تجسس بھرے لہجے میں پوچھا۔

''باس کامیابی کی رپورٹ ہے''..... سوزین نے جواب دیا تو جسے باس کہا گیا تھا بے اختیار مسکرا دیا۔

''وہ تو تمہارے چہرے سے ہی معلوم ہو رہا تھا۔ بیٹھو اور تفصیل بتاؤ''...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا اور سوزین سر ہلاتی ہوئی ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان کوئی بات ہوتی پاس تپائی پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور نوجوان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ بارٹن بول رہا ہوں''...... نوجوان کا لہجہ تحکمانہ تھا۔

''باس۔ مادام سوزین آپ کے پاس پہنچ چکی ہے یا نہیں''۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''ہاں ابھی آئی ہے۔ کیوں کیا ہوا''...... نوجوان نے ساتھ بیٹھی ہوئی سوزین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''میری ان سے بات کرائیں باس۔ ایک اہم اطلاع دینی ہے انہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور نوجوان نے رسیور کان سے ہٹا لیا۔

''تمہارا فون ہے''...... نوجوان نے رسیور سوزین کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی فون پیس میں موجود لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس۔ سوزین بول رہی ہوں''...... سوزین نے کہا۔

''مادام میں گیری بول رہا ہوں۔ مورگن نے اطلاع دی ہے کہ ڈاکٹر رونالڈ واپس اپنی کوٹھی میں آ گیا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوہ اچھا۔ اس کی نگرانی جاری رکھو میں باس سے بات کر کے پھر تمہیں کال کروں گی''...... سوزین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''یہ ڈاکٹر رونالڈ کون ہے''...... بارٹن نے حیران ہو کر پوچھا۔

''باس۔ عمران اپنے چار ساتھیوں سمیت جن میں ایک سوئس

عورت بھی شامل ہے ائیر پورٹ سے ٹیکسیوں میں بیٹھ کر سیدھا جارٹو گیا ہے۔ ہم اسے کورسن میں تلاش کرتے رہ گئے کیونکہ ہمیں اطلاع ملی تھی کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت کورسن پہنچ رہا ہے لیکن وہ یہاں نہیں ملے تو پھر ہم نے ٹیکسی ڈرائیوروں کی یونین سے رجوع کیا اور تھوڑی سی رقم خرچ کرنے پر ہمیں وہ ٹیکسی ڈرائیور مل گئے جنہوں نے انہیں ائیر پورٹ سے پک کیا تھا۔ انہیں بھی معقول رقم دی گئی تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو جارٹو کے ڈاکٹر رونالڈ کی کوٹھی پر اتارا تھا۔ اس پر میں نے مورگن کے گروپ کو وہاں بھیجا تو انہوں نے اطلاع دی کہ ڈاکٹر رونالڈ کے گھر کی چیکنگ کی گئی ہے لیکن وہاں عمران یا اس کے ساتھی موجود نہیں ہیں البتہ ڈاکٹر کے ملازم نے بتایا ہے کہ وہ لوگ آئے تھے اور ڈاکٹر نے انہیں مشروب پلا کر اس کالونی کی ایک دوسری کوٹھی میں شفٹ کر دیا ہے۔ اس کوٹھی کی چیکنگ کی گئی تو وہاں وہ لوگ موجود تھے جبکہ ڈاکٹر رونالڈ اپنی کوٹھی میں موجود نہ تھا اس لئے میں نے مورگن کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ جیسے ہی ڈاکٹر رونالڈ واپس آئے وہ مجھے اطلاع کر دے اور یہی اطلاع کرنے کے لئے اس نے کال کی ہے''...... مادام سوزین نے جواب دیا۔

''لیکن یہ لوگ وہاں جارٹو کیا کرنے گئے ہیں اور یہ ڈاکٹر رونالڈ ہے کون''...... بارٹن نے حیران ہو کر کہا۔

''باس۔ اس ڈاکٹر رونالڈ کے بارے میں معلومات حاصل کی گئی

تو یہ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر رونالڈ گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری لارڈ الیگزینڈر کا عزیز دوست ہے اور یہاں ایک یونیورسٹی میں کیمیا کا ڈاکٹر ہے۔ ڈاکٹر رونالڈ کو کبھی کسی قسم کی مشکوک سرگرمیوں میں شامل نہیں دیکھا گیا اور وہ سیدھا سادھا پڑھنے پڑھانے والا آدمی ہے اور آج کل وہ اپنے ایک ملازم کے ساتھ اکیلا اپنی کوٹھی میں رہتا ہے۔ اس کی بیوی اور بچے ان دنوں چھٹیاں گزارنے ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں''...... مادام سوزین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر مجھے بتانے کی بجائے اس کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دینا تھا جس میں عمران اور اس کے ساتھی موجود ہیں۔ ہم نے اس ڈاکٹر رونالڈ کا کیا کرنا ہے''...... بارٹن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''آپ کی اجازت ضروری تھی۔ میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ آپ پہلے انہیں بے ہوش کرائیں اور پھر انہیں ہوش میں لا کر ان سے پوچھ گچھ کریں اس کے بعد انہیں ہلاک کیا جائے''...... مادام سوزین نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ واقعی تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ میں نے پرانے حساب اس سے بے باق کرنے ہیں لیکن میں وہاں جارٹو نہیں جانا چاہتا۔ تم ایسا کرو کہ مورگن کو کہہ دو کہ وہ اس کوٹھی پر بے ہوش کرنے والی انتہائی زود اثر گیس فائر کر کے انہیں بے ہوش کرے اور پھر اسی بے ہوشی کی حالت میں انہیں وہاں سے یہاں دارالحکومت لے

آئے۔ اسے یہ بھی کہہ دو کہ اس ڈاکٹر رونالڈ کے ساتھ بھی یہی کارروائی کی جائے البتہ اس کے ملازم کو وہیں گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے اور اس ڈاکٹر رونالڈ کو بھی ان لوگوں کے ساتھ یہاں لے آئے“...... بارٹن نے کہا۔

”اوکے باس۔ جو آپ کا حکم“...... مادام سوزین نے جواب دیا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”یس“...... رابطہ ہوتے ہی گیری کی آواز سنائی دی۔

”سوزین بول رہی ہوں“...... مادام سوزین نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”یس مادام“...... دوسری طرف سے گیری کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

”باس کا حکم مورگن تک پہنچا دو کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی رہائش گاہ پر انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے انہیں بے ہوش کر دے پھر انہیں بے ہوشی کے عالم میں وہاں سے یہاں لا کر ہمارے ہیڈکوارٹر کے تہہ خانے میں رکھے۔ یہی کارروائی ڈاکٹر رونالڈ کے ساتھ کی جائے اور ڈاکٹر رونالڈ کو بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ہی یہاں لے آیا جائے البتہ اس کے ملازم کو گولی مار دی جائے“...... مادام سوزین نے انتہائی سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”یس مادام۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی“...... گیری نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

”مورگن کو کہہ دینا کہ تمام کارروائی نہایت احتیاط سے کرے۔ عمران اور اس کے ساتھی عام لوگ نہیں ہیں۔ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں اگر انہیں معمولی سا بھی شبہ ہو گیا تو الٹا مورگن ان کے ہاتھ آ جائے گا۔ سمجھ گئے تم“...... مادام سوزین نے کہا۔

”یس مادام۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں مورگن کو سمجھا دوں گا“۔ گیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جب یہ لوگ ہیڈکوارٹر پہنچ جائے تو تم نے فوراً مجھے اطلاع دینی ہے تاکہ میں اور باس وہاں پہنچ سکیں“...... مادام سوزین نے کہا۔

”یس مادام“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام سوزین نے رسیور رکھ دیا۔

”یہ لوگ وہاں جارٹو کیوں گئے ہوں گے۔ وہ تو دارالحکومت سے بالکل ہٹ کر علاقہ ہے“...... بارٹن نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

”اسی بات کو معلوم کرنے کے لئے تو میں نے فوری ایکشن نہ لیا تھا ورنہ تو میں ان کی لاشیں آپ کے سامنے لا کر رکھ دیتی۔ ان کے جاٹور جانے پر مجھے خود تجسس تھا“...... مادام سوزین نے جواب دیا۔

”بہرحال۔ اب معلوم ہو جائے گا“...... بارٹن نے مسکراتے

ہوئے جواب دیا اور مادام سوزین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مجھے اب اجازت دیں باس۔ میرا خیال ہے کہ میں ہیڈکوارٹر میں ہی رہوں تاکہ یہ لوگ جب وہاں پہنچیں تو انہیں اچھی طرح باندھا جا سکے اور خیال رکھا جا سکے کہ یہ لوگ کوئی شرارت نہ کر سکیں"...... مادام سوزین نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تمام انتظامات کر کے مجھے اطلاع کرنا"...... بارٹن نے کہا تو مادام سوزین نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ مڑی اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

اس کے جانے کے بعد بارٹن نے ایک طویل سانس لیا اور سامنے میز پر پڑا شراب کا گلاس اٹھا لیا جس میں آدھی سے زیادہ شراب موجود تھی۔ اس نے گلاس منہ سے لگایا اور پھر اس نے گلاس تب ہٹایا جب گلاس میں موجود شراب کا ایک ایک قطرہ اس کے حلق میں نہ اتر گیا۔

جس طرح دور اندھیرے میں جگنو سا چمکتا ہے اسی طرح عمران کے دماغ کے پردے پر روشنی کا ایک نقطہ سا ابھرا اور عمران نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اس کے ذہن پر دھند سی چھائی رہی لیکن پھر یہ دھند آہستہ آہستہ صاف ہوتی چلی گئی اور عمران کا شعور بیدار ہوگیا۔

اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے جب اسے معلوم ہوا کہ وہ دیوار کے ساتھ راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا بیٹھا ہے تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کی ذہنی مشقوں نے کام دکھایا اور اسے جلد ہوش آ گیا۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اس کے سارے ساتھی حتیٰ کہ ڈاکٹر رونالڈ بھی بے ہوشی کے عالم میں اس کے ساتھ راڈز والی کرسیوں میں جکڑے ہوئے موجود تھے۔ یہ کوئی بڑا سا تہہ خانہ تھا جس کا دروازہ سامنے تھا۔

عمران کے ذہن میں فوراً ہی بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر آ گیا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ڈاکٹر رونالڈ کی دوسری رہائش گاہ میں اپنے ساتھیوں سے بات کر رہا تھا کہ یکلخت اس کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھومنے لگا تھا اور پھر اسے ہوش نہ رہا تھا اور اب ہوش آیا تو وہ اس انداز میں اپنے ساتھیوں سمیت جکڑا ہوا یہاں موجود تھا۔

''یہ کون سی جگہ ہے اور ہمیں یہاں کون لایا ہے۔ کیا یہ کارروائی اس کرنل رچرڈسن کے آدمیوں نے کی ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے جب اسے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو وہ چونک کر ادھر دیکھنے لگا۔ دروازہ کھلا تو ایک نوجوان ہاتھ میں ایک سرنج پکڑے اندر داخل ہوا۔

''اوہ اوہ۔ یہ کیا تمہیں خود کیسے ہوش آ گیا''...... نوجوان نے عمران پر نظر پڑتے ہی چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بس کیا بتاؤں میرے بھائی۔ میرا ذہن ہی ایسا ہے۔ زیادہ دیر تک بے ہوشی کو قبول نہیں کرتا اس لئے میں مخصوص وقت کے بعد خود ہی ہوش میں آ جاتا ہوں۔ لیکن تم کون ہو اور یہاں ہم کس کی قید میں ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے۔ عجیب دماغ ہے تمہارا۔ بہرحال تم یہاں مادام سوزین کی قید میں ہو''...... اس نوجوان نے کہا تو عمران یہ نام سن کر چونک پڑا۔

''مادام سوزین۔ وہ کون ہے۔ کیا بہت بوڑھی عورت ہے''۔

عمران نے کہا تو نوجوان بے اختیار ہنس پڑا۔

''نہیں۔ وہ بوڑھی عورت نہیں ہے۔ وہ نوجوان اور خوبصورت عورت ہے''...... نوجوان نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی سرنج کی سوئی عمران کے ساتھ ہی راڈز والی کرسی میں جکڑے ہوئے صفدر کے بازو میں اتارتے ہوئے جواب دیا۔

''اوہ اچھا۔ کیا وہ یہاں جارٹو کی رہنے والی ہے''...... عمران نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ان کا تعلق دارالحکومت سے ہے''...... نوجوان نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ذہن پر زور دینے لگا کیونکہ مادام سوزین کا نام اس کے لاشعور میں تو موجود تھا۔ اسے احساس ہو رہا تھا کہ یہ نام اس نے سنا ہوا ہے لیکن اس کا پورا حدود اربعہ اس کے شعور میں نہ آ رہا تھا۔

''کیا یہ مادام سوزین ایکریمیا کی کسی سرکاری ایجنسی سے تعلق رکھتی ہے''...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

''نہیں۔ مادام سوزین کی ذاتی گروپ ہے لیکن یہ اور بات ہے کہ اس مشن کے لئے ہمیں ہائر حکومت ایکریمیا نے کیا ہے۔ مادام سوزین کو حکومت اکثر ہائر کرتی رہتی ہے''...... نوجوان نے کیپٹن [illegible] کو انجکشن لگاتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ [illegible] گیا تھا کہ یہ کوئی پرائیویٹ تنظیم ہے اور یقیناً اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف ڈارک ہارٹ نے ہائر کیا ہوگا اور

ہوسکتا ہے کہ یہ مادام سوزین پہلے کسی سرکاری ایجنسی سے متعلق رہی ہو اس لئے اسے احساس ہو رہا تھا کہ اس کا نام اس کے لاشعور میں موجود ہے۔

"گروپ کا نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"سوزین گروپ"...... نوجوان نے جواب دیا اور پھر عمران کے علاوہ باقی سب کو انجکشن لگا کر واپس چلا گیا اور اس نے دروازہ باہر سے بند کر دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے سب کو ہوش آ گیا اور ظاہر ہے سب نے ہوش میں آتے ہی مخصوص سوالات کئے کہ وہ کہاں ہیں اور کس کی قید میں ہیں عمران نے وہ سب کچھ انہیں بتا دیا جو اس نے نوجوان سے پوچھا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کون سی جگہ ہے اور مجھے یہاں کیوں قید کیا گیا ہے۔ میں نے کیا کیا ہے"...... ڈاکٹر رونالڈ نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کی وجہ سے تو ہم یہاں موجود ہیں ڈاکٹر صاحب۔ میرا خیال ہے کہ یہ کارروائی کرنل رچرڈسن نے کرائی ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں نے تو کسی کو آپ کی رہائش گاہ کے بارے میں نہیں بتایا"...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا اور اس سے پہلے کہ اس کی بات کا عمران جواب دیتا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک نوجوان خوبصورت ایکریمی لڑکی مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ اس

کے جسم پر جینز کی پتلون اور براؤن چمڑے کی جیکٹ تھی اور عمران نے جیسے ہی اس کا چہرہ دیکھا اس کے ذہن میں بے اختیار چھناکا سا ہوا اور اسے یاد آ گیا کہ اسے مادام سوزین کا نام سن کر کیوں یہ احساس ہوا تھا کہ وہ اس نام سے آشنا ہے۔

اس لڑکی کو دیکھتے ہی وہ پہچان گیا تھا۔ یہ واقعی مادام سوزین تھی اور کچھ عرصہ پہلے اس کا تعلق ایک ایکریمی ایجنسی کے بڑے سیکرٹ ایجنٹ ڈی مائیکل کے ساتھ تھا۔ یہ ڈی مائیکل کی اسسٹنٹ تھی۔ عمران اور ڈی مائیکل کا بڑا خوفناک مقابلہ ہوا تھا جس میں یہ مادام سوزین بھی شامل تھی اور عمران نے ڈی مائیکل کا خاتمہ کر دیا تھا جبکہ مادام سوزین بھی زخمی ہو گئی تھی لیکن عمران نے اسے ہلاک نہ کیا تھا اور زندہ چھوڑ دیا تھا کیونکہ اس کی نظروں میں اصل آدمی ڈی مائیکل ہی تھا اور اب یہ سوزین مادام کے روپ میں اس کے سامنے تھی۔

اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔ وہ سامنے پڑی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کے پیچھے دو آدمی تھے وہ دونوں اس کے ساتھ ہی کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ وہ نوجوان جس نے اس کے ساتھیوں کو انجکشن لگائے تھے ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا تھا۔

"تمہاری آنکھوں کی چمک بتا رہی ہے کہ تم مجھے پہچان گئے ہو عمران"...... مادام سوزین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں حسین چہرے نہیں بھولتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مادام سوزین بے اختیار ہنس پڑی۔

’’میں تم سے ڈی مائیکل کا حساب بے باق کرنے کے لئے انتہائی بے چین رہی تھی لیکن مجھے موقع نہ مل سکتا تھا۔ اب مجھے موقع مل گیا ہے اب تم دیکھنا کہ میں تمہیں کس طرح تڑپا تڑپا کر ماروں گی‘‘...... مادام سوزین نے بڑے سفاک لہجے میں کہا۔

’’ڈی مائیکل کا حساب تو ڈی مائیکل سے ہو چکا تھا تم اپنی بات کرو۔ تمہیں تو میں نے چھوڑ دیا تھا حالانکہ میں چاہتا تو ایک گولی تمہارے دل میں بھی اتار دیتا۔ یہ بات میں اس لئے نہیں کر رہا کہ میں تم سے کسی قسم کی نرمی چاہتا ہوں بلکہ اس لئے کر رہا ہوں کہ تم۔نے خود ہی حساب کتاب کی بات کی ہے‘‘......عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’ڈی مائیکل میرا منگیتر تھا۔ تم نے اسے مار کر مجھے زندگی کا سب سے بڑا دھچکا پہنچایا ہے۔تم سے ڈی مائیکل کا انتقام میری دلی خواہش تھی اور اب میں تمہارے ساتھ تمہارے ساتھیوں کا بھی خاتمہ کر دوں گی سمجھے تم‘‘...... مادام سوزین نے کہا۔

’’لیکن مجھے کیوں جکڑ رکھا ہے۔ میں تو عام سا ڈاکٹر ہوں۔ میں تو کسی جرم میں ملوث نہیں ہوں‘‘...... اچانک ڈاکٹر رونالڈ نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

’’تم ان لوگوں کو پناہ دی ہے ڈاکٹر رونالڈ اس لئے تم ان سے بھی بڑے مجرم ہو اس لئے تمہیں بھی ان کے ساتھ ہی مرنا ہو گا‘‘...... مادام سوزین نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

’’اوہ نہیں۔ یہ سب میں نے اپنی مرضی سے نہیں کیا۔ یہ سب تو میں نے لارڈ الیگزینڈر کے کہنے پر کیا تھا۔ میں تو انہیں جانتا تک نہیں‘‘...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

’’اسے گولی مار دو‘‘...... مادام سوزین نے غصے سے چیختے ہوئے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی سے کہا اور اس آدمی نے پلک جھپکنے میں جیب سے ریوالور نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اسے روکتا اس نے ٹریگر دبا دیا اور کمرہ خوفناک دھماکوں کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر رونالڈ کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا اور ڈاکٹر رونالڈ کو زور دار جھٹکا لگا اور اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں اور عمران کے چہرے پر یکلخت پتھریلی سنجیدگی ابھر آئی۔

’’تم نے ایک بے گناہ اور معصوم آدمی کو جس سفاکی سے ہلاک کرایا ہے مادام سوزین۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم میں انسانیت کی معمولی سی رمق بھی باقی نہیں رہی۔ تم انسان نہیں ہو سمجھی اور اب تمہارا حشر عبرتناک ہو گا‘‘......عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

’’تم۔ تم مجھے دھمکیاں دے رہے ہو۔ مجھے۔ سوزین کو اور وہ بھی اس حالت میں۔ تمہاری یہ جرأت‘‘...... مادام سوزین نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے ریوالور جھپٹ لیا۔

’’سنو۔ میری بات سنو‘‘...... اچانک جولیا نے اونچی آواز میں کہا تو مادام سوزین، جولیا کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"تم کون ہو۔ کیا عمران کی بیوی ہو"...... مادام سوزین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"عمران ہمارا ساتھی ہے اور بس۔ میرا نام جولیا ہے اور میں اس ٹیم کی لیڈر ہوں۔ تم مجھ سے بات کرو تم کیا چاہتی ہو"...... جولیا نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

"لیڈر۔ کیا مطلب۔ تم تو سوئس نژاد معلوم ہو رہی ہو پھر تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کیسے ہو سکتا ہے"...... مادام سوزین نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"کسی بھی ملک کے اعلیٰ حکام اس قدر احمق نہیں ہوا کرتے کہ غیر ملکیوں کو سیکرٹ سروس میں شامل کر لیں۔ میں سوئس ہوں اس لئے مجھے دیکھ کر تو تمہیں خود ہی سمجھ جانا چاہئے تھا کہ میرا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا"...... جولیا نے منہ بنا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم کون ہو اور کیوں ان لوگوں کے ساتھ موجود ہو اور تم نے ابھی کہا ہے کہ تم ان کی لیڈر ہو"...... مادام سوزین نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پہلے تم میری بات کا جواب دو۔ کیا تمہارا تعلق کسی سرکاری ایجنسی سے ہے"...... جولیا نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میری اپنی تنظیم ہے البتہ ہمیں ایک سرکاری ایجنسی نے

تمہارے خلاف ہائر کیا ہے۔ تم لوگ دارالحکومت آنے کی بجائے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے کورسن پہنچے اور وہاں سے جارٹو چلے گئے جبکہ مجھے تمہیں ختم کرنے کا کام دیا گیا تھا۔ میں نے تمہارا پیچھا کیا اور پھر تمہیں جارٹو میں تلاش کر لیا اور پھر تمہیں بے ہوش کر کے یہاں میرے ایک سیکشن ہیڈکوارٹر میں لایا گیا ہے۔ میں چاہتی تو تمہیں بے ہوشی کے دوران ہی ہلاک کر دیتی یا تمہاری رہائش گاہ کو ہی میزائلوں سے اڑا دیتی لیکن میں چاہتی تھی کہ مرنے سے پہلے اس عمران کو معلوم ہو سکے کہ اسے کس نے ہلاک کیا ہے اور کیوں کیا ہے"...... مادام سوزین نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ پھر تمہیں ٹارگٹ تو عمران کو ہلاک کرنے کا دیا گیا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں کیوں۔ تم لیڈر ہو جس کا مطلب واضح ہے کہ تم اس کی ساتھی ہو"...... مادام سوزین نے ایک بار پھر چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔ ہم عمران کے ساتھی نہیں ہیں بلکہ عمران ہمارے ساتھ ہے۔ ہم نے عمران کو ہائر کیا ہے۔ ہماری بھی تمہاری طرح پرائیویٹ تنظیم ہے"...... جولیا نے بڑی ذہانت سے بات کا رخ موڑتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو تم۔ کیا تم مجھے احمق سمجھتی ہو۔ میں جانتی ہوں کہ تم سب یہاں ڈارک ہارٹ کے خلاف کام کرنے آئے ہو"۔ مادام سوزین نے کہا۔

”اوہ۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔ ہمارا تعلق نیشنل نیوز پیپر سے ہے۔ ہم وائلڈ کیمپ کے کرنل زارگ سے ملاقات کر کے اس کا انٹرویو لینا چاہتے ہیں اور بس۔ ہم ڈاکٹر رونالڈ کے پاس آئے ہی اس لئے تھے اور ہمیں اس کی ٹپ لارڈ الیگزینڈر کی طرف سے ملی تھی۔ ہماری ڈاکٹر رونالڈ کے ذریعے کرنل زارگ سے ملاقات طے تھی“...... جولیا نے کہا۔

”تم کس سلسلے میں کرنل زارگ سے ملنا چاہتے تھے“...... مادام سوزین نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”کرنل زارگ کا نام بڑے شکاریوں میں شامل ہے۔ وہ دنیا کے ان چند آدمیوں میں سے ہے جو بلیک وائلڈ ماؤنٹین پر بھی جا کر شکار کر چکا ہے جہاں سیاہ شیروں کی کثرت ہے۔ ایک انٹرویو میں کرنل زارگ نے اشارتاً بتایا تھا کہ اس پہاڑی جنگل میں وہ اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گیا تھا اور جنگل میں گھومتا ہوا رات کو پناہ لینے کے لئے ایک غار میں پہنچ گیا تھا۔ غار بے حد طویل تھا۔ کچھ دور جاتے ہی اسے غار سے چند بلیو ڈائمنڈ ملے تھے۔ اس نے وہ ڈائمنڈ اٹھا لئے تھے۔ اس کا خیال تھا کہ وہ غار بلیو ڈائمنڈز سے بھرا ہوا تھا۔ اس نے آگے جانے کا قصد کیا تھا لیکن اچانک غار کے دوسری طرف سے بے شمار سانپ نکل آئے تھے اور وہ اس غار سے بھاگ نکلا تھا۔ سانپوں کی تعداد بے حد زیادہ تھی جس سے کرنل زارگ خوفزدہ ہو گیا تھا اور جلدی میں وہ سارے ڈائمنڈز اسی غار

میں گر گئے تھے جو اس نے غار سے اٹھائے تھے۔ چونکہ اس پر سانپوں کا خوف طاری تھا اس لئے وہ غار سے نکل کر بھاگتا چلا گیا اور پھر کافی تگ و دو کے بعد وہ اپنے آدمیوں تک تو کسی نہ کسی طرح سے پہنچ گیا تھا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر بلیو ڈائمنڈز والا غار تلاش کرنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا اور پھر اسی جنگل میں ایک حادثے میں وہ شدید زخمی ہو گیا جس کے نتیجے میں اسے اپنے ساتھیوں کے ساتھ واپس آنا پڑا اور اس کے بعد وہ کئی بار اس جنگل میں جا چکا ہے اور اس غار کو تلاش کرنے کی ہر ممکن کوشش کر چکا ہے لیکن اب تک وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکا ہے۔ ہم اس سے اسی جنگل اور غار کے بارے میں معلومات حاصل کرنے آئے ہیں اور بس“...... جولیا نے اسے لمبی چوڑی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”میں کیسے اس بات کو تسلیم کر لوں“...... مادام سوزین نے کہا لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر واقعی الجھ گئی ہے۔

”اب میں کیا کہہ سکتی ہوں۔ تم نے جلد بازی سے کام لیتے ہوئے ڈاکٹر رونالڈ کو ہلاک کر دیا ہے حالانکہ تم اس سے آسانی سے اس بات کی تصدیق کر سکتی تھی۔ اب ایک ہی صورت ہے کہ تم کرنل زارگ سے بات کر کے اس سے پوچھ لو کہ کیا ڈاکٹر رونالڈ نے ہم سے ملنے کے لئے اس سے ملاقات کی اجازت لی ہے یا نہیں“...... جولیا نے کہا۔

"لیکن اس کے لئے عمران کا تمہارے ساتھ آنا سمجھ میں نہیں آ رہا ہے"...... مادام سوزین نے کہا۔

"عمران میرا دوست ہے اور اتفاق سے یہ ایکریمیا میں موجود تھا۔ مجھے اس کے بارے میں معلوم ہے کہ یہ میک اپ ایکسپرٹ ہے۔ اسے دیکھ کر میں نے سوچا کہ مجھے اسے اپنے ساتھ لے لینا چاہئے۔ میں اور عمران نے کرنل زارگ کے پاس جانا تھا اور اس ملاقات کو خفیہ رکھنے کے لئے میں اور عمران میک اپ کر کے جاتے اور باتوں باتوں میں اس سے بلیو ڈائمنڈز والے غار کے بارے میں سب کچھ معلوم کر لیتے اور پھر ہم وہاں جا کر خود اس غار کی تلاش میں نکل جاتے۔ بلیو ڈائمنڈز والے غار کی بات لیک آؤٹ نہ ہو جائے اور ساری دنیا کے لوگ اس کی تلاش میں نہ نکل جائیں اس لئے ہم کرنل زارگ سے خفیہ طور پر ملنا چاہتے تھے کیونکہ کرنل زارگ نے انٹرویو میں بلیو ڈائمنڈز والے غار کے بارے میں بڑے مبہم سا اشارہ دیا تھا لیکن میں نے چونکہ ایکریمیا کے ایک مشہور شکاری لارڈ بروفن کو جانتی ہوں۔ وہ میرا دور کا رشتہ دار تھا اس نے بھی مجھے اس غار کے بارے میں بتایا تھا جو بلیو ڈائمنڈز سے بھرا ہوا تھا اس لئے میں کرنل زارگ کا انٹرویو پڑھ کر چونک پڑی تھی۔ لارڈ بروفن نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ جب میں اپنی تعلیم مکمل کر لوں گی تو وہ مجھے اس غار کے بارے میں ساری تفصیل بتا دے گا کہ وہ کہاں ہے اور اس تک کیسے پہنچا جا سکتا ہے لیکن

میری تعلیم مکمل ہونے تک اس کی زندگی نے وفا نہ کی اور وہ ہلاک ہو گیا۔ اس کے ہلاک ہونے کا مجھے بے حد دکھ تھا اور میں اب تک یہی سمجھ رہی تھی کہ اب میں اس بلیو ڈائمنڈز والے غار تک کبھی نہ پہنچ سکوں گی لیکن پھر کرنل زارگ کے انٹرویو نے میری پرانی حسرت پھر سے بیدار کر دی"...... جولیا نے جواب دیا۔ وہ واقعی بے پناہ ذہانت سے کام لے رہی تھی۔ عمران کے چہرے پر بھی اس کے لئے تحسین کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ٹھیک ہے۔ میں پہلے تصدیق کروں گی کہ تم سچ کہہ رہی ہو یا جھوٹ۔ فون لے آؤ راسکر"...... مادام سوزین نے پہلے جولیا سے اور پھر اس نے اپنے پیچھے کھڑے ہوئے نوجوان سے کہا تو نوجوان واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کر لو تصدیق"...... جولیا نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"جو بھی ہے ایک بات کان کھول کر سن لو۔ میں عمران کو زندہ نہیں چھوڑ سکتی۔ اسے میرے ہاتھوں ہر حال میں مرنا ہی پڑے گا"...... مادام سوزین نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے نہایت سخت لہجے میں کہا۔

"مجھے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تم عمران کے ساتھ جو مرضی سلوک کر سکتی ہو۔ ہم نے اسے ہائر کیا ہے اسے رقم دی ہے اب یہ زندہ رہتا ہے یا مر جاتا ہے اس سے ہمیں کوئی غرض نہیں

ہے‘‘...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’مس جولیا۔ بہرحال میں آپ کا ساتھی تو ہوں۔ کم از کم اس قدر سفاک انداز میں تو بات نہ کریں‘‘...... عمران نے اس بار جولیا سے مخاطب ہو کر رو دینے والے لہجے میں کہا۔

’’ہونہہ۔ اگر تم اپنے آپ کو بچا سکتے ہو تو بچا لو لیکن ہم تمہاری خاطر مرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کیوں مادام سوزین۔ اس دور میں بھلا کون کسی دوسرے کے لئے مرتا ہے‘‘...... جولیا نے عمران کو جواب دینے کے بعد مادام سوزین سے تائید کراتے ہوئے کہا۔

’’یہ سب بعد میں پتہ چلے گا کہ کون مارا جائے گا اور کون زندہ رہے گا‘‘...... مادام سوزین نے منہ بنا کر کہا۔

’’ایک بات پوچھوں‘‘...... عمران نے ڈرے ڈرے سے لہجے میں کہا تو مادام سوزین چونک پڑی۔

’’کون سی بات‘‘...... مادام سوزین نے پوچھا۔

’’کیا ڈارک ہارٹ کے پاس آدمی نہیں تھے جو اس نے ہمارے لئے تمہیں ہائر کیا ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’تم احمق ہو۔ تم شاید نہیں جانتے کہ بڑی سرکاری ایجنسیاں اس طرح کا کام خود نہیں کیا کرتیں۔ معاوضے کی انہیں پرواہ نہیں ہوتی اور معاوضہ دے کر جب ان کی مرضی کے مطابق کام ہو جائے تو انہیں کیا ضرورت ہے کہ وہ خود یہ کام کرتے پھریں‘‘...... مادام سوزین نے منہ بنا کر جواب دیا اور عمران نے اس طرح سر ہلا دیا

جیسے وہ مادام سوزین کی بات سے متفق ہو۔ اسی لمحے وہی نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون تھا اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں یہ فون مادام سوزین کی طرف بڑھا دیا۔ مادام سوزین نے فون اس سے لیا اور اسے آن کر کے اس نے تیزی سے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

’’یس‘‘...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ شاید مادام سوزین نے انہیں سنانے کے لئے خاص طور پر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز انہیں بخوبی سنائی دے رہی تھی۔ یہ آواز نسوانی تھی۔

’’بارٹن سے بات کراؤ۔ میں مادام بول رہی ہوں‘‘...... مادام سوزین نے اپنا نام لئے بغیر انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

’’یس مادام ہولڈ آن کریں‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

’’ہیلو‘‘...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی اور عمران یہ آواز سنتے ہی پہچان گیا کہ یہ ڈارک ہارٹ کے ریڈ سیکشن کے باس بارٹن کی آواز ہے۔ اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی بارٹن کو علم ہوا کہ عمران مادام سوزین کے قابو میں آ گیا ہے تو اس نے مادام سوزین کو اس کی فوری ہلاکت کا حکم دے دینا ہے اور جولیا نے ویسے تو انتہائی ذہانت سے مادام سوزین کو دھوکہ دینے کی کوشش کی تھی لیکن عمران جانتا تھا کہ مادام سوزین کسی بھی وقت اور کچھ نہیں تو اس پر فائر کھول سکتی ہے اور اس لئے وہ اس دوران مسلسل اپنی رہائی کے

بارے میں سوچتا رہا تھا۔ اس نے اپنی کلائیوں کے گرد موجود کڑوں کا جائزہ لے لیا تھا۔ یہ کڑے بٹنوں والے ضرور تھے لیکن ان کے بٹن ایسی جگہوں پر تھے کہ عمران کی انگلیاں مڑ کر بھی وہاں تک نہ پہنچ سکتی تھیں لیکن اس کے باوجود اس نے اپنے بازوؤں کو غیر محسوس انداز میں موڑنا شروع کر دیا تھا تا کہ اگر اس کی انگلیاں کسی طرح ان بٹنوں تک پہنچ سکیں لیکن کلائیوں میں موجود کڑے اس قدر تنگ تھے کہ کوشش کے باوجود عمران اپنے مقصد کو حاصل نہ کر پا رہا تھا۔

''سوزین بول رہی ہوں''...... مادام سوزین نے کہا۔

''کیا رپورٹ ہے سوزین''...... دوسری طرف سے بارٹن کے لہجے میں اشتیاق تھا۔

''عمران اور اس کے ساتھی میرے سامنے راڈز والی کرسیوں پر جکڑے ہوئے ہیں۔ کسی بھی وقت ان کا آسانی سے خاتمہ کر سکتی ہوں لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں کرنل زارگ سے ملاقات کرنے کے لئے آئے ہیں اور اس سلسلے میں انہوں نے لارڈ الیگزینڈر کے ایک آدمی ڈاکٹر رونالڈ کی مدد سے کرنل زارگ سے ملاقات کا وقت بھی لے لیا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ کرنل زارگ سے بات کر کے اس بات کی تصدیق کرا دیں''...... مادام سوزین نے کہا۔

''یہ تم کیا کر رہی ہو سوزین۔ تم انہیں ختم کر دو یہ لوگ انتہائی

خطرناک ہیں۔ یہ تم سے جھوٹ بول رہے ہیں اور تمہیں اپنی باتوں کے جال میں پھنسا کر وقت حاصل کرنا چاہتے ہیں تا کہ تم پر قابو پا کر بازی الٹ سکیں''...... بارٹن نے کہا۔

''میں جانتی ہوں کہ وہ کتنے خطرناک ہیں۔ اس بات کی تم فکر نہ کرو۔ مادام سوزین اپنا کام بہرحال مکمل کرے گی لیکن میں ان کی بات کی تصدیق کرنا چاہتی ہوں''...... مادام سوزین نے کہا۔

''ہونہہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ میں اس بات کی تصدیق کراؤں کہ کیا عمران اور اس کے ساتھیوں کی کرنل زارگ سے ملاقات طے کی ہے یا نہیں''...... بارٹن نے کہا۔

''یس باس۔ صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا ڈاکٹر رونالڈ کے ذریعے کرنل زارگ سے آج رات کوئی ملاقات طے ہوئی ہے یا نہیں''...... مادام سوزین نے کہا۔

''اوکے۔ یہ بتاؤ کہ تم کس نمبر پر بات کر رہی ہو''...... بارٹن نے پوچھا۔

''میں کورسن سے بول رہی ہوں۔ تم بات کر لو میں پانچ منٹ بعد دوبارہ کال کر کے معلوم کر لوں گی''...... مادام سوزین نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... بارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا اور مادام سوزین نے اوکے کہہ کر فون آف کر دیا۔

''ان سب کی بات اور ہے لیکن کچھ بھی ہو تم اب زندہ بچ کر نہیں جا سکتے۔ عمران''...... مادام سوزین نے فون آف کرتے ہی

عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''سچ پوچھو تو تمہارے حسین ہاتھوں بچ کر جانے کو دل بھی نہیں چاہتا۔ تمہارے ہاتھوں سے ہونے والی میری موت میری خوش نصیبی ہو گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ تب میں تمہاری یہ خواہش ضرور پوری کروں گی۔ ابھی اور اسی وقت''...... مادام سوزین نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گود میں رکھا ہوا ریوالور بھی اٹھا لیا۔

''ابھی رک جاؤ مادام سوزین۔ تم نے پہلے بھی ڈاکٹر رونالڈ کی ہلاکت میں جلدی کی ہے۔ ہم کہیں بھاگ تو نہیں سکتے۔ تمہارے سامنے راڈز والی کرسیوں پر جکڑے ہوئے ہیں پہلے یہ بات انجام تک پہنچنے دو اس کے بعد کوئی فیصلہ کرنا۔ جلدی نہ کرو''...... جولیا نے کہا تو مادام سوزین نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا اور ریوالور دوبارہ گود میں رکھ لیا جیسے اسے جولیا کی بات پسند آئی ہو۔

''میں تمہاری بات مان لیتی ہوں لیکن یہ سن لو کہ اگر تم عمران کو بچانا چاہتی ہو تو ایسا ممکن نہیں ہے۔ تمہاری باتوں کا نتیجہ کچھ بھی نکلے لیکن عمران کو ہر حال میں مرنا پڑے گا یہ میرا آخری اور حتمی فیصلہ ہے۔ جسے میں کسی بھی صورت میں نہ بدلوں گی''...... مادام سوزین نے خشک لہجے میں کہا۔

''اس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تم اسے جب چاہو ہلاک کر سکتی ہو لیکن جلدی کیوں کرتی ہو''...... جولیا نے کہا اور مادام

سوزین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران خاموش تھا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا اور اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر مادام سوزین کے چہرے پر لمحہ بہ لمحہ اپنی فتح کے تاثرات بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد مادام سوزین نے فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''لیں''...... وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

''بارٹن سے بات کراؤ۔ میں مادام بول رہی ہوں''...... مادام سوزین نے کہا۔

''لیں مادام''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''بارٹن بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے بارٹن کی آواز سنائی دی۔

''کیا معلوم ہے بارٹن۔ کیا تمہاری بات ہوئی ہے کرنل زارگ سے''...... مادام سوزین نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ہاں۔ ہوئی ہے اس سے بات''...... دوسری طرف سے بارٹن نے جواب دیا۔

''تو کیا کہا ہے اس نے''۔ مادام سوزین نے اسی انداز میں کہا۔

''اس نے بتایا ہے کہ ڈاکٹر رونالڈ اس کے پاس آیا تھا اس نے اسے بتایا کہ کسی نیوز پیپر کے دو غیر ملکی اس سے رپورٹر ملنا چاہتے ہیں تا کہ اس کا انٹرویو لے سکیں۔ چنانچہ اس نے ملاقات کا وقت

دے دیا لیکن ملاقات کا وقت گزر جانے کے باوجود وہ لوگ نہیں آئے اور کرنل زارگ نے جب ڈاکٹر رونالڈ کی رہائش گاہ پر کال کیا تو وہاں سے کسی نے بھی اس کی کال کال اٹنڈ ہی نہیں کی''۔ بارٹن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ بس یہی معلوم کرنا تھا۔ کل تم خوشخبری سنو گے''...... مادام سوزین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے انتظار رہے گا۔ بس پوری ہوشیار اور محتاط رہ کر کام کرنا''...... بارٹن نے کہا تو مادام سوزین اس طرح ہنس پڑی جیسے بارٹن نے کوئی دلچسپ لطیفہ سنا دیا ہو۔

''میں چھوٹی سی بچی نہیں ہوں بارٹن۔ میرا نام سوزین ہے۔ مادام سوزین''...... مادام سوزین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مجھے تمہاری صلاحیتوں کا پوری طرح علم ہے سوزین۔ اسی لئے تو پورے ایکریمیا میں تمہیں منتخب کیا ہے میں نے۔ لیکن تمہارے مقابل جو لوگ ہیں وہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں''...... بارٹن نے جواب دیا۔

''کچھ بھی ہو لیکن یہ بات طے ہے کہ یہ مادام سوزین کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کل ان کی لاشیں تمہارے دفتر میں پڑی ہوں گی۔ یہ میرا وعدہ رہا''...... مادام سوزین نے کہا اور فون آف کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس پیچھے کھڑے ہوئے آدمی کے ہاتھ میں دے دیا۔

''تم نے مجھے چکر دینے کی کوشش کی ہے جولیا میرا نام مادام سوزین ہے''...... مادام سوزین نے ریوالور ہلا کر انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''چکر۔ کیا مطلب۔ کیسا چکر۔ اب جبکہ ہماری بات کی تصدیق ہوگئی ہے اب بھی تم اسے چکر کہہ رہی ہو''...... اس کی بات سن کر جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ تم چکر دے رہی ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ مادام سوزین تم جیسی احمق عورتوں کے چکر میں آجائے گی۔ یہ درست ہے کہ تم نے کرنل زارگ سے ملاقات طے کی ہے لیکن تمہارا مقصد کرنل زارگ کو اغوا کر کے اس سے ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلوم کرنا تھا کیونکہ وہ ہیڈ کوارٹر پہلے کرنل زارگ کا تھا جو بعد میں ڈارک ہارٹ کی تحویل میں دے دیا گیا۔ اس لئے تم نے اس ملاقات کو خفیہ رکھا تھا اور جو کچھ تم نے بتایا ہے اگر وہ سچ بھی ہو تب بھی مجھے جو ٹاسک ملا ہے وہ میں نے مکمل کرنا ہے۔ اس لئے اب تم سب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ''...... مادام سوزین نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے آدمی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''سنو۔ اس علی عمران کو میں خود گولی ماروں گی۔ باقی کا خاتمہ تم کر دینا''...... بارٹن نے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی دنیا کی سب سے بڑی

احمق عورت ہو‘‘...... اچانک جولیا نے کہا اور مادام سوزین تیزی سے جولیا کی طرف مڑی ہی تھی کہ یکلخت جولیا نے اپنے بازوؤں کو جھٹکا دیا اور اس کے ہاتھ کڑوں سے باہر نکل آئے۔ اسی لمحے کٹاک کٹاک کی آواز کے ساتھ عمران کی کرسی کے راڈز کھلے اور دوسرے لمحے عمران کا جسم فضا میں اچھلا اور مادام سوزین کے ساتھ کھڑے ہوئے آدمی کے پہلو میں عمران کی جڑی ہوئی ٹانگوں کو بھرپور ضرب پڑی اور وہ مادام سوزین اور اس کے ساتھ کھڑے ہوئے دوسرے آدمی کو ساتھ لیتا ہوا نیچے فرش پر جا گرا۔ اچانک دھکا لگنے سے مادام سوزین کے ہاتھ سے ریوالور نکلا تو سیدھی اس کی طرف بڑھتی ہوئی جولیا کے ہاتھوں میں پہنچ گیا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ یکلخت تیز دھماکوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ جولیا نے بغیر کوئی وقت ضائع کئے مادام سوزین کے تینوں آدمیوں کو گولیاں مار دی تھیں جبکہ مادام سوزین اچھل کر کھڑی ہوئی ہی تھی کہ جولیا نے انتہائی برق رفتاری سے اس کی گردن پر کھڑی ہتھیلی کا بھرپور وار کیا اور مادام سوزین چیختی ہوئی نیچے گری ہی تھی کہ جولیا کی لات حرکت میں آئی اور مادام سوزین چیختی ہوئی کسی گیند کی طرح اچھل کر سائیڈ دیوار سے جا ٹکرائی اور پھر نیچے گر کر اس طرح بے حس و حرکت ہو گئی جیسے مردہ چھپکلی۔ جولیا اس کی طرف بڑھنے لگی۔

’’رک جاؤ۔ یہ ہوش میں ہے‘‘...... عمران نے چیختے ہوئے کہا لیکن جولیا جوش میں کافی آگے بڑھ چکی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ

عمران کی بات مکمل ہوتی مادام سوزین واقعی کسی گیند کی طرح اچھلی اور جولیا سے ٹکرا کر اسے ساتھ لیتی ہوئی فرش پر جا گری۔ نیچے گرتے ہی اس نے ایک بار پھر اچھل کر حملہ کرنا چاہا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختی ہوئی فضا میں اٹھی اور قلابازی کھا کر واپس آنے ہی لگی تھی کہ جولیا کا جسم ہوا میں اٹھا اور اس کا ایک بازو ترچھے انداز میں گھوما اور اس کے ساتھ ہی ایک دھماکہ اور چیخ کی آواز اکٹھی سنائی دی اور مادام سوزین اس بار واقعی کسی مردہ چھپکلی کی طرح دھماکے سے فرش پر گری اور ساکت ہو گئی۔ جولیا نے اٹھ کر زور زور سے سانس لینے شروع کر دیئے اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔

’’ویل ڈن جولیا۔ جلدی سے دروازہ اندر سے لاک کر دو اور اپنے ساتھیوں کے راڈز کھول دو‘‘...... عمران نے کہا تو جولیا کے چہرے پر مسرت کے تاثرات کسی آبشار کی طرح نمودار ہو گئے۔ وہ تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے کمرے کا دروازہ اندر سے لاک کر دیا اور پھر اس نے سب سے پہلے صفدر کے دونوں ہاتھ میں موجود کڑوں پر لگے ہوئے بٹن پریس کئے تو کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ کڑے کھلتے چلے گئے پھر صفدر نے اس کے ساتھ مل کر باقی ساتھیوں کو بھی راڈز والی کرسیوں سے آزاد کر دیا البتہ ڈاکٹر رونالڈ چونکہ لاش میں تبدیل ہو چکا تھا اس لئے عمران نے اس کی جھولتی ہوئی لاش کو کھول کر نیچے زمین پر لٹا دیا تھا۔

"تم نے راڈز کیسے کھول لئے"...... عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے ہاتھ کڑے سے نکال لئے تھے۔ کڑوں سے ہاتھ باہر آئے تو راڈز خود بخود کھل گئے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"کڑوں سے نکلتا ہوا ہاتھ یقیناً بٹن سے چھو گیا ہو گا اسی لئے راڈز کھلے تھے۔ میں نے بھی کوشش کر کے بٹن پریس کئے تھے جس کے نتیجے میں راڈز کھل گئے ورنہ آج اس عورت نے ہم سب کو واقعی ڈبو دیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈبو دیا تھا۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"مطلب ہمیں دوسری دنیا میں پہنچانے کا انتظام پورا انتظام کر دیا تھا اس نے"۔ عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب کیا کرنا ہے عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"باہر جا کر چیک کرو اور جتنے لوگ بھی نظر آئیں سب کو اڑا دو"...... عمران نے کہا تو صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل، مادام سوزین کے ساتھیوں کے ریوالور لے کر باہر چلے گئے جبکہ عمران نے جولیا کی مدد سے بے ہوش پڑی ہوئی مادام سوزین کو ایک راڈز والی کرسی پر جکڑ دیا جس پر اس مادام سوزین نے جولیا کو جکڑا ہوا تھا۔

"اچھی طرح چیک کر لینا۔ ایسا نہ ہو کہ جس طرح تم نے اپنے دونوں ہاتھ کڑوں سے نکال لئے تھے اس طرح یہ بھی نکال لے اور تمہارا کام تمام کر دے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ میں اس کا انتظام کر چکی ہوں۔ یہ کڑے اس انداز میں بنے ہوئے ہیں کہ انہیں تنگ بھی کیا جا سکتا ہے اور کھلا بھی۔ اس کے لئے ایک خاص بٹن ہے میں نے بھی اس بٹن کو پریس کر کے انہیں کھلا کیا تھا۔ اب میں نے اس بٹن کو لاک کر دیا ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اور اس کے ساتھی واپس آ گئے۔

"اوپر صرف چار آدمی موجود تھے ان چاروں کو ختم کر دیا گیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا کرو کہ تم سب اوپر نگرانی کرو میں اس مادام سے ضروری معلومات حاصل کر لوں"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"اب تم اسے ہوش میں لے آؤ جولیا"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا نے آگے بڑھ کر مادام سوزین کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو جولیا نے ہاتھ ہٹا لئے اور واپس آ کر عمران کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد مادام سوزین نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے چند لمحوں تک تو اس کی آنکھیں میں دھند سی چھائی رہی پھر آہستہ آہستہ شعور کی چمک ابھر آئی۔

"یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہو گیا۔ تم لوگ کس طرح

آزاد ہو گئے“...... مادام سوزین نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

”جو کچھ ہوا ہے تمہارے سامنے ہی ہوا ہے مادام سوزین۔ ہم نے جادو کی چھڑی گھمائی اور ہم آزاد ہو گئے اور آزاد ہوتے ہی ہم نے ساری بازی پلٹ دی“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ تم واقعی میرے تصور سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہوئے ہو۔ میرا خیال تھا کہ تم کسی صورت بھی ان راڈز سے آزاد نہ ہو سکو گے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ مجھے اپنی شکست تسلیم ہے اب تم کیا چاہتے ہو“...... مادام سوزین نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”اصل کارنامہ تو مس جولیا نے دکھایا ہے کہ اس نے کڑوں سے ہاتھ آزاد کر لئے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اگر تم عین وقت پر اس کے ساتھی کو ٹانگوں کی ضرب نہ لگاتے تو یہ عورت مجھے لازماً ہلاک کر دیتی اور اب تم نے اس سے جو کچھ پوچھنا ہے پوچھ لو۔ میں اسے مزید زندہ رہنے کا موقع نہیں دینا چاہتی“...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”میں نے اس سے کیا پوچھنا ہے۔ اسے تو صرف ہماری ہلاکت کے لئے ہائر کیا گیا تھا اور بس“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں ریوالور لے آتی ہوں“...... جولیا نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

”کیا تم میری جان بخش سکتے ہو عمران“...... جولیا کے باہر

جاتے ہی مادام سوزین نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”بخش تو سکتا ہوں اور یہ بھی سچ ہے کہ جولیا میری بات نہیں ٹالے گی لیکن میں اس کی ضرورت محسوس نہیں کر رہا۔ جس وقت تم سے بات ہو رہی تھی تم اس وقت یہ حتمی فیصلہ کر چکی تھیں کہ ہم سب کو ہلاک کر دو گی اور تم نے جس سفاکی سے ڈاکٹر رونالڈ پر گولیاں برسائی ہیں اس کے بعد تمہارا دوسروں سے کسی رحم کی توقع رکھنا حماقت ہی ہو گا“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اگر تم مجھے زندہ چھوڑ دو تو میرا وعدہ کہ میں آئندہ کبھی تمہارے یا تمہارے ساتھیوں کے مقابل نہ آؤں گی۔ پلیز میری جان بخش دو“۔ مادام سوزین نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

”ارے ارے۔ یہ کام تو تمہارے مرنے کے بعد زیادہ اچھی طرح ہو جائے گا“...... عمران نے جواب دیا۔

”لیکن اگر تم مجھے زندہ چھوڑ دو تو میں تمہیں ایک اہم راز کی بات بتا سکتی ہوں“...... مادام سوزین نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

”کون سا راز“...... عمران نے چونک کر کہا۔

”نہیں۔ پہلے تم وعدہ کرو کہ میری جان بچاؤ گے“...... مادام سوزین نے کہا۔

”دیکھو مادام سوزین۔ جس طرح اس مشن میں تمہارے گروپ کی پوزیشن ہے اسی طرح میری پوزیشن اس گروپ میں ہے۔ مس

جولیا اس گروپ کی چیف ہیں اور مجھے انہوں نے اس مشن پر کام کرنے کے لئے ہائر کیا ہوا ہے اور جس طرح بارٹن نے تمہیں ہمارے خلاف ہائر کیا تھا اس طرح پاکیشیا نے مس جولیا اور اس کے گروپ کو ہائر کیا ہے۔ مس جولیا چیف ہیں اور وہ اپنی مرضی کی مالک ہیں میں تو صرف اسے سفارش کر سکتا ہوں لیکن اگر تم نے واقعی کوئی فائدہ مند بات بتا دی تو میری سفارش کام دے جائے گی ورنہ نہیں“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”میں تمہیں بتا سکتی ہوں کہ ڈارک ہارٹ کا سربراہ کون ہے اور کہاں موجود ہے“...... مادام سوزین نے کہا۔

”ہاں۔ یہ کام کی بات ہے“...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جولیا اندر داخل ہوئی تو اس کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا۔

”کیا کہہ رہی ہے یہ“...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”یہ ایک خاص بات بتانے جا رہی ہے مس جولیا اور میں نے اس سے وعدہ کر لیا ہے کہ میں تم سے اس کی زندگی کی سفارش کر دوں گا“...... عمران نے کہا۔

”کون سی بات“...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

”یہ ڈارک ہارٹ کے سربراہ کا پتہ بتا رہی ہے جس کے خلاف کام کرنے کے لئے تمہیں اور تمہارے گروپ کو ہائر کیا گیا ہے“ عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے بتاؤ اگر تم نے درست بتا دیا تو ہو سکتا ہے کہ میں عمران کی سفارش مان لوں“...... جولیا نے کہا۔

”ڈارک ہارٹ کا چیف کرنل رچرڈسن ہے۔ وہ ہاسٹنگ کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ میں رہائش پذیر ہے یہاں اس کا نام رچرڈ ہے“...... مادام سوزین نے کہا۔

”تمہیں اس بارے میں کیسے معلوم ہوا“...... عمران نے پوچھا۔

”وہ میرا دوست ہے۔ اس نے مجھے خود بتایا تھا اور دعوت دی تھی کہ میں اس مشن کے دوران اس کے پاس اس کی کوٹھی میں ٹھہروں اس لئے مجھے معلوم ہے“...... مادام سوزین نے کہا۔

”اوکے پھر پہلے ہمیں اس بات کی تصدیق کرنا پڑے گی کہ تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے یا نہیں۔ اس کے بعد تمہارے متعلق فیصلہ ہو سکتا ہے۔ کیوں مس جولیا“...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

”جو کچھ اس نے بتایا ہے اس کے بعد تو اس کے زندہ رہنے کا کوئی سکوپ ہی باقی نہیں رہتا۔ یہ تو یہاں سے رہا ہوتے ہی سیدھی اس کے پاس پہنچے گی اور پھر اسے ہمارے متعلق تمام تفصیلات بتا دے گی۔ اس لئے اس کی موت اب ہماری بقا کے لئے ضروری ہے اور میں اسے زندہ نہیں چھوڑ سکتی۔ سوری مادام سوزین“...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریوالور کا رخ سیدھا کیا اور دوسرے لمحے ایک دھماکے کے ساتھ ہی مادام سوزین

کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کا راڈز میں جکڑا ہوا جسم بری طرح تڑپنے لگا۔

"تم نے جس سفاکی سے ڈاکٹر رونالڈ کو ہلاک کیا تھا اس کے بعد تم کسی ہمدردی کی مستحق نہیں تھی مادام سوزین"...... جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے دھماکے کے ساتھ ہی گولی سیدھی مادام سوزین کے دل میں پیوست ہوگئی اور اس کے ساتھ ہی اس کا پھڑکتا ہوا جسم ساکت ہوگیا۔

"آؤ اب یہاں سے نکل چلیں"...... جولیا نے مڑتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اب اتنی جلدی کیا ہے۔ اب یہ لاش تو تمہارے خلاف کوئی سازش نہیں کر سکتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ زندہ رہ کر اس نے کیا کر لینا تھا"...... جولیا نے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا۔

"وہی جس کے خوف سے تم نے اسے ہلاک کیا ہے۔ میرا مطلب ہے جذبہ رقابت"...... عمران نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"تمہیں نجانے اپنے متعلق کیا غلط فہمی ہوگئی ہے۔ ہر وقت الٹی سیدھی بکواس کرتے رہتے ہو۔ نانسنس"...... جولیا نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

بارٹن اپنے دفتر میں نہایت بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ اسے مادام سوزین کی کال کا شدت سے انتظار تھا کیونکہ مادام سوزین نے اسے بتایا تھا کہ وہ کل صبح عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اس کے دفتر میں پہنچا دے گی لیکن اب دوپہر ہونے کے قریب آ گئی تھی لیکن لاشیں تو ایک طرف مادام سوزین کی طرف سے کال تک نہ آئی تھی اس لئے اس نے ٹیری کو کال کر کے اسے کہہ دیا تھا کہ وہ مادام سوزین سے رابطہ کر کے معلوم کرے کہ کیا ہوا ہے اور پھر اسے بتائے لیکن ٹیری کا ابھی تک کوئی جواب نہ آیا تھا۔ وہ اسی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی اور بارٹن نے مڑ کر تیزی سے رسیور اٹھا لیا۔

"بارٹن بول رہا ہوں"...... بارٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹیری کی کال ہے باس"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ بات کراؤ''...... بارٹن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''ہیلو باس۔ میں ٹیری بال رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ٹیری کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ سوزین کیا کر رہی ہے''...... بارٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

''باس۔ ایک بیڈ نیوز ہے''...... دوسری طرف سے ٹیری نے کہا۔

''بیڈ نیوز۔ کیا مطلب۔ کیا ہے بیڈ نیوز''...... بارٹن نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''مادام سوزین اپنے ساتھیوں سمیت ہلاک ہو چکی ہے''۔ دوسری طرف سے ٹیری کی آواز سنائی دی تو ایک لمحے کے لئے تو بارٹن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن بالکل بند ہو گیا ہو اس کے کان سائیں سائیں کرنے لگے تھے۔

''ہیلو باس۔ کیا آپ لائن پر ہیں''...... چند لمحوں بعد ٹیری کی آواز دوبارہ سنائی دی تو بارٹن بے اختیار اچھل پڑا۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا ہو۔

''کک کک۔ کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ کیا کہہ رہے ہو''...... بارٹن نے جھرجھری لیتے ہوئے بے اختیار حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''میں درست کہہ رہا ہوں باس۔ میں نے خود مادام سوزین اور اس کے چھ خاص ساتھیوں کی لاشیں پولیس ہیڈکوارٹر میں جا کر دیکھی ہیں اور مجھے ذاتی طور پر بھی مادام سوزین کی موت کا بے حد صدمہ ہوا ہے کیونکہ وہ میری بہترین دوست تھی''...... ٹیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا سوزین کو عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہلاک کیا ہے''...... بارٹن نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ اب حیرت کے اچانک جھٹکے سے نکل آیا تھا۔

''یس باس۔ جو معلومات میں نے حاصل کی ہیں مادام سوزین اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں پولیس کو جس جگہ سے ملی ہیں وہ جگہ مادام سوزین کا کورسن میں خفیہ ہیڈکوارٹر تھا۔ اس کے نیچے ایک بڑا تہہ خانہ ہے جسے ٹارچنگ روم کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ وہاں مادام سوزین کی لاش راڈز والی کرسی پر جکڑی ہوئی پولیس کو ملی ہے جبکہ اس کے ساتھیوں میں سے دو کی لاشیں اس تہہ خانے سے اور باقی چار کی لاشیں اوپر ہیڈکوارٹر کے ایک کمرے میں ملی ہیں اور ان سب کو گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے اور پولیس کے مطابق جس کمرے میں مادام سوزین اور اس کے دو ساتھیوں کی لاشیں ملی ہیں وہاں سے ایک یونیورسٹی کے ڈاکٹر رونالڈ کی بھی گولیوں سے چھلنی لاش ملی ہے اور باس اس ڈاکٹر رونالڈ کا تعلق لارڈ الیگزینڈر سے تھا''...... ٹیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ اس احمق عورت نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اغوا کیا اور انہیں اپنے اس ہیڈکوارٹر میں لے آئی اور پھر وہ پوچھ گچھ کے چکر میں پڑ گئی اس لئے اس نے مجھے کال کر کے مجھ سے پوچھا تھا کہ میں کرنل زارگ سے کنفرم کروں کہ کیا ڈاکٹر رونالڈ کے ذریعے کرنل زارگ کی کسی سے ملاقات طے ہوئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران نے اسے چکر دے دیا تھا اور پھر انہوں نے اپنی کارکردگی سے پچویشن بدل دی اور سوزین اور اس کے ساتھی مارے گئے۔ ڈاکٹر رونالڈ کو یقیناً سوزین نے ہلاک کیا ہوگا۔ ویری بیڈ“...... بارٹن نے اپنے طور پر تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

”یس باس۔ آپ کی بات درست ہے۔ آپ ایسا کریں کہ مجھے اجازت دے دیں کہ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے خلاف کام کروں۔ پھر دیکھیں کہ یہ لوگ کس طرح مارے نہیں جاتے“...... ٹیری نے کہا۔

”نہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی تمہارے بس کی بات نہیں ہیں۔ میں یہاں سے نیا گروپ بھیجتا ہوں“...... بارٹن نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”لیکن باس......“ ٹیری نے احتجاج کرنے والے انداز میں کہا۔

”جو میں کہہ رہا ہوں اس پر عمل کرو سمجھے۔ میں احمق نہیں

ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم اب تک کیا کر چکے ہو اور کیا نہیں۔ تم فوراً ساتھیوں سمیت واپس آ جاؤ“...... بارٹن نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

”ہونہہ۔ احمق عورت۔ خود اعتمادی کے چکر میں ماری گئی۔ نانسنس“...... بارٹن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

”اب کیا کروں۔ کسے اس مشن پر بھیجوں جو عمران اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ بھی کر سکے اور انہیں ہلاک بھی کر سکے“...... بارٹن نے سوچنے کے سے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

”مجھے اپنے سیکشن کو عمران کے مقابلے پر لانے کی بجائے اسی طرح کسی اور گروپ کو اس کے مقابلے پر لانا چاہئے لیکن یہاں ایسا کون سا گروپ ہو سکتا ہے جو عمران اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ کرنے کی اہلیت رکھتا ہو“...... بارٹن نے سوچتے ہوئے کہا اور پھر اچانک اس کے ذہن میں جھماکا سا ہوا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”اوہ اوہ۔ اب میں دیکھوگا کہ یہ عمران کیسے بچتا ہے“۔ بارٹن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا اور فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”یس۔ سپر کلب“...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں بارٹن بول رہا ہوں۔ انتھونی سے بات کراؤ"...... بارٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس اس وقت میٹنگ میں مصروف ہیں جناب۔ آپ دس منٹ بعد دوبارہ فون کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے"...... بارٹن نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے چند لمحوں تک ہاتھ کریڈل پر رہنے دیا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لیس۔ سپر کلب"...... وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"بارٹن بول رہا ہوں۔ دس منٹ کی بجائے میں نو منٹ بعد کال کر لوں تو میری بات ہو سکے گی"...... بارٹن نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بارٹن مسکرا دیا کیونکہ یہ سب کچھ خصوصی کوڈ تھا۔

"ہیلو۔ انتھونی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک نرم سی آواز سنائی دی۔

"بارٹن بول رہا ہوں انتھونی۔ کیا تم ابھی اور اسی وقت میرے ہیڈکوارٹر آ سکتے ہو"...... بارٹن نے کہا۔

"کیوں نہیں آ سکتا۔ ضرور آ سکتا ہوں اگر کہو تو سر کے بل چل کر آ سکتا ہوں"...... دوسری طرف سے اسی طرح نرم لیکن شوخ لہجے میں کہا۔

"تو پھر آ جاؤ"...... بارٹن نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے

فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے چھوڑا تو بٹن جو پہلے اندر تھا باہر نکل آیا۔ اس کے ساتھ ہی بارٹن نے کریڈل کو دو تین بار پریس کیا۔

"لیس باس"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔انتھونی

"سنو۔ انتھونی آ رہا ہے اسے فوراً میرے آفس تک پہنچا دینا"۔ بارٹن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"لیس کم اِن"...... بارٹن نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد لیکن چوڑے جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر گہرے رنگ کا ایک انتہائی قیمتی کپڑے کا سوٹ تھا۔

"آؤ انتھونی۔ یقین کرو میں تمہارا بڑی شدت سے منتظر تھا"...... بارٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری کال پر سارے کام چھوڑ کر آیا ہوں۔ خیریت ہے۔ تمہارے لہجے میں پریشانی تھی۔ کیا بات ہو گئی ہے"...... انتھونی نے میز کے دوسری طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مجھے ایک بہت بڑی پریشانی کا سامنا ہے بلکہ یوں سمجھو کہ اس وقت میری عزت داؤ پر لگ چکی ہے اور میں نے ہر طرف سے مایوس ہو کر تمہیں کال کیا ہے"...... بارٹن نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ ایسی کیا بات ہوئی ہے۔ مجھے بتاؤ۔ میرے ہوتے ہوئے تمہیں پریشانی نہیں ہونی چاہئے"...... انتھونی نے چونک کر کہا تو بارٹن نے شروع سے لے کر ٹیری کی کال تک کے تمام واقعات تفصیل سے بتا دیئے۔

"سوزین ماری جا چکی ہے۔ اوہ ویری سیڈ"...... انتھونی نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مجھے بھی اس کی موت پر بے حد افسوس ہوا ہے۔ میں نے اسے سمجھایا بھی تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی قسم کی مہلت دینے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اس کی حد سے بڑھی ہوئی خود اعتمادی نے اسے مروا دیا۔ عمران کو تو بس تھوڑا سا موقع چاہئے ہوتا ہے اور وہ سچویشن بدل لیتا ہے وہ ایسا ہی انسان ہے۔ اسی لئے وہ دنیا کا خطرناک ایجنٹ کہلاتا ہے"...... بارٹن نے کہا۔

"میں جانتا ہوں اسے۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو وہ واقعی انتہائی شاطر ذہن کا آدمی ہے۔ تو تم اب کیا چاہتے ہو"...... انتھونی نے کہا۔

"میں اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرانا چاہتا ہوں"...... بارٹن نے کہا۔

"میں تمہارا یہ کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ بارٹن۔ ایک تو تمہاری پریشانی دیکھتے ہوئے اور دوسری بات یہ کہ یہ کام ایکریمیا کے مفاد میں ہے"...... انتھونی نے کہا تو بارٹن کا چہرہ فرط مسرت

سے کھل اٹھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ بہت بہت شکریہ انتھونی۔ بس اب مجھے پوری طرح اطمینان ہو گیا ہے کیونکہ تم صلاحیتوں کے لحاظ سے کسی طرح بھی اس عمران سے کم نہیں ہو"...... بارٹن نے کہا۔

"لیکن یہ کام میں اپنے انداز میں کروں گا۔ تمہیں شاید اس بات کا علم نہیں ہے کہ عمران میرا اچھا دوست ہے۔ میں خود جا کر عمران سے ملوں گا اور اس پر ظاہر کروں گا کہ میں کسی اور مشن پر یہاں آیا ہوں۔ پھر میں عمران یا اس کے کسی ساتھی کے جسم میں اپنا ایک مخصوص آلہ فٹ کر دوں گا پھر عمران اور اس کے ساتھی جو کچھ کریں گے وہ میرے نوٹس میں رہے گا۔ میں عمران پر یہ ظاہر نہیں کروں گا کہ میرا کوئی تعلق تم سے یا ڈارک ہارٹ سے ہے اور نہ تم نے اس دوران مجھ سے کسی قسم کا کوئی رابطہ کرنا ہے"...... انتھونی نے کہا۔

"جیسے تم کہو گے ویسے ہی ہو گا لیکن مجھے بس کامیابی چاہئے"...... بارٹن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہارا یہ مشن مکمل ہو جائے گا"...... انتھونی نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ بارٹن بھی اٹھا اور پھر اس نے ایک بار پھر انتھونی کا شکریہ ادا کیا اور انتھونی تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا تو بارٹن ایک طویل سانس لے کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

انتھونی ایکریمیا کی ایک طاقتور سرکاری ایجنسی ریڈ اسکائی کا چیف رہ چکا تھا لیکن اس نے جلد ہی ایجنسی سے ریٹائرمنٹ لے لی تھی اور پھر اس نے اپنا ایک سپیشل گروپ تشکیل دیا تھا جو صرف اس کی ذات کے لئے ہی کام کرتا تھا اور وہ انتھونی گروپ تھا جسے انتھونی غیر سرکاری کاموں کے لئے استعمال کرتا تھا اور ظاہر ہے اس گروپ کے ذریعے اس کا مقصد دولت کمانا ہی تھا اور انتھونی نے واقعی بے پناہ کارنامے سرانجام دیئے تھے۔

انتھونی فیلڈ میں خود بھی کام کرتا تھا۔ اس لئے ذاتی لحاظ سے بھی اس کے بے شمار کارنامے مشہور تھے۔ اس کے پاس انتہائی ٹرینڈ اور منجھے ہوئے ایجنٹوں کا ایک پورا گروپ تھا۔ اس کے متعلق مشہور تھا کہ انسان کا پیچھا موت کا فرشتہ تو چھوڑ سکتا ہے لیکن انتھونی جس کے پیچھے لگ جائے اسے اس کے ہاتھوں کوئی نہیں بچا سکتا۔ مادام سوزین کے اس طرح مارے جانے کے بعد اس نے اس لئے ٹیری اور اس کے گروپ کو واپس بلا لیا تھا کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ انہیں عمران کے مقابل لانے کا مطلب سوائے ان کو موت کے منہ میں دھکیلنے کے اور کچھ نہیں ہے جبکہ انتھونی اس معاملے میں بہترین چوائس تھا اور انتھونی اس کا گہرا دوست تھا لیکن لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ انتھونی کی ڈیمانڈ اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ نہ ہی حکومت نے اسے پیمنٹ کرنا تھا اور نہ وہ ذاتی طور پر اس قابل تھا کہ اسے پیمنٹ کر سکے لیکن انتھونی نے جس طرح بغیر کسی ڈیمانڈ کے کام

کرنے کی حامی بھر لی تھی اس سے اسے بے پناہ خوشی ہوئی تھی اور وہ انتھونی کے اس رویے سے بے حد متاثر ہوا تھا کہ وہ ایکریمیا کے مفادات کے لئے بلا معاوضہ کام کرنے کے لئے تیار ہو گیا تھا اور اب اسے مکمل یقین تھا کہ انتھونی کے ہاتھوں عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی صورت میں زندہ نہ بچ سکیں گے۔ وہ انہیں ڈھونڈ بھی لے گا اور ان کا شکار کھیلتے ہوئے مادام سوزین کی طرح حماقت کا بھی ثبوت نہ دے گا اس لئے جلد ہی انتھونی اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت کی خبر سنائے گا اس لئے اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل سے بات کرائیں۔ میں انتھونی بول رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"مائیکل ہی بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"سائیکل۔ حیرت ہے کیا اب سائیکل بھی بولنے لگ گئی ہے مسٹر مائیکل عرف پرنس آف ڈھمپ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ دوسری طرف سے آنے والی آواز اور نام سن کر عمران بولنے والے کو پہچان گیا تھا۔ یہ شخص انتھونی ایکریمیا کی کسی خفیہ دفاعی ایجنسی ریڈ اسکائی کا چیف تھا اور عمران سے اس کا کئی بار ٹکراؤ ہو چکا تھا۔ چونکہ یہ شخص طبیعت اور مزاج کا کافی زندہ دل اور خوش باش تھا اس لئے عمران کی اس سے دوستی ہو

گئی تھی لیکن پھر اس کے ایجنسی کی سربراہی سے ریٹائر ہونے کے بعد اس سے رابطہ ختم ہو گیا تھا اور اب کافی طویل عرصے بعد اس کی آواز عمران نے سنی تھی۔

"اچھا تو ریٹائرمنٹ کے بعد سائیکل کی آواز پہچاننے لگ گئے ہو ورنہ پہلے تو ٹرکوں کی آواز بھی تمہیں سنائی نہ دیتی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے انتھونی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایسا ہی سمجھ لو۔ اچھا یہ بتاؤ کہ تم یہاں کیا کسی خاص مشن پر آئے ہوئے ہو جو اس طرح چھپ کر ہوٹل کے کمرے میں بیٹھے ہو"...... انتھونی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مشن تو واقعی بڑا خاص الخاص تھا لیکن اب تم سے بات کرنے کے بعد عام ہو گیا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو دوسری طرف سے انتھونی ایک بار پھر زور دار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"ارے وہ کیوں۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ میں نے تو سوچا تھا چلو تجدید دوستی ہی ہو جائے۔ میں بھی اتفاق سے یہاں کورسن میں آیا ہوا تھا۔ لیکن اگر میری کال سے تمہارے مشن میں کوئی گڑبڑ ہونے کا خدشہ ہے تو پھر مجھے واقعی مائیکل سے ہی ملنا ہے"...... انتھونی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"گڑبڑ صرف اتنی ہوئی ہے کہ میں نے شتر مرغ کی طرح

گردن ریت میں دبائی ہوئی تھی اور یہ سمجھ رہا تھا کہ مجھے کوئی نہیں دیکھ رہا لیکن تمہاری کال آنے کے بعد مجھے مجبوراً گردن باہر نکالنا پڑی ہے اور یہ اچھا ہوا ہے۔ ریت خاصی گرم تھی ورنہ شاید میرا چہرہ ہی جھلس جاتا''...... عمران نے جواب دیا تو انتھونی بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

''او کے۔ پھر میں آ رہا ہوں مرغ مسلم کھانے کے لئے۔ امید ہے تم مایوس نہیں کرو گے''...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا اور عمران بھی اس کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور صفدر اور کیپٹن شکیل اندر داخل ہوئے۔

''عمران صاحب۔ کرنل رچرڈسن اس رہائش گاہ سے غائب ہو چکا ہے۔ ہم نے کنفرمیشن کر لی ہے''...... صفدر نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''کیسے معلوم ہوا''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''جس کوٹھی کا پتہ مادام سوزین نے بتایا تھا اس میں کچھ لوگ واقعی رہتے تھے لیکن پھر ہمارے ریڈ کرنے سے پہلے ہی وہ اسے خالی کر گئے تھے''...... صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو عمران کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں چونک پڑے۔

''یس کم اِن''...... عمران نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد لیکن چوڑے جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر نیلے رنگ کا انتہائی قیمتی کپڑے کا اور جدید تراش کا سوٹ تھا۔ اس کی آنکھوں پر سرخ شیشوں والی گاگل تھی۔

''آ ؤ انتھونی۔ واقعی بڑے طویل عرصے بعد ملاقات ہو رہی ہے لیکن تم شاید کسی چھوٹی سی بند ڈبیا میں رہے ہو کہ تم میں معمولی سی تبدیلی بھی نہیں آئی''...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل بھی کھڑے ہو گئے۔

''تم بھی ابھی تک بوڑھے نہیں ہوئے ہو''...... انتھونی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران اور انتھونی دونوں ہی بے اختیار ہنس پڑے۔ پھر ان دونوں نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا۔

''یہ میرے ساتھی ہیں صفدر سعید اور کیپٹن شکیل اور یہ انتھونی ہے ریڈ اسکائی ایجنسی کا ریٹائرڈ چیف''...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''انتھونی کے لئے جوس منگوا لو''...... عمران نے صفدر سے کہا۔

''آپ لوگ گپ شپ کریں۔ ہم آ رہے ہیں''...... صفدر نے دو گلاس جوس کا آرڈر انٹر کام پر دینے کے بعد عمران سے کہا اور پھر اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کیپٹن شکیل اس کے پیچھے تھا۔

''میں اس ہوٹل میں ایک دوست سے ملنے آیا تھا۔ اگر میں

تمہیں لفٹ بوائے سے مذاق کرتے ہوئے نہ دیکھ لیتا تو میں تمہیں نہ پہچان سکتا۔ لیکن اتفاق ہے اس وقت تمہارے اس قدر قریب موجود تھا اور تمہارا مخصوص انداز میں مذاق مجھے یاد تھا۔ چنانچہ جب میں نے تمہارا مذاق سنا تو میں نے کاؤنٹر سے معلوم کیا اور پھر تمہیں فون کیا“...... انتھونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس دوران ویٹر جوس کے گلاس لے آیا تو عمران نے ایک گلاس انتھونی کے سامنے رکھا اور دوسرا خود اٹھا لیا۔

”آج کل کیا کر رہے ہو“...... عمران نے جوس کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

”چور بھلا چوری کی عادت چھوڑ سکتا ہے۔ جو ساری عمر کیا ہے وہ اب بھی کر رہا ہوں۔ بس فرق یہ ہے کہ پہلے سرکاری طور پر تنخواہ ملتی تھی اب معاوضہ ملتا ہے لیکن اپنی مرضی کا“...... انتھونی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران بھی مسکرا دیا۔

”ڈارک ہارٹ کے چیف کرنل رچرڈسن سے بھی کبھی ملے ہو“...... عمران نے کچھ سوچ کر اس سے مخاطب ہو کر کہا تو انتھونی بے اختیار ہنس پڑا۔

”ہاں کئی بار ملاقات ہوئی ہے۔ وہ خاصا ذہین اور تیز آدمی ہے“...... انتھونی نے جواب دیا۔

”پھر تو تم اس تک میرا ایک پیغام پہنچا سکتے ہو“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تمہارا پیغام۔ کیا مطلب۔ یہاں بیٹھے بیٹھے تم خود فون پر پیغام دے دو۔ نمبر میں بتا دیتا ہوں“...... انتھونی نے کہا۔

”نہیں پھر وہ بھی تمہاری طرح میرے مخصوص انداز کے مذاق کو پہچاننا شروع کر دے گا“...... عمران نے جواب دیا تو انتھونی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

”اوہ۔ یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ بتاؤ کیا پیغام ہے“...... انتھونی نے ہنستے ہوئے کہا۔

”صرف اتنا کہہ دینا کہ ڈارک ہارٹ کو اس قدر نیچے نہ لے آؤ کہ مادام سوزین جیسی تھرڈ کلاس عورت ڈارک ہارٹ کا انتخاب بن جائے“...... عمران نے کہا تو انتھونی بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ سوزین۔ کیا تم اسے جانتے ہو۔ کیا ڈارک ہارٹ نے اسے کوئی مشن دیا ہے“...... انتھونی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”ہاں اور اب تم خود بتاؤ کہ مادام سوزین اس پائے کی عورت تھی کہ ڈارک ہارٹ اسے مشن دیتی“...... عمران نے کہا۔

”ہونہہ۔ اب میں ساری بات سمجھ گیا ہوں۔ آئی ایم سوری عمران۔ میں اس چکر میں نہیں الجھنا چاہتا اس لئے تمہارا پیغام نہیں پہنچا سکتا“...... انتھونی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”کیا سمجھ گئے ہو“...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”تمہاری یہاں موجودگی ڈارک ہارٹ کے خلاف کسی مشن کے

سلسلے میں ہے اور ڈارک ہارٹ نے تمہارے خلاف اپنے ریڈ سیکشن کو ایکٹیو کر رکھا ہے جس کا باس بارٹن ہے۔ ویسے یہ بات واقعی حیران کن ہے کہ بارٹن نے تمہارے خلاف مادام سوزین کو ہائر کیا ہے حالانکہ میرا خیال ہے کہ وہ تمہیں اچھی طرح جانتا ہے۔ اب چونکہ یہ بات سامنے آ گئی ہے اب میرا اس تک پیغام پہنچانے کا مطلب ہے کہ میں خود بھی اس میں ملوث سمجھا جاؤں اس لئے آئی ایم سوری''...... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مادام سوزین اور اس کا گروپ ختم ہو گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ بارٹن اب کوئی نیا گروپ ہائر کر رہا ہو گا یا کر چکا ہو گا کیونکہ شروع سے اب تک نجانے اس نے کتنے گروپ یکے بعد دیگرے ہائر کئے ہیں۔ میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ وہ جو گروپ بھی ہائر کرے کم از کم ریڈ اسکائی کے معیار کا تو کرے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میرا تعلق چونکہ سرکاری ریڈ ایجنسی سے رہا ہے اور تمہارا ڈارک ہارٹ سے کوئی سلسلہ ہو تو میں درمیان میں کیسے آ سکتا ہوں۔ مجھے ڈارک ہارٹ سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میرا اپنا کام ہے''...... انتھونی نے کہا۔

''تو پھر اپنی خدمات پیش کرو ڈارک ہارٹ کو۔ کم از کم کام کرنے کا تو لطف آئے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو انتھونی نے بے اختیار دونوں کان پکڑ لئے۔

''ارے باپ رے۔ ایسا سوچنا بھی مت۔ میری توبہ بلکہ میرے باپ کی بھی توبہ کہ تمہارے مقابلے میں آؤں۔ میں جب ریڈ اسکائی کا انچارج تھا تو میری شعوری طور پر کوشش یہی ہوتی تھی کہ تمہارے یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل میرے پاس کوئی کام نہ ہو۔ بے شمار بار ایسے مواقع آئے تو میں نے صاف انکار کر دیا اور اب جبکہ میں آزاد ہو چکا ہوں تو اب مجھے کیا ضرورت ہے شیر کے منہ میں سر ڈالنے کی''...... انتھونی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''اوکے۔ بہرحال اچھا ہوا کہ تم سے ملاقات ہو گئی۔ میرے پاس بھی تمہارے لئے ایک کام موجود ہے''...... عمران نے کہا۔

''تمہارے پاس میرے لئے کام۔ کیا مطلب۔ کون سا کام ہے''...... انتھونی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کی تلاش ہے جس کے بارے میں تم یقیناً جانتے ہو گے''...... عمران نے جواب دیا تو انتھونی بے اختیار ہنس پڑا۔

''سوری عمران میں یہ کام نہیں کر سکتا۔ میرا ایک اصول ہے کہ میں سرکاری معاملات میں مداخلت نہیں کرتا''...... انتھونی نے صاف لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اچھا اصول ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب مجھے اجازت۔ میرا خیال ہے اب تم سے اس وقت تک

ملاقات نہیں ہونی چاہئے جب تک تم اپنے مشن سے فارغ نہ ہو جاؤ۔ ورنہ بارٹن کو اطلاع مل گئی تو اس نے یہی سمجھنا ہے کہ میں تمہاری مدد کر رہا ہوں اور میں نے ایکریمیا میں بہرحال رہنا ہے اس لئے گڈ بائی''...... انتھونی نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ کمرے سے باہر چلا گیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے فون ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''گرین فیلڈ کارپوریشن''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ رافٹ سے بات کراؤ''۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ رافٹ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں''...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ حکم فرمائیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''تمہارے لئے ایک کام نکل آیا ہے رافٹ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ میری خوش قسمتی ہے پرنس کہ آپ نے مجھے کام کے لئے منتخب کیا ہے''...... دوسری طرف سے رافٹ نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''ریڈ اسکائی کے سابق چیف انتھونی کو تو تم جانتے ہو''۔ عمران نے کہا۔

''ہاں۔ وہ آج کل یہاں کورسن میں ہی ہے''...... رافٹ نے جواب دیا۔

''گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ واقعی تم اب کام کے آدمی بن چکے ہو۔ بہرحال انتھونی یہاں ہوٹل میں مجھ سے ملنے آیا تھا۔ تم ایسا کرو کہ اسے اس انداز میں چیک کرو کہ یہ معلوم ہو سکے کہ اس کا یہاں مشن کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''آپ سے ملاقات سے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ لامحالہ وہ آپ کے خلاف کام نہیں کر رہا''...... رافٹ نے کہا۔

''انتھونی بے حد ذہین اور جہاندیدہ آدمی ہے۔ لیکن اس کا جو بھی ٹاسک ہے وہ بہرحال ہمارے آڑے ضرور آئے گا اس لئے میں اس کے اصل ٹاسک کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''پرنس۔ اگر وہ کسی بھی طرح آپ کے خلاف کام کر رہا ہوتا تو لامحالہ وہ آپ سے ملنے سے گریز کرتا کیونکہ وہ آپ سے اچھی طرح واقف ہے۔ اسے معلوم ہے کہ آپ سے ملاقات کے بعد

آپ نے لامحالہ مشکوک ہو جانا ہے“...... رافٹ نے کہا۔

”ہوسکتا ہے کہ وہ ایسا ہی کرنا چاہتا ہو۔ مطلب ہے کہ وہ ہمیں مشکوک کرنا چاہتا ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس طرح وہ کھل کر کام کرنا چاہتا ہو۔ ویسے میرا ایک آئیڈیا ہے کہ وہ یہاں ہمارے خلاف براہ راست کام کرنے آیا ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے یہ کام مادام سوزین کا گروپ کر رہا تھا جو ختم ہو گیا ہے اور اس کے بعد اچانک انتھونی سامنے آ گیا ہے“...... عمران نے کہا۔

”ایسا ہے تو پھر زیادہ آسانی سے معلوم ہو جائے گا۔ بہرحال آپ فکر نہ کریں۔ یہ کام میرے ذمہ رہا۔ میں جلد ہی آپ کو فائنل رپورٹ دوں گا“...... رافٹ نے کہا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو صفدر اور کیپٹن شکیل جولیا اور تنویر چاروں اندر داخل ہوئے۔

”صفدر بتا رہا تھا کہ ریڈ اسکائی کا کوئی سابق چیف انتھونی یہاں آیا تھا“...... جولیا نے اندر داخل ہوتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”لیکن اس نے تمہیں پہچانا کیسے تھا۔ کیا تم نے اسے خود بلایا تھا“...... جولیا نے کہا۔ وہ سب اب کرسیوں پر بیٹھ چکے تھے۔

”نہیں۔ بس اچانک اس کا فون آیا اور اس نے بتایا کہ وہ مجھے پہچان گیا ہے۔ میں خود حیران تھا کہ اسے کیسے علم ہو گیا لیکن پھر

اس نے خود ہی بتا دیا کہ وہ یہاں ہوٹل میں موجود تھا کہ میں نے اپنی عادت کے مطابق لفٹ بوائے کے ساتھ مذاق کیا تو وہ پہچان گیا کہ پرنس آف ڈھمپ یہاں پر چھپا بیٹھا ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا کے ساتھ ساتھ دوسرے ساتھی بھی ہنس پڑے۔

”پھر اس میک اپ کا فائدہ۔ اگر تم مذاق کرنے سے باز نہیں آ سکتے“...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

”اب کیا کروں۔ عادت سی پڑ گئی ہے“...... عمران نے جواب دیا تو کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

”عمران صاحب۔ اب ہم بلیک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کو کیسے تلاش کریں گے۔ ہم کسی طرح ہیڈ کوارٹر تک پہنچ جائیں اور وہاں سے اینٹی میزائل فارمولا واپس لا سکیں۔ اس کے لئے آپ نے کیا لائحہ عمل سوچا ہے“...... صفدر نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ لائحہ عمل خود چل کر ہمارے پاس آ گیا ہے“...... عمران نے جواب دیا تو سب ساتھی اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

”کیا مطلب۔ کیا یہ انتھونی اب ہمارے خلاف کام کرے گا“...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”ہمارے خلاف وہ کام نہیں کرے گا۔ ہمیں اس کے خلاف کرنا پڑے گا لیکن ابھی معاملات کنفرم نہیں ہیں۔ میں نے پاکیشیا سیکرٹ

سروس کے چیف کی ایک خاص ٹپ پر یہاں کے ایک گروپ کے ذمے یہ کام لگایا ہے اس کی کال آنے پر معاملات حتمی طور پر سامنے آئیں گے''...... عمران نے جواب دیا۔

''میرا خیال ہے کہ تم خود ابھی تک واضح نہیں ہو''...... جولیا نے کہا۔

''ظاہر ہے میں میک اپ میں ہوں۔ واضح کیسے ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''یہ آخر تمہیں کیا ہوتا ہے۔ اچھی بھلی گفتگو کرتے کرتے یکلخت پٹڑی سے اتر جاتے ہو''...... جولیا نے جھلا کر کہا۔

''پٹڑی ہی ٹیڑھی ہو جاتی ہے۔ اب بتاؤ میرا اس میں کیا قصور ہے''...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا۔

''مس جولیا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں واپس چلا جاؤں''...... اچانک خاموش بیٹھا ہوا تنویر بے اختیار بول پڑا تو سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

''ارے واہ۔ نیکی اور پوچھ پوچھ''...... جولیا کے بولنے سے پہلے ہی عمران بول پڑا اور سب ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑے۔

''میں تم سے بات نہیں کر رہا۔ مس جولیا سے بات کر رہا ہوں''...... تنویر نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب۔ یہ تمہیں واپس جانے کا خیال کیوں آ گیا''۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

''سارا کام تو عمران نے ہی کرنا ہے اس لئے اب ہم نے کیا کرنا ہے یہاں بیٹھ کر''......تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''......عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

''رافٹ بول رہا ہوں پرنس''...... دوسری طرف سے رافٹ کی آواز سنائی دی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

''کیا ہوا۔ اتنی جلدی تو تمہاری کال آنے کی مجھے توقع نہ تھی۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے''......عمران نے کہا۔

''اتفاقاً کام جلدی ہو گیا ہے۔ انتھونی کے کلب میں ایک خاص آدمی سے رابطہ ہو گیا تھا اور اس سے حتمی طور پر معلومات مل گئی ہیں کہ انتھونی یہاں آپ اور آپ کے ساتھیوں کے خلاف کام کرنے کے لئے آیا ہے''...... رافٹ نے جواب دیا۔

''اس کی خدمات کس نے حاصل کی ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''ڈارک ہارٹ کے ریڈ سیکشن کے انچارج بارٹن نے۔ وہ اس کا گہرا دوست ہے۔ اسے بارٹن کی کال ملی تھی کہ وہ بے حد پریشان ہے جس پر انتھونی سارے کام چھوڑ کر اس کے پاس گیا اور پھر واپسی پر اس نے اپنے گروپ کو کال کر کے انہیں بتایا کہ انہوں

نے کوٹریس کر کے ختم کرنا ہے اور پھر وہ یہاں پہنچ گئے"۔ رافٹ نے جواب دیا۔

"کیا یہ حتمی معلومات ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ سو فیصد حتمی"...... رافٹ نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"اور کچھ"...... عمران نے کہا۔

"میں نے اس اینگل پر بھی معلومات حاصل کی ہیں کہ انتھونی نے آپ کے متعلق اپنے گروپ کو کیا ہدایات دی ہیں اور جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق آپ اور آپ کے ساتھیوں کے متعلق اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا ہے کہ وہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کی نگرانی کریں گے اور نہ ہی آپ لوگوں کو چھیڑیں گے۔ صرف اپنا ٹارگٹ کور کریں گے اور واپس چلے جائیں گے البتہ انتھونی نے انہیں کہا ہے کہ وہ آپ سے جا کر مل آئے گا تا کہ اگر ان کی یہاں موجودگی کے بارے میں آپ کو معلومات ملیں تو آپ اسے مشکوک نہ سمجھیں"...... رافٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے علم نجوم تو نہیں سیکھ لیا کہ اپنے آفس میں بیٹھے بیٹھے ایسی ٹاپ سیکرٹ معلومات اس قدر جلد اور اس قدر حتمی طور پر حاصل کر لیتے ہو"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رافٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"کم از کم آپ تو یہ بات نہ کریں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ

میں کس انداز میں کام کرتا ہوں"...... رافٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم تو تھا لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ تمہاری سپیڈ اس قدر تیز ہے"...... عمران نے کہا۔

"انتھونی آپ پر سوچ سمجھ کر ہاتھ ڈالے گا تا کہ آپ کا اور آپ کے ساتھیوں کا زندہ رہنے کا ایک فیصد بھی امکان نہ رہے۔ اس لئے آپ پوری طرح سے محتاط رہیں"...... رافٹ نے جواب دیا۔

"کیا ان کی نگرانی ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے پرنس۔ کیونکہ اتنا تو آپ بھی جانتے ہیں کہ انتھونی اور اس کے ساتھی کس قدر تیز لوگ ہیں وہ لامحالہ اپنی نگرانی کو چیک کر لیں گے اس کے بعد یقیناً وہ غائب ہو جائیں گے"...... رافٹ نے جواب دیا۔

"گروپ میں کتنے افراد شامل ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"انتھونی سمیت دس اور سب ہیون ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں"...... رافٹ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تھینک یو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تنویر۔ ساتھ والے دونوں کمروں کی کیا پوزیشن ہے"۔ عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دائیں اور بائیں طرف دونوں کمرے خالی ہیں"...... تنویر نے جواب دیا۔

"کیپٹن شکیل۔ تم دایاں کمرہ جا کر چیک کرو۔ سپیشل گائیگر لے جاؤ اور تنویر تم دوسرے کمرے کی چیکنگ کرو"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور تنویر اور کیپٹن شکیل دونوں اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"صفدر تم کمرے سے باہر کا خیال رکھو"...... عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر بھی اٹھ کر کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"جولیا تم عقبی کھڑکی کھول کر اس طرف کو چیک کرو"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا تمہیں خدشہ ہے کہ انتھونی یہاں ایسا کوئی انتظام کر کے گیا ہے کہ وہ ہمیں اس ہوٹل سمیت اُڑا دے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"انتھونی بے حد تیز آدمی ہے۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ وہ ہمارے لئے اس ہوٹل کو تباہ نہیں کرے گا بلکہ وہ اس بات کا انتظار کرے گا کہ ہم باہر کب آتے ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ رافٹ کو یہ ساری معلومات باقاعدہ فیڈ کی گئی ہوں"...... عمران نے کہا تو جولیا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے اب میں تمہارے خدشہ کو سمجھ گئی ہوں"...... جولیا نے کہا اور اٹھ کر عقبی کھڑکی کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے کھڑکی کھولی اور پھر سر باہر نکال کر اس نے نہ صرف دائیں بائیں بلکہ اوپر نیچے بھی چیکنگ کی۔

"اوہ۔ یہاں ایک ڈیوائس موجود ہے"...... اچانک جولیا کی آواز سنائی دی تو عمران تیزی سے اٹھا اور کھڑکی کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ دیکھو۔ یہ پانی کے پائپ کے ساتھ"...... جولیا نے سائیڈ میں پانی کے پائپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ واقعی چیکنگ لائن ہے۔ یہ وائس کیچر نہیں کال چیکر ہے۔ اس سے فون اور ٹرانسمیٹر کال چیک اور کیچ کی جا سکتی ہے۔ یہ اس بٹن سے رسیور میں کال ٹرانسفر ہوتی ہے جسے اگلے رسیور پر سنا اور چیک کیا جا سکتا ہے۔ اگر یہ بٹن یہاں پر موجود ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس کا کیچر رسیور کسی کھلی جگہ پر ہونا چاہئے اور کھلی جگہ چھت ہی ہو سکتی ہے۔ اوپر چھت پر جاؤ وہاں اس کا رسیور موجود ہو گا۔ تنویر کو ساتھ لے جاؤ"...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی تیزی سے مڑی اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ عمران نے کھڑکی بند کی اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ پندرہ منٹ بعد دروازہ کھلا اور جولیا اور تنویر اندر داخل ہوئے۔

"رسیور واقعی موجود تھا اور اسے انتہائی مہارت سے چھپا کر رکھا گیا تھا"...... جولیا نے ایک چھوٹا سا بٹن جسے اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا عمران کے سامنے میز پر رکھ دیا۔ عمران نے اسے اٹھایا اور پھر اسے بغور دیکھنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ اسے الٹ پلٹ کر دیکھتا رہا۔

''ٹھیک ہے۔ اسے لے جا کر دوبارہ جوڑ دو''...... عمران نے بٹن کو واپس جولیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا یہ کام نہیں کر رہا''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ میں اس کی کارکردگی سمجھ گیا ہوں۔ میں اب انتھونی کی چال براہ راست اسی پر الٹنا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''مجھے دو۔ میں جا کر جوڑ آتا ہوں''...... تنویر نے کہا اور جولیا کے ہاتھ سے وہ بٹن لے کر وہ تیزی سے مڑا اور دروازے سے باہر چلا گیا جبکہ جولیا کرسی پر بیٹھ گئی۔

''اس قدر سر دردی کی کیا ضرورت ہے۔ اس انتھونی اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں اس طرح مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ ڈارک ہارٹ کسی اور گروپ کو سامنے لے آئے گی''...... عمران نے کہا اور جولیا خاموش ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد تنویر بھی واپس آ گیا۔

''میں نے اسے دوبارہ جوڑ دیا ہے''...... تنویر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دیا۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ اوور''...... عمران نے بار بار کال دینی شروع کر دی۔

''یس۔ ڈبل ٹو اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ایک ایسی آواز سنائی دی جیسے بولنے والے نے اپنے منہ سے سیٹی رکھی ہوئی ہو۔

''ڈبل ٹو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سیکنڈ گروپ گرین سنیکس تمہارے پاس پہنچا ہے یا نہیں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''یس پرنس۔ گرین سنیکس میرے پاس پہنچ گئے ہیں اور میں نے انہیں محفوظ ٹھکانے تک پہنچا بھی دیا ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''سنو۔ تم جا کر بگ سنیک سے کہو کہ وہ انتہائی محتاط رہیں۔ کسی کو یہ علم نہیں ہونا چاہئے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا دوسرا گروپ گرین سنیکس کے نام سے کام کر رہا ہے اور وہ ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر پہنچ کر وہاں سے نہ صرف اینٹی میزائل فارمولا حاصل کرے گا بلکہ اس ہیڈ کوارٹر کو بھی تباہ کرے گا۔ ہم ظاہری طور پر سامنے رہیں گے جبکہ اصل کام سیکنڈ گروپ نے کرنا ہے۔ سمجھ گئے تم۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''یس پرنس۔ میں بگ سنیک کو آپ کا پیغام پہنچا دوں گا۔ اوور''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''اوور اینڈ آل''...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''تو تم یہ کال انتھونی تک پہنچانا چاہتے ہو۔ اس سے کیا فائدہ ہو گا''...... جولیا نے کہا۔

''اب انتھونی اور بلیک ہارٹ کو ہم سے زیادہ سیکنڈ گروپ کی فکر لاحق ہو جائے گی۔ انہیں پتہ چل جائے گا کہ ہم تو صرف بردکھاوے کے لئے آئے ہیں جبکہ دلہن لینے کوئی اور بھی پہنچا ہوا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''گڈ۔ اچھا آئیڈیا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آئی۔ کیا گڈ آئیڈیا ہے''۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''عمران کا مطلب ہے کہ وہ انتھونی اور بلیک ہارٹ کو ان چکروں میں الجھا دے گا کہ جیسے یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دو گروپ کام کر رہے ہیں۔ ہمارا گروپ محض سامنے رہنے کے لئے یہاں موجود ہے جبکہ ڈارک ہارٹ ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنا اور وہاں سے فارمولا حاصل کرنا سیکنڈ گروپ کی ذمہ داری ہے۔ اس گروپ کے سامنے آتے ہی انتھونی اور بلیک ہارٹ کی ہم سے توجہ کم ہو جائے گی اور وہ سیکنڈ گروپ کی تلاش میں لگ جائیں گے''...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا ضرورت ہے یہ سارا چکر چلانے کی۔ ہمیں معلوم ہے کہ وہ ہیون ہوٹل میں اپنے ساتھیوں سمیت موجود ہے۔ ابھی چل کر معاملہ ختم کر دیتے ہیں''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس وائس ریکارڈر کے مل جانے کے بعد بھی تم یہی سوچ

رہے ہو کہ وہ ہیون ہوٹل میں ہی موجود ہوں گے۔ عمران کا خیال درست ہے۔ رافٹ کو باقاعدہ معلومات فیڈ کی گئی ہیں۔ اس کال کے بعد یہ پتہ چل جائے گا کہ انتھونی ہمارے خلاف کام کر رہا ہے یا نہیں۔ اگر وہ ہمارے خلاف متحرک ہے تو وہ یقیناً اس جگہ ریڈ کرنے کی کوشش کرے گا جہاں عمران نے کال کیا ہے''...... جولیا نے کہا تو تنویر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''حیرت ہے۔ تم بھی اب عمران کی طرح گہری باتیں سوچنے لگ گئی ہو تو کیا یہاں ہمارے ساتھ واقعی کوئی سیکنڈ گروپ بھی کام کر رہا ہے''...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''ظاہر ہے۔ کوئی تو ہے جسے عمران نے کال کیا ہے ورنہ یہ انتھونی کے لئے ایسا جال نہ پھیلاتا''...... جولیا نے کہا۔

''اگر ہمارا کوئی سیکنڈ گروپ ہے تو پھر عمران نے اسے خطرے میں ڈال دیا ہے۔ انتھونی نے وہاں جاتے ہی اس گروپ پر چڑھائی کر دی تو وہ گروپ یقیناً اس کے ہاتھوں مارا جا سکتا ہے''...... تنویر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے عمران نے حفاظت کے لئے یہ سیٹ اپ بنایا ہو تاکہ دشمنوں کو سیکنڈ گروپ کے چکروں میں الجھایا جا سکے اور ہمارا کام آسان ہو جائے''...... جولیا نے کہا۔

''سچ مچ تم بھی عمران کے انداز میں باتیں کر رہی ہو جیسے اس

کی روح تم میں حلول کر گئی ہو“...... تنویر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”بڑی مشکل سے تو دعا منظور ہونے کا وقت قریب آ رہا ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

”منہ دھو رکھو“...... جولیا نے بے ساختہ کہا۔

”خالی منہ کہہ رہی ہو۔ کہو تو نہا دھو کر باقاعدہ وضو کر لیتا ہوں۔ ویسے بھی کہتے ہیں کہ نکاح کے وقت باوضو ہونا چاہئے۔ کیوں تنویر“...... عمران نے بھی اسی طرح بے ساختہ لہجے میں کہا تو اس بار جولیا کے ساتھ ساتھ تنویر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ اس کمرے میں انتھونی اپنے دو ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ کمرے میں ایک مستطیل شکل کی مشین میز پر رکھی ہوئی تھی جس کے سامنے کرسی پر انتھونی اور اس کے دو ساتھی موجود تھے۔ مشین کے درمیان میں دو اسکرینیں جن میں ایک بڑی اور ایک چھوٹی تھی۔ بڑی اسکرین پر عمران کے کمرے کا منظر نظر آ رہا تھا جس میں عمران کمرے میں اکیلا بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا۔ یہ کمرہ جس میں انتھونی اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا اس ہوٹل سے کچھ فاصلے پر موجود ایک چھوٹی سی رہائش گاہ کا تھا جسے انتھونی نے خاص طور پر ہائر کیا ہوا تھا۔ انتھونی عمران سے ملنے کے بعد سیدھا اس کمرے میں آیا۔ اس وقت عمران کسی رافٹ سے باتیں کرنے میں مصروف تھا اور اس کی گفتگو اس مشین سے نہ صرف نشر ہو رہی تھی بلکہ باقاعدہ ٹیپ بھی ہو رہی تھی۔

”باس۔ یہ رافٹ کون ہے“...... انتھونی کے ایک ساتھی نے

انتھونی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہاں کا مشہور آدمی ہے۔ انتہائی بااثر اور مخبری کا اونچے پیمانے پر دھندہ کرتا ہے۔ تمہاری طرح یہ بھی ایکریمین ہے لیکن طویل عرصے سے یہاں سیٹ ہے۔ میں نے پہلے ہی اس بات کا بندوبست کر رکھا ہے۔ مجھے معلوم تھا کہ عمران اس انداز میں معلومات حاصل کرتا ہے''...... انتھونی نے جواب دیا۔

''لیکن ہمیں اس سے کیا فائدہ ہو گا باس''...... پہلے آدمی نے پوچھا۔

''میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ عمران آخر اس ہوٹل میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ کیوں رکا ہوا ہے۔ اس کا مشن ڈارک ہارٹ کے خلاف ہے تو اسے اس طرح ظاہری حالت میں نہیں رہنا چاہئے تھا۔ یہ جس طرح سے خود کو ظاہری حالت میں دکھا رہا ہے اس پر مجھے شک ہے کہ یہ ضرور کوئی کھیل کھیل رہا ہے۔ اس کا کھیل کیا ہے اس کا پتہ لگانے کے لئے میں اسے ڈھیل دے رہا ہوں ورنہ میں اسے اس کے ساتھیوں سمیت فوراً ہلاک کر دیتا''...... انتھونی نے جواب دیا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

اسی لمحے وہ چونک پڑے جب انہوں نے عمران کے کمرے میں ایک عورت اور تین مردوں کو داخل ہوتے دیکھا۔ ان میں دو مرد وہی تھے جن کا تعارف عمران نے صفدر سعید اور کیپٹن شکیل کہہ کر کرایا تھا جبکہ عورت اور ایک مرد نئے تھے۔

''یہ یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان ہیں''...... انتھونی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی چونک کر اس طرح غور سے انہیں دیکھنے لگے جیسے وہ کسی غیر انسانی مخلوق کو دیکھ رہے ہو اور پھر ان کے درمیان انتھونی کے بارے میں گفتگو ہونے لگی اور انتھونی یہ گفتگو سن کر مسکراتا رہا۔ پھر فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو دوسری طرف سے بولنے والے کی آواز کمرے میں واضح طور پر سنائی دینے لگی اور پھر رافٹ نے عمران کو جو کچھ بتایا وہ سن کر انتھونی کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ سی دوڑنے لگی جبکہ اس کے ساتھیوں کے چہروں پر حیرت تھی۔ لیکن وہ خاموش بیٹھے گفتگو سنتے رہے۔ جب گفتگو ختم ہوئی تو عمران نے جس انداز میں اپنے ساتھیوں کی ڈیوٹیاں لگانا شروع کر دیں اسے دیکھ کر انتھونی بے اختیار ہنس پڑا لیکن چند لمحوں بعد جب اس کی ساتھی لڑکی نے عقبی کھڑکی میں سے تار کی نشاندہی کی تو انتھونی بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ کام غلط ہو گیا ہے''...... انتھونی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد مشین اچانک ایک جھماکے سے بند ہو گئی تو انتھونی نے ایک طویل سانس لیا۔

''ویری سیڈ۔ ساری پلاننگ ختم ہو گئی ہے انہیں رسیونگ لائن کا علم ہو گیا ہے۔ رئیلی ویری سیڈ''...... انتھونی نے ایک طویل سانس

لیتے ہوئے کہا۔

"آپ اس کے کمرے میں سپیشل ٹی آر لگا آتے باس"۔ انتھونی کے ایک ساتھی نے کہا۔

"وہ اسے چیک کر لیتا۔ اب دیکھو رسیور چھت پر تھا پھر بھی اس نے چیک کرلیا۔ کمرے میں موجود بٹن کو وہ کیسے چیک نہ کرتا"...... انتھونی نے جواب دیا۔

"پھر اب کیا پروگرام ہے باس"...... انتھونی کے دوسرے ساتھی نے کہا۔

"یہ تو میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ عمران چھت پر لگے ہوئے رسیور کو بھی چیک کر لے گا۔ ویسے ابھی ایک سکوپ موجود ہے۔ عمران اس رسیور کو صرف وائس چیکر سمجھے گا اس لئے ہوسکتا ہے کہ وہ اسے دوبارہ جوائن کر دے"...... انتھونی نے کہا۔

"دوبارہ۔ کیوں ایسا کیوں کرے گا وہ"...... انتھونی کے ساتھی نے کہا۔

"وہ ایسا ہی آدمی ہے۔ وہ دوسروں کو اسی طرح ڈاج دیتا ہے"...... انتھونی نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب واقعی مشین ایک بار پھر جھماکے سے چل پڑی تو انتھونی کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ لیکن انتھونی کے چہرے پر مسکراہٹ سی پھیلتی چلی گئی۔ پھر عمران نے ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور پھر تھوڑی سی گفتگو کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

اس کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان گفتگو شروع ہو گئی۔ انتھونی تھوڑی دیر تک یہ گفتگو سنتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے تو اسکرین پر ایکریمیا کے دارالحکومت کا نقشہ ابھر آیا اور پھر انتھونی نے ایک بٹن دبا دیا تو اس نقشے کے درمیان میں ایک جگہ سرخ رنگ کا نقطہ جلنے بجھنے لگا۔ انتھونی آگے کی طرف جھک گیا۔

"اوہ اوہ۔ تو میرا اندازہ درست تھا۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی جان بوجھ کر یہاں موجود ہیں تاکہ ڈارک ہارٹ اور ہم جیسے گروپس آسانی سے ان پر نظر رکھ سکیں جبکہ اصل کام ان کا سیکنڈ گروپ کر جائے۔ سیڈ۔ رئیلی ویری سیڈ۔ عمران نے واقعی ہمیں زبردست ڈاج دینے کی کوشش کی ہے"...... انتھونی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ اب سمجھ میں آ رہا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس طرح ایک عام سے ہوٹل میں کیوں موجود ہیں کہ انہیں جب چاہے کوئی بھی ٹریس کر سکتا ہے اور ان کی مصروفیات چیک کر سکتا ہے۔ یہ یہاں رک کر ایجنسیوں کو ڈاج دیتے رہیں جبکہ ان کا دوسرا گروپ ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ جائے اور وہاں سے اینٹی میزائل فارمولا حاصل کر کے لے جائے اور پھر عمران اور اس کے ساتھی یہاں محض سیر و تفریح کر کے واپس لوٹ جائیں"۔ انتھونی کے ایک ساتھی نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی لگ رہا ہے۔ بہرحال عمران نے جہاں کال کیا

ہے مجھے اس کا پتہ چل گیا ہے''...... انتھونی نے کہا۔

''گروم ریور کے قریب کروگ ہاؤس۔ ہونہہ تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سیکنڈ گروپ اس اولڈ فورٹ میں موجود ہے جس کا لیڈر گرین سنیک ہے''...... انتھونی نے نقشے پر اس جگہ کے نام کو پڑھتے ہوئے کہا جہاں سرخ رنگ کا نقطہ جل بجھ رہا تھا۔ پھر اس نے مشین آف کی اور ہاتھ بڑھا کر سائیڈ تپائی پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس کروگ کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''لارڈ بلیک بول رہا ہوں''...... انتھونی نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''رچرڈسن سے کہو کہ مجھ سے بات کرے''...... انتھونی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انتھونی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''لارڈ بلیک بول رہا ہوں''...... انتھونی نے اسی طرح بدلے ہوئے لہجے میں کہا اس کا لہجہ اور زبان بھی مقامی ہی تھی۔

''رچرڈسن بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''رچرڈسن۔ گروم ریور کے کنارے کروگ ہاؤس کو کور کرو۔ میں وہاں پہنچ رہا ہوں میرے وہاں پہنچنے تک وہاں سے کسی کو باہر نہیں

جانا چاہئے''...... انتھونی نے کہا۔

''آپ اسی وقت وہاں پہنچ رہے ہیں''...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

''ہاں''...... انتھونی نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''گیری تم میرے ساتھ آؤ گے اور آسکر تم یہیں رکو گے۔ اگر کام ہو گیا تو میں تمہیں اطلاع کر دوں گا پھر تم سب کچھ سمیٹ لینا میں خود واپس آ جاؤں گا''...... انتھونی نے کہا۔

''یس باس''...... آسکر نے کہا۔

''تھوڑی دیر کے لئے سائیڈ روم میں آ جاؤ تاکہ میں اپنا اور تمہارا میک اپ بھی کر دوں''...... انتھونی نے اپنے ساتھی سے کہا جسے اس نے گیری کہہ کر پکارا تھا اور انتھونی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کار میں بیٹھے تیزی سے کورسن کی معروف سڑک پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

ڈرائیونگ سیٹ پر گیری تھا لیکن اس وقت وہ مقامی میک اپ میں تھا اس کے جسم پر سرخ رنگ کی ایک مخصوص یونیفارم تھی جبکہ عقبی سیٹ پر انتھونی تھا۔ وہ بھی مقامی میک اپ میں تھا اور اس کے جسم پر بھی سرخ رنگ کی ایک مخصوص ساخت کی یونیفارم تھی البتہ اس نے سر پر سرخ رنگ کی پی کیپ رکھی ہوئی تھی جس پر زرد رنگ کی پٹی لگی ہوئی تھی یہ ایکریمیا کی سپیشل فورس کی یونیفارم تھی جو

یہاں انتہائی بااختیار سمجھی جاتی تھی اور یہ براہ راست صدر کے تحت کام کرتی تھی۔ کیپ پر ایک زرد پٹی کا مطلب تھا کہ انتھونی سپیشل فورس میں کیپٹن کے عہدے پر فائز ہے اور یہ عہدہ اس قدر بااختیار تھا کہ سوائے حکومت کے اعلیٰ ترین چند گنے چنے افسروں کے باقی سب افسران اس کے ماتحت ہو جاتے تھے اور اس سے تعاون ان کی ڈیوٹی بن جاتی تھی۔ کیپٹن لارڈ بلیک واقعی سپیشل فورس کا کیپٹن تھا لیکن اس وقت اس کی لاش کے ٹکڑے کسی گٹڑ میں بہہ رہے ہوں گے اس لئے انتھونی پوری طرح مطمئن تھا۔

کار پر سپیشل فورس کا مخصوص نشان موجود تھا اور انتھونی کی جیب پر کیپٹن لارڈ بلیک کا خصوصی سرکاری نشان بھی موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار معروف سڑک سے گزر کر نواح میں جاتی ہوئی ایک اور سڑک پر مڑ گئی اور گیری نے اس کی سپیڈ تیز کر دی۔ تقریباً بیس منٹ کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ دریا پر پہنچ گئے۔ دریا پر پل موجود تھا۔ جیسے ہی کار وہاں پہنچی ایک طرف سفید رنگ کی کار سے ایک مقامی آدمی نکل کر سڑک کی طرف آیا اور اس نے مٹھی بنا کر ہوا میں لہرائی اور پھر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ گیری نے کار اس آدمی کے قریب جا کر روکی تو وہ آدمی جلدی سے دروازہ کھول کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

''کیا رپورٹ ہے''...... انتھونی نے سخت لہجے میں پوچھا۔

''باس۔ کروگ ہاؤس کلب ہے اور دارالحکومت کا اعلیٰ طبقہ اس

کے مستقل ممبرز ہیں اس کا مینجر اسٹالن ہے۔ وہ اس وقت بھی کلب میں موجود ہے''...... فرنٹ سیٹ پر بیٹھنے والے نے مڑ کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کی آواز ٹیپ کی ہے تم نے''...... انتھونی نے پوچھا۔

''یس باس''...... فرنٹ سیٹ پر بیٹھنے والے نے جواب دیا۔

''مجھے سنواؤ''...... انتھونی نے کہا تو اس آدمی نے جیب سے ایک چھوٹا سا ٹیپ ریکارڈ نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ اسٹالن کالنگ''...... ایک مقامی آواز سنائی دی۔

''یس ڈولف بول رہا ہوں''...... ایک دوسری آواز سنائی دی۔

''آج کام ہو جانا چاہئے فنکشن ہے کلب میں''...... اسٹالن نے کہا۔

''یس سر۔ کام ہو جائے گا''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی آواز آنا بند ہو گئی۔

''ٹھیک ہے۔ یہی اسٹالن ہی گرین سنیک ہے اور یہی ہمارا مطلوبہ آدمی ہے''...... انتھونی نے کہا تو وہ آدمی سر ہلاتا ہوا کار سے اترا اور گیری نے اپنی کار اس کے پیچھے لگا دی۔ جنگل کے عقب کی طرف ایک چوڑی سڑک موجود تھی۔ کاریں اس سڑک پر دوڑتی رہیں اور پھر تھوڑی دیر بعد عمارتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ایک چار منزلہ وسیع عمارت پر کلب کا جہازی سائز کا نیون سائن دور سے ہی نظر آ رہا تھا۔ آگے جانے والی سفید رنگ کی کار اس کلب کے گیٹ

کے سامنے پہنچ کر ذرا سی آہستہ ہوئی اور پھر آگے بڑھ گئی جبکہ گیری نے کار اس عمارت کے کھلے پھاٹک میں موڑ دی اور پھر پارکنگ میں جانے کی بجائے اس نے کلب کے مین گیٹ کے سامنے کار روکی تو انتھونی عقبی دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ برآمدے میں موجود دو مسلح مقامی آدمیوں نے آگے بڑھ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں انتھونی کو سلام کیا۔

''منیجر اپنے آفس میں موجود ہے''...... انتھونی نے مقامی لہجے میں ان سے کہا۔ اس نے سلام کا جواب صرف آہستہ سے سر ہلا کر دیا تھا۔

''یس سر۔ کیا انہیں اطلاع دی جائے''...... ایک دربان نے کہا۔

''ہاں''...... انتھونی نے جواب دیا تو وہ دربان تیزی سے اندرونی طرف کو بڑھ گیا۔ اسی لمحے گیری کار پارکنگ میں پارک کر کے واپس برآمدے میں آ گیا تھا اور پھر وہ دونوں کلب میں داخل ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ منیجر کے آفس کے دروازے کے قریب پہنچ گئے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور درمیانے قد اور قدرے فربہ جسم کا مقامی آدمی جس کے جسم پر سفید رنگ کا سوٹ تھا بوکھلائے ہوئے انداز میں باہر آ گیا اور پھر اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں انتھونی کو سلام کیا۔

''آئیں جناب۔ خوش آمدید''...... منیجر نے بڑے مؤدبانہ انداز

میں کہا اور انتھونی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ منیجر کی کیفیت کو سمجھتا تھا کیونکہ سپیشل فورس کے کیپٹن لارڈ بلیک کا اس طرح اچانک کلب میں آنا ظاہر ہے منیجر کے لئے انتہائی دھماکہ خیز بات تھی ورنہ کیپٹن لارڈ بلیک بڑے سے بڑے آفیسر کو اپنے دفتر میں کال کرنے کا عادی تھا اور پھر انتھونی اس کے آفس میں داخل ہوا۔ اس کے پیچھے منیجر اور اس کے پیچھے گیری اندر داخل ہوا۔

''تشریف رکھیں جناب۔ فرمائیں آپ کیا پینا پسند کریں گے''۔ منیجر نے کہا۔

''تمہاری رہائش گاہ کلب کے اندر ہی ہے''...... انتھونی نے آفس کو سر گھما کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس سر''...... منیجر نے جواب دیا۔

''تو پھر وہیں چلو۔ میں نے تم سے کچھ ذاتی معاملات ڈسکس کرنے ہیں''...... انتھونی نے کہا۔

''ذاتی معاملات۔ مگر''...... منیجر نے حیران ہو کر کہا۔

''جو کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے اور اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے''...... انتھونی نے کہا۔

''یس سر۔ آئیں''...... منیجر نے کہا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ظاہر ہے انتھونی اور گیری اس کے پیچھے آفس سے باہر آ گئے اور پھر مختلف راہداریوں سے گزر کر وہ عمارت کے عقبی حصے میں آ گئے جہاں ایک طرف مڑ کر ایک چھوٹی سی رہائش گاہ بنی ہوئی تھی

جس کے گیٹ پر ایک مسلح دربان موجود تھا۔ اس نے منیجر اور ان دونوں کو آتے دیکھ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر پھاٹک کھول دیا۔ منیجر خاموشی سے چلتا ہوا اندر داخل ہوا اور پھر برآمدہ کراس کر کے وہ سب ایک ڈرائنگ روم میں آ گئے۔

"تشریف رکھیں"...... منیجر نے کہا اور ایک طرف رکھے ہوئے شراب کے ریک کی طرف بڑھنے لگا۔

"بیٹھو۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ شراب پی سکیں"...... انتھونی نے کہا تو منیجر خاموشی سے مڑا اور اس کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"تمہاری بیوی اندر ہو گی اسے بلا لو"...... انتھونی نے کہا۔

"وہ ڈیوٹی پر ہے۔ ایک کارپوریشن میں وہ سیلز منیجر ہے شام کو واپس آئے گی"...... منیجر اسٹالن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب بتاؤ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گرین سنیکس گروپ کہاں چھپا ہوا ہے"...... انتھونی نے کہا تو منیجر بے اختیار چونک پڑا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ گرین سنیکس گروپ۔ کیا مطلب۔ میرا ان سے کیا تعلق سر"...... منیجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم جانتے ہو کہ تم اس وقت کس کے سامنے موجود ہو۔ میں تمہیں آفس کی بجائے یہاں اس لئے لایا ہوں تاکہ تم کھل کر بات کر سکو۔ تمہیں معلوم ہے کہ وہ کہاں ہیں"...... انتھونی نے سرد لہجے

میں کہا۔

"میں ایک چھوٹے سے کلب کا منیجر ہوں۔ میرا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... منیجر اسٹالن نے جواب دیا۔

"تم نے ایک ٹرانسمیٹر کال اٹنڈ کی ہے جو پرنس آف ڈھمپ کی طرف سے تھی اور تم نے بطور ڈبل ٹو یہ کال اٹنڈ کی ہے۔ اس کال میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ ہم نے سن لیا ہے۔ تم سمجھتے ہو کہ سپیشل فورس کو اس سلسلے میں کسی چیز کا علم نہیں ہے حالانکہ میں جانتا ہوں کہ پرنس آف ڈھمپ پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران کا کوڈ نام ہے"...... انتھونی نے کہا۔

"آپ کو شاید غلط فہمی ہوئی ہے جناب۔ نہ ہی میں نے اس قسم کی کوئی کال اٹنڈ کی ہے اور نہ ہی کسی پرنس آف ڈھمپ کو جانتا ہوں"...... منیجر اسٹالن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو اسٹالن۔ تم جانتے ہو کہ اس انکار کا کیا مطلب ہو سکتا ہے جبکہ یہ کام سرکاری ہے میرا ذاتی نہیں ہے"...... انتھونی نے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں جناب۔ آپ کو جس نے بھی اطلاع دی ہے وہ غلط دی ہے"...... اسٹالن نے کہا۔

"یہ کال میرے پاس ٹیپ شدہ ہے اور تمہاری مخصوص آواز بھی فوری طور پر پہچانی جا سکتی ہے"...... انتھونی نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"کسی نے میری آواز کی نقل کی ہو گی جناب۔ میں درست کہہ

رہا ہوں“...... اسٹالن نے کہا۔

”او کے۔ پھر تمہیں آفس بلانا ہی پڑ گیا“...... انتھونی نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی گیری بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

”آپ مجھ پر یقین کریں جناب“...... اسٹالن نے کہا۔

”او کے۔ میں مزید انکوائری کو لوں گا۔ پھر بات ہو گی“۔ انتھونی نے کہا اور پھر دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ یکلخت اس کا بازو گھوما اور مینجر اسٹالن چیختا ہوا اچھل کر فرش پر جا گرا۔ اس کی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا تھا۔ نیچے گرتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو گیری نے لات گھمائی اور کنپٹی پر پڑنے والی دوسری ضرب نے اسٹالن کو ساکت کر دیا۔

”اسے کرسی سے باندھو گیری اور مجھے خنجر دو“...... انتھونی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو گیری نے جھک کر اسٹالن کو اٹھایا اور صوفے پر لٹا دیا۔ پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے پاس رسی کا گچھا موجود تھا۔ اس نے بڑے ماہرانہ انداز میں اسٹالن کو صوفے کی کرسی سے باندھ دیا اور پھر جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال کر اس نے انتھونی کی طرف بڑھا دیا۔

”باہر گیٹ پر موجود دربان کو اندر بلا کر بے ہوش کر دو اور پھر باہر ہی رکنا تاکہ اچانک کوئی نہ آ جائے“...... انتھونی نے گیری کے ہاتھ سے خنجر لیتے ہوئے کہا اور گیری خاموشی سے کمرے سے باہر

چلا گیا۔ انتھونی نے خنجر سائیڈ تپائی پر رکھا اور پھر پوری قوت سے اس نے مینجر اسٹالن کے گالوں پر تھپڑ مارنا شروع کر دیئے۔ چوتھے زوردار تھپڑ پر اسٹالن چیختا ہوا ہوش میں آ گیا اور اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا جبکہ سامنے بیٹھے ہوئے انتھونی نے سائیڈ تپائی پر رکھا ہوا خنجر اٹھا لیا۔

”آخری بار کہہ رہا ہوں کہ مجھے گرین سنیکس گروپ کے بارے میں بتا دو۔ ورنہ......“ انتھونی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

”مم مم۔ میں سچ بول رہا ہوں۔ مجھے واقعی کچھ معلوم نہیں۔ آپ زیادتی کر رہے ہیں“...... اسٹالن نے کہا تو انتھونی کا ہاتھ حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے اسٹالن کے حلق سے ایک خوفناک چیخ نکلی۔ انتھونی نے خنجر کی نوک سے اس کی ایک آنکھ باہر اچھال دی تھی اور اسٹالن کی گردن ایک طرف کو ڈھلک گئی۔

انتھونی نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں خنجر کو واپس تپائی پر رکھا اور ایک ہاتھ سے اسٹالن کے سر کے بال پکڑ کر اس کا سر سیدھا کیا اور دوسرے ہاتھ سے پہلے کی طرح اس کے گال پر زور دار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ اس بار تیسرے تھپڑ پر اسٹالن کو ہوش آ گیا لیکن وہ مسلسل چیخ رہا تھا۔ انتھونی نے بغیر کچھ کہے اس کے بال چھوڑے اور پھر تپائی پر پڑا ہوا خنجر اٹھا لیا۔

”اب تم ہمیشہ کے لئے اندھے ہو جاؤ گے اس لئے آخری بار

میرا چہرہ دیکھ لو تا کہ ہمیشہ کے لئے تمہارے ذہن میں میرا چہرہ محفوظ ہو جائے“...... انتھونی نے انتائی سرد لہجے میں کہا۔

”رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ“...... اسٹالن نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

”یہی بات تم پہلے بتا دیتے تو تمہاری آنکھ تو ضائع نہ ہوتی“...... انتھونی نے خنجر واپس تپائی پر رکھتے ہوئے کہا۔

”مم مم۔ میں میں......“ اسٹالن نے ہذیانی لہجے میں کہا۔

”ان سے تم کیسے رابطہ کرتے ہو۔ فون پر یا ٹرانسمیٹر پر“۔ انتھونی نے کہا۔

”ٹ۔ ٹرانسمیٹر پر“...... اسٹالن نے کہا۔

”اوکے۔ پہلے ٹرانسمیٹر پر بات کرو اور کنفرم کراؤ کہ تم جھوٹ نہیں بول رہے“...... انتھونی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔

”فریکوئنسی بتاؤ“...... انتھونی نے کہا تو اسٹالن نے فریکوئنسی بتا دی۔ انتھونی نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کی۔

”کیا کوئی کوڈ بھی ہے“...... انتھونی نے پوچھا۔

”نہیں۔ کوئی کوڈ نہیں ہے“...... اسٹالن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ اب مجھے تمہاری کوئی ضرورت نہیں ہے“...... انتھونی نے کہا اور ٹرانسمیٹر واپس جیب میں رکھ کر اس نے خنجر اٹھایا اور پھر

اس سے پہلے کہ اسٹالن کچھ سمجھتا انتھونی کا خنجر والا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور خنجر ٹھیک اسٹالن کے سینے میں دستے تک اتر گیا۔ اسٹالن کے حلق سے ایک تیز چیخ نکلی اور پھر اس کی گردن سائیڈ پر ڈھلک گئی۔ اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ اس کی اکلوتی آنکھ بے نور ہو گئی۔ دل میں اتر جانے والے خنجر نے اسے تڑپنے کی بھی مہلت نہ دی تھی۔

انتھونی نے خنجر واپس کھینچا اور پھر اس کے لباس سے صاف کیا۔ پھر خنجر واپس تپائی پر رکھ کر اس نے جیب سے وہی ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کے نیچے کے حصے پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی اس کی عقبی سمت کا حصہ کسی ڈھکن کی طرح کھل گیا۔ دوسری طرف ایکریمیا کے دارالحکومت کا نقشہ موجود تھا جس کی باریک باریک لائنیں اور ان پر تحریریں چمک رہی تھیں۔ انتھونی نے اس نقشے کے نیچے موجود ایک بٹن کو پریس کیا تو نقشے کے ایک کونے میں ایک سرخ رنگ کا نقطہ جلنے بجھنے لگا اور انتھونی کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔ اس نے غور سے اس جگہ کو دیکھا۔

”الگاڈیا۔ تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گرین سنیکس گروپ الگاڈیا میں چھپا ہوا ہے“...... انتھونی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر کا وہ حصہ سامنے کیا جس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ ہوئی تھی۔ اس نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے والی ناب کے نیچے موجود ایک

ڈائل کے نیچے موجود اور ناب کو گھمانا شروع کر دیا۔ ڈائل پر موجود سوئی نے ناب کے گھومتے ہی تیزی سے حرکت کرنے شروع کر دی۔ جب سوئی ایک مخصوص ہندسے پر پہنچی تو انتھونی نے ہاتھ اٹھا لیا اور ٹرانسمیٹر کو پلٹ دیا۔

اب عقبی حصہ پر جس پر دارالحکومت کا نقشہ نظر آ رہا تھا صاف ہو چکا تھا چند لمحوں بعد ہلکی سی کٹک کی آواز کے ساتھ ہی وہاں ایک اور نقشہ ابھر آیا۔ انتھونی نے نقشے کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو اس نقشے کے دائیں طرف تقریباً درمیان میں سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا اور انتھونی غور سے وہاں لکھی ہوئی تحریر کو پڑھنے لگا۔

''ریڈ پیلس''...... انتھونی نے غور سے تحریر پڑھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے دو تین بار اسے پڑھا اور پھر ایک طویل سانس لے کر اس نے بٹن آف کیا اور پھر وہ حصہ بند کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کو جیب میں رکھا اور دوسری جیب سے ایک اور چھوٹا سا فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ لارڈ بلیک کالنگ۔ اوور''......انتھونی نے لہجہ بدل کر کہا۔

''یس۔ رچرڈسن اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... ایک آواز سنائی دی۔

''رچرڈسن ہمارا ٹارگٹ الگاڈیا میں ریڈ پیلس میں موجود ہے۔ اپنے آدمیوں کو لے کر وہاں پہنچو اور ریڈ پیلس کو میزائلوں سے ہٹ

کر کے پھر مجھے رپورٹ دو۔ اوور''...... انتھونی نے کہا۔

''الگاڈیا کے ریڈ پیلس میں۔ اوور''...... رچرڈسن نے الفاظ کو دوہراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اوور''...... انتھونی نے جواب دیا۔

''یس باس۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو انتھونی نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں رکھا اور پھر سائیڈ تپائی پر پڑا ہوا خنجر اٹھا کر وہ کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ وہ اپنے مشن میں تقریباً کامیاب ہو چکا تھا۔ اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سیکنڈ گروپ کو جس کا کوڈ گرین سنیکس تھا نہ صرف ٹریس کر لیا تھا بلکہ اسے سو فیصد یقین تھا کہ گرین سنیکس اس ریڈ پیلس میں ہی موجود ہوں گے اس لئے اس نے پڑتال کے چکر میں پڑنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی تھی اور رچرڈسن کو کر اس ریڈ پیلس کو ہی تباہ کرنے کا حکم دے دیا تھا تاکہ یہ گروپ ختم ہو جائے۔ اس کے بعد وہ عمران اور اس کے دوسرے ساتھیوں سے آسانی سے نپٹ سکتا تھا۔

سیٹی کی آواز سن کر عمران نے سامنے پڑا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھا لیا۔ سیٹی کی آواز اس ٹرانسمیٹر سے آ رہی تھی۔ عمران نے ایک بٹن پریس کیا تو سیٹی کی آواز بند ہو گئی۔

''ہیلو ہیلو۔ ایس آر کالنگ۔ ہیلو ہیلو۔ اوور''...... ایک بٹن پریس کرتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

''پرنس آف ڈھمپ اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''پرنس۔ انتھونی اور اس کے گروپ نے اسٹالن کو ہلاک کر دیا ہے۔ وہ اور اس کے ساتھی کلب میں داخل ہوئے تھے اور انتھونی سیدھا اسٹالن کے پاس پہنچ گیا تھا۔ اس نے انتھونی کو بے ہوش کیا اور پھر اسے باندھ کر اس پر تشدد کیا اور اس سے زبردستی گرین سنیکس کے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی حاصل کر لی اور پھر اس نے اپنے ٹرانسمیٹر میں لگی سرچنگ ڈیوائس سے اس فریکوئنسی کے ذریعے وہ جگہ ٹریس کر لی جہاں پر گرین سنیکس موجود تھے۔ انتھونی نے اسٹالن

کو ہلاک کر دیا ہے اور وہ اپنے گروپ کو لے کر اس طرف روانہ ہو گیا تھا جہاں گرین سنیکس کی موجودگی کا اسے پتہ چلا تھا۔ اس نے اپنے آدمیوں کے ساتھ ریڈ پیلس کو گھیرا اور پھر اس نے پورے ریڈ پیلس پر میزائلوں کی بارش کر دی اور ریڈ پیلس مکمل طور پر تباہ کر دیا۔ ریڈ پیلس خالی تھا اس لئے وہاں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا گیا۔

''کیا انتھونی اور اس کے ساتھی ریڈ پیلس میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ اگر وہ پیلس میں داخل ہو جاتے تو انہیں پتہ چل جاتا کہ پیلس خالی ہے۔ پیلس میں صرف وہ ٹرانسمیٹر رکھا گیا تھا جس کی فریکوئنسی اسٹالن نے انتھونی کو دی تھی اور انتھونی نے اسے مشینی ڈیوائس سسٹم سے ٹریس کیا تھا۔ اوور''...... دوسری طرف سے جواب ملا۔

''ٹھیک ہے۔ تمہارا کام ختم ہو گیا ہے۔ جلد ہی تمہارے اکاؤنٹ میں معاوضہ ٹرانسفر کر دیا جائے گا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''لیکن یہ غلط ہوا ہے کہ انتھونی کے ہاتھوں اسٹالن مارا گیا ہے۔ وہ ہماری تنظیم کا اہم آدمی تھا۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ایسے کاموں میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ بہرحال جو ہونا تھا ہو گیا۔

اب اسٹالن کو واپس تو نہیں لایا جا سکتا لیکن انتھونی کے اس اقدام نے مجھے اس بات کا یقین دلا دیا ہے کہ وہ بھی ڈارک ہارٹ کے لئے کام کر رہا ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہ کنفرم ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''او کے۔ اب جو ہونا تھا ہو گیا۔ تم اپنے معاوضے سے مطلب رکھو۔ اسٹالن کی موت رائیگاں نہیں جائے گی۔ میں اس کی موت کا بدلہ انتھونی سے ضرور لوں گا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ اس نے اسٹالن کو بڑی بے رحمی سے مارا ہے۔ میں نے آپ کے کہنے پر پہلے ہی اسٹالن کے آفس اور رہائش گاہ میں چند خفیہ کیمرے لگا دیئے تھے۔ ان کیمروں کی مدد سے ہی میں نے وہاں ہونے والی ساری کارروائی دیکھی تھی جس کی میں نے آپ کو تفصیل بتائی ہے۔ اوور''...... ایس آر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''میرے لائق اور کوئی خدمت۔ اوور''...... ایس آر نے کہا۔

''تم مجھ سے دور ہو ورنہ میں تم سے اپنے سر پر تیل کی مالش کرا لیتا لیکن کوئی بات نہیں پھر سہی۔ اوور''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف موجود ایس آر بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران نے اس سے چند مزید باتیں کیں اور پھر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں رکھا اور پھر ساتھ پڑے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھا کر اس نے اس پر دو

نمبر پریس کر دیئے۔

''یس''...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

''پرنس بول رہا ہوں۔ اپنے ساتھیوں سمیت سپیشل پوائنٹ پر پہنچ جاؤ''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور ملحقہ باتھ روم میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ باہر نکلا تو ماسک میک اپ کی وجہ سے اس کا چہرہ اور بال مکمل طور پر تبدیل ہو چکے تھے۔ وہ اب مقامی میک اپ میں تھا۔

اس کے جسم پر لباس بھی تبدیل ہو چکا تھا۔ اس نے کمرے کا دروازہ کھلا اور سر باہر نکال کر جھانکا۔ راہداری میں کوئی آدمی نظر نہ آیا تو وہ کمرے سے باہر آ گیا اور اس نے کمرہ لاک کر دیا اور پھر اطمینان سے چلتا ہوا لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل سے باہر تھا اور پھر وہ سڑک کی سائیڈ پر موجود فٹ پاتھ پر پیدل چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ سڑک پر اس وقت کاروں کا خاصا رش تھا جبکہ فٹ پاتھ پر زیادہ افراد نہ تھے۔ کچھ آگے بڑھنے کے بعد عمران نے ایک خالی ٹیکسی روکی اور دروازہ کھول کر عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

''سگرام کلب''...... عمران نے مقامی لہجے میں کہا تو ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلایا اور ٹیکسی ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی۔ تقریباً بیس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد وہ ٹیکسی ایک وسیع و عریض عمارت کے گیٹ پر پہنچ کر رک گئی۔ عمارت پر سگرام کلب کا

سائن بورڈ موجود تھا۔ عمران نیچے اترا اور اس نے میٹر دیکھ کر کرایہ ادا کیا اور پھر مڑ کر تیزی سے چلتا ہوا کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوا اور پھر اسی طرح چلتا ہوا مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

شیشے کے بنے ہوئے مین گیٹ پر موجود دربان نے اسے سلام کیا اور پھر دروازہ کھول دیا۔ عمران سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ ہال اس وقت تقریباً بھرا ہوا تھا۔ عمران نے ایک نظر ہال کو دیکھا اور پھر ایک طرف بنے ہوئے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا لیکن کاؤنٹر پر رکنے کی بجائے وہ اس کی سائیڈ میں جاتی ہوئی راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ راہداری میں سپیشل رومز کے دروازے تھے جن میں سے کئی پر سبز رنگ کے اور کئی پر سرخ رنگ کے بلب جل رہے تھے۔ عمران سب سے آخری دروازے پر رکا۔ اس دروازے پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ عمران نے تین بار مخصوص انداز میں دستک دی تو سرخ رنگ کا بلب جھماکے سے سبز ہو گیا اور عمران دروازے کو دھکیلتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔

یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جو مکمل طور پر ساؤنڈ پروف تھا۔ کمرے میں آمنے سامنے صوفے تھے جن پر ایک مقامی لڑکی کے ساتھ ساتھ تین مقامی مرد بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران نے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کیا اور پھر اسے لاک کر کے سائیڈ پر موجود سوئچ پینل کے نچلے حصے پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا پھر وہ صوفوں کی طرف بڑھ گیا اور اس لڑکی کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے جو یہاں میٹنگ کال کی ہے"...... اس لڑکی نے کہا جو جولیا تھی۔

"ہاں۔ ہم نے ٹارگٹ ٹریس کر لیا ہے اور اب ہم نے اس ٹارگٹ کو ہٹ کرنا ہے"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کون سا ٹارگٹ"...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"جسے ہٹ کرنے کے لئے تم بے چین ہو رہے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے مادام سوزین کی جگہ لینے والا گروپ"۔ تنویر نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"کون ہے اس کا سرغنہ"...... صفدر نے پوچھا۔

"انتھونی"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"انتھونی۔ اوہ تو یہ بات ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارا اندازہ درست ہے وہ ڈارک ہارٹ کے لئے کام کر رہا ہے اور اس کا مقصد ہمیں ہلاک کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے اس کی آمد پر شک ہو گیا تھا۔ پھر چیکنگ کے دوران چھت پر موجود رسیور سامنے آ گیا تو میں نے بھی پلاننگ بنا
ا۔ مجھے معلوم ہے کہ انتھونی شروع سے ہی انتہائی جدید ترین

آلات کے استعمال کا عادی رہا ہے۔ چھت پر موجود رسیور اس نے لگایا تھا۔ پھر جب رافٹ کی کال آئی اور اس نے جس قدر تیزی سے انتہائی حیرت انگیز معلومات حاصل کر لیں اس سے میں سمجھ گیا کہ یہ بھی انتھونی کی طرف سے فیڈنگ ہے۔ وہ دراصل یہی چاہتا تھا کہ میں جب بھی فون پر یا ٹرانسمیٹر پر کال کروں تو وہ اس کال کو سن سکے۔ اس کے ذہن میں شاید شروع سے ہی یہ بات فیڈ تھی کہ ہم یہاں اکیلے نہیں ہیں ہمارا کوئی دوسرا گروپ بھی ہے اس لئے وہ ہمارے ساتھ ساتھ ہمارے سیکنڈ گروپ کو بھی ٹریس کرنا چاہتا تھا میں نے اس کا شک یقین میں بدلنے کے لئے یہاں کی ایک تنظیم سے رابطہ کیا اور ایسا سیٹ اپ بنا یا جیسے واقعی یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سیکنڈ گروپ گرین سنیکس کے نام سے کام کر رہا ہو۔ اس تنظیم کے سربراہ کو میں نے ہائر کیا تھا اور اسے ساری پلاننگ بتا دی تھی کہ میں اسے کسی بھی وقت گرین سنیکس کے حوالے سے کال کر سکتا ہوں۔ اس کے بعد اس پر یقیناً حملہ کیا جا سکتا ہے لیکن چونکہ یہ ساری پلاننگ تھی اور گرین سنیکس کا کوئی وجود نہ تھا اس لئے اس تنظیم نے محض سیٹ اپ تیار کیا۔ اس سیٹ اپ کو برقرار رکھنے کے لئے بہرحال ایک آدمی کی ضرورت تھی جو میری کال رسیو کر سکتا۔ تنظیم کے سربراہ نے ایک آدمی جس کا نام اسٹالن تھا کو اس کام کے لئے آمادہ کر لیا اور پھر وہی سب کچھ ہوا جو میں چاہتا تھا''۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے ایس آر کی آنے والی کال کے بارے میں انہیں تفصیل بتانی شروع کر دی۔

''مجھے یقین تھا کہ انتھونی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی کے ذریعے وہ جگہ ٹریس کرے گا اور پھر وہاں حملہ کرے گا۔ اس طرح وہ کھل کر سامنے آجائے گا اور وہی ہوا۔ اس نے ٹرانسمیٹر فریکوئنسی کے ذریعے وہ جگہ جہاں ٹرانسمیٹر کال وصول ہوئی تھی وہاں پر حملہ کر دیا۔ یہ حملہ انتھونی اور اس کے گروپ نے ہی کیا ہے اس لئے میں نے آپ سب کو یہاں کال کیا ہے تاکہ تمام معاملات کو حتمی طور پر طے کر لیا جائے کیونکہ انتھونی اور اس کا گروپ انتہائی تیز گروپ ہے اور اب چونکہ اسے معلوم ہو چکا ہو گا کہ اس کا حملہ ناکام رہا ہے اس لئے وہ مسلسل ہم پر حملے کرائے گا اور اب مجھے بھی معلوم ہو گیا ہے کہ انتھونی ہمارے خلاف میدان میں ہے''...... عمران نے کہا۔

''اس کا تو مطلب ہے کہ ہم ہوٹل واپس نہیں جا سکتے۔ اگر تم پہلے بتا دیتے تو ہم وہاں سے ضروری سامان تو اٹھا لیتے''...... جولیا نے کہا۔

''اس کی فکر مت کرو۔ یہ کام پہلے ہی میرے ذہن میں تھا ابھی ہو جائے گا''...... عمران نے کہا اور اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''بلیو برڈ کاسٹیوم ہاؤس''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"فیلیا سے بات کراؤ۔ میں مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ فیلیا بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں فیلیا۔ پرنس اور اس کے ساتھیوں کا سامان ان کے ہوٹل کے کمروں سے اٹھا کر سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دو اور مجھے سپیشل روم نمبر ہنڈرڈ ون سگرام کلب کال کر کے تفصیلات بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ یہاں اجنبی ملک اور شہر میں تمہارے اس قدر واقف کار کہاں سے نکل آتے ہیں۔ مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے تم پیدا ہی اس شہر میں ہوئے ہو"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اصل میں لیڈر ہونا سب سے مشکل کام ہے۔ میں نے تو ہزار بار تمہارے اس پردہ نشین سے کہا ہے کہ مجھے اس لیڈری سے نجات دلا دو یا پھر اس کا کوئی اضافی الاؤنس دو۔ اب دیکھو تمہیں کچھ نہیں کرنا پڑتا بس جو ہدایات ملیں اس پر عمل کر دیا۔ اللہ اللہ خیر سلا اور مجھے حالات کے مطابق پہلے سے کئی قسم کے انتظامات کرنے پڑتے

ہیں تاکہ عین موقعے پر ہمیں بھاگ دوڑ نہ کرنی پڑے لیکن تمہارا پردہ نشین میری بات ہی نہیں مانتا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تم تو خواہ مخواہ زبردستی لیڈر بن جاتے ہو۔ ورنہ اصل میں تو لیڈر مس جولیا ہیں۔ یہ ڈپٹی چیف ہیں اور چیف کے بعد یہی لیڈر ہیں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"لیڈر میں لیڈری کی خصوصیات ہونا ضروری ہوتی ہیں اور یہ خصوصیات تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودیعت کی جاتی ہیں اور لیڈر مرد ہوتا ہے اگر تم جولیا کو لیڈر بنانا چاہتے ہو تو اسے لیڈرنی کہا کرو"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ تو کیا مس جولیا میں صلاحیتیں نہیں ہیں"۔ تنویر نے موقع غنیمت دیکھ کر جولیا کو اکساتے ہوئے کہا۔

"جولیا میں ڈپٹی چیف کی صلاحیتیں یقیناً ہوں گی اسی لئے تو چیف نے اسے ڈپٹی چیف بنایا ہے البتہ لیڈر شپ کی صلاحیتوں کے بارے میں تو تم ہی بتا سکتے ہو۔ یہ میری تو نہیں تمہاری بہرحال لیڈرنی ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ کیا بکواس شروع کر دی ہے تم نے۔ تنویر تم بھی خواہ مخواہ اس قدر اہم موضوع کے دوران الٹی سیدھی باتیں شروع کر دیتے ہو۔ اس وقت مسئلہ مشن کی تکمیل کا ہے لیڈر شپ کی صلاحیتوں کی

جانچ پڑتال کا نہیں ہے“...... جولیا نے کھا جانے والے لہجے میں کہا تو تنویر بے اختیار ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔

”تم جیت گئے تنویر۔ کیونکہ تمہیں جس انداز میں جھاڑ پڑی ہے اور تم جس انداز میں سہم گئے ہو اس سے مجھے بھی یقین آ گیا ہے کہ جولیا میں واقعی لیڈر شپ کی صلاحیتیں نہ صرف ہیں بلکہ بدرجہ اتم موجود ہیں اور اسے اب لیڈرنی کا درجہ دیا جا سکتا ہے“...... عمران نے جواب دیا۔

”تم بھی کام کی بات کرو۔ سمجھے“...... جولیا نے اس بار عمران کو بھی جھاڑ دیا۔

”کام کی بات تو تم سنتی ہی نہیں۔ ساری عمر گزر گئی ہے کوشش کرتے ہوئے کہ تم کام کی بات سن لو اور کام کی بات ظاہر ہے ایک ہی ہو سکتا ہے“...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

”عمران صاحب۔ اب ہم نے انتھونی اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرنا ہے یا آپ نے اس کا بھی بندوبست پہلے سے کر رکھا ہے“...... یکلخت صفدر نے موضوع بدلتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے باز نہیں آنا اور جولیا کا پارہ لمحہ بہ لمحہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔

”انتھونی نے یقیناً اپنا ٹھکانہ بدل لیا ہو گا۔ وہ اپنے گروپ کے ساتھ ہوٹل چھوڑ چکا ہو گا۔ اس لئے اسے اب نئے سرے سے

ٹریس کرنا ہو گا“...... عمران نے کہا۔

”تو اب اسے ٹریس کرنے کے لئے آپ کے ذہن میں کیا لائحہ عمل ہے“...... صفدر نے کہا۔

”تنظیم کے سربراہ نے ایک اشارہ تو دیا ہے کہ انتھونی مقامی سپیشل فورس کے کیپٹن کے روپ میں ہے لیکن ظاہر ہے کہ انتھونی جیسا آدمی مستقل طور پر کسی روپ کو نہیں اپنا سکتا۔ اس لئے اب اسے سامنے لانے کے لئے ہمیں کوئی کھیل ہی کھیلنا ہو گا“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیسا کھیل“...... سب نے چونک کر پوچھا۔

”ہمیں ایک نقلی عمران تیار کرنا پڑے گا اور اس کی حفاظت اصل کی طرح کرنا ہو گی اس طرح انتھونی لامحالہ اس پوائنٹ پر حملہ کرے گا اور اس طرح ہم اسے ٹریپ کر سکتے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”ترکیب تو اچھی ہے لیکن اس کی اطلاع انتھونی کو کیسے پہنچے گی کہ عمران کہاں پر موجود ہے“...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

”کبھی اپنی عقل بھی استعمال کر لیا کرو۔ تم بتاؤ کہ کس طرح اسے اطلاع مل سکتی ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں بتاتا ہوں“...... کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

”ٹھیک ہے بتاؤ“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس کی اطلاع ڈارک ہارٹ کے ریڈ سیکشن کے باس بارٹن

تک پہنچا دی جائے تو بارٹن سے یہ اطلاع انتھونی تک پہنچ جائے گی“...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کیپٹن شکیل کو دیکھنے لگا جیسے اسے اچانک کوئی عجوبہ نظر آ گیا ہو۔

”آپ میری طرف ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔ کیا میں نے غلط کیا ہے“...... کیپٹن شکیل نے قدرے الجھے ہوئے سے لہجے میں کہا۔

”نہیں بلکہ تم سے مجھے اب حقیقتاً خوف آنے لگا ہے مجھے لگتا ہے کہ تم مجھے بیروزگار کر کے چھوڑو گے۔ جو چھوٹا موٹا چیک مل جاتا ہے میں اس سے بھی ہاتھ دھو بیٹھوں گا اور پھر مجھے مجبوراً کسی سکول کے سامنے مونگ پھلیوں کا چھابہ ہی لگانا پڑے گا“...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”ویسے کیپٹن شکیل تمہاری ذہانت کا واقعی جواب نہیں۔ لیکن تم خاموش کیوں رہتے ہو“...... تنویر نے کہا تو اس کے فقرے کے آخری حصے پر سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے کیونکہ وہ اس کا مطلب سمجھ گئے تھے کہ خاموش رہنے کی بجائے بولا کرو تا کہ عمران کو زیر کیا جا سکے۔

”عمران صاحب۔ کیا انتھونی جیسا ذہین آدمی آپ کے اس ٹریپ کو سمجھ نہیں جائے گا“...... صفدر نے کہا۔

”اس کے علاوہ میرے ذہن میں تو کوئی حل نہیں ہے۔ اگر تمہارے ذہن میں کوئی ہو تو بتاؤ“...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے

میں کہا۔

”میرے خیال میں عمران صاحب اصل روپ میں سامنے رہیں اور ہم میک اپ میں ان کی نگرانی کریں۔ لامحالہ انتھونی اور اس کے آدمی عمران صاحب کو تلاش کریں گے اور ہم اس کے کسی بھی آدمی کو پکڑ کر اس سے انتھونی کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں“...... صفدر نے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ میں سچ مچ قربانی کا بکرا بن جاؤں تا کہ وہ مجھے آسانی سے پکڑ لے اور تیز چھری میری گردن پر پھیر دے“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”لیس مائیکل بول رہا ہوں“...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے اور مقامی زبان میں کہا۔

”فیلیا بول رہی ہوں“...... دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

”لیس کیا رپورٹ ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”مسٹر مائیکل۔ آپ کے احکامات کی مکمل تعمیل ہو چکی ہے۔ سپیشل پوائنٹ سن سیٹ کالونی کی کوٹھی نمبر ٹو زیرو ون اے بلاک ہے۔ ضرورت کی ہر چیز وہاں موجود ہے۔ گیٹ پر تالا بھی اسی نمبر کا ہے“...... فیلیا نے کہا۔

''تھینک یو''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''اب تم نے ایک ایک کر کے یہاں سے نکلنا ہے اور اس کوٹھی میں پہنچنا ہے۔ گیٹ پر نمبروں والا تالا موجود ہے جو پہلے پہنچے۔ وہ اسے کھول لے''...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''لیکن یہاں اکٹھے ہونے کا کیا فائدہ ہوا۔ ہمیں یہاں سے تمام پروگرام طے کر کے اٹھنا چاہئے''...... جولیا نے کہا۔

''یہاں صرف اس فون کال کی وجہ سے اکٹھے ہوئے تھے۔ ورنہ انتھونی نے یقیناً اس بلڈنگ میں کہیں نہ کہیں چیکنگ آلہ لگا رکھا ہو گا اور پروگرام وہی کہ ہم میک اپ میں رہیں گے اور ہمارے روپ میں کوئی اور سامنے رہے گا جن کی ہمیں نگرانی کرنی ہے اور ہمارے نقلی ساتھی کہاں پر موجود ہیں۔ میرا مطلب ہے میں اور میرے ساتھی کہاں پر موجود ہیں اس کی اطلاع بارٹن تک پہنچ جائے گی۔ اس کے بعد ہم انتھونی کو ٹریپ کر سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا دوسرا عمران تیار ہو چکا ہے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''جب تک میں کوٹھی پر پہنچوں گا وہ تیار ہو جائے گا۔ ایک سر ہی تیار کرنا ہے چاہے تنویر کا ہو''...... عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے جبکہ تنویر منہ سے تو کچھ نہ بولا البتہ وہ اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

انتھونی ابھی اپنے آفس میں آ کر میز کے پیچھے اونچی نشست والی کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انتھونی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... انتھونی نے کہا۔

''ٹالمور بول رہا ہوں باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو چکی ہے۔ ریڈ پیلس کو میزائلوں سے اڑا دیا گیا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ویل ڈن۔ ان میں سے کوئی زندہ تو نہیں بچا ہے''...... انتھونی نے کہا۔

''نو باس۔ پیلس میں ہم نے اتنے میزائل فائر کئے ہیں جن سے پیلس مکمل طور پر ملبے کا ڈھیر بن گیا ہے۔ ان میزائلوں نے پیلس کے ملبے تک کو جلا کر راکھ بنا دیا ہے۔ کسی کے زندہ بچ جانے کا کوئی امکان نہیں ہے''...... ٹالمور نے جواب دیا۔

"ویل ڈن۔ تم نے اچھا کام کیا ہے ٹالمور۔ اب تم ایسا کرو کہ ہوٹل سے معلوم کرو کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی کیا پوزیشن ہے اور اگر وہ وہاں موجود ہیں تو سیکشن فائیو کو کال کر کے ان کی نگرانی پر لگا دو۔ سپیشل نگرانی پر اور پھر اس بارے میں بھی مجھے رپورٹ دو"...... انتھونی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور انتھونی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... انتھونی نے کہا۔

"ٹالمور بول رہا ہوں باس۔ ریڈ پیلس سے کوئی لاش نہیں ملی جس وقت اسے تباہ کیا گیا وہ خالی تھا"...... دوسری طرف سے ٹالمور نے کہا تو انتھونی بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ۔ مجھے اسی بات کا خطرہ تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران نے مجھے دھوکہ دیا ہے۔ اس نے جان بوجھ کر مجھے اس طرف بھیجا تھا تاکہ وہ اس بات کا پتہ کر سکے کہ میں ڈارک ہارٹ کے لئے اور اس کے خلاف کام کر رہا ہوں یا نہیں"...... انتھونی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... ٹالمور نے کہا۔

"عمران کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"...... انتھونی نے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی اچانک اپنے کمروں سے غائب ہو گئے ہیں اور ان کا سامان بھی موجود نہیں ہے البتہ ایک رپورٹ ملی ہے کہ عمران کے ساتھیوں کا سامان یہاں کے ایک مقامی گروپ

بلیک کوئین کے ذریعے اٹھوایا گیا ہے"...... ٹالمور نے کہا تو انتھونی بے اختیار چونک پڑا۔

"بلیک کوئین۔ وہ کون ہیں"...... انتھونی نے پوچھا۔

"مقامی مجرموں کا گروپ ہے باس۔ اس کی چیف کوئی عورت ہے فیلیا اور اس کا ہیڈکوارٹر بلیو برڈ کاسٹیوم ہاؤس میں بنایا گیا ہے"...... ٹالمور نے جواب دیا۔

"کیسے معلوم ہوا کہ اس گروپ کے ذریعے سامان اٹھوایا گیا ہے"...... انتھونی نے پوچھا۔

"ایک ویٹر سے معلوم ہوا ہے۔ وہ اس ہاؤس میں کام کر چکا ہے"...... ٹالمور نے جواب دیا۔

"کہاں ہے یہ کاسٹیوم ہاؤس"...... انتھونی نے پوچھا۔

"ونگٹن روڈ پر ہے"...... ٹالمور نے جواب دیا۔

"تم چار آدمیوں سمیت وہاں پہنچو۔ میں بھی وہاں پہنچ رہا ہوں نمبر تھری میک اپ میں"...... انتھونی نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر وہ ملحقہ کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کار میں بیٹھا تیزی سے ونگٹن روڈ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ کار میں وہ اکیلا تھا اور خود ہی کار ڈرائیور کر رہا تھا وہ ایکریمین میک اپ میں تھا اور لباس اور چہرے مہرے سے وہ کوئی کاروباری آدمی لگ رہا تھا۔

ونگٹن روڈ پر پہنچ کر اس نے کار آہستہ کی اور پھر سائیڈ پر موجود

عمارتوں کو چیک کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اسے ایک منزلہ عمارت پر بلیو برڈ کاسٹیوم ہاؤس کا بورڈ نظر آ گیا۔ اس نے کار اس کی سائیڈ میں لے جا کر روکی اور پھر نیچے اتر آیا اسی لمحے ایک ایکریمی نوجوان تیزی سے آگے بڑھا۔

''باس۔ وہ عورت فیلیا اندر موجود ہے۔ وہ اس ہاؤس کی جنرل منیجر ہے''...... اس نوجوان نے کہا اور عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف مڑ گیا۔ جب وہ عمارت کے اندر بنی کی مین عمارت کے قریب پہنچا تو ٹالمور بھی پیچھے سے تیز تیز قدم اٹھاتا وہاں پہنچ گیا انتھونی اور ٹالمور دونوں پہلے تو گیلری کے اندر گھومتے رہے گیلری میں ہر قسم کے کاسٹیوم موجود تھے۔ گیلری میں اور لوگ بھی موجود تھے جن میں اکثریت غیر ملکیوں کی ہی تھی ایک طرف منیجر کا آفس موجود تھا۔ جو شفاف شیشے کا بنا ہوا تھا اور اندر ایک مقامی عورت بیٹھی نظر آ رہی تھی۔ یہ عورت سیاہ فام خاصی فربہ جسم کی تھی اور ادھیڑ عمر تھی لیکن اپنے لباس اور رکھ رکھاؤ سے وہ خوشحال طبقے کی نمائندگی کر رہی تھی۔

''تم نے تو بتایا تھا کہ یہ مقامی مجرموں کا گروپ ہے لیکن اس منیجر کو دیکھ کر اور یہاں کا ماحول دیکھ کر تو مجھے لگتا ہے کہ یہ لوگ خاصے اونچے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں''...... انتھونی نے ٹالمور سے مخاطب ہو کر آہستہ سے کہا۔

''باس۔ اطلاع تو یہی ملی تھی''...... ٹالمور نے بھی آہستہ سے

جواب دیا اور انتھونی سر ہلاتا ہوا مڑا اور منیجر کے آفس کی طرف بڑھ گیا۔

''تشریف لائیں میرا نام فیلیا ہے اور میں منیجر ہوں''...... ادھیڑ عمر عورت نے اٹھ کر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

''میرا نام کریگ ہے اور میرا تعلق ناراک سے ہے۔ یہ میرا منیجر ہے ٹالمور۔ ہم آپ سے کاسٹیومز کے سلسلے میں کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتا ہیں''...... انتھونی نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

''جی ضرور۔ یہ تو میرا فرض ہے پہلے فرمائیں کہ آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے''...... فیلیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے گھنٹی بجائی تو اندرونی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

''معزز مہمانوں کے لئے سپیشل شراب لے آؤ''...... فیلیا نے کہا تو نوجوان سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور اسی دروازے میں غائب ہو گیا۔

''کیا آپ مجھے بتائیں گی کہ پاکیشیا کے پرنس آف ڈھمپ سے آپ کا کیا تعلق ہے مادام''...... انتھونی نے اچانک کہا اور ساتھ ہی اس نے غور سے فیلیا کا چہرہ دیکھا۔

''پرنس آف ڈھمپ پاکیشیا۔ یہ کیسا نام ہے۔ پاکیشیا کا نام تو میں نے سنا ہوا ہے لیکن آج تک کسی پاکیشیائی سے ملاقات نہیں ہوئی اور یہ ڈھمپ۔ یہ نام تو میں آج پہلی بار سن رہی ہوں کیا یہ

پاکیشیا کے کسی شہر کا نام ہے“...... فیلیا نے جواب دیا اور اس کے لہجے اور انداز سے ہی انتھونی سمجھ گیا کہ اگر ٹالمور کی رپورٹ درست ہے تب بھی عمران نے کسی نقلی نام اور قومیت سے اس گروپ سے رابطہ کیا ہو گا۔ اسی لمحے اندرونی دروازہ کھلا اور وہی مسلح نوجوان ایک ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں مشروبات سے بھرے ہوئے دو گلاس موجود تھے۔

”یہ ہماری مقامی شراب ہے اور انتہائی خوش ذائقہ ہے“۔ فیلیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ملازم نے ایک ایک گلاس انتھونی اور ٹالمور کے سامنے رکھ دیا۔

”آپ نہیں پئیں گی“...... انتھونی نے گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

”سوری۔ مجھے ڈاکٹر نے منع کر رکھا ہے“...... فیلیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میٹرو ہوٹل میں میرا دوست رہائش پذیر تھا جس کے ساتھ ایک خاتون اور چار مرد تھے انہوں نے اچانک ہوٹل چھوڑ دیا ہے۔ مجھے وہاں ایک ویٹر نے بتایا ہے کہ اس کاسٹیوم ہاؤس کا ایک آدمی ان کا سامان وہاں سے لے گیا ہے کیا آپ بتانا پسند کریں گی کہ وہ اب کہاں ہیں“...... انتھونی نے گلاس خالی کر کے واپس میز پر رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”ہمارے ہاؤس کا آدمی اور ہوٹل سے سامان لے گیا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ویٹر کو یقیناً غلط فہمی ہوئی ہے ہمارا ایسے کاموں سے

کیا تعلق“...... فیلیا نے کہا لیکن اس بار اس کے لہجے میں چونکنے والی کیفیت انتھونی نے محسوس کر لی تھی۔

”ٹھیک ہے۔ یہاں کا ماحول دیکھ کر اور آپ سے ملاقات کر کے واقعی مجھے بھی احساس ہو رہا ہے کہ یا تو ویٹر کو غلط فہمی ہوئی ہے یا پھر اس نے کسی اور کاسٹیوم ہاؤس کا نام لیا ہو گا اور میں نے یہ سمجھ لیا ہو“...... انتھونی نے کہا۔

”یہاں اور کوئی پرائیویٹ کاسٹیوم ہاؤس نہیں ہے۔ لیکن یہ بات بہرحال یقینی ہے کہ ہمارا اس قسم کے کاموں سے کوئی تعلق نہیں ہے“...... فیلیا نے کہا۔

”اوکے۔ بے حد شکریہ۔ آپ کا قیمتی وقت لیا۔ پھر حاضر ہوں گے“...... انتھونی نے اٹھتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھ ہی فیلیا اور ٹالمور بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے گیلری سے باہر آ گئے لیکن کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف جانے کی بجائے انتھونی سائیڈ پر عمارت کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکال کر اس کا بٹن دبایا تو اس پر سرخ رنگ کا بلب جلنے بجھنے لگا۔ انتھونی نے ایک اور بٹن پریس کیا تو بلب سبز رنگ کا ہو گیا اور مسلسل جلنے لگا پھر دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔

”گلاس یہاں سے لے جاؤ جیگر“...... فیلیا کی آواز سنائی دی۔

”یس مادام۔ یہی لینے تو آیا ہوں“...... دوسری آواز سنائی دی

اور پھر ایک بار پھر دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سنائی دی لیکن پھر خاموشی طاری ہوگئی۔ کافی دیر تک خاموشی رہی تو انتھونی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے آلے کا بٹن دبا کر اسے آف کر دیا۔

''ہونہہ۔ یہ عورت واقعی بے حد گہری لگتی ہے۔ بہرحال میں نے یہ محسوس کر لیا ہے کہ تمہاری رپورٹ درست ہے۔ اس کے گروپ کے کسی خاص آدمی کو چیک کرو۔ اگر رقم سے کام بن جائے تو زیادہ بہتر ہے''...... انتھونی نے کہا۔

''آپ کار میں بیٹھیں۔ میں معلوم کرتا ہوں''...... ٹالمور نے کہا تو انتھونی اثبات میں سر ہلاتا ہوا کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کار میں ڈرائیونگ سیٹ پر جا کر بیٹھ گیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد ٹالمور کار کے قریب آیا اور سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔

''کسی کو کچھ معلوم نہیں ہے باس۔ میں نے ہر طرح کوشش کر لی ہے''...... ٹالمور نے کہا تو انتھونی نے ایک طویل سانس لیا۔

''اب اس عورت سے زبردستی اگلوانا پڑے گا۔ میں واپس ہیڈکوارٹر جا رہا ہوں تم اپنے ساتھیوں سمیت یہیں رکو جب یہ عورت آفس بند کر کے اپنی رہائش گاہ پر جائے تو اسے وہاں بے ہوش کر دو اور اس کے ملازموں کو آف کرنے کے بعد مجھے کال کرنا''۔ انتھونی نے کہا۔

''اسے اغوا کر کے ہیڈکوارٹر نہ لایا جائے''...... ٹالمور نے کہا۔

''نہیں۔ اس طرح عمران اور اس کے ساتھیوں کو فوری اطلاع مل جائے گی''...... انتھونی نے جواب دیا اور ٹالمور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ انتھونی نے کار سٹارٹ کی اور پھر وہ واپس اپنے ہیڈکوارٹر روانہ ہو گیا۔ ہیڈکوارٹر پہنچ کر اس نے اپنے آفس کی کرسی پر بیٹھتے ہی سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''کالبرٹ بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''انتھونی بول رہا ہوں کالبرٹ''...... انتھونی نے کہا۔

''اوہ۔ انتھونی تم۔ خیریت۔ کیسے فون کیا ہے''...... دوسری طرف سے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''تمہاری ایجنسی کا کورسن میں بھی سیٹ اپ ہے''...... انتھونی نے پوچھا۔

''ہاں۔ کیوں''...... دوسری طرف سے کالبرٹ نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں اس وقت کورسن سے ہی بول رہا ہوں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں پہنچی ہوئی ہے۔ بلیک ہارٹ ایجنسی نے مجھے انہیں ہلاک کرنے کا ٹاسک دیا ہے۔ میں عمران سے ملنے اس کے پاس گیا تھا۔ میں اسے ہلاک کر سکتا تھا لیکن عمران کے ساتھ صرف پانچ

افراد تھے جبکہ میری اطلاع کے مطابق عمران کے ساتھ اور افراد بھی ہونے چاہئیں تھے کیونکہ ایکریمیا یا ایسے کسی بڑے ملک میں کارروائی کرنے کے لئے عمران چھوٹی ٹیم نہیں لاتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ چند افراد کے ساتھ ظاہری طور پر سامنے ہو جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی سیکنڈ گروپ ڈارک ہارٹ کے خلاف الگ سے کام کر رہا ہو۔ اس کے لئے میں نے عمران کے کمرے کے باہر ایک کال چیکر ڈیوائس لگائی تھی اور پھر اس کے ذریعے چیک ہونے والی یہ عمران کی ایک کال نے مجھے چونکا دیا تھا۔ گو کہ وہ کال فیک تھی لیکن عمران نے اس کال میں سیکنڈ گروپ کا نام لیا تھا جسے وہ گرین سنیکس کہہ رہا تھا۔ اس سے میرا یقین اور زیادہ پختہ ہو گیا ہے کہ یہاں عمران کا یقیناً کوئی دوسرا گروپ بھی موجود ہے۔ دوسرا گروپ ہے یا نہیں یہ کنفرم نہیں ہے۔ ہوسکتا ہے کہ عمران نے مجھے ڈاج دینے کے لئے یہ سارا کھیل کھیلا ہو۔ بہرحال عمران اور اس کے ساتھی جس ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے وہ سب وہاں سے اچانک غائب ہو گئے ہیں اور اب میرے آدمی انہیں تلاش کر رہے ہیں لیکن میرے آدمی شاید انہیں آسانی سے تلاش نہ کر سکیں۔ تمہاری ایجنسی میں ایک ٹریسر گروپ ہے جو اپنے کام میں انتہائی مہارت رکھتا ہے اور وہ زمین میں چھپے ہوئے کینچوں کو بھی آسانی سے تلاش کر لیتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے ٹریسر گروپ کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش میں لگا دو۔ تمہارا ٹریسر گروپ

کسی نہ کسی انداز میں انہیں ضرور ٹریس کر لے گا میں اس کے لئے تمہیں منہ مانگا معاوضہ دینے کے لئے تیار ہوں“...... انتھونی نے کہا۔

”تمہارا کام ہو جائے گا۔ میرا ٹریسر گروپ واقعی ایسے کاموں میں ماہر ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ چوبیس گھنٹوں میں عمران اور اس کے ساتھیوں اور اس کے سیکنڈ گروپ کو ٹریس کر لے گا لیکن اس کے لئے تمہیں معاوضہ ایک لاکھ ڈالر دینا ہو گا“...... کالبرٹ نے کہا۔

”مجھے معاوضہ قبول ہے“...... انتھونی نے جواب دیا۔

”میرے ٹریسر گروپ کا شاندار ریکارڈ ہے“...... کالبرٹ نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں کال کیا ہے“۔ انتھونی نے کہا۔

”میں ابھی ٹریسر گروپ کے انچارج پیوٹن کو کال کر کے ہدایات دے دیتا ہوں اور اسے تمہارے بارے میں بھی بتا دیتا ہوں۔ تم اس کا فون نمبر نوٹ کر لو اور دس منٹ بعد اس سے رابطہ کر لینا۔ وہ تمہیں ساری صورتحال سے آگاہ کر دے گا“...... کالبرٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک فون نمبر بتا دیا۔

”کیا اس فون نمبر پر پیوٹن سے براہ راست بات ہو گی“۔ انتھونی نے پوچھا۔

"ہاں۔ یہ نمبر اسی کے لئے مخصوص ہے"...... کالبرٹ نے جواب دیا اور انتھونی نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے دس منٹ بعد رسیور اٹھایا اور پھر کالبرٹ کا بتایا ہوا نمبر پریس کرنا شروع کر دیا۔

"پیوٹن بول رہا ہوں"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد نرم تھا۔

"انتھونی بول رہا ہوں۔ ابھی کالبرٹ نے ایکریمیا سے تمہیں کال کی ہو گی"...... انتھونی نے کہا۔

"یس سر۔ میں ویسے بھی آپ کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ میں ابھی کام شروع کر دوں گا۔ آپ اپنا فون نمبر بھی بتا دیں مجھے یقین ہے کہ چوبیس گھنٹوں سے پہلے آپ کو درست معلومات مہیا کر دی جائیں گی"...... پیوٹن نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"معلومات درست اور حتمی ہونی چاہئے"...... انتھونی نے کہا اور اپنا فون نمبر پیوٹن کو بتا دیا۔

"پیوٹن نے کبھی غلط کام نہیں کیا جناب آپ بے فکر رہیں۔ عمران اور اس کے گروپس چاہے پاتال میں کیوں نہ چھپ جائیں پیوٹن انہیں بہرحال ڈھونڈ نکالے گا"...... دوسری طرف سے پیوٹن نے کہا۔

"اوکے۔ میں کل اسی وقت فون کروں گا"...... انتھونی نے کہا

اور رسیور رکھ دیا پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انتھونی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... انتھونی نے کہا۔

"ٹالمور بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف ٹالمور کی آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے"...... انتھونی نے چونک کر پوچھا۔

"کاسٹیوم ہاؤس کی منیجر فلیلیا کی رہائش گاہ سلور کالونی کوٹھی نمبر نائن تھری ڈی بلاک سے بول رہا ہوں۔ یہاں آٹھ مسلح محافظ تھے جنہیں آف کر دیا گیا ہے اور منیجر بے ہوش ہے"...... ٹالمور نے کہا۔

"اوکے میں آ رہا ہوں"...... انتھونی نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے سلور کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ یہ کالونی شہر کے نواح میں تھی اور امراء کی کالونی تھی۔ تقریباً بیس منٹ کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد اس کی کار سلور کالونی میں داخل ہوئی اور پھر جلد ہی اس نے اپنی مطلوبہ کوٹھی تلاش کر لی۔ کوٹھی کا گیٹ بند تھا۔ انتھونی نے کار کوٹھی کے گیٹ پر روکی اور مخصوص انداز میں چار بار ہارن دیا تو کوٹھی کا چھوٹا گیٹ کھلا اور ٹالمور کا چہرہ ایک لمحے کے لئے نظر آیا اور پھر غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا اور انتھونی کار اندر لے گیا۔ پورچ میں

پہلے سے ہی جدید ماڈل کی ایک خوبصورت کار موجود تھی۔ انتھونی نے کار اس کے پیچھے روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ اس دوران ٹالمور بھی پھاٹک بند کر کے پورچ میں پہنچ گیا۔

''کیا تم اندر بیٹھے تھے''...... انتھونی نے کہا۔

''یس باس۔ باقی تمام باہر نگرانی کر رہے ہیں''...... ٹالمور نے کہا اور انتھونی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد وہ ٹالمور کی رہنمائی میں ایک تہہ خانے میں پہنچا تو وہاں منیجر فیلیا بے ہوشی کے عالم میں ایک کرسی پر بندھی ہوئی بیٹھی تھی جبکہ اس کے سامنے والی دیوار کی جڑ میں چھ مقامی افراد کی لاشیں ترتیب وار پڑی ہوئی تھیں۔ فیلیا جس کرسی پر بندھی ہوئی تھی اس کے سامنے بھی ایک کرسی رکھی ہوئی تھی۔

''اسے ہوش میں لے آؤ اور پھر تم بھی جا کر باہر کا خیال رکھو''...... انتھونی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو ٹالمور نے جیب سے ایک سرنج نکالی اور اس کی سوئی سے کیپ ہٹا کر اس نے سوئی بے ہوش فیلیا کے بازو میں اتار دی۔ چند لمحوں بعد سرنج میں موجود محلول فیلیا کے جسم میں اتر گیا تو ٹالمور نے سوئی باہر نکال لی۔

''یہ سرنج مجھے دے دو''...... انتھونی نے کہا تو ٹالمور نے خالی سرنج اس کے ہاتھ میں دے دی اور پھر خاموشی سے تہہ خانے سے باہر چلا گیا۔ انتھونی نے کرسی ذرا سی آگے کھسکائی اور پھر ہاتھ میں سرنج پکڑے وہ خاموشی سے بیٹھ گیا۔ سرنج میں مٹیالے رنگ کا تھوڑا

سا محلول ابھی تک موجود تھا۔ چند لمحوں بعد فیلیا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر اس نے سر اٹھایا اور حیرت سے سامنے بیٹھے ہوئے انتھونی کو دیکھنے لگی۔ پھر اس نے حیرت سے ادھر ادھر اور اپنے بندھے ہوئے جسم کو دیکھا اور اس کے بعد اس کی نظریں سامنے دیوار کی جڑ میں موجود لاشوں پر جم گئیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر سختی کے تاثرات ابھر آئے۔

''یہ سب کیا ہے۔ آپ یہاں کیسے آئے۔ میرے ملازموں کو کس نے ہلاک کیا اور مجھے کیوں اس طرح باندھ رکھا ہے مسٹر کریگ''...... فیلیا نے سخت لہجے میں کہا۔

''شکر ہے تمہیں میرا نام تو یاد رہا۔ بہرحال یہ سب کچھ میرے ساتھیوں نے کیا ہے''...... انتھونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مگر کیوں''...... فیلیا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''اس لئے کہ تم سے تفصیل سے بات چیت ہو سکے''...... انتھونی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''کس قسم کی بات چیت''...... فیلیا نے کہا۔

''تم بلیک کوئین گروپ کی چیف اور بلیو برڈ کاسٹیوم ہاؤس کی منیجر بھی ہو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی جس کا اصل نام علی عمران ہے لیکن وہ اپنے آپ کو پرنس آف ڈھمپ بھی کہلاتا ہے میٹرو ہوٹل میں اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا پھر وہ اچانک وہاں سے غائب ہو گیا۔ ان لوگوں کا سامان بھی

کمروں سے اٹھا لیا گیا اور اس سلسلے میں جب انکوائری کی گئی تو یہ بات حتمی طور پر سامنے آ گئی کہ سامان بلیک کوئین کے ایک آدمی نے اٹھایا ہے۔ مجھے وہ پتہ چاہئے جہاں یہ سامان پہنچایا گیا ہے''...... انتھونی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''میں نے تمہیں وہیں اپنے آفس میں بتا دیا تھا کہ میں ایسا کوئی کام نہیں کرتی اور نہ میں کسی پاکیشیائی ایجنٹ یا آدمی سے واقف ہوں''...... فیلیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہوسکتا ہے اس شخص نے مقامی بن کر کسی بھی فرضی نام سے تمہارے گروپ کو ہائر کیا ہو۔ اس لئے میں پاکیشیائی کہہ رہا تھا''...... انتھونی نے کہا۔

''جب میں نے بتایا کہ ہم یہ کام نہیں کرتے تو پھر تم کیوں خواہ مخواہ اس بات پر اڑے ہوئے ہو کہ ہم نے ہی یہ کام کیا ہے۔ نانسنس''...... اس بار فیلیا کا لہجہ سخت تھا۔

''دیکھو فیلیا۔ مجھے تشدد کے ایک ہزار ایک انتہائی خوفناک طریقے آتے ہیں۔ یہ سرنج میرے ہاتھ میں دیکھ رہی ہو اس کے اندر مٹیالے رنگ کا جو محلول تمہیں نظر آ رہا ہے یہ تمہارے چہرے کو اس طرح بگاڑ دے گا کہ تمہارا چہرہ چڑیلوں سے بھی زیادہ خوفناک ہو جائے گا اور مجھے کچھ بھی نہیں کرنا ہو گا۔ صرف سوئی کی نوک سے تمہارے چہرے پر چند پھول بوٹے بنانے ہوں گے پھر اس باریک سوئی کو باری باری تمہاری ان خوبصورت آنکھوں میں اتارا

جا سکتا ہے۔ تمہارا سر گنجا کر کے اس پر بھی ایسا کام کیا جا سکتا ہے کہ پھر کبھی تمہارے سر پر بال پیدا ہی نہ ہوں۔ تمہاری ناک اور کان کاٹے جا سکتے ہیں اور تمہارے ہاتھوں اور پیروں کی تمام انگلیاں کاٹی جا سکتی ہیں تمہارے دونوں بازو اور تمہاری دونوں پنڈلیوں کی ہڈیاں کئی جگہوں سے توڑی جا سکتی ہیں اور اس ساری کارروائی کا نتیجہ تم اچھی طرح سمجھ سکتی ہو۔ ان سب کے باوجود تمہیں بہرحال زبان تو کھولنی ہی پڑے گی جبکہ میری اور تمہاری کوئی دشمنی نہیں ہے۔ تم نے یقیناً رقم لے کر یہ کام کیا ہو گا۔ اب مسئلہ تمہارے گروپ کی ساکھ کا ہو گا۔ اگر میں حلف دیتا ہوں کہ تمہارا نام کسی بھی صورت میں سامنے نہیں آئے گا اور جتنی رقم تم نے اس سے لی ہے اس سے دوگنی رقم تمہیں مل سکتی ہے اور تم اس ہمیشہ ہمیشہ کے عذاب سے بھی بچ سکتی ہو۔ تو کیا یہ سودا مہنگا ہے۔ فیصلہ تم کر لو میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے''...... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم واقعی یہ سب کچھ کر سکتے ہو اس لئے کہ میں بے بس اور بندھی ہوئی ہوں لیکن میرا پھر بھی یہی جواب ہے کہ میں نے یا میرے گروپ نے پچھلے ایک ہفتے سے نہ ہی کسی ہوٹل سے سامان اٹھایا ہے اور نہ کہیں پہنچایا ہے اور نہ ہم ایسے کام کرتے ہیں۔ اس کے باوجود اگر تم میری بات تسلیم نہیں کرتے تو پھر تم خود بتاؤ کہ میں تمہیں کیا بتاؤں''...... فیلیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ پھر میں کام شروع کروں'' ...... انتھونی نے کہا۔

''تمہاری مرضی۔ میں مزید کچھ نہیں کہہ سکتی'' ...... فیلیا نے جواب دیتے ہوئے کہا تو انتھونی نے سرنج کی سوئی کو اس کے چہرے کی طرف بڑھایا اور پھر چہرے کے قریب لے جا کر روک دیا۔

''صرف تین تک گنوں گا اور بس'' ...... انتھونی نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گنتی شروع کر دی۔ جب وہ دو پر پہنچا تب پہلی بار فیلیا کا چہرہ متغیر ہوا۔

''رک جاؤ۔ کیا تم حلف دیتے ہو کہ مجھے زندہ چھوڑ دو گے'' ...... فیلیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''اب تم نے سمجھداری سے کام لینا شروع کر دیا ہے۔ دراصل میری ساری زندگی اسی کھیل میں گزری ہے اس لئے تمہاری اداکاری نے مجھے متاثر نہیں کیا۔ ورنہ میری جگہ کوئی اور آدمی ہوتا تو وہ تمہارے لہجے کی سچائی اور اعتماد سے متاثر ہو کر رک جاتا۔ بہرحال میری آفر موجود ہے۔ تمہیں رقم بھی ملے گی۔ تم زندہ رہو گی اور تمہارا نام بھی کسی صورت میں سامنے نہیں آئے گا''۔ انتھونی نے سرد لہجے میں کہا۔

''لیکن جیسے ہی تم اس جگہ ریڈ کرو گے یہ بات سامنے آ جائے گی کہ یہ اطلاع میں نے دی ہے اور اس کے بعد میرے لئے زندہ رہنا ناممکن ہو جائے گا'' ...... فیلیا نے کہا۔

''ہاں۔ یہ بات واقعی قابل غور ہے۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ تم اسے فوری اطلاع کر دو کہ تمہارے کسی آدمی نے معلومات مہیا کی ہیں اس لئے تم انہیں اطلاع دے رہی ہو۔ اس طرح وہ وہاں سے فوری شفٹ ہو جائیں گے لیکن اس رہائش گاہ پر ہم ایسا آلہ نصب کر دیں گے کہ وہ جہاں بھی جائیں گے ہمیں اطلاع مل جائے گی اور پھر ہم اس رہائش گاہ پر ریڈ کر دیں گے۔ اس طرح تمہارا مسئلہ حل ہو جائے گا'' ...... انتھونی نے کہا۔

''اگر ایسا ہو جائے تو ٹھیک ہے۔ تم واقعی تجربہ کار آدمی لگتے ہو۔ بہرحال میں تم پر اعتماد کر رہی ہوں اس آدمی کا نام جس کا اور جس کے ساتھیوں کا سامان میرے آدمیوں نے میٹرو ہوٹل سے اٹھایا تھا مائیکل ہے وہ مقامی آدمی ہے۔ اس نے تقریباً ایک ہفتہ پہلے ایکریمیا میں میرے ایک گہرے دوست کی ٹپ پر مجھے ہائر کیا تھا اور رقم مجھے ایڈوانس ادا کر دی تھی جبکہ طے یہ ہوا تھا کہ جب بھی اسے ضرورت پڑے گی وہ فون پر کہہ دے گا اور اس کے لئے رہائش گاہ کا فوری بندوبست کروں گی۔ چنانچہ اب اس کا فون آیا جبکہ میں نے پہلے ہی انتظام کر رکھا تھا سن سیٹ کالونی کی کوٹھی نمبر ٹو زیرو ون اے بلاک میں نے اسے اس کوٹھی کا نمبر دے دیا اور پھر اس کے کہنے پر میرے آدمیوں نے ہوٹل سے اس کا اور اس کے ساتھیوں کا سامان اٹھایا اور وہ بھی وہاں پہنچا دیا اس کے بعد اس سے رابطہ نہیں ہوا'' ...... فیلیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اپنی بات کنفرم کرا سکتی ہو"...... انتھونی نے کہا۔

"کس طرح"...... فیلیا نے چونک کر کہا۔

"اسے فون کر کے چاہے اسے ابھی اطلاع دے دو جو تمہارے اور میرے درمیان طے ہوا ہے"...... انتھونی نے کہا۔

"ہاں"...... فیلیا نے کہا۔

"او کے۔ میں اپنے آدمیوں کو وہاں بھجوا دوں تاکہ وہ آلہ نصب کر سکیں۔ پھر تم اسے کال کرنا اس طرح تمہاری بات بھی کنفرم ہو جائے گی اور ہمارا کام بھی ہو جائے گا اور تم پر کسی کو شک بھی نہ ہو گا"...... انتھونی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں کیا اعتراض کر سکتی ہوں۔ اب تو میں نے اپنے سارے پتے بہرحال کھول دیئے ہیں"...... فیلیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہو۔ نتیجہ تمہارے حق میں بہتر ہی رہے گا"...... انتھونی نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے مڑا اور تہہ خانے سے باہر آ گیا۔ باہر ٹالمور موجود تھا۔

"کیا ہوا باس"...... ٹالمور نے انتھونی کو آتے دیکھ کر چونک کر کہا۔

"تم اپنے آدمیوں کو کال کر کے کہہ دو کہ وہ فوراً سن سیٹ کالونی کی کوٹھی نمبر ٹو زیرو ون اے بلاک پہنچ جائیں۔ عمران اور اس کے ساتھی وہاں رہائش پذیر ہیں اس کوٹھی کے اندر کراسٹ

سائیڈ ون فائر کر کے چیک کرو کہ اندر کتنے آدمی موجود ہیں۔ اگر چار مرد اور ایک عورت موجود ہو تو اندر بے ہوش کرنے والی گیس فائر کر کے انہیں بے ہوش کریں ورنہ صرف نگرانی کریں اور جو بھی صورتحال ہو اس کی اطلاع فوراً سپیشل ٹرانسمیٹر پر کریں"...... انتھونی نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن کیا آپ یہیں رہیں گے"...... ٹالمور نے کہا۔

"ہاں۔ میں تہہ خانے میں موجود ہوں تم نے اطلاع ملتے ہی مجھے تہہ خانے میں اطلاع دینی ہے لیکن صرف دو آدمیوں کو وہاں بھیجنا۔ باقی یہیں کام کرتے رہیں گے اور تم نے بھی یہاں اسی طرح ڈیوٹی دینی ہے"...... انتھونی نے کہا تو ٹالمور نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ٹالمور کالنگ۔ اوور"...... ٹالمور نے کہا۔

"یس۔ مارکر بول رہا ہوں باس۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی۔

"مارکر اپنے ساتھ ایک آدمی لے کر فوراً سن سیٹ کالونی کی کوٹھی نمبر ٹو زیرو ون اے بلاک پر پہنچو۔ تمہاری کار میں کراسٹ سائیڈ ون اور فوری بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل موجود ہو۔ پہلے اندر کراسٹ سائیڈ ون فائر کرو اور چیک کرو کہ اندر کتنے افراد موجود ہیں اگر وہاں چار مرد اور ایک عورت موجود ہو تو فوری طور پر

بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرو۔ ورنہ صرف نگرانی کرو اور جو بھی صورتحال ہو فوری طور پر مجھے اطلاع دو۔ اوور‘‘...... ٹالمور نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

’’کیا یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی نئی رہائش گاہ ہے۔ اوور‘‘...... مارکر نے پوچھا۔

’’ہاں۔ اوور‘‘...... ٹالمور نے جواب دیا۔

’’اوکے۔ اوور‘‘...... مارکر نے جواب دیا اور ٹالمور نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا تو انتھونی جو ساتھ کھڑا ٹرانسمیٹر پر ہونے والی بات چیت سن رہا تھا اطمینان بھرے انداز میں سر ہلاتا ہوا واپس تہہ خانے کی طرف چل پڑا۔

’’میں نے اپنے آدمی بھیج دیئے ہیں ابھی اطلاع آ جائے گی‘‘...... انتھونی نے تہہ خانے میں پہنچ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

’’تمہارا تعلق کس گروپ سے ہے‘‘...... فیلیا نے پوچھا۔

’’میرا تعلق ایکریمیا سے ہے۔ میرا اصل نام انتھونی ہے اور میرا گروپ، انتھونی گروپ کہلاتا ہے‘‘...... انتھونی نے جواب دیا۔

’’اوہ۔ اسی لئے تم نے مجھے زبان کھولنے پر مجبور کر دیا ہے ورنہ آج تک کوئی بھی شخص میری زبان نہیں کھلوا سکا۔ تمہارا نام میں نے بہت سن رکھا ہے‘‘...... فیلیا نے کہا۔

’’ویسے تم واقعی بہترین اداکارہ ہو اور تمہیں اپنے آپ پر

زبردست کنٹرول حاصل ہے۔ اگر تم کچھ دیر اور اپنی بات پر اڑ جاتی تو میں بھی تمہارے اعتماد اور تمہارے لہجے سے مار کھا گیا تھا‘‘۔ انتھونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’تم نے تشدد کی تصویریں ہی ایسی کھینچی تھیں کہ میرا دل بھی کانپ اٹھا تھا‘‘...... فیلیا نے کہا اور انتھونی بے اختیار ہنس دیا۔

’’یہ حقیقت ہے کہ تشدد سے زیادہ تشدد کا منظر خوفزدہ کر دیتا ہے بشرطیکہ یہ منظر اس طرح پیش کیا جائے کہ مقابل کو اپنی آنکھوں کے سامنے وہی منظر نظر آنے لگ جائے‘‘...... انتھونی نے ہنستے ہوئے کہا اور فیلیا بھی ہنس پڑی۔

’’کیا یہ مائیکل واقعی پاکیشیائی ہے حالانکہ وہ صحیح لہجے اور مقامی زبان میں بول رہا تھا‘‘...... فیلیا نے پوچھا۔

’’ہاں۔ یہ دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے‘‘۔ انتھونی نے جواب دیا اور فیلیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد ٹالمور کمرے میں داخل ہوا تو انتھونی بے اختیار چونک پڑا۔

’’باس۔ وہاں ایک عورت اور چار مرد موجود تھے‘‘...... ٹالمور نے کہا۔

’’اب کیا پوزیشن ہے‘‘...... انتھونی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

’’وہ بے ہوش ہیں‘‘...... ٹالمور نے جواب دیا۔

''اوہ۔ ویری گڈ۔ سنو فیلیا تمہاری زندگی واقعی بچ گئی ہے۔ اگر تمہاری بات جھوٹ نکلتی تو تمہارا انجام بھیانک ہوتا۔ بہرحال ٹالمور میں نے اسے معاف کر دیا ہے اور تم اسے کھول دو اور فوراً میرے ساتھ چلو۔ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کا آخری وقت آ گیا ہے۔ میں پہلے اسے اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کروں گا اور پھر ان کے سیکنڈ گرین سنیکس گروپ کو بھی ڈھونڈ نکالوں گا اور ان کا انجام بھی عبرتناک کروں گا''...... انتھونی نے کہا اور تیزی سے تہہ خانے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

حصہ اول ختم شد

عمران سیریز
ڈارک ہارٹ
مظہر کلیم ایم اے
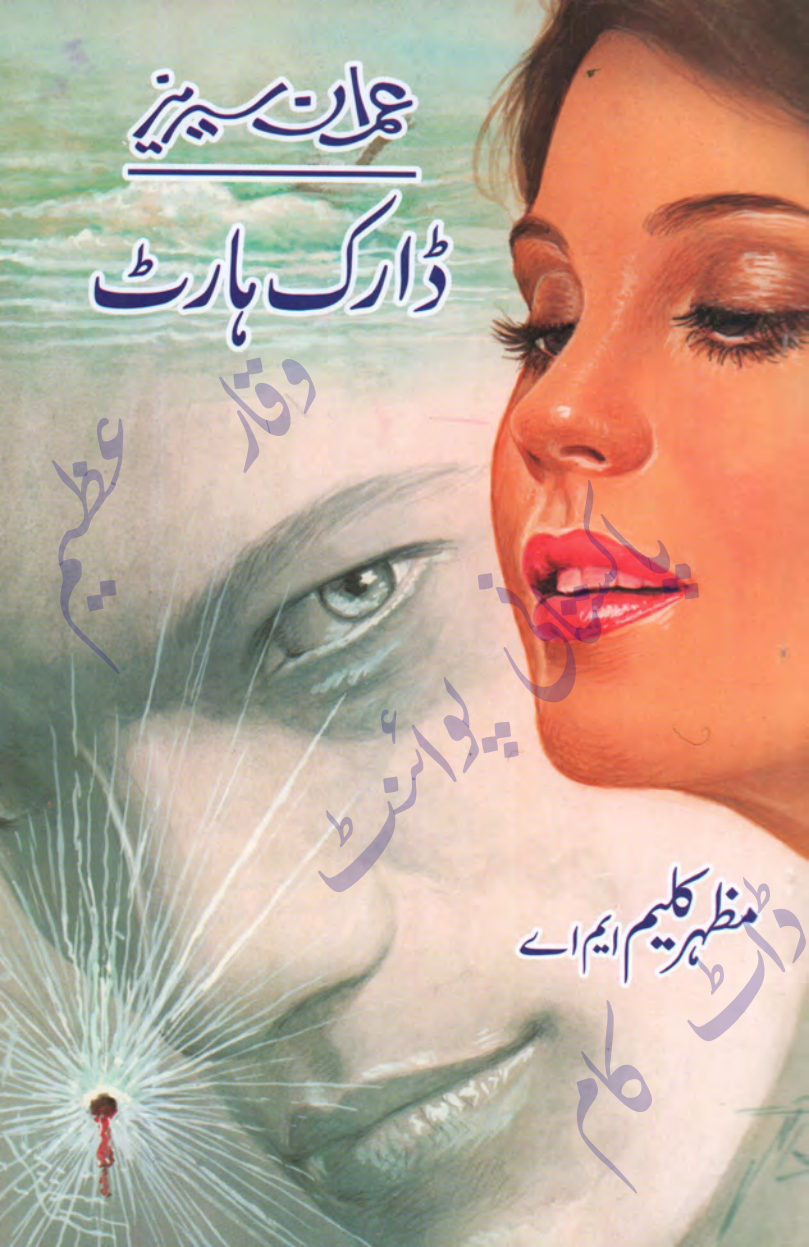
چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ میرے نئے ناول ''ڈارک ہارٹ'' کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ناول جس تیزی سے اپنے عروج کی طرف بڑھ رہا ہے مجھے یقین ہے اسے پڑھتے ہوئے آپ کے دلوں کی دھڑکنیں تیز ہوتی جا رہی ہوں گی اور جلد سے جلد دوسرے حصے کے مطالعے کے لئے بے چین ہو رہے ہوں گے اس لئے میں آپ کو بے چین رکھنے کے لئے زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ البتہ ناول کا مطالعہ کرنے سے پہلے آپ ایک خط کا مطالعہ ضرور کر لیں جو دلچسپی کے لحاظ سے کم نہیں ہے۔

شیخوپورہ سے وسیم اختر اور ان کے دوست لکھتے ہیں۔ میں اور میرے کئی دوست آپ کے ناولوں کے مسلسل قاری ہیں اور ہمیں آپ کے ناول اس حد تک پسند ہیں کہ ہمارے پاس آپ کی تعریف کے لئے الفاظ ہی نہیں ہیں۔ البتہ آپ سے ایک شکایت بھی ہے کہ آپ قارئین کے خطوط کے جواب سنجیدگی سے نہیں دیتے ہیں اور انہیں گول مول انداز میں جواب دے کر ٹال دیتے ہیں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ قارئین کے خطوط کے جواب سنجیدگی سے دیا کریں۔

محترم وسیم اختر صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا بے حد شکریہ۔ آپ اور آپ کے دوست میرے ناول مسلسل پڑھتے

ہیں یہ سن کر حقیقتاً خوشی ہوئی ہے۔ رہی بات یہ کہ میں قارئین کے خطوط کے جواب ہنسی مذاق میں ٹال جاتا ہوں اور سنجیدگی سے جواب نہیں دیتا تو یہ تاثر غلط ہے۔ میں ہر خط کا سنجیدگی سے مطالعہ کرتا ہوں اور ان کے جواب بھی انتہائی سنجیدگی اور متانت سے دیتا ہوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ ایک کرسی پر رسیوں کے ساتھ مضبوطی سے بندھا ہوا ہے۔ اس کے سامنے کرسی پر ایک آدمی بیٹھا تھا۔ چونکہ عمران کی آنکھوں کے سامنے دھند سی تھی اس لئے اسے اس آدمی کا چہرہ واضح دکھائی نہ دے رہا تھا لیکن جیسے ہی اس کا شعور پوری طرح سے بیدار ہوا اور اس کی آنکھوں کے سامنے سے دھند ہٹی تو اسے اپنے سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے انتھونی کا چہرہ نظر آیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے گردن گھمائی اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی اس طرح کرسیوں پر بندھے ہوئے بیٹھے تھے۔

”تمہارے ناخنوں میں موجود بلیڈ میں نے پہلے ہی نکال لئے ہیں عمران۔ اس لئے نائلوں کی یہ باریک رسی اب تم سے نہ کٹ سکے گی“...... انتھونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں بھی بڑے عرصے سے سوچ رہا تھا کہ ان ناخنوں کو تیز کراؤں لیکن فرصت ہی نہ ملتی تھی۔ چلو اب یہ کام زیادہ اچھے طریقے سے ہو جائے گا اور پھر ناخنوں میں بلیڈ چھپانے کی ضرورت ہی نہ رہے گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے امید نہ تھی کہ تم اتنی آسانی سے قابو میں آ جاؤ گے۔ ویسے تم نے میرا پلان مجھ پر ہی الٹ دیا تھا اور مجھے ایسی جگہ بھیج دیا جہاں تمہارا سیکنڈ گروپ تھا ہی نہیں''...... انتھونی نے کہا۔

''یہ تو ہوتا رہے گا انتھونی۔ پہلے یہ بتاؤ کہ تم اب واقعی اس سطح پر اتر آئے ہو کہ اتنے چھوٹے سے کام کے لئے بھی تمہیں ہائر کیا جا سکتا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ تم اپنے دوست کو ہلاک کرنے پر تیار ہو گئے ہو''...... عمران نے کہا۔

''یہ چھوٹا کام نہیں ہے۔ میں تم سے ملنے آیا تھا تاکہ تمہیں سمجھا سکوں کہ تم کسی طرح سے واپس چلے جاؤ اور اینٹی میزائل فارمولے کا خیال دل سے نکال دو لیکن کوشش کے باوجود میں تمہیں کچھ نہ بتا سکا اور میں واپس چلا گیا۔ میرا خیال تھا کہ تم میری آمد پر سمجھ جاؤ گے کہ میں کس لئے آیا ہوں اور تم شرافت کا ثبوت دیتے ہوئے ڈارک ہارٹ کے خلاف کام کرنے کا ارادہ بدل دو گے اور واپس چلے جاؤ گے لیکن ایسا کچھ بھی نہیں ہوا۔ الٹا تمہیں مجھ پر شک ہو گیا اور تم نے میرا چھپایا ہوا کال چیکر بھی ٹریس کر لیا۔ پھر تم نے جان بوجھ کر مجھے ٹریپ کیا کہ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ سیکنڈ تمہارے

گروپ کی تلاش میں نکل جاؤں اور تمہیں ہوٹل سے نکل بھاگنے کا موقع مل جائے اور ایسا ہی ہوا۔ مجھے کوئی ڈاج دے یا مجھ سے کوئی کھیل کھیلے تو یہ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔ یہ میرے ذہن کو تکلیف پہنچانے والی بات ہے اور یہ بات تو تم بھی جانتے ہو کہ جو مجھے ذہنی اذیت سے دوچار کرتا ہے۔ میں انتقام ضرور لیتا ہوں''...... انتھونی نے کہا۔

''تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا واقعی تم یہ سمجھ رہے ہو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سیکنڈ گروپ گرین سنیکس کے حوالے سے میں نے وہ بات ایسے ہی اڑائی ہو گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ تم کوئی بات بھی بغیر مقصد کے نہیں کرتے۔ گو کہ وہ کال کر کے تم نے مجھے ڈاج دینے کی کوشش کی تھی لیکن مجھے تمہاری اس بات نے پریشان کر رکھا تھا کہ تم یہاں ظاہری حالت میں ہو اور ایک جگہ ہی رکے ہوئے ہو اور ڈارک ہارٹ کی تلاش کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے کی بھی کوشش نہیں کر رہے جیسے تم یہاں صرف آرام کرنے کے لئے ہی آئے ہو۔ تمہاری ایسی عادت نہیں ہے۔ لیکن تمہارا اس بار تمہارا یہ انداز دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ تم یہ سب ڈارک ہارٹ کو ڈاج دینے کے لئے کر رہے ہو کہ تم اور تمہارے ساتھی اس کے خلاف کام کرنے نہیں بلکہ محض سیر و تفریح کے لئے آئے ہیں جبکہ تمہارا کوئی دوسرا

گروپ بدستور ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کی تلاش میں لگا ہوا
ہے۔ تمہارے سیکنڈ گروپ کا نام گرین سنیکس ہے یا کچھ اور لیکن یہ
طے ہے کہ یہاں دوسرا کوئی گروپ ضرور موجود ہے۔ میں اس
گروپ کو ہر صورت میں ٹریس کرنا چاہتا ہوں تاکہ اسے ڈارک
ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر پر حملے سے روک سکوں اور تمہیں بھی تمہارے
آخری انجام تک پہنچا سکوں۔ میرے پاس چونکہ حتمی معلومات نہیں
ہیں کہ واقعی یہاں تمہارا سیکنڈ گروپ موجود ہے یا نہیں اس لئے
میں ذہنی طور پر الجھا ہوا ہوں۔ بہرحال اگر یہاں پاکیشیا سیکرٹ
سروس کا سیکنڈ گروپ موجود ہے تو سن لو میں نے ایسا انتظام کیا ہے
کہ زیادہ سے زیادہ چند گھنٹوں بعد مجھے ان کے بارے میں حتمی
اطلاع مل جائے گی چاہے وہ پاتال میں کیوں نہ چھپ جائیں تب
بھی وہ نہ بچ سکیں گے''...... انتھونی نے کہا۔

''تو کیا ڈارک ہارٹ کے چیف نے تمہیں ہمارے ساتھ پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے سیکنڈ گروپ کو بھی تلاش اور ختم کرنے کے
احکامات دیئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ تم غلط سوچ رہے ہو عمران۔ میں یہ کام ڈارک ہارٹ
کے چیف کے لئے نہیں۔ اس کے ریڈ سیکشن کے انچارج بارٹن کے
لئے کر رہا ہوں اور وہ بھی بلا معاوضہ۔ بارٹن میرا دوست ہے اور وہ
تمہارے لئے بے حد پریشان ہے اور میں اپنے اس دوست کو
پریشان نہیں دیکھ سکتا۔ میں نے اس سے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں

کو ہلاک کرنے کا وعدہ کیا ہے اور میں اپنا وعدہ ضرور پورا کروں
گا۔ چاہے تمہارا یہی گروپ ہو یا پھر سیکنڈ اور تھرڈ گروپ ہی کیوں
نہ ہو۔ ان سب کو ختم کرنے کی میری ذمہ داری ہے۔ سمجھے تم''۔
انتھونی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''دوست تو تم مجھے بھی کہتے ہو''...... عمران نے اس کی طرف
غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''تمہاری اور بارٹن کی دوستی میں فرق ہے۔ تم سے زیادہ وہ
میرے لئے اہم ہے لیکن بارٹن جیسے دوست کے لئے میں تم جیسے
سینکڑوں دوست قربان کر سکتا ہوں''...... انتھونی نے کہا۔

''اس کی کوئی خاص وجہ''...... عمران نے کہا۔

''بارٹن نہ صرف مشکل وقت میں میری مالی معاونت کرتا ہے
بلکہ مجھے ایسے کام بھی دیتا ہے جس کے لئے میں اس سے ڈبل
ٹرپل معاوضہ حاصل کرتا ہوں اور وہ اس کے لئے چوں بھی نہیں
کرتا۔ تم سب کو ہلاک کرنے کے لئے میں نے اس سے کوئی
معاوضہ نہیں مانگا۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ جب میں اسے کامیابی کی
رپورٹ دوں گا تو وہ مجھے بغیر مانگے ہی اتنا معاوضہ دے دے گا جو
میری سوچ سے بھی زیادہ ہوگا''...... انتھونی نے کہا۔

''تو تم یہ سب دولت کے لئے کر رہے ہو''...... عمران نے ایک
طویل سانس لے کر کہا۔

''ہاں بالکل''...... انتھونی نے کہا۔

''تو پھر سن لو۔ یہ درست ہے کہ میں نے وہ کال کر کے تمہیں ڈاج ضرور دیا تھا لیکن یہ بات غلط نہیں ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا یہاں سیکنڈ گروپ موجود ہے''...... عمران نے کہا تو انتھونی بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ اوہ۔ تو میرا اندازہ غلط نہیں تھا۔ تم یہاں دو گروپس میں کام کر رہے ہو''...... انتھونی نے کہا۔

''یہی سچ ہے''...... عمران نے کہا۔

''کہاں ہے سیکنڈ گروپ اور اس میں کتنے افراد ہیں''...... انتھونی نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

''تمہارا کیا خیال ہے کہ تم پوچھو گے اور میں بتا دوں گا۔ البتہ میں تمہیں صرف ایک بات بتا سکتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''کون سی بات''...... انتھونی نے پوچھا۔

''یہ کہ سیکنڈ گروپ میں صرف ایک ہی آدمی ہے جو اپنی ذات میں مکمل گروپ کی حیثیت رکھتا ہے اور وہ گرین سنیک نہیں بگ سنیک کہلاتا ہے۔ تم اس اکیلے بگ سنیک کو ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سیکنڈ گروپ کہہ سکتے ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بگ سنیک''...... انتھونی نے کہا۔

''ہاں۔ بگ سنیک اور سنیکس کے بارے میں تو تم جانتے ہی ہو۔ زمین جس طرح پانی کو آسانی سے راستے فراہم کرتی ہے اسی طرح سنیکس کو بھی چھپنے کے لئے زمین آسانی سے جگہ دے دیتی

ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''کون ہے یہ بگ سنیک۔ اس کا اصل نام کیا ہے''...... انتھونی نے غراتے ہوئے کہا۔

''اسے چیف ایکسٹو نے یہاں بھیجا ہے۔ اس کا کوڈ نام ہے بگ سنیک۔ اب وہ اصل میں کون ہے۔ اس کا نام کیا ہے یہ بات تو مجھے بھی چیف نے نہیں بتائی ہے لیکن تم فکر نہ کرو وہ جلد ہی اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا۔ ہم یہاں سیر و تفریح کرتے دکھائی دیں گے اور وہ ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کو ڈھونڈ کر وہاں سے نہ صرف اینٹی میزائل فارمولا واپس لے آئے گا بلکہ ڈارک ہارٹ کا ہیڈ کوارٹر کو بھی تباہ کر دے گا۔ وہ تباہی لائے بغیر مانتا نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ جو بھی ہے۔ اسے جلد ہی ٹریس کر لیا جائے گا اور تم نے یہ بتا کر مجھے کافی سکون پہنچایا ہے کہ وہ پورا گروپ نہیں صرف ایک آدمی ہے''...... انتھونی نے کہا۔

''آدمی نہیں سنیک۔ بگ سنیک''...... عمران نے کہا۔

''جو بھی ہے۔ وہ جلد ہی پکڑا جائے گا۔ وہ پاتال میں بھی چھپا ہوا ہو گا تو اسے ٹریس کر لیا جائے گا''...... انتھونی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تو تم نے اسے ٹریس کرنے کے لئے پیوٹن کی خدمات حاصل کی ہیں''...... عمران نے کہا تو انتھونی بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے

چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا"...... انتھونی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس میں حیران ہونے والی کون سی بات ہے۔ پاتال میں چھپنے والی بات پیوٹن کا تکیہ کلام ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم پیوٹن سے کیسے واقف ہو"...... انتھونی نے کہا۔

"میں یہاں اس کیس سے پہلے بھی کئی بار کام کر چکا ہوں اور پیوٹن یہاں کافی عرصے سے کام کر رہا ہے۔ وہ ایکریمیا کے کسی گروپ کا یہاں نمائندہ ہے۔ ویسے اپنے طور پر بھی وہ یہاں کام کرتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اب تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے بارے میں کیا فیصلہ کیا جائے"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد انتھونی نے کہا۔

"ارے تو ابھی تک تم نے کوئی فیصلہ نہیں کیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے ذہن میں دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ تمہیں اس وقت تک قید رکھا جائے جب تک میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دوسرے گروپ۔ میرا مطلب ہے بگ سنیک کو تلاش نہیں کر لیتا۔ دوسری صورت یہ کہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو فوری طور پر گولیوں سے اڑا دیا جائے۔ پہلی صورت میں قباحت یہ ہے کہ تم

جیسے آدمی کو قید میں رکھنا سلگتے ہوئے آتش فشاں کے دہانے پر بیٹھنے کے برابر ہے۔ تم کسی بھی وقت کسی بھی انداز میں سچویشن کو پلٹ سکتے ہو۔ رہی دوسری صورت تو تمہارے ساتھ پرانے تعلقات اس میں آڑے آ رہے ہیں کیونکہ یہ میرے لئے انتہائی معمولی سا مشن ہے اور میں نہیں چاہتا کہ اس معمولی سے مشن کے لئے تم جیسے آدمی کا خاتمہ کر دیا جائے اس لئے تم بتاؤ کہ کیا کیا جائے"...... انتھونی نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ جو فیصلہ تم کرو گے مستقبل میں وہی فیصلہ تمہارے ساتھ بھی کیا جائے گا۔ دوسری بات یہ کہ کیا تم واقعی فیصلہ کرنے کی پوزیشن میں ہو"...... عمران نے کہا تو انتھونی بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم نے دونوں صورتیں عجیب انداز میں پیش کی ہیں۔ اگر میں نے تمہیں گولی مار دی تو تم مستقبل میں میرے خلاف کیا فیصلہ کر سکتے ہو اور دوسری بات تو پہلی سے بھی زیادہ مضحکہ خیز ہے۔ تم اور تمہارے ساتھی اس وقت بندھے ہوئے اور بے بس ہو اور میرے اور میرے ساتھیوں کے پاس اسلحہ بھی ہے اور ہم اسے چلانے کے لئے آزاد بھی ہیں۔ میں نے تمہارے ناخنوں سے بلیڈز نکال لئے ہیں اس لئے تم رسیوں سے آزاد ہونے کا سوچ سکتے ہو آزاد نہیں ہو سکتے اس لئے تم سب میرے لئے قطعی بے ضرر ہو"...... انتھونی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل

نکال لیا۔

''بہت خوب۔ اس کا مطلب ہے کہ تم دوسری صورت پر عمل کرنے کا فیصلہ کر چکے ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہاں بالکل۔ میں نے سوچ لیا ہے کہ رسک نہ ہی لیا جائے تو بہتر ہے''...... انتھونی نے مشین پسٹل کا رخ عمران کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

''تو پھر میں بھی تمہیں اپنا پروگرام بتا دیتا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو انتھونی چونک پڑا۔

''کیسا پروگرام''...... انتھونی نے چونک کر کہا۔

''ابھی دیکھ لو میرا پروگرام''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی دونوں ٹانگیں بجلی کی سی تیزی سے اکٹھی ہو کر بلند ہوئیں تو انتھونی کے ہاتھ سے مشین پسٹل اڑتا ہوا ایک دھماکے سے عقبی دیوار سے جا ٹکرایا اور سر کی تیز آواز کے ساتھ ہی چھت سے سرخ رنگ کی گیس یکلخت پورے کمرے میں پھیلتی چلی گئی۔ عمران نے حرکت میں آتے ہی اپنا سانس روک لیا تھا جبکہ اس کے ساتھی پہلے ہی بے ہوش تھے۔

مشین پسٹل ہاتھ سے نکلتے ہی انتھونی بجلی کی سی تیزی سے کرسی سے اٹھا تھا لیکن اسے سنبھلنے کا موقع ہی نہ ملا اور وہ لہراتا ہوا نیچے فرش پر گر گیا۔ اس کے ساتھ ہی کمرے کے دروازے پر سیاہ رنگ کی کسی دھات کی چادر سی آ پڑی تھی۔ سرخ رنگ کی گیس جس قدر

تیزی سے پھیلی تھی اتنی ہی تیزی سے غائب ہو گئی لیکن عمران سانس روکے بیٹھا رہا۔ کچھ دیر بعد اس نے آہستہ سے سانس لینا شروع کیا اور پھر اس نے طویل سانس لیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی انگلیوں کو حرکت دینا شروع کر دی۔

اس کے ہاتھ اس کے عقب میں رسی سے باندھے گئے تھے اور پھر اس کے جسم کو رسیوں سے باندھا گیا تھا لیکن صرف اوپر والے جسم کو۔ اس کی ٹانگوں کے گرد رسیاں موجود نہ تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ اسے ٹانگیں استعمال کرنے کا موقع مل گیا تھا۔ گو اس کے ناخنوں میں موجود بلیڈ واقعی غائب ہو چکے تھے لیکن اس کے انگلیاں تیزی سے حرکت کر رہی تھیں۔ اسے معلوم تھا کہ سیکرٹ ایجنٹ کس قسم کی گانٹھ کو زیادہ محفوظ سمجھتے ہیں اور اسے اس گانٹھ کو کھولنے کا طریقہ آتا تھا۔ اس کی انگلیوں کو اس رسی کے سرے کی تلاش تھی جس کو کھینچتے ہی گانٹھ کھل جاتی تھی ورنہ اور کسی صورت میں یہ گانٹھ نہ کھل سکتی تھی اور چند لمحوں بعد وہ رسی کا سرا تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا اور پھر دو تین بار جھٹکے دینے سے اس کی کلائی پر بندھی ہوئی رسی کھل گئی اور اس کے دنوں ہاتھ آزاد ہو گئے تو اس نے اپنے دونوں بازوؤں کو پورا زور لگا کر عقب پر اپنے دونوں پہلوؤں پر کیا اور پھر انہیں موڑ کر وہ جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیوں کو کھسکا کر اپنے سینے سے اوپر گردن تک لے جانے میں کامیاب ہو گیا اور پھر اس کا جسم کرسی سے نیچے فرش کی طرف گھسٹنا شروع ہو گیا اور چند لمحوں کی

کوشش کے بعد اس کی گردن اور سر رسیوں سے باہر آ گیا اور عمران ایک طویل سانس لے کر کھڑا ہو گیا۔

پھر وہ تیزی سے دیوار کے ساتھ پڑے ہوئے مشین پسٹل کی طرف بڑھا اور مشین پسٹل اٹھا کر وہ دروازے کے ساتھ موجود سوئچ پینل کی طرف بڑھ گیا جس پر مشین پسٹل کی ضرب لگا کر اس نے چھت پر موجود بے ہوش کر دینے والی گیس کے سسٹم کو آن کیا تھا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے انتھونی کے ساتھ باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے بچاؤ اور انتھونی کو بے بس کرنے کے طریقوں پر غور کرنا شروع کر دیا تھا۔ اس کوٹھی میں سائنسی آلات ہر جگہ نصب تھے اور عمران نے فیلیا سے بات طے کرتے ہوئے یہ بات بھی طے کی تھی کہ وہ اسے ایسی رہائش گاہ مہیا کرے گی جس میں تہہ خانے کے ساتھ ساتھ باہر نکلنے کا خفیہ راستہ بھی ہو اور جدید سائنسی آلات بھی نصب ہوں اور جب عمران اس کوٹھی میں آیا تھا تو اس نے سب سے پہلے ان سب چیزوں کا جائزہ لیا تھا اور یہاں کے سارے انتظامات اس کی مرضی کے مطابق تھے۔

ہر کمرے میں خصوصی سائنسی آلات نصب کیے گئے تھے جن میں انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس کا سسٹم بھی تھا۔ عمران نے دیکھ لیا تھا کہ انتھونی جس کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اس کے عین عقب میں سوئچ پینل موجود ہے جس پر اس سسٹم کے خصوصی ساخت کے بٹن موجود ہیں۔ چنانچہ عمران نے دونوں ٹانگوں کو ہوا

میں اٹھاتے ہوئے اس انداز میں انتھونی کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل پر ضرب لگائی تھی کہ مشین پسٹل اس کے ہاتھ سے نکل کر ہوا میں اڑتا ہوا عقبی سوئچ پینل پر موجود حساس بٹنوں سے جا ٹکرایا اور اس طرح بے ہوش کر دینے والی گیس بھی آن ہو گئی اور دروازے پر حفاظتی چادر بھی آ گری۔ مشین پسٹل اٹھا کر وہ تیزی سے سوئچ پینل کی طرف بڑھا اور اس نے سوئچ پینل پر موجود ایک بٹن پریس کیا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی حفاظتی چادر اٹھ کر چھت میں غائب ہو گئی اور عمران نے دروازہ کھولا اور دوسری طرف راہداری میں آ گیا لیکن پھر یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کہ پوری کوٹھی میں اور کوئی آدمی بھی موجود نہ تھا البتہ کوٹھی کا پھاٹک اندر سے بند نہ تھا۔

عمران نے آگے بڑھ کر پھاٹک کو اندر سے بند کیا اور پھر تیزی سے واپس مڑ کر وہ برآمدے میں آیا اور اس نے برآمدے میں موجود ایک سوئچ پینل پر موجود سرخ رنگ کا بڑا سا بٹن پریس کر دیا۔ یہ کوٹھی کے مجموعی حفاظتی نظام کا آپریٹنگ سوئچ تھا۔ اب اس کوٹھی میں نہ باہر سے کوئی چیز اندر پھینکی جا سکتی تھی اور نہ کوئی آدمی باہر سے اندر آ سکتا تھا۔ عمران واپس اس کمرے میں آیا جہاں انتھونی کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھی بھی موجود تھے۔ عمران نے سب سے پہلے انتھونی کی تلاشی لینا شروع کر دی اور پھر انتھونی کی جیب سے ایک لمبی گردن والی شیشی برآمد ہونے میں کامیاب ہو گیا

جس پر باقاعدہ لیبل موجود تھا۔ عمران نے لیبل کو دیکھا اور پھر مسکراتا ہوا آگے بڑھا۔ یہ انٹی گیس ایسی تھی جو ہر قسم کی بے ہوش کر دینے والی گیس کے اثرات ختم کر دیتی تھی۔ اس نے شیشی کا ڈھکن ہٹایا اور شیشی صفدر کی ناک سے لگا دی۔

ایک لمحے بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اسے کیپٹن شکیل اور پھر تنویر اور سب سے آخر میں جولیا کی ناک سے لگا کر اس نے اس کا ڈھکن بند کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔ پھر اس نے صفدر کے لباس کی خفیہ جیب سے خنجر باہر نکالا اور اسے اپنی جیب میں رکھ لیا۔ جب تک اس کے ساتھی ہوش میں نہ آجاتے وہ ان کی رسیاں کاٹنا نہ چاہتا تھا کیونکہ اس طرح وہ لازماً کرسیوں سے نیچے فرش پر گر جاتے اور چوٹ لگنے کا ڈر تھا۔ چند لمحوں بعد صفدر کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگ گئے اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ عمران خاموش کھڑا اس کے پوری طرح ہوش میں آنے کا انتظار کرتا رہا۔

''عمران صاحب۔ یہ۔ یہ کیا ہے۔ یہ ہم سب بندھے ہوئے ہیں''...... صفدر نے پوری طرح ہوش میں آتے ہوئے کہا تو عمران نے جیب سے خنجر نکالا اور صفدر کی کرسی کے عقب میں آکر اس نے خنجر سے رسیاں کاٹنا شروع کر دیں اور ساتھ ہی اس نے مختصر طور پر صفدر کو تمام واقعات بھی بتا دیئے۔

''اوہ۔ یہ تو آپ نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے ورنہ انتھونی

تو یقیناً آپ سمیت ہم سب کو ہلاک کر دیتا''...... صفدر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ وہ فیصلہ کر چکا تھا اس لئے مجھے حرکت میں آنا پڑا۔ لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ انتھونی کے ساتھی یہاں کیوں موجود نہیں ہیں۔ بہرحال اب یہ باتیں انتھونی سے ہی معلوم ہوں گی''...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل بھی ہوش میں آگیا اور پھر ایک ایک کر کے باقی ساتھی بھی ہوش میں آتے چلے گئے اور صفدر نے ان کی رسیاں کاٹ دیں۔

''تم سب اسلحہ لے کر خفیہ راستے سے باہر جاؤ اور انتھونی کے ساتھیوں کو چیک کرو۔ ہوسکتا ہے کہ انتھونی کے ساتھی کوٹھی کے باہر نگرانی کے لئے تعینات ہوں۔ اگر ایسا ہو تو انہیں بے ہوش کر کے اندر لے آنا ہے۔ انہیں ہلاک نہیں کرنا''...... عمران نے صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر سے کہا اور وہ تینوں سر ہلاتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

''جولیا تم انتھونی کو کرسی سے باندھنے میں میری مدد کرو''۔ عمران نے جولیا سے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھی اور چند لمحوں بعد انتھونی کرسی پر رسی سے بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ عمران نے اس کی دونوں ٹانگیں کرسی کے پایوں کے ساتھ رسی سے باندھ دی تھیں۔

''اسے گولی مار کر ختم کرو۔ اب کیوں اس معاملے کو لمبا کر رہے ہو''...... جولیا نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''اس وقت چونکہ ساتھیوں میں سے کوئی بھی موجود نہیں ہے اس لئے میں تم سے ایک خاص بات کرنا چاہتا ہوں''...... عمران نے اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا کے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے۔ اس کی آنکھیں میں یکلخت عجیب سا خمار چھانے لگا۔

''خاص بات۔ وہ کیا''...... جولیا نے قدرے جذباتی لہجے میں کہا۔

''تم سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہو اور یہ اتنا بڑا عہدہ ہے کہ لوگ اس عہدے کے لئے ترستے ہیں لیکن تم نے شاید محسوس نہ کیا ہو لیکن میں نے محسوس کیا ہے کہ اب سیکرٹ سروس کے ممبروں کو یقین ہوتا چلا جا رہا ہے کہ چیف نے تمہیں صرف اس لئے یہ عہدہ دے رکھا ہے کہ تمہیں عزت دی جائے ورنہ تمہارے اندر اس عہدے کے لئے مخصوص صلاحیتیں نہیں ہیں حالانکہ چیف تو بہرحال چیف ہے۔ یہ بات میں بھی جانتا ہوں کہ تمہارے اندر مجھ سمیت سب ممبرز سے زیادہ صلاحیتیں ہیں لیکن نجانے کیا بات ہے کہ تم ہر وقت صرف جذباتی انداز میں سوچنے لگی ہو اور عقل سے کام لینا چھوڑ دیتی ہو اس لئے میرا مخلصانہ مشورہ ہے کہ یا تو تم یہ عہدہ چھوڑ دو یا پھر کم از کم مشن کے دوران اس عہدے کی لاج رکھ لیا کرو ورنہ ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ چیف یہ عہدہ کسی اور کو ٹرانسفر کر دے۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے۔ شاید اسے ابھی تک یقین ہے کہ تم اپنے

جذباتی پن پر قابو پا لو گی لیکن جب بھی اسے یقین آ گیا کہ ایسا نہیں ہوسکتا تو وہ تمہارا عہدہ کسی دوسرے کو ٹرانسفر کرنے میں ایک لمحے کے لئے بھی نہیں ہچکچائے گا۔ اب دیکھو تم نے بغیر سوچے سمجھے یہ کہہ دیا کہ انتھونی کا خاتمہ کر دیا جائے لیکن تم نے یہ بات نہیں سوچی کہ ابھی ہم ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کو تلاش نہیں کر سکے ہیں۔ اگر انتھونی کو ختم کر دیا گیا تو ڈارک ہارٹ کسی اور گروپ کو سامنے لے آئے گا۔ جب تک انتھونی زندہ ہے ڈارک ہارٹ کو آخری لمحے تک یہ امید رہے گی کہ انتھونی اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا لیکن اس کے خاتمے کے ساتھ ہی وہ ایک نہیں دو تین گروپس بھی سامنے لا سکتے ہیں۔ ان کے پاس نہ آدمیوں کی کمی ہے اور نہ ہی گروپوں کی اور ہم کب تک انہیں ٹریس کرتے اور ان سے لڑتے رہیں گے اس لئے جب تک ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ نہ چل جائے انتھونی کا زندہ رہنا ہمارے مفاد میں ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ انتھونی کو ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کا علم ہو''۔ عمران کا لہجہ انتہائی سنجیدہ تھا جولیا کے چہرے پر پہلے تو غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن جیسے جیسے عمران کی بات آگے بڑھتی گئی جولیا کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے تھے۔

''تم ٹھیک کہتے ہو۔ بعض اوقات یہ باتیں مجھے بھی بے حد محسوس ہوتی ہیں لیکن میں کیا کروں۔ تمہاری موجودگی میں میرا ذہن کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے سب کچھ

جب تم سوچ لو گے تو میرے سوچنے کا کیا فائدہ''...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اس کے لئے میں تمہارا مشکور ہوں کیونکہ اس کی نفسیاتی وجہ یہ ہے کہ تم مجھ پر مکمل اعتماد کرتی ہو لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم ڈپٹی چیف ہی رہو اور بن کر بھی دکھاؤ۔ اب تم دیکھو تمہارے علاوہ باقی ممبرز بھی مجھ پر اعتماد کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود کیپٹن شکیل مسلسل سوچتا رہتا ہے۔ تجزیہ کرتا رہتا ہے۔ صفدر بھی اپنے طور پر سوچتا اور تجزیہ کرتا رہتا ہے اور جو بات اس کی سمجھ میں نہیں آتی وہ اس پر کھل کر سوال کرتا ہے۔ تنویر کی بات چھوڑو۔ اس کا مزاج اور سوچنے کا انداز مختلف ہے وہ سوچنے سے زیادہ ڈائریکٹ ایکشن کا قائل ہے اور ایسے لوگ کسی بھی ٹیم کا انتہائی قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں لیکن یہ سب ممبرز ہیں۔ تم ڈپٹی چیف ہو تمہیں ان سب سے نمایاں اور با صلاحیت رہنا چاہئے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم نے واقعی میری آنکھیں کھول دی ہیں اب تمہیں شکایت کا موقع نہیں ملے گا''...... جولیا نے کہا۔

''ایک اور بات بھی بتا دو۔ نجانے کیا بات ہے کہ میرا دل کہہ رہا کہ تم سے آج ساری باتیں کر ڈالوں۔ ہو سکتا ہے کہ میری موت کا وقت قریب آ گیا ہو''...... عمران نے کہا۔

''موت کا وقت تو کبھی بتا کر نہیں آئے گا۔ تم بات کرو''۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''گڈ۔ میں نے یہی بات چیک کرنے کے لئے اپنی موت کی بات کی تھی تاکہ دیکھ سکوں کہ تمہارے لاشعور نے بھی میرا مشورہ قبول کیا ہے یا نہیں اور مجھے خوشی ہے کہ ایسا ہوا ہے ورنہ تم لامحالہ جذباتی ہو کر مجھے جواب دیتی۔ بہرحال جو بات میں کہنا چاہتا تھا وہ یہ ہے کہ تمہارے اندر جذباتی پن ختم ہو تو سنجیدگی کی بجائے تلخی آ جاتی ہے اور تم مجھ سے لڑنا شروع کر دیتی ہو اس طرح ایک بار پھر تم سوچنے کا درست عمل ترک کر دیتی ہو۔ تلخی اور غصے کا احساس ذہن میں ہو تو ذہن کام کرنا بند کر دیتا ہے اس لئے اپنے آپ کو تلخی اور غصے سے بھی بچائے رکھو اور اس کے ساتھ ساتھ انتہائی سنجیدگی بھی سوچنے کے عمل میں مضر ثابت ہوتی ہے کیونکہ اس طرح ذہن پر بے پناہ دباؤ پڑتا ہے۔ اپنے ذہن کو نارمل اور ہلکا پھلکا رکھو پھر دیکھو کہ تمہارا ذہن کس طرح سوچتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ اس لیکچر کا شکریہ لیکن ایک بات میں بھی تم سے کرنا چاہتی ہوں اور یہ کہ تم میرا دل جلانے والی باتیں نہ کیا کرو۔ تمہاری باتیں سن کر مجھے آگ لگ جاتی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''میں تمہیں روشنی میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ ایک شاعر نے کہا کہ دل جلاؤ تو روشنی ہو گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی اسی لمحے دروازہ کھلا اور صفدر اندر داخل ہوا۔

''اوہ۔ یہاں تو راز دارانہ باتیں ہو رہی ہیں''...... صفدر نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہم تمہاری اور صالحہ کی شادی کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ جولیا کا کہنا ہے کہ وہ چیف کو رضامند کر سکتی ہے جبکہ میں کہہ رہا تھا کہ چیف سے زیادہ صالحہ کی رضامندی ضروری ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو آپ کا مطلب ہے کہ میری رضامندی کی کوئی ضرورت ہی نہیں''...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تمہارا کیا ہے۔ تم تو ویسے بھی سہرا باندھنے کے لئے بے چین ہو گے''...... عمران نے جواب دیا اور اس بار جولیا کے ساتھ ساتھ صفدر بھی ہنس پڑا۔

''جی نہیں۔ میں بے چین نہیں ہو رہا''...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''چلو بے چین نہیں ہو رہے تو چین سے سہرا باندھ لینا''۔ جولیا نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''آپ کا اپنے متعلق کیا خیال ہے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جولیا سے کہا۔

''میرا خیال تم نے پوچھ ہی لیا ہے تو سنو۔ میرا خیال ہے کہ تنویر اچھا تابعدار شوہر بن سکتا ہے کیا خیال ہے''...... جولیا نے کن انکھیوں سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ تابعدار قسم کے شوہر بڑے خطرناک ہوتے ہیں۔ ان کے

اندر نجانے کون کون سے لاوے پکتے رہتے ہیں اور پھر کسی روز وہ سوئے ہوئے آتش فشان کی طرف پھٹ جاتے ہیں۔ باقی بہرحال تم عقلمند ہو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو صفدر بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

''آپ نے اب عمران صاحب کا ناطقہ بند کرنے کا صحیح طریقہ تلاش کر لیا ہے''...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اس کا تو اب میں ایسا ناطقہ بند کروں گی کی ساری چوکڑی ہی بھول جائے گا''...... جولیا نے کہا تو صفدر حیرت سے جولیا کی طرف دیکھنے لگا۔

''لگتا ہے کہ آپ کی کایا پلٹ چکی ہے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم ان باتوں کو چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ باہر کی کیا رپورٹ ہے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہی بتانے تو آیا تھا۔ باہر کوئی آدمی موجود نہیں ہے''۔ صفدر نے کہا۔

''کیا اچھی طرح چیکنگ کر لی ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں''...... صفدر نے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ پیوٹن کی طرف سے اسے کوئی خاص رپورٹ ملی ہے''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''پیوٹن۔ وہ کون ہے''...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"پیوٹن یہاں کے ایک مقامی ٹریسر گروپ کا انچارج ہے۔ یہ انتہائی بااثر اور باخبر آدمی ہے۔ اس کا تعلق ایکریمیا کے ایک گروپ سے ہے۔ ہوش میں آنے کے بعد میری انتھونی سے جو گفتگو ہوئی تھی اس میں یہ بات سامنے آئی تھی کہ انتھونی نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سیکنڈ گروپ کو ٹریس کرنے کا کام پیوٹن کے ذمے لگایا ہے اور پیوٹن کے جس طرح اس ملک کے بااثر طبقے میں تعلقات ہیں اس میں مجھے خطرہ ہے کہ وہ واقعی سیکنڈ گروپ کو ٹریس کر لے گا اور انتھونی کے ساتھیوں کی یہاں عدم موجودگی کا مطلب ہے کہ اس نے انہیں وہاں مشن کی تکمیل کے لئے بھیجا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا یہاں واقعی کوئی سیکنڈ گروپ کام کر رہا ہے"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ صفدر بھی حیران نظر آ رہا تھا۔

"ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا ہو سکتا ہے۔ اگر یہاں کوئی سیکنڈ گروپ موجود ہے تو ہمیں کیوں نہیں بتا رہے تم اس کے بارے میں"...... جولیا نے کہا۔

"وہ میرا گروپ نہیں ہے۔ اس گروپ کو بھی چیف نے ہی بھیجا ہے اور گروپ بھیجا بھی ہے یا نہیں اس کے بارے میں مجھے کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔ مجھے تو یہاں بھیجنے سے پہلے چیف نے بتایا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ مجھے اور تم سب کو یہاں آ کر محض سیر و تفریح ہی کرنی پڑے تاکہ ڈارک ہارٹ یا دوسری ایجنسیاں ہم پر نظر رکھ سکیں اور

ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے اور اندر داخل ہو کر اینٹی فارمولا حاصل کرنے کا کام سیکنڈ گروپ کر لے"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ تو یہ بات تم نے ہمیں پہلے کیوں نہ بتائی"...... جولیا نے اسی انداز میں پوچھا۔

"تم نے پوچھی ہی کب تھی"...... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم واقعی یہاں بھاگنے دوڑنے کے لئے ہی آئے ہیں جبکہ اصل کام سیکنڈ گروپ کا ہے کہ وہ ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرے اور وہاں سے اینٹی میزائل فارمولا حاصل کر لے"...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ضروری نہیں ہے کہ یہ سب سچ ہی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا اور صفدر چونک پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کبھی تم کچھ کہہ رہے ہو اور کبھی کچھ۔ اصل بات کیوں نہیں بتا رہے تم"...... جولیا نے اس کی مسکراہٹ دیکھ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"اصل بات یہی ہے کہ ایک بگ سنیک ہے اور وہی سیکنڈ گروپ ہے اور اس کا کام ہماری مدد کرنا ہے اور بس"...... عمران نے کہا۔

"بگ سنیک۔ ہماری مدد۔ کیا مطلب"...... صفدر نے کہا۔

"یہ بگ سنیک ہی ہے جس نے انتھونی جیسے آدمی کے دماغ میں گرہ لگا دی ہے اور یہ ہم سے زیادہ سیکنڈ گروپ کو تلاش کرنے

پر زور لگا رہا ہے۔ جو ہے بھی اور نہیں بھی۔ اب یہ اسے تلاش کرتا ہے تو کرتا رہے ہمیں اس سے کیا“...... عمران نے کہا۔

”تم کھل کر کچھ نہیں بتا رہے ہو۔ عجیب سی باتیں کر رہے ہو“۔ جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

”وقت آئے گا تو میں سب کو کھل کھلا کر بتا دوں گا۔ ابھی جیسا چل رہا ہے چلتا رہنے دو۔ سمجھ لو کہ ہماری معاونت کے لئے بگ سنیک جو اپنی ذات میں مکمل گروپ ہے وہ یہاں ہماری مدد کر رہا ہے اور بس“...... عمران نے کہا۔

”تو کیا ڈارک ہارٹ سے اینٹی میزائل کا فارمولا وہی حاصل کرے گا“...... صفدر نے کہا۔

”نہیں۔ یہ کام ہمیں کرنا ہے۔ کتنی بار تو کہا ہے کہ وہ یہاں ہماری مدد کر رہا ہے۔ سامنے ہونے کی وجہ سے ہم یہاں کی ایجنسیوں اور خاص طور پر ڈارک ہارٹ کے لئے اس قدر خطرے کا باعث نہیں ہوں گے جتنا بگ سنیک ان کے لئے خطرہ ثابت ہو سکتا ہے“...... عمران نے کہا تو صفدر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ عمران واقعی کھل کر کچھ نہیں بتا رہا تھا۔ بگ سنیک کون تھا۔ وہ سیکنڈ گروپ کے طور پر کہاں موجود تھا اور ان کی کیا اور کس انداز میں مدد کر رہا تھا اس کے بارے میں اسے کچھ بھی سمجھ نہ آ رہا تھا لیکن ظاہر ہے وہ عمران سے کچھ بھی نہ اگلوا سکتا تھا جب تک وہ خود انہیں ساری بات نہ بتا دیا۔

”کیا تم اس پیوٹن کو جانتے ہو“...... جولیا نے پوچھا۔

”ہاں۔ میں اس سے پہلے بھی کئی بار یہاں آچکا ہوں اور پیوٹن سے بھی ایک دو بار رابطہ ہو چکا ہے اور وہ واقعی خطرناک آدمی ہے وہ بگ سنیک کو تلاش کرے نہ کرے لیکن یہاں ہم جہاں بھی جا کر چھپیں گے وہ اپنے ٹریسر گروپ کے ذریعے ہم تک پہنچ جائے گا اور ہماری مشکلات میں اضافہ کرتا رہے گا“...... عمران نے کہا۔

”تو پھر کیا کرنا ہے“...... جولیا نے کہا۔

”تم تنویر کو ساتھ لو اور فوراً اس پیوٹن کا خاتمہ کر دو۔ پیوٹن ٹارک کلب کا جنرل منیجر ہے۔ یہ کلب وارسن روڈ پر ہے۔ مقامی آدمی ہے لیکن خیال رکھنا کہ یہ انتہائی ہوشیار آدمی ہے اور وہاں اس کے محافظ بھی کافی تعداد میں موجود ہوتے ہیں“...... عمران نے کہا تو جولیا ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

”ٹھیک ہے“...... جولیا نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گئی۔

”کیا میں بھی ساتھ جا سکتا ہوں“...... صفدر نے کہا۔

”نہیں۔ تم کیپٹن شکیل کے ساتھ یہیں رہو۔ ہو سکتا ہے کہ انتھونی کے ساتھی اچانک آ جائیں تو تم دونوں پوری طرح ہوشیار رہنا“...... عمران نے کہا تو صفدر بھی سر ہلاتا ہوا دروازے سے باہر چلا گیا تو عمران نے جیب سے وہ شیشی نکالی جس سے بے ہوشی کے اثرات ختم کئے جاتے تھے اور اٹھ کر اس نے شیشی کا ڈھکن

ہٹایا اور شیشی کو انتھونی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے
شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے واپس جیب میں ڈال
لیا اور پھر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد انتھونی کے جسم میں
حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے اور پھر اس کی آنکھیں کھل
گئیں۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے کہ
بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔

''ارے یہ تو میں نے چیک ہی نہیں کیا کہ کہیں میرے ناخنوں
سے بلیڈ اتار کر تم نے اپنے ناخنوں میں تو فٹ نہیں کر لئے''۔
عمران نے اچانک کہا تو انتھونی کی نظریں عمران کے چہرے پر جم سی
گئیں۔

''میرا پہلا نظریہ درست ثابت ہوا کہ تم سچویشن بدل لیتے ہو۔
کاش میں اپنے دوسرے نظریے پر فوری عمل کرتے ہوئے تمہیں اور
تمہارے ساتھیوں پر فوراً فائر کھول دیتا''...... انتھونی نے حسرت
بھرے لہجے میں کہا۔

''تم جسے فعال اور ذہین ایجنٹ کے منہ سے کاش جیسا لفظ اچھا
نہیں لگتا انتھونی۔ ہماری زندگی میں تو ایسا ہوتا ہی رہتا ہے جس روز
ایسا نہ ہوا اس روز ہماری موت یقینی ہو جائے گی''...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے۔ بہرحال جو ہونا تھا ہو گیا۔ تم بتاؤ۔
اب تم کیا چاہتے ہو''...... انتھونی نے کہا۔

''صرف اتنا بتا دو کہ تم نے اپنے ساتھیوں کو یہاں سے کیوں
بھجوا دیا ہے۔ نہ کوٹھی کے اندر تمہارے ساتھی موجود ہیں اور نہ کوٹھی
سے باہر نظر آ رہے ہیں کہیں انہوں نے تمہارے گروپ سے اجتماعی
طور پر استعفیٰ تو نہیں دے دیا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو
انتھونی بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں نے اسی خدشے کے تحت انہیں واپس بھجوا دیا تھا کہ کہیں
ہوش میں آتے ہی تم سچویشن بدل نہ دو اور اس صورت میں میرے
آدمی جو مجھے اس فیلڈ میں دیوتا سمجھتے ہیں مجھ پر طنز کریں گے''۔
انتھونی نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

''تو بتاؤ حقیقت''...... عمران نے کہا۔

''حقیقت یہی ہے کہ میں نے یہاں آنے کے بعد آدمیوں کو
واپس بھجوا دیا تھا کیونکہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کرنے
کے لئے میرا مشین پسٹل ہی کافی تھا اور اگر تم سچویشن بدل لیتے تو
پھر کم از کم یہ کام میرے آدمیوں کے سامنے نہیں ہونا چاہئے تھا۔
اس طرح میرا کچھ تو بھرم رہ جاتا''...... انتھونی نے کہا۔

''حالانکہ تم اپنے آدمیوں کو یہاں کھڑا کر کے مجھے سچویشن
بدلنے سے روک سکتے تھے''...... عمران نے کہا۔

''مجھے تو معلوم ہی نہ تھا کہ تم ایسا کرو گے ویسے میں دس آدمی
بھی کھڑے کر دیتا تو شاید سوائے ان کی موت کے اور کوئی نتیجہ نہ
نکلتا۔ اب بھی مجھے نہیں معلوم ہو سکا کہ تم نے یہ سب کیسے کیا ہے۔

ویسے اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میں نے تمہاری دونوں ٹانگیں کرسی کے پایوں سے نہ باندھ کر حماقت کی ہے آئندہ بہرحال میں اس بارے میں بھی محتاط رہوں گا''...... انتھونی نے کہا۔

''یہی بات چیت میں نے کی تھی تو تم نے میرا مذاق اڑایا تھا کہ جب تمہارے پاس مشین پسٹل ہے اور میں بندھا ہوا ہوں تو مستقبل کی بات میں کیوں کر رہا ہوں اور اب تم خود وہی بات کر رہے ہو''...... عمران نے کہا۔

''اس لئے کر رہا ہوں کہ مجھے تمہارے مزاج اور فطرت کا انداز ہے۔تم کسی بندھے ہوئے آدمی پر کبھی فائر نہیں کھول سکتے''۔ انتھونی نے کہا۔

''یہی مزاج اور فطرت تو تمہاری بھی تھی لیکن تم تو یہ کام کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے''...... عمران نے کہا۔

''حقیقت یہی ہے کہ میرا یہ مقصد نہ تھا۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ اب تمہارا کیا پروگرام ہے''...... انتھونی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''میرے ساتھی پیوٹن کو ہلاک کرنے کے لئے گئے ہوئے ہیں اگر وہ کامیاب لوٹتے ہیں تو تم زندہ رہو گے اور اگر ناکام رہتے ہیں تو پھر تمہاری زندگی کی ضمانت میں نہیں دے سکوں گا''۔ عمران نے کہا تو انتھونی کے چہرے پر یکلخت انتہائی سنجیدگی طاری ہو گئی۔

''اوہ اوہ۔ تو تم اب پیوٹن کو ہلاک کرنا چاہتے ہو۔ لیکن

کیوں''...... انتھونی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تاکہ مستقبل میں وہ ہمارے لئے پریشانی نہ پیدا کر سکے''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک صفدر کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں کارڈلیس فون پیس تھا۔

''ڈپٹی چیف کی کال ہے''...... صفدر نے انتھونی کی طرف دیکھتے ہوئے عمران سے کہا اور فون پیس عمران کی طرف بڑھا دیا۔

''یس۔ بگ چیف بول رہا ہوں''...... عمران نے فون پیس لے کر کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ اس نے انتھونی کے سامنے جولیا کا نام لینے کی بجائے اسے ڈپٹی چیف کہا تھا جبکہ عمران جولیا کو چڑانے کے لئے اپنے آپ کو بگ چیف کہہ رہا تھا۔

''پیوٹن کا خاتمہ ہو چکا ہے''...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی تو انتھونی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ عمران نے جان بوجھ کر فون کا لاؤڈر آن کر دیا تھا تاکہ وہ بھی یہ آواز سن سکے۔

''گڈ شو۔ اب تم واپس آ جاؤ''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا۔

''تم نے سن لیا انتھونی۔ پیوٹن تو آسانی سے دوسری دنیا سدھار گیا ہے۔ تم نے چونکہ فائرنگ کرنے سے پہلے میرا پروگرام پوچھا تھا اس لئے اصول کے مطابق اب میں تم سے تمہارا پروگرام پوچھ

رہا ہوں تاکہ حساب برابر ہو سکے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مجھ میں تمہاری طرح پروگرام بنانے والی صلاحیتیں نہیں ہیں عمران۔ اگر تم مجھے گولی مارنا چاہو تو مار سکتے ہو“...... انتھونی نے تھکے تھکے سے لہجے میں کہا۔

”انتھونی کی رسیاں کھول دو“...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا انتھونی کی کرسی کے عقب کی طرف بڑھ گیا۔

”اب تم آزاد ہو انتھونی۔ تم میرے دوست رہ چکے ہو اور میں دوستوں پر گولی چلانے کا عادی نہیں ہوں لیکن یہ بتا دوں کہ تمہارے حق میں بہتر یہی رہے گا کہ تم دوبارہ میرے اور میرے ساتھیوں کے مقابل نہ آنا۔ ورنہ یہ دوستی مجھ سے نہ نبھ سکے گی“...... عمران نے کہا تو انتھونی بے اختیار مسکرا دیا۔

”ٹھیک ہے۔ میرا بھی یہی خیال تھا۔ بہرحال مجھے اب بارٹن سے ملاقات کرنی پڑے گی“...... انتھونی نے کہا۔

”ہاں ضرور کر لینا۔ یہ تمہاری اپنی سردردی ہے“...... عمران نے کہا اور پھر وہ اکٹھے ہی اس کمرے سے باہر آ گئے۔

”اب مجھے یہاں سے ٹیکسی میں واپس جانا ہو گا“...... انتھونی نے کہا۔

”میرا آدمی تمہیں جہاں تم کہو ڈراپ کر دے گا“...... عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ نہیں۔ شکریہ۔ گڈ بائی“...... انتھونی نے کہا اور تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ پھر اس نے چھوٹا پھاٹک کھولا اور باہر نکل گیا۔

”اس کا تعاقب نہ کیا جائے عمران صاحب۔ تاکہ اس کے ساتھیوں تک پہنچا جا سکے میرا مطلب ہے کہ یہ ڈارک ہارٹ کے ریڈ سیکشن کے انچارج بارٹن کے پاس جائے گا تو ہم اس کے ذریعے اس تک پہنچ سکتے ہیں“...... صفدر نے کہا۔

”یہ اتنا تر نوالہ نہیں ہے اور نہ فی الحال ہمیں اس کی ضرورت ہے البتہ تم اس کا تعاقب اس وقت تک کرو جب تک یہ ٹیکسی میں بیٹھ کر آگے نہ بڑھ جائے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ یہیں کسی قریبی پبلک فون بوتھ سے اپنے ساتھیوں اور بارٹن کو کال کر لے اور پھر یہ ہمارے نئے ٹھکانے کی تلاش شروع کر دے“...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آ گیا۔

”وہ ٹیکسی پر بیٹھ کر چلا گیا ہے“...... صفدر نے برآمدے میں پہنچ کر کہا۔

”اندر میک اپ کا سامان بھی موجود ہے۔ لباس بھی بدل لو اور میک اپ بھی کر لو۔ ہم اس جگہ نہیں رک سکتے۔ جولیا کو کال کر کے کہہ دو کہ وہ برنس کالونی کی کوٹھی نمبر سکس تھری ون، ڈی بلاک پہنچ

جائے۔ میں نے پہلے سے ہی اس رہائش گاہ کا بھی انتظام کر رکھا تھا۔ اب وہی ہمارے کام آئے گی۔ یہاں سے ضروری سامان بھی لے جانا۔ لیکن یہاں کی کار استعمال نہ کرنا۔ ہو سکتا ہے کہ انتھونی نے اس میں کوئی خصوصی آلہ نصب کر رکھا ہو“...... عمران نے کہا۔

”تو کیا آپ ہمارے ساتھ نہیں جائیں گے“...... صفدر نے کہا۔

”نہیں میں نے ایک ضروری ملاقات کرنی ہے۔ اس کے بعد میں وہیں پہنچ جاؤں گا“...... عمران نے جواب دیا۔

”لیکن کیا میک اپ نہیں کریں گے“...... صفدر نے کہا۔

”میرے پاس ماسک موجود ہے اور یہی کافی ہے“...... عمران نے کہا اور صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور عمران آگے بڑھ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے بارٹن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”بارٹن بول رہا ہوں“...... بارٹن نے کہا۔

”کرنل رچرڈسن صاحب سے بات کریں جناب“...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

”ہیلو بارٹن بول رہا ہوں“...... بارٹن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”بارٹن میرے آفس آ جاؤ۔ فوراً۔ دوسری طرف سے کرنل رچرڈسن کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ بارٹن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

بارٹن عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا اس کا ذہن کرنل رچرڈسن کی کال کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا کہ اس طرح اچانک کال کی کیا وجہ

ہوسکتی ہے لیکن بظاہر اسے کوئی وجہ سمجھ نہ آرہی تھی اور پھر اسی ادھیڑ بن میں وہ آفس پہنچ گیا۔ اسے سپیشل میٹنگ روم میں پہنچا دیا گیا اور بارٹن وہاں جا کر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اندرونی دروازہ کھلا اور کرنل رچرڈسن اندر داخل ہوا تو بارٹن اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

''بیٹھو بارٹن''...... کرنل رچرڈسن نے کہا اور خود وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ بارٹن بھی بیٹھ گیا لیکن اس کے ذہن میں خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگی تھیں کیونکہ کرنل رچرڈسن کا رویہ بے حد سرد تھا۔

''عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کیا ہوا''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''اس پر کام ہو رہا ہے۔ کسی بھی لمحے کامیابی کی اطلاع مل سکتی ہے''...... بارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم نے اس کام کے لئے انتھونی کو ہائر کیا ہے''...... کرنل رچرڈسن نے کہا تو بارٹن بے اختیار چونک پڑا۔

''جی ہاں مگر آپ کو کس نے اطلاع دی ہے''...... بارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''انتھونی نے مجھے فون کیا تھا۔ اس نے مجھے ساری تفصیلات سے آگاہ کر دیا ہے۔ عمران نے اسے اپنی گرفت میں لے لیا تھا وہ اسے ہلاک کرسکتا تھا لیکن پرانے تعلقات کی بنا پر اس نے انتھونی کو زندہ چھوڑ دیا تھا۔ لیکن انتھونی کو عمران نے سخت الفاظ میں کہا تھا

کہ وہ دوبارہ اس کے راستے میں نہ آئے ورنہ وہ پرانے تعلقات اور دوستی بھول جائے گا۔ میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ تم اپنے طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام کرو گے لیکن خود دفتر میں جم کر بیٹھ گئے ہو اور دوسری تنظیموں سے رابطے کر کے انہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف استعمال کر رہے ہو۔ کیوں۔ کیا تمہاری صلاحیتوں کو زنگ لگ گیا ہے یا تم عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے پر آنے سے ڈرتے ہو۔ بولو۔ جواب دو''۔ کرنل رچرڈسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ایسی بات نہیں ہے چیف۔ میں کوشش کر رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بالا ہی بالا ختم کر دیا جائے اور ان کی ہلاکت کا الزام ڈارک ہارٹ پر نہ آئے اور بس''...... بارٹن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''الزام۔ کیا مطلب۔ اس میں الزام والی کون سی بات ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی ہمارے دشمن ہیں اور وہ یہاں ڈارک ہارٹ کے خلاف کام کرنے آئے ہیں۔ انہیں ہلاک کرنے کے لئے پوری دنیا کے ایجنٹ اور ایجنسیاں کوشش کرتی ہیں تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران جیسے خطرناک انسان کی ہلاکت کا کریڈٹ لے سکیں اور تم الزام لگنے کی بات سے ڈر رہے ہو۔ نانسنس۔ اگر تم عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرو گے تو اس کا کریڈٹ تمہیں اور پوری ڈارک ہارٹ ایجنسی کو ملے گا۔ پوری دنیا میں ڈارک

ہارٹ کا نام اونچا ہوگا اور پوری دنیا کی ایجنسیوں اور ایجنٹوں میں ڈارک ہارٹ کی دہشت پھیل جائے گی کہ جو ایجنسی پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خطرناک ایجنٹ عمران کا مقابلہ کر کے انہیں ہلاک کر سکتی ہے تو وہ کس قدر طاقتور اور خوفناک ہوگی"...... کرنل رچرڈسن نے سرد لہجے میں کہا۔

"سوری چیف۔ میں نے واقعی انتھونی کو عمران کے مقابلے پر لا کر غلطی کی۔ مجھے معلوم تھا کہ انتھونی عمران کا پرانا دوست ہے وہ اس کے پاس جائے گا اور انتھونی اسے آسانی سے ہلاک کر دے گا۔ میں یہ نہیں جانتا تھا کہ اس جیسا طاقتور اور خطرناک انسان بھی عمران سے مار کھا جائے گا"...... بارٹن نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"اسے ہی نہیں۔ تم نے پہلے مادام سوزین کو بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام کرنے کے لئے ہائر کیا تھا۔ کیا نتیجہ نکلا اس کا۔ عمران کے ہاتھوں مادام سوزین بھی ماری گئی"...... کرنل رچرڈسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... بارٹن نے تھکے تھکے لہجے میں کہا۔

"اور تم جانتے ہو کہ انتھونی نے مجھے اور کیا بتایا ہے"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"کیا چیف"...... بارٹن نے کہا۔

"عمران نے اسے بتایا تھا کہ وہ اور اس کے ساتھی یہاں محض گھومنے پھرنے اور سیر و تفریح کے لئے آئے ہیں اور پاکیشیا

سیکرٹ سروس کا ایک اور رکن جو اپنی ذات میں ایک گروپ کی حیثیت رکھتا ہے یہاں پہنچا ہوا ہے جس کا کوڈ نام بگ سنیک ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو نے اس بگ سنیک کی ڈیوٹی لگائی ہے کہ وہ خفیہ طور پر ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرے اور وہاں سے اینٹی میزائل فارمولا حاصل کرے اور ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دے"...... کرنل رچرڈسن نے کہا تو بارٹن بے اختیار چونک پڑا۔

"بگ سنیک"...... بارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ بگ سنیک۔ نجانے وہ کون ہے اور کہاں ہے۔ انتھونی نے ہر ممکن کوشش کی تھی کہ وہ کسی طرح سے عمران سے اس بگ سنیک کے بارے میں معلومات حاصل کر سکے لیکن عمران بے حد کائیاں انسان ہے۔ اس نے انتھونی کو بگ سنیک کے بارے میں کوئی تفصیل نہیں بتائی ہے۔ اگر انتھونی کی یہ بات سچ ہے تو ہمیں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران سے نہیں بلکہ اس بگ سنیک سے خطرہ ہے جو نجانے کون ہے اور کہاں چھپا ہوا ہے"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"لیکن میں نے تو کبھی ایسا کوئی نام نہیں سنا اور نہ ہی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں ایسا سنا ہے کہ وہ سب سیر و تفریح کرتے رہیں اور ان کی بجائے کوئی اور گروپ مشن مکمل کرے"...... بارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”پہلے کبھی ایسا ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے لیکن اس بار ایسا ہی ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ابھی تک ایسا کچھ نہیں کیا ہے جس سے پتہ چل سکے کہ وہ ڈارک ہارٹ کے خلاف کام کر رہے ہوں وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ اور دوسری جگہ سے تیسری جگہ منتقل ہو رہے ہیں اور صرف اپنا دفاع کر رہے ہیں۔ ان حالات کو سامنے رکھو تو یہ بات سچ معلوم ہو رہی ہے کہ وہ جان بوجھ کر سامنے رہنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ ہماری نظریں ان پر جمی رہیں اور کوئی دوسرا ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ کر اپنا مشن پورا کر لے“...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

”لیکن کوئی ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر میں کیسے پہنچ سکتا ہے چیف۔ ڈارک ہارٹ کا ہیڈ کوارٹر تو سیکرٹ ہے“...... بارٹن نے کہا۔

”اگر ٹارزسن اپنے آدمی کو ہیڈ کوارٹر میں داخل کر سکتا ہے تو پھر یہ کام عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے کیا مشکل ہو سکتا ہے نانسنس۔ کیا تم ابھی تک اس بات کا پتہ چلا سکے ہو کہ آخر ٹارزسن کا آدمی ہیڈ کوارٹر تک کیسے پہنچا تھا“...... کرنل رچرڈسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”نو چیف۔ اس آدمی پر ہم نے بے پناہ تشدد کیا تھا اس نے سب کچھ بتا دیا تھا لیکن یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ ہیڈ کوارٹر میں آیا کیسے تھا“...... بارٹن نے کہا۔

”تو پھر انتھونی نے ٹھیک ہی کہا تھا“...... کرنل رچرڈسن نے

ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کہا تھا انتھونی نے“...... بارٹن نے چونکتے ہوئے کہا۔

”اس نے کہا تھا کہ یہ مشن تمہارے گروپ کے بس کا روگ نہیں ہے“...... کرنل رچرڈسن کا لہجہ سخت ہو گیا تھا۔

”مشن کی تکمیل کے لئے تو اکثر ایسا ہوتا رہتا ہے۔ مختلف گروپوں سے کام لینا پڑتا ہے۔ مقصد تو یہ ہوتا ہے کہ مشن مکمل ہو جائے۔ انتھونی سے پہلے میں نے مادام سوزین کو ہائر کیا تھا لیکن وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے میں ناکام رہی اور خود ان کے ہاتھوں ماری گئی تو میں نے اس کی جگہ انتھونی کو ہائر کر لیا۔ اگر وہ یہ کام نہیں کر سکا تو یہ کام اب میں خود کروں گا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ اگر یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا بگ سنیک موجود ہے تو اسے بھی میں تلاش کروں گا۔ ایکریمیا ایسا ملک ہے جہاں لاکھ ایسی جگہیں ہو سکتی ہیں جہاں آدمی چھپ سکتا ہے۔ اس لئے بہرحال انہیں ٹریس کرنے میں وقت تو لگے گا لیکن مجھے یقین ہے کہ آخری فتح بہرحال مجھے ہی ملے گی“...... بارٹن نے کہا۔

”اوکے۔ بہرحال کام ہر حالت میں مکمل ہونا چاہئے اور جلد از جلد“...... کرنل رچرڈسن نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

”میں سمجھتا ہوں سر“...... بارٹن نے کہا اور وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

”جو بھی طریقہ اختیار کرو۔ اس عمران اور اس کے کسی ساتھی کو زندہ نہیں بچنا چاہئے اور اس کے ساتھ ساتھ اگر واقعی یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی دوسرا گروپ یا بگ سنیک کام کر رہا ہے تو اسے بھی تلاش کرو اور اسے بھی ہلاک کر دو۔ ہر صورت میں اور ہر حال میں“...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں چیف۔ اس بار میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو زندہ بچنے کا کوئی موقع نہیں دوں گا۔ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کو بارٹن اور اس کے ریڈ سیکشن کا سامنا کرنا پڑے گا اور اس بار ریڈ سیکشن ہر صورت میں کامیابی حاصل کرے گا۔ جلد ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں میں لا کر آپ کے قدموں میں رکھ دوں گا“...... بارٹن نے کہا۔

”ہاں۔ مجھے ان کی لاشیں چاہئیں اور بس“...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

”مل جائیں گی چیف“...... بارٹن نے کہا۔

”او کے۔ اب تم جا سکتے ہو“...... کرنل رچرڈسن نے کہا تو بارٹن سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے کرنل رچرڈسن کو مخصوص انداز میں سلام کیا اور پھر مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیکسی گولڈن کلب کے سامنے پر رکی اور عمران دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ اس نے میٹر دیکھ کر ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کلب کے کمپاؤنڈ کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن اندر داخل ہو کر وہ کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے کی بجائے اس کی دائیں سائیڈ کی طرف بڑھ گیا۔ سائیڈ سے ہو کر وہ عقبی طرف پہنچ گیا۔ یہاں سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ عمران اطمینان سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر ایک راہداری میں پہنچ گیا۔ یہاں دو مسلح افراد موجود تھے جو عمران کو دیکھ کر چونک پڑے۔

”کیا۔ کیا مطلب آپ کون ہیں اور اس طرح یہاں اوپر کیسے آ گئے ہیں۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ یہ کلب کا سپیشل اور پرائیویٹ پورشن ہے“...... ایک مسلح آدمی نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

”جانتا ہوں“...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

”تو پھر یہاں کیوں آئے ہو“...... دوسرے آدمی نے سخت لہجے

میں کہا۔

”میک پال سے کہو کہ گریٹ لینڈ سے بلیک مائیکل آیا ہے“۔ عمران نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو چند لمحوں تک تو وہ محافظ خاموش کھڑا رہا پھر اس نے جیب سے ایک چھوٹا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

”یس“...... بٹن پریس ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک سرد اور انتہائی کرخت آواز سنائی دی۔

”پرانگ بول رہا ہوں باس۔ گریٹ لینڈ سے ایک صاحب بلیک مائیکل سپیشل پورشن میں آگئے ہیں۔ ان کے لئے کیا حکم ہے“...... سیکورٹی گارڈ نے کہا۔

”گریٹ لینڈ سے بلیک مائیکل اور یہاں۔ اوہ۔ اوہ۔ جلدی لے کر آؤ اسے میرے پاس۔ فوراً“...... دوسری طرف سے چیختے ہوئے کہا گیا تو محافظ کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے یس باس کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے جیب میں ڈال لیا۔

”جناب۔ آپ تشریف لے جائیں۔ دائیں طرف مڑنے پر دروازہ آئے گا۔ اندر باس موجود ہیں“...... سیکورٹی گارڈ پرانگ نے اس بار قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھا۔ وہ اس وقت ماسک میک اپ میں تھا۔ پھر دروازے پر پہنچ کر اس نے دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ عمران اندر

داخل ہوا تو سامنے ہی صوفے پر بیٹھا ہوا ایک مقامی آدمی ایک جھٹکے سے کھڑا ہوگیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ تم کون ہو“...... اس نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

”ارے۔ یہ کیا بات ہوئی۔ بلیک مائیکل کا نام سننے کے باوجود پوچھ رہے ہو“...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”بلیک مائیکل۔ نہیں تم بلیک مائیکل نہیں ہو۔ میں اسے پہچانتا ہوں“...... مقامی آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”واقعی میں بلیک مائیکل نہیں ہوں کیونکہ بلیک مائیکل گونگا اور بہرہ ہے۔ سر سے گنجا، اس کی ناک ٹیڑھی اور وہ ہکلا کر بات کرتا تھا۔ میلا کچیلا سا لباس پہنتا ہے۔ اب بتاؤ کیا میں تمہیں ایسا لگ رہا ہوں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ لیکن تم کون ہو“...... اس مقامی آدمی نے کہا۔

”تو پھر تم مجھے جیب میں ہاتھ ڈالنے کی اجازت دو تاکہ میں اس کا ایک کارڈ نکال کر تمہیں دے سکوں“...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”ہونہہ۔ ٹھیک ہے نکال لو۔ لیکن خیال رکھنا میرا ہاتھ بجلی سے بھی زیادہ رفتار سے کام کرتا ہے“...... مقامی آدمی نے جو میک پال تھا بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کرتا ہو گا بلکہ بجلی بھی تمہارے ہاتھ کی رفتار سے شرمندہ رہتی ہو گی۔ مجھے تسلیم ہے۔ آخر بلیک مائیکل جیسا آدمی کسی سست رفتار آدمی کی سفارش تو نہیں کر سکتا کیوں میں نے ٹھیک کہا ہے نا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیب سے ایک کارڈ نکال کر اس نے میک پال کی طرف بڑھا دیا۔

"اس پر بلیک مائیکل کا مخصوص نشان بھی موجود ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کا موجودہ ذاتی فون نمبر بھی۔ اسے فون کرو اور اسے کہو کہ پرنس آف ڈھمپ کے بارے میں اس کے کیا خیالات ہیں ہو سکتا ہے وہ تمہیں میرے بارے میں شرافت کا کوئی ثبوت دے دے"...... عمران نے کہا تو میک پال نے کارڈ لے کر اسے غور سے دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے ہاتھ جیب سے باہر نکال لیا۔

"ٹھیک ہے۔ بیٹھ جاؤ"...... میک پال نے کہا اور خود بھی صوفے پر بیٹھ گیا۔ عمران سامنے والے صوفے پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ میک پال نے ساتھ ہی تپائی پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور پھر وہ کارڈ دیکھ کر تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

"بلیک مائیکل بول رہا ہوں"...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کورسن سے میک پال بول رہا ہوں۔ تمہارا سپیشل کارڈ لے کر ایک آدمی میرے پاس آیا ہے۔ اپنا نام پرنس آف ڈھمپ بتا رہا

ہے۔ کیا تم اسے کنفرم کرتے ہو"...... میک پال نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ پرنس آف ڈھمپ۔ کیا واقعی پرنس اس وقت تمہارے پاس موجود ہے"...... دوسری طرف سے بلیک مائیکل نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... میک پال نے چونک کر کہا۔

"اسے رسیور دو۔ فوراً"...... دوسری طرف سے بلیک مائیکل نے کہا تو میک پال نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران سامنے کے صوفے سے اٹھ کر اس کے قریب آ کر بیٹھ گیا اور اس نے رسیور اس کے ہاتھ سے لے لیا جبکہ میک پال نے ہاتھ بڑھا کر فون پر موجود لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں اور یہ بھی سن لو کہ بڑی مشکل سے بول رہا ہوں کیونکہ تمہارے میک پال صاحب کا کہنا ہے کہ اس کا ہاتھ بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے حرکت میں آتا ہے اور میں اس وقت میک پال صاحب کے ساتھ بیٹھا ہوں۔ اب بتاؤ کہ کتنے وولٹیج کے خطرے میں گھیرا بول رہا ہوں۔ مجھے سچ میں خوف محسوس ہو رہا ہے اور وہ بھی حد سے زیادہ"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تو میک پال نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے جبکہ دوسری طرف سے بلیک مائیکل کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"پرنس۔ مجھے میک پال پر ترس آ رہا ہے۔ وہ تمہیں جانتا نہیں اور میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں اسے تمہارے بارے میں

تفصیلات بتاؤں اور مجھے معلوم ہے کہ اس نے کوئی نہ کوئی ایسی حرکت کر دینی ہے کہ اس کے بعد اس کا حشر عبرتناک ہو جائے گا“...... بلیک مائیکل نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ارے ارے ایسی کوئی بات نہیں۔ میک پال مجھے اچھا اور بے حد بھلا مانس آدمی نظر آ رہا ہے۔ بس ابھی وہ مجھ پر تھوڑا سا شک کر رہا ہے۔ جب اس کا شک دور ہو گیا تو پھر وہ ہر لحاظ سے اوکے ہو جائے گا۔ ویسے تم نے کہا تھا کہ میک پال بڑے بڑے کام کرنے میں ماہر ہے۔ اب بھی ایسا ہی ہے یا میں کسی اور طرف کا رخ کر لوں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ارے نہیں۔ میک پال سے زیادہ اچھا کام کرنے والا تمہیں ایکریمیا میں اور کوئی نہیں مل سکتا اور یہ انتہائی بااعتماد آدمی ہے۔ آنکھیں بند کر کے اس پر اعتماد کر لو۔ رسیور اسے دو تاکہ میں اسے تمہارے بارے میں بریف کر دوں“...... بلیک مائیکل نے کہا۔

”اتنا بریف نہ کر دینا کہ اس سے کام لینے کے لئے مجھے اسے بھاری بریف کیس دینا پڑے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور میک پال کی طرف بڑھا دیا تو دوسری طرف سے بلیک مائیکل نے اپنے مخصوص انداز میں قہقہہ لگایا۔

”ہیلو۔ میک پال بول رہا ہوں“...... میک پال نے کہا۔

”میک پال۔ پرنس کے بارے میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ اگر پرنس چاہے تو بلیک مائیکل کو بھی اپنی انگلیوں پر نچا سکتا

ہے۔ اسے بھیک مانگنے اور گلیوں اور بازاروں میں چیخنے چلانے پر مجبور کر سکتا ہے۔ اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ پرنس کی کیا حیثیت ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تم پرنس کا کام کر دو گے اور یقین رکھو کہ پرنس دوستوں کا دوست ہے۔ تم اس سے تعاون کرو گے تو یہ تمہارا بھی خیال رکھے گا اور معاوضے کے سلسلے میں تمہیں کسی بھی صورت میں مایوس نہیں کرے گا۔ بس اس بات کا دھیان رکھنا کہ اس سے جو بھی ڈیل کرو اس پر پوری طرح سے عمل کرنا ورنہ اسے صاف جواب دے دینا“...... دوسری طرف سے بلیک مائیکل نے کہا تو میک پال کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیلتی ہوئی اس کے کانوں تک جا پہنچیں۔

”اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو میں پرنس کا خادم ہوں بلیک مائیکل۔ میں اس کا ہر کام حکم سمجھ کر کروں گا“...... میک پال نے عمران کی طرف دیکھ کر قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

”تھینک یو۔ بس مجھ تک شکایت نہیں آنی چاہئے یہ یاد رکھنا کہ میں نے بڑے اعتماد سے تمہاری ٹپ دی ہے پرنس کو“...... بلیک مائیکل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو میک پال نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”بلیک مائیکل جیسا آدمی اگر آپ کے متعلق اس طرح کی بات کر سکتا ہے پرنس تو میں تو آپ کے سامنے پرکاہ کی بھی حیثیت بھی نہیں رکھتا۔ مجھے معاف کر دو پرنس“...... میک پال نے عمران سے

مخاطب ہو کر انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

''ارے ارے بلیک مائیکل تو ہے ہی ایسا آدمی۔ جس کی تعریف کرنے پر آجائے اسے خواہ مخواہ بانس پر ہی چڑھا دیتا ہے اور پھر اسے نیچے آنے کا موقع بھی نہیں دیتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں اسے جانتا ہوں۔ بہرحال حکم فرمائیں میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں''...... میک پال نے کہا۔

''ڈارک ہارٹ کے ریڈ سیکشن کا انچارج ہے بارٹن۔ کیا تم اسے جانتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ وہ کافی بڑے گروپ کا انچارج ہے اور بڑے اونچے پیمانے پر کام کرتا ہے''...... میک پال نے جواب دیا۔

''اس وقت وہ یہاں کورسن میں آیا ہوا ہے۔ کیا اس کے گروپ میں کوئی ایسا آدمی ہے جو اس کے یہاں کے موجودہ پتے کے بارے میں بتا سکے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ کیوں نہیں۔ یہ کام تو میں انتہائی آسانی سے کر سکتا ہوں''...... میک پال نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے رکھے ہوئے کارڈلیس فون پیس کو اٹھایا اور اسے آن کر کے اس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''جیرم بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن پہلے ہی آن تھا اس

لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز عمران کو بخوبی سنائی دے رہی تھی۔

''میک پال بول رہا ہوں''...... میک پال نے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''حکم باس''...... دوسری طرف سے اس بار نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''جیرم۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ ڈارک ہارٹ کا بارٹن، کورسن میں موجود ہے۔ کیا تمہارے پاس اس بارے میں کوئی اطلاع ہے''...... میک پال نے پوچھا۔

''یس باس۔ وہ یہاں کسی خاص سلسلے میں آیا ہوا ہے۔ اس لئے میں نے آپ کو اس کی آمد کی اطلاع نہ دی تھی''...... جیرم نے جواب دیا۔

''جو کام وہ کرنا چاہتا ہے کرنے دو لیکن مجھے اس کے بارے میں تازہ ترین معلومات چاہئیں اور وہ بھی فوراً''...... میک پال نے سرد لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں ابھی معلوم کر کے آپ کو رپورٹ دیتا ہوں''...... جیرم نے کہا۔

''جلدی معلوم کرو اور پوری تفصیل کے ساتھ''...... میک پال نے کہا اور فون آف کر کے اس نے اسے واپس میز پر رکھ دیا۔

''ابھی تھوڑی دیر تک اطلاع مل جائے گی''...... میک پال نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا جیرم اتنی جلدی معلوم کر لے گا''...... عمران نے قدرے حیرت سے کہا۔

''تم فکر نہ کرو پرنس۔ جیرم سپیشل فورس کے ٹاپ سیکشن کا انچارج ہے۔ ایکریمیا سے یہاں آنے والے ہر آدمی کو چاہے اس کا تعلق کسی سرکاری ایجنسی یا کسی بھی ملک سے ہو اس کی چیکنگ جیرم اور اس کے آدمیوں کے ذمے ہے۔ خاص طور پر مشہور آدمیوں کو وہ مسلسل نگرانی میں رکھتے ہیں اور ہر خاص آدمی کی اطلاع مجھے دیتے ہیں۔ بارٹن چاہے کسی بھی روپ میں ہو اگر وہ ایکریمیا سے یہاں پہنچا ہے تو جیرم نے اسے بہرحال چیک کر لیا ہو گا اور جیرم کے پاس ایسے آلات ہیں کہ وہ میک اپ کے باوجود آدمی کی اصلیت معلوم کر لیتا ہے''...... میک پال نے کہا۔

''ویل ڈن۔ شاید اسی لئے بلیک مائیکل نے مجھے بتایا تھا کہ میک پال ایکریمیا کا آکٹوپس ہے۔ اس کے پنجے پورے ایکریمیا پر گڑے ہوئے ہیں اور اس سے ہر قسم کی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ایسی بھی کوئی بات نہیں۔ بہرحال ہم بیرونی لوگوں کو چیک کرتے ہیں اس کا باقاعدہ ریکارڈ بھی رکھا جاتا ہے اس طرح بعض اوقات ایک معمولی سی بات کا اتنا بڑا معاوضہ مل جاتا ہے جو ہمارے تصور سے بھی زیادہ ہوتا ہے''...... میک پال نے جواب دیا اور

عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو میک پال نے ہاتھ بڑھا کر فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر دیا۔

''ہیلو۔ جیرم کالنگ''...... جیرم کی آواز سنائی دی۔

''میک پال بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے''...... میک پال نے پوچھا۔

''باس۔ بارٹن اپنے چار ساتھیوں سمیت ٹارمن کالونی کی کوٹھی نمبر بیس ڈی بلاک میں رہائش پذیر ہے وہ اور اس کے چاروں ساتھی میک اپ میں ہیں اور یہ لوگ کوٹن بندرگاہ جانے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ ان کا ٹارگٹ ایک آدمی بگ سنیک ہے جس کے بارے میں انہیں اطلاع ملی ہے کہ وہ جزیرہ کوسٹا میں موجود ہے''...... جیرم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اتنی تفصیل تم نے اتنی جلدی کیسے حاصل کر لی''...... میک پال نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''چونکہ مجھ سے غلطی ہو گئی تھی باس کہ میں پہلے بارٹن کے سلسلے میں آپ کو رپورٹ نہ دے سکا تھا اس لئے میں نے اپنے گروپ کو حکم دیا کہ فوری طور پر رپورٹ دیں اور آپ جانتے ہیں کہ گروپ کے پاس ہر وقت ڈبل اوٹو سسٹم موجود ہوتا ہے چنانچہ انہوں نے ڈبل اوٹو سسٹم کی مدد سے یہ معلومات حاصل کی ہیں''...... جیرم نے جواب دیا۔

''اوکے۔ بارٹن انتہائی شاطر اور تیز ایجنٹ ہے اگر اسے معمولی سا بھی شبہ ہو گیا کہ اس کی نگرانی ہو رہی ہے تو تمہارا سیکشن موت کے گھاٹ اتر سکتا ہے اس لئے ہر حال میں تم محتاط رہنا۔ سمجھے''...... میک پال نے کہا۔

''یس باس۔ میں جانتا ہوں۔ اسی لئے تو میں نے ڈبل اوٹو سسٹم کے استعمال کا کیا تھا ورنہ میں بی ٹی ون استعمال کرتا جس سے ان کی تفصیلی گفتگو تک ٹیپ ہو جاتی''...... جیرم نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے''...... میک پال نے کہا اور فون آف کر کے اس نے واپس میز پر رکھ دیا۔

''کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ یہ کوسٹا جزیرہ کہاں ہے اور اس کی کیا تفصیل ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ کیوں نہیں۔ کوسٹا جزیرہ کوٹن بندرگاہ سے تقریباً دو سو دس ناٹیکل کے فاصلے پر بین الاقوامی سمندر میں ہے۔ اس پر ایکریمیا کا کوئی خاص اڈہ ہے۔ اس لئے وہ جزیرے پر کسی کو داخل نہیں ہونے دیتے اس لئے آج تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہاں کیا ہے البتہ وہاں ایکریمین ملٹری فورس کی کافی بڑی تعداد ہر وقت موجود رہتی ہے''۔ میک پال نے جواب دیا۔

''حیرت ہے اگر وہاں پر ایکریمین اڈہ موجود ہے تو پھر بارٹن وہاں کیا کرنے جا رہا ہے''...... عمران نے سوچنے کے انداز میں اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس بارے میں میں کیا بتا سکتا ہوں۔ مجھے جو تفصیلات ملی ہیں وہ میں نے آپ کو بتا دی ہیں''...... میک پال نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ کیا تم اس جزیرے پر موجود اس اڈے کے انچارج کے بارے میں معلوم کر سکتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ میں کوشش کرتا ہوں۔ ایکریمین نیوی کوسٹ گارڈز میں میرا ایک خاص آدمی ہے شاید اسے معلوم ہو''...... میک پال نے کہا اور ایک بار پھر اس نے فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس پی اے ٹو ڈائریکٹر سپیشل کوسٹ گارڈز''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''میک پال بول رہا ہوں۔ کوڈی سے بات کراؤ''...... میک پال نے کہا۔

''اوکے۔ ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو کوڈی بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''میک پال بول رہا ہوں۔ کیا یہ فون محفوظ ہے''...... میک پال نے کہا۔

''اوہ۔ ایک منٹ رکو''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''ہاں۔ اب اوکے ہے۔ بولو''...... چند لمحوں بعد دوبارہ کوڈی

کی آواز سنائی دی۔

''کوڈی، یہ بتاؤ کہ کوسٹا جزیرے پر ایکریمین اڈے کا انچارج کون ہے۔ کیا تمہیں اس کا نام معلوم ہے''...... میک پال نے تیز لہجے میں پوچھا۔

''ہاں۔ اس کا نام کمانڈر فرینک ہے''...... کوڈی نے جواب دیا تو عمران نے میک پال کے ہاتھ سے فون پیس لے لیا۔

''کیا بتا سکتے ہو کہ یہ اڈہ کس قسم کا ہے''...... عمران نے میک پال کی آواز اور لہجے میں کہا تو میک پال بے اختیار چونک پڑا اور اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن وہ خاموش رہا۔

''اس اڈے پر انتہائی جدید راڈار نصب ہیں لیکن اس جزیرے کے اندر کسی اجنبی کا داخلہ ممنوع ہے اور کمانڈر فرینک ان معاملات میں انتہائی سخت ہے۔ میں نے تو یہاں تک سنا ہے کہ انہوں نے جزیرے سے تین کلومیٹر کے دائرے میں خصوصی انتظامات کر رکھے ہیں۔ آنے والے کو روکا جاتا ہے اگر وہ رک جائے تو اسے واپس بھجوا دیا جاتا ہے ورنہ اسے گولی سے اڑا دیا جاتا ہے اور اس طرف تمام فلائٹ سروس بھی ممنوع قرار دی گئی ہیں''...... کوڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اب یہ بتاؤ کہ کیا اس کمانڈر فرینک سے رابطہ کیسے کیا جا سکتا ہے۔ کیا وہاں فون ہے''...... عمران نے میک پال کے لہجے

میں کہا۔

''ہاں۔ فون نمبر تو سب کو معلوم ہے لیکن سوائے خاص لوگوں کے اور کسی کی فون پر کسی سے بات نہیں کرائی جاتی''...... کوڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا نمبر بتاؤ''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

''تھینک یو''...... عمران نے کہا اور فون آف کر کے اس نے وہی نمبر پریس کرنا شروع کر دیا جو کوڈی نے بتایا تھا۔

''یس''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''راڈار ہیڈکوارٹر انچارج کمانڈر فرینک سے بات کراؤ''...... عمران نے خالصتاً ایکریمی لہجے اور زبان میں بات کرتے ہوئے کہا اور میک پال اس طرح عمران کو دیکھ رہا تھا جیسے وہ انسان کی بجائے کسی مافوق الفطرت چیز کو دیکھ رہا ہو۔

''آپ کا نام اور عہدہ''...... دوسری طرف سے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''سپیشل ڈائریکٹر شوگان، فرام ملٹری سیکشن''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوہ یس سر۔ ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے اس بار قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو۔ کمانڈر فرینک بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک

بھاری سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ مؤدبانہ تھا۔

''ہمیں اطلاع ملی ہے کہ ایک سرکاری ایجنسی ڈارک ہارٹ کے ریڈ سیکشن کے انچارج مسٹر بارٹن کا تم سے رابطہ ہے۔ وہ کوسٹا آتا جاتا رہتا ہے۔ کیا یہ اطلاع درست ہے''...... عمران نے کہا۔

''بارٹن۔ نو سر میں تو ایسے کسی آدمی سے واقف نہیں ہوں''۔ کمانڈر فرینک نے کہا۔

''جبکہ میری مصدقہ اطلاع کے مطابق بارٹن اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ آج جزیرہ کوسٹا پہنچنے والا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ نو سر۔ آپ کو غلط اطلاع فراہم کی گئی ہے۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے۔ بہرحال آپ محتاط رہیں وہ اب سرکاری آدمی نہیں ہے اس لئے ہوسکتا ہے کہ کسی دشمن نے اس کی خدمات ہائر کی ہوں''...... عمران نے کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوکے کہہ کر فون آف کر دیا۔

''پرنس۔ آپ فوراً لہجہ اور آواز کیسے بدل لیتے ہیں اور وہ بھی اس قدر کامیاب''...... میک پال نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''اب کیا بتاؤں۔ بڑی جان ماری ہے تب جا کر یہ صلاحیت حاصل ہوئی ہے۔ بہرحال تمہارا بے حد شکریہ تم نے میری واقعی مدد کی ہے۔ اب بولو کتنا معاوضہ دوں تمہیں''...... عمران نے اٹھتے

ہوئے کہا۔

''دو لاکھ ڈالر دے دیں بس''...... میک پال نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''گڈ۔ تم واقعی بزنس مین ہو کہ تم نے معاوضے کے بارے میں کوئی تکلف نہیں کیا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ جانتے ہیں کہ بزنس از بزنس۔ ویسے میں نے رعایت کر دی ہے ورنہ جتنا وقت میں نے آپ کو دیا ہے دس لاکھ ڈالر سے کم معاوضہ نہ لیتا لیکن آپ سے مل کر حقیقتاً مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے اس لئے کم معاوضہ لے رہا ہوں''...... میک پال نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ معاوضہ تمہیں مل جائے گا''...... عمران نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ پارکنگ میں اس کی کار موجود تھی۔ عمران نے کچھ سوچ کر اپنی کار وہیں چھوڑی اور پارکنگ میں موجود دوسری کار کی طرف بڑھا اور اس نے کار کے لاک کو ماسٹر کی سے کھولا اور اسے سٹارٹ کر کے وہاں سے لے کر نکلتا چلا گیا۔ پارکنگ میں چونکہ سیکورٹی کا انتظام نہ تھا اس لئے عمران کو وہاں سے کار نکال کر لے جانے میں کوئی مسئلہ نہ ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کار میں اس نئی رہائش گاہ کی طرف اُڑا جا رہا تھا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ رہائش گاہ میں پہنچتے ہی عمران نے اپنے ساتھیوں کو ساتھ لیا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کار میں سوار نہایت

تیز رفتاری سے شہر کے نواح میں واقع ایک نو آباد کالونی ٹارمن کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ عقبی سیٹ پر تنویر کیپٹن شکیل اور صفدر تینوں بیٹھے ہوئے تھے۔ جولیا سمیت سب ایکریمین میک اپ میں تھے۔ ٹارمن کالونی میں داخل ہوتے ہی عمران نے کار کی رفتار آہستہ کی اور پھر اسی رفتار سے وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ کالونی کی مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد اس نے کار ایک ریسٹورنٹ کی سائیڈ میں بنی ہوئی پارکنگ میں روک دی۔

''چلو۔ یہاں سے آگے جانے کے لئے ہمیں پیدل سفر کرنا ہو گا''..... عمران نے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ جولیا سمیت باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔

''کیا یہاں تم بارٹن کو کور کرنے کے لئے آئے ہو''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا تو اس کی بات سن کر عمران چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''کیا مطلب۔ تم نے کیسے اندازہ لگایا''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا کیونکہ اس نے اب تک اپنے ساتھیوں کو کچھ نہیں بتایا تھا۔

''تو کیا تم مجھے احمق سمجھتے ہو''...... اس کی بات سن کر جولیا نے را سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تم شاید نہیں جانتی کہ احمق ہونا اس دور میں کتنا بڑا اعزاز ہے کیونکہ عقل مند کو تو سوائے رونے دھونے کے اور کچھ نہیں ملتا۔ بے شک کیپٹن شکیل سے پوچھ لو جبکہ احمق بغیر سوچے سمجھے زندگی گزارتا ہے اور خوب لطف اٹھاتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سڑک کراس کرتا ہوا دوسری طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ جولیا اور دوسرے ساتھی بھی اس کے پیچھے چل رہے تھے۔

''مجھے معلوم ہے کہ اس وقت تمہارا ٹارگٹ بارٹن ہے اور تم یقیناً کوٹھی پہنچنے سے پہلے اس کو تلاش کرتے رہے ہو اور اب جبکہ تم نے کوٹھی سے روانہ ہونے سے پہلے جس قسم کا اسلحہ اپنی جیبوں میں رکھا اس سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ تم کسی ریڈ پر جا رہے اور پھر رہائشی کالونی میں آنے سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں بارٹن اور اس کے ساتھی رہتے ہیں''...... جولیا نے ساتھ چلتے ہوئے باقاعدہ تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ اب تم بھی کیپٹن شکیل کی طرح خطرناک ہوتی جا رہی ہو اور میرے دماغ میں گھس کر سب کچھ معلوم کرنے لگی ہو۔ اگر تم نے اس انداز میں کام کرنا شروع کر دیا تو مجھے یقین ہے کہ میں جلد ہی بیروزگار ہو جاؤں گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم شاید بھول رہے ہو۔ تم نے ہی تو کہا ہے کہ میں جذباتی

پن چھوڑ کر ذہن استعمال کیا کروں اور اب خود ہی تمہیں فکر لاحق ہو گئی ہے“...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

”میں نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ تم میرے سر پر چڑھ کر اچھلنا کودنا شروع کر دو۔ ساتھیوں کے روزگار کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے نا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”مجھے اب ساری بات سمجھ میں آ گئی ہے کہ مس جولیا کی کایا پلٹ کیوں ہو گئی ہے۔ میں بھی حیران ہو رہا تھا کہ اچانک مس جولیا نے کیسے اتنے بڑے بڑے فیصلے خود کرنے شروع کر دیئے ہیں“...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اے کاش کہ بڑے فیصلوں کے ساتھ یہ میرے لئے ایک چھوٹا سا فیصلہ بھی کر لے“...... عمران نے بڑی حسرت بھرے لہجے میں ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”اب جذباتی پن نہیں چلے گا۔ سمجھے“...... جولیا نے فوراً ہی جواب دیا اور سوائے تنویر کے سب ساتھی ہنس پڑے۔ اس وقت وہ کوٹھیوں کی درمیانی سڑک پر چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے اور پھر ایک موڑ کاٹ کر وہ ایک درمیانے درجے کی کوٹھی کے سامنے پہنچ گئے۔

”سنو۔ اس کوٹھی میں بارٹن اپنے ساتھیوں سمیت رہائش پذیر ہے لیکن اس وقت یا تو یہ کوٹھی خالی ہو گی یا اندر ایک آدمی ہو گا اور اگر کوٹھی خالی ہوئی تو ہم نے احتیاط کے ساتھ اس کی تلاشی لینی ہے

اور اگر کوئی آدمی ہوا تو پھر اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے“...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چونکہ کوٹھی کے دونوں بڑے اور چھوٹے پھاٹک اندر سے بند تھے اس لئے عمران کا اندازہ تھا کہ کوئی نہ کوئی آدمی اندر ہو گا۔ ویسے یہ بھی ہو سکتا تھا کہ اندر سے پھاٹک بند کر کے کسی عقبی راستے سے وہ لوگ باہر چلے گئے ہوں تاکہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ کوٹھی خالی ہے اس لئے عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کیا تھا کہ اندر کوئی موجود ہوا تو ظاہر ہے باہر آ جائے گا ورنہ یہ سمجھا جائے گا کہ کوٹھی کا گیٹ اندر سے بند کر کے کسی عقبی راستے کو استعمال کیا گیا ہے لیکن تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلنے لگا تو عمران ایک قدم آگے بڑھ گیا اور پھر جیسے ہی پھاٹک کھلا اور ایک ایکریمی نوجوان سامنے آیا تو عمران اسے دھکیلتا ہوا اندر لے گیا اور پھر اس سے پہلے کہ نوجوان اس اچانک افتاد پر سنبھلتا عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور نوجوان کی کنپٹی پر اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے پڑا اور نوجوان چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔

اسی لمحے عمران کی لات حرکت میں آئی اور نیچے گر کر اٹھنے کی لاشعوری کوشش کرتا ہوا نوجوان ایک بار پھر کنپٹی پر بوٹ کی ٹو کی بھرپور ضرب کھا کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ اس دوران عمران کے ساتھی اندر آ گئے تھے اور صفدر نے پھاٹک بند کر دیا تھا۔

”صفدر اور کیپٹن شکیل تم دونوں اندر چیک کرو کوئی اور تو نہیں

ہے“...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل تیزی سے کوٹھی کی اندرونی طرف بڑھتے چلے گئے۔

”تنویر تم اسے اٹھا لو۔ میرا اندازہ تو یہی ہے کہ کوٹھی میں یہ اکیلا ہی ہو گا“...... عمران نے کہا تو تنویر نے سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ کر بے ہوش پڑے ہوئے اس ایکریمی نوجوان کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر عمران، جولیا اور تنویر اکٹھے کوٹھی کی طرف بڑھنے لگے جب وہ پورچ میں پہنچے تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں واپس آ گئے۔

”ساری کوٹھی خالی ہے“...... صفدر نے کہا۔

”چیک کرنا تھا۔ کوئی تہہ خانہ ہے یہاں“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ میں نے دیکھا ہے آخری کمرے میں تہہ خانے کا راستہ ہے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”صفدر عقبی طرف اور کیپٹن شکیل سامنے کی طرف نگرانی کریں گے۔ جولیا اور تنویر کوٹھی کی تلاشی لیں گے۔ اس تلاشی کے دوران ہم نے یہ معلوم کرنا ہے کہ بارٹن اور اس کے ساتھیوں کو ایسی کیا اطلاع ملی ہے کہ وہ جزیرہ کوسٹا گئے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”جزیرہ کوسٹا“...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

”ہاں۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ بارٹن اپنے چار ساتھیوں سمیت کوسٹا جزیرے پر گیا ہے۔ اب تک معلومات کے مطابق اس جزیرے پر فوج کا قبضہ ہے جہاں پر جدید راڈارز نصب ہیں لیکن

میرے ذہن میں یہ خیال آ رہا ہے کہ اس جزیرے پر ڈارک ہارٹ کا ہیڈ کوارٹر موجود ہو سکتا ہے۔ اگر ہم اس بات کا سراغ لگا لیں تو ہمارے لئے آسانی ہو جائے گی اور ہم ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ سکتے ہیں۔ بس مجھے کسی کلیو کی تلاش ہے جس سے میری الجھن دور ہو سکے“...... عمران نے کہا۔

”تو کیا بارٹن اس وقت اس جزیرے پر گیا ہوا ہے“...... صفدر نے کہا۔

”ہاں“...... عمران نے جواب دیا۔

”تو پھر ہمیں بھی اس کے پیچھے جزیرے پر جانا چاہئے تھا۔ یہاں ہمیں کیا ملنا ہے“...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”بتایا تو ہے کہ وہ جزیرہ ایکریمین فوج کے کنٹرول میں ہے۔ جب تک مجھے کلیو نہیں مل جاتا میں وہاں جا کر اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا“...... عمران نے جواب دیا۔

”اب بھی وقت کا ضیاع ہی ہو رہا ہے“...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

”بس ہیڈ کوارٹر کا پتہ مل جائے تو پھر وقت کا ضیاع نہیں ہو گا“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

”تو تمہارا کیا خیال ہے اس آدمی سے ہمیں معلومات نہ مل سکیں گی“...... جولیا نے کہا۔

”ممکن ہے کہ یہ اس قدر اہم آدمی نہ ہو کہ اسے اصل حالات

کا علم ہو''...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''میں اس آدمی کو تہہ خانے میں چھوڑ آتا ہوں''...... صفدر نے کہا اور آگے بڑھ کر تنویر سے اس بے ہوش آدمی کو لے کر اپنے کاندھے پر ڈال لیا۔

''میں نے سٹور میں رسی کا بنڈل دیکھا ہے میں لے آتا ہوں''...... کیپٹن شکیل نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ تہہ خانے میں سوائے کاٹھ کباڑ کے اور کچھ نہ تھا البتہ دو تین پرانی کرسیاں بھی وہاں موجود تھیں جنہیں بے کار سمجھ کر یہاں پھینک دیا گیا ہوگا۔ صفدر نے نوجوان کو ایک کرسی پر بٹھایا۔ چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل ہاتھ میں رسی کا بنڈل اٹھائے اندر داخل ہوا اور پھر صفدر اور کیپٹن شکیل نے مل کر اس نوجوان کو رسی کی مدد سے کرسی سے اچھی طرح باندھ دیا۔ پھر وہ سب واپس چلے گئے تو عمران آگے بڑھا اور اس نے اس نوجوان کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔

چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پھر ایک کرسی گھسیٹ کر اس نے جیب سے رومال نکال کر پہلے اسے صاف کیا اور پھر اس نوجوان کی کرسی کے سامنے اسے رکھ کر اس پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے اس نوجوان نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم۔ کون ہو۔ یہ تم نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے''...... نوجوان کے لہجے میں حیرت تھی لیکن عمران اس کا لہجہ اور انداز دیکھ کر سمجھ گیا کہ یہ نوجوان تربیت یافتہ ایجنٹ ہے کیونکہ عام آدمی اس انداز میں بے ہوش ہونے کے بعد ہوش میں آتے ہی اس طرح فوری طور پر اپنے آپ کو نہیں سنبھال سکتا۔ چنانچہ اس نے اس نوجوان کو جواب دیئے بغیر کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار پتلا سا خنجر نکالا کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔

''اپنا نام بتاؤ''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ میں نہیں بتاؤں گا۔ پہلے تم میرے سوال کا جواب دو۔ تم کون ہو''...... نوجوان نے خنجر دیکھنے کے باوجود منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''ویل ڈن۔ بارٹن کے ساتھیوں کو واقعی اسی طرح مضبوط اعصاب کا مالک ہونا چاہئے''...... عمران نے کہا تو اس بار نوجوان بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ تم کون ہو''...... اس نوجوان نے چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرا نام علی عمران ہے''...... عمران نے کہا تو نوجوان کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔ اس کی آنکھوں میں ایسے تاثرات

تھے جیسے اس نے کوئی عجوبہ دیکھ لیا ہو۔

''عم۔ عم۔ عمران۔ تم۔ تم علی عمران ہو۔ مگر......'' نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں اٹک اٹک کر کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں نے تمہیں اس لئے اپنا اصل نام بتا دیا ہے کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ تم کس کے سامنے بیٹھے ہو۔ اب میری بات دھیان سے سنو۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارا باس بارٹن اپنے ساتھیوں کے ساتھ جزیرہ کوسٹا گیا ہوا ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ جزیرہ کوسٹا ایکریمین فوج کے قبضے اور تحویل میں ہے۔ میں تم سے صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ڈارک ہارٹ کا ہیڈ کوارٹر اس جزیرے پر موجود ہے''...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''مجھے نہیں معلوم۔ میں تو ان کے ساتھ ان کے ملازم کے طور پر کام کرتا ہوں۔ مجھے تو یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ کسی جزیرے پر گئے ہیں یا نہیں اور ظاہر ہے ملازم کو یہ باتیں کوئی نہیں بتاتا''۔ نوجوان نے کہا۔

''اگر ایسی بات ہے تو پھر تم میرا نام سن کر اس بری طرح سے کیوں چونکے تھے''...... عمران نے کہا۔

''اس لئے کہ بارٹن اور اس کے ساتھیوں کے درمیان تمہارا ذکر اکثر ہوتا رہتا تھا''...... نوجوان نے جواب دیا۔

''اب بتاؤ اپنا نام''...... عمران نے کہا۔

''میرا نام راجر ہے''...... نوجوان نے جواب دیا۔

''جب میں نے تمہیں اپنا نام بتا دیا ہے تو تمہیں کم از کم یہ بات سمجھ جانی چاہئے تھی کہ میرے اندر اتنا شعور بہرحال موجود ہے کہ میں ایک عام ملازم اور ایک تربیت یافتہ ایجنٹ کے درمیان فرق محسوس کر سکوں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں سچ کہہ رہا ہوں''...... راجر نے کہا۔

''اوکے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا وہ ہاتھ حرکت میں آیا جس میں خنجر موجود تھا اور دوسرے لمحے راجر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے تہہ خانے گونج اٹھا۔ اس کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ چکا تھا اور اس کی چیخ ابھی گونج ہی رہی تھی کہ عمران کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور راجر کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا راجر کے حلق سے اب مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں اور وہ تیزی سے دائیں بائیں سر مار رہا تھا لیکن عمران نے بڑے اطمینان سے اس کے لباس سے خنجر پر لگے ہوئے خون کو صاف کیا اور خنجر کو واپس کوٹ کے اندرونی حصے میں بنی ہوئی خصوصی جیب میں ڈال لیا۔

''پپ۔ پپ۔ پانی۔ پانی۔ مجھے پانی چاہئے''...... راجر نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''آئی ایم سوری مسٹر راجر میں صرف ایک مرتبہ ہی موقع دیتا ہوں اور تم نے وہ موقع خود اپنی حماقت سے ضائع کر دیا ہے اس لئے اب اس وقت تک تمہیں کچھ نہیں ملے گا جب تک تم سچ نہیں

اگل دو گے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ پپ۔ پپ۔ پانی دو ورنہ میں مر جاؤں گا''...... راجر نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی۔ اسی لمحے جولیا اور صفدر اندر داخل ہوئے۔

''عمران۔ تلاشی میں کچھ نہیں ملا۔ یہاں سوائے اسلحہ اور لباس کے اور کچھ نہیں ہے''...... جولیا نے کہا۔

''صفدر۔تم پانی کی ایک بوتل لے آؤ''...... عمران نے کہا اور صفدر واپس مڑ گیا۔

''کیا اس نے منہ کھولا ہے''...... جولیا نے ایک کرسی اٹھا کر عمران کے ساتھ رکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں اب بتائے گا۔ یہ تربیت یافتہ آدمی ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے رومال نکال کر جولیا کی طرف بڑھا دیا جو کرسی صاف کرنے کے لئے کسی کپڑے کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔ جولیا نے رومال لیا اور اس سے کرسی صاف کر کے وہ اس پر بیٹھ گئی۔ اسی لمحے صفدر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں پانی کی بوتل تھی۔

''اس کے سر پر پانی ڈال کر اسے ہوش میں لے آؤ اور پھر اسے پانی پلاؤ''...... عمران نے صفدر نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ اس نے بوتل میں موجود آدھا پانی راجر کے سر پر

انڈیلا تو راجر کراہتے ہوئے ہوش میں آ گیا اور صفدر نے بوتل اس کے منہ سے لگا دی اوز راجر پیاسے اونٹ کی طرح غٹاغٹ پانی پینے لگا۔ جب بوتل خالی ہو گئی تو صفدر نے اسے ہٹا لیا۔

''میں باہر جا رہا ہوں''...... صفدر نے خالی بوتل ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ راجر کا تکلیف کی شدت سے بگڑا ہوا چہرہ اب کافی حد تک نارمل ہو چکا تھا اور اس کے نتھنوں سے رسنے والا خون بھی اب رسنا بند ہو گیا تھا۔

''اب تم سب کچھ بتا دو راجر ورنہ جو عذاب تم بھگتو گے اس کا شاید تمہیں اس سے پہلے کبھی تجربہ نہ ہوا ہو گا''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور مڑی ہوئی انگلی کا ہک اس نے راجر کی پیشانی کے درمیان ابھرنے والی رگ پر مار دیا۔ راجر کے حلق سے فلک شگاف چیخ نکلی اور اس کا بندھا ہوا جسم بے اختیار کانپنے لگ گیا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے پھر بگڑ سا گیا تھا۔

''یہ تو ابتدا ہے راجر۔ دوسری ضرب نے تمہاری روح کو بھی زخمی کر دینا ہے''...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور پھر اپنا ہاتھ اٹھایا۔

''مم۔مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں''...... راجر کے منہ سے ٹوٹ ٹوٹ کر الفاظ نکلے تو عمران نے دوسری ضرب لگا دی اور اس بار راجر کا منہ ضرور کھلا لیکن بے پناہ تکلیف کی وجہ سے اس کے منہ سے آواز نہ نکل سکی تھی۔ اس کی آنکھیں ابل کر باہر آ گئی تھیں اور

جسم ڈھیلا سا پڑ گیا تھا۔ چند لمحوں بعد اس کے منہ سے اس طرح سانس نکلا جیسے ڈھول سا پھٹتا ہے اور اس کے ساتھ ہی ایک کربناک چیخ نکلی اور اس کے چہرے پر پسینہ آبشار کی طرح بہنے لگا۔

"کچھ پتہ چلا کہ تکلیف کسے کہتے ہیں۔ اب خود ہی اندازہ کر لو کہ تیسری اور چوتھی ضرب پر کیا حال ہو گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مت مارو۔ یہ۔ یہ ہولناک عذاب ہے۔ مت مارو۔ مم۔ میں بتا دیتا ہوں۔ وہ ٹاپو گئے ہیں۔ ٹاپو گئے ہیں"...... عمران کا فقرہ مکمل ہوتے ہی راجر کے منہ سے ایسے الفاظ نکلے جیسے خود بخود زبان سے پھسل پھسل کر باہر آ رہے ہوں۔ اس کی آنکھیں اسی طرح پھٹی ہوئی تھیں اور چہرہ بری طرح بگڑا ہوا تھا۔

"جولیا پانی لے آؤ"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا تیزی سے اٹھی اور دروازے کی طرف بڑھ گئی کیونکہ اس نے بھی محسوس کر لیا تھا کہ اگر فوری طور پر اس آدمی کو پانی نہ پلایا گیا تو یہ مر بھی سکتا ہے اور پھر اس کی واپسی بھی اس طرح تیزی سے ہوئی تھی۔ اس نے جلدی سے پانی کی بوتل کا منہ کھول کر بوتل راجر کے منہ سے لگا دی اور راجر کے حلق سے پانی تیزی سے اترنے لگ گیا۔ جب کچھ پانی اس کے حلق سے نیچے اتر گیا تو جولیا نے بوتل ہٹالی اور باقی پانی اس کے چہرے پر اچھال دیا اور راجر کا بری طرح بگڑا ہوا

چہرہ قدرے نارمل ہونے لگ گیا اور اس کا سانس بھی ہموار ہوتا چلا گیا۔

"دیکھو راجر۔ تمہیں کم از کم اتنا احساس تو ہو گیا ہو گا کہ ہم بغیر اصل بات معلوم کئے یہاں سے واپس نہیں جائیں گے اور میں نے تمہیں اس لئے اپنا نام بتا دیا تھا تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ مجھ جیسا آدمی خواہ مخواہ کسی کو تکلیف میں مبتلا کرنے اور ہلاک کرنے کا خواہش مند نہیں ہوتا لیکن تمہیں اپنے اعصاب پر بھروسہ تھا۔ اس کا حشر تم نے دیکھ لیا ابھی تمہارے پاس وقت ہے اگر تم سچ سچ بتا دو تو ہم تمہیں زندہ چھوڑ کر چلے جائیں گے البتہ تم اس طرح بندھے رہو گے۔ ظاہر ہے انتھونی جب واپس آئے گا تو وہ تمہیں کھول دے گا اور تم اسے کہہ سکتے ہو کہ تم نے تشدد برداشت کر لیا لیکن بتایا کچھ نہیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ میں بتا دیتا ہوں۔ بارٹن زیادہ سے زیادہ مجھے گولی مار دے گا مار دے لیکن اب یہ تکلیف مجھ سے مزید برداشت نہیں ہو سکتی۔ باس کو اطلاع ملی ہے کہ بگ سنیک کوسٹا جزیرے پر موجود ہے۔ وہ اس کے پیچھے گیا ہے اور بس"...... راجر نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ تو یہ بارٹن ابھی تک بگ سنیک کی تلاش میں ہی لگا ہوا ہے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"کیوں۔ کیا کوئی بگ سنیک نہیں ہے"...... راجر نے چونک کر کہا۔

''نہیں۔ میں نے انتھونی اور اس کے ساتھیوں سمیت ڈارک ہارٹ فورس کو دھوکہ دینے کے لئے فرضی نام بتایا تھا اور وہ اسے سچ سمجھ بیٹھے۔ یہ ان کی حماقت نہیں تو کیا ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ تو تم نے ہمیں بگ سنیک کا نام لے کر ڈاج دیا تھا''...... راجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اب تک کسی بگ سنیک کی کوئی کارروائی سامنے آئی ہے جو تم اسے سچ سمجھ بیٹھے ہو نانسنس''...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو راجر کا چہرہ بدل گیا۔

''بہرحال یہ بتاؤ کہ بارٹن کو ایسی کیا اطلاع ملی تھی کہ وہ جزیرہ کوسٹا پر بگ سنیک کی تلاش میں نکل گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''جزیرہ کوسٹا کی طرف سے ایک کال کی گئی تھی جسے بارٹن کے سپیشل ریڈیو سیکشن نے چیک کی تھی۔ کال کوڈ میں تھی لیکن اس میں بی ایس کا نام لیا گیا تھا جو بگ سنیک کا کوڈ ہو سکتا تھا۔ کال چونکہ انتہائی خفیہ تھی اور بارٹن کو یہ معلوم نہ ہو سکا تھا کہ کال کہاں کی گئی ہے اس لئے اسے یقین ہو گیا کہ یہ کال یقیناً بگ سنیک کی ہے۔ اسے خطرہ لاحق ہوا کہ بگ سنیک کہیں جزیرہ کوسٹا میں ڈارک ہارٹ کا ہیڈ کوارٹر سمجھ کر تو وہاں نہیں پہنچ گیا۔ اسے ڈر تھا کہ بگ سنیک اس جزیرے پر موجود راڈاروں کو تباہ کر سکتا ہے اس لئے وہ اسے پکڑنے کے لئے فورس لے کر گیا ہے''...... راجر نے کہا تو عمران

ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''بارٹن سے اس سے بڑی حماقت کے کیا توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ محض ایک ٹرانسمیٹر کال پر بگ سنیک کا شکار کرنے گیا ہے۔ یہ کال راڈار سیکشن کی طرف سے بھی تو ہو سکتی ہے اور ضروری تو نہیں کہ بی ایس بگ سنیک کا ہی کوڈ ہو''...... عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اب میں کیا کہہ سکتا ہوں''...... راجر نے کہا۔

''اچھا تم بتاؤ۔ کہاں ہے ڈارک ہارٹ کا ہیڈ کوارٹر''...... عمران نے سر جھٹک کر کہا۔

''میں نہیں جانتا''...... راجر نے کہا۔

''اب تک تم نے جو کچھ بھی بتایا ہے تمہارے بولنے کے انداز سے مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ تم سچ بول رہے ہو لیکن ہیڈ کوارٹر والی بات پر تم نے پھر جھوٹ بولا ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں واقعی ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں نہیں جانتا''...... راجر نے سنبھلے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لگتا ہے تم ایسے نہیں بتاؤ گے''...... عمران غرایا۔

''میں نے جو بتانا تھا بتا دیا ہے اس سے زیادہ میں کچھ نہیں بتاؤں گا چاہے تم میری بوٹیاں اُڑا دو''...... راجر نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

’’اس کا مطلب ہے کہ تم جانتے ہو کہ ہیڈ کوارٹر کہاں پر موجود ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’میرے پاس تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں ہے‘‘...... راجر نے کہا۔ اس کی حالت بے حد پتلی ہو رہی تھی اور اس کی آواز بھی لڑکھڑا رہی تھی۔

’’اس کی حالت تو خراب ہو رہی ہے‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’ہاں۔ خون زیادہ نکلنے کی وجہ سے اس کا یہ حال ہوا ہے۔ دیکھو کہیں سے کوئی میڈیکل ایڈ باکس مل جائے تاکہ اس کی حالت درست کی جا سکے اور پھر اس سے معلومات حاصل کی جا سکیں‘‘۔ عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس سے پہلے کہ وہ دروازے کی طرف جاتی اسی لمحے راجر نے ہچکی لی اور دوسرے لمحے اس کا سر ڈھلکتا چلا گیا۔

’’رک جاؤ۔ یہ ختم ہو چکا ہے‘‘...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو جولیا رک گئی۔ اس نے آگے بڑھ کر راجر کو چیک کیا تو واقعی وہ ہلاک ہو چکا تھا۔

’’یہ ہلاک ہو گیا ہے‘‘...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

’’ہاں۔ اور یہ ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتا تھا‘‘...... عمران نے جواب دیا۔

’’تو پھر اب کیسے پتہ چلے گا کہ ڈارک ہارٹ کا ہیڈ کوارٹر ہے کہاں‘‘...... جولیا نے پوچھا۔

’’اب اس کا پتہ خود بارٹن بتائے گا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’وہ کیسے‘‘...... جولیا نے پوچھا۔

’’راجر کا قد کاٹھ صفدر سے ملتا جلتا ہے۔ اس پر میں راجر کا میک اپ کر دیتا ہوں اور پھر ہم یہاں رک کر بارٹن کا انتظار کریں گے۔ وہ جیسے ہی آئے گا اس پر قابو پا کر اس کا منہ کھلوایا جائے گا اب اس کے سوا کوئی صورت نہیں ہے‘‘...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

بارٹن اپنے آفس میں بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔
وہ بار بار میز پر رکھے ہوئے سپیشل فون کی طرف دیکھتا اور پھر ٹہلنا شروع کر دیتا۔ بارٹن نے جزیرہ کوسٹا پر جا کر ساری انکوائری کر لی تھی۔ ریڈیو سیکشن میں جو کال ٹریس کی گئی تھی اور جس میں بی ایس کا نام لیا گیا تھا وہ کسی بگ سنیک کی طرف سے نہ لیا گیا تھا بلکہ وہ کال جزیرے پر موجود ملٹری سیکشن نے خصوصی طور پر دوسرے ملٹری سیکشن کو کی تھی جس کے کوڈ بی ایس کا مطلب برڈ سیکشن تھا۔ بارٹن نے خصوصی طور پر جزیرہ کوسٹا گیا تھا تاکہ وہ اس کال کی تصدیق کر سکے۔ وہ خفیہ طور پر اس جزیرے پر گیا تھا اور اس نے خفیہ طور پر ہی اس ٹرانسمیٹر کی ساری تفصیلات حاصل کی تھیں۔
یہ کال بگ سنیک کی طرف سے نہیں کی گئی تھی اور نہ ہی بگ سنیک اس جزیرے پر موجود تھا یہ سب جان کر بارٹن کو بے حد مایوسی ہوئی تھی اس لئے وہ فوراً وہاں سے واپس اپنے ہیڈ کوارٹر کے

آفس میں آ گیا تھا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو ایک بار پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرنے میں لگا دیا تھا۔ اب اس نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ پہلے عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرے گا اور انہیں ہلاک کرنے کے بعد اپنا سارا گروپ ہر طرف پھیلا دے گا اور اگر واقعی یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی سیکنڈ گروپ یا بگ سنیک موجود ہوا تو وہ اسے بھی تلاش کر کے ہلاک کر دے گا۔ اس لئے اس نے بگ سنیک کا خیال ذہن سے جھٹک دیا تھا اور اپنی ساری توجہ عمران اور اس کے ساتھیوں پر مبذول کر لی تھی۔
وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کرانے کے لئے بے چین تھا کہ وہ کہاں پر موجود ہیں۔ اسے اپنے ساتھیوں کی طرف سے کال کا انتظار تھا اور وہ انتہائی بے چینی سے کسی اہم کلیو کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ اسے معمولی سا بھی کلیو مل جائے تو وہ بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑے لیکن ابھی تک کوئی اہم کلیو ہاتھ نہ لگ رہا تھا۔ ابھی بارٹن ٹہل ہی رہا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ وہ تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔
”یس“...... بارٹن نے تیز لہجے میں کہا۔
”راسٹر بول رہا ہوں باس۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ لگا لیا ہے“...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی تو بارٹن بے اختیار اچھل پڑا۔
”کیسے۔ کہاں ہیں وہ“...... بارٹن نے انتہائی بے چین سے

لہجے میں کہا۔

"عمران کو ایک کار میں چیک کیا گیا تھا باس۔ ہمارے ایک ساتھی راڈنی نے عمران کو ایک چوراہے پر دیکھا تھا۔ آپ کی ہدایات پر ہم نے بلیو لائٹ گلاس گاگلز پہنے ہوئے ہیں۔ جس سے ہر قسم کے میک اپ کے پیچھے چھپے ہوئے چہرے کو دیکھا جا سکتا ہے اور چونکہ آپ نے ہم سب کو عمران کی تصویر فراہم کر رکھی ہے اس لئے سب عمران کو پہچانتے ہیں۔ راڈنی نے جیسے ہی کار میں عمران کو دیکھا جو میک اپ میں تھا تو اس نے عمران کی کار کا تعاقب کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ کار ٹریفک سگنل پر رکی ہوئی تھی۔ اس سے پہلے کہ راڈنی عمران کی کار کے پیچھے جاتا عمران کی کار سگنل کھلتے ہی وہاں سے روانہ ہو گئی۔ راڈنی کی کار کے آگے جو کاروں کی قطار تھی ان میں ایک کار کا انجن بند ہو گیا تھا اس لئے راڈنی کو وہاں سے کار نکالنے اور عمران کی کار کے پیچھے جانے کا موقع نہ مل سکا۔ جب سگنل آن ہوا تو راڈنی اس طرف روانہ ہو گیا جس طرف عمران کی کار گئی تھی۔ اس نے ٹرانسمیٹر پر سب ساتھیوں کو عمران اور اس کی کار کے بارے میں تفصیل بتا دی تھی اس لئے ہم سب اس کار کی تلاش میں لگے ہوئے تھے اور پھر وہ کار ہمیں مل گئی"...... دوسری طرف سے راسٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے وہ کار"...... بارٹن نے پوچھا۔

"باس آپ میک پال کو تو جانتے ہیں جس نے گرین ایونیو کی

کوٹھی میں گولڈن کلب بنایا ہوا ہے۔ عمران کی کار اس کلب کی پارکنگ میں موجود ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ میک پال اس کے تو حکومت کے اعلیٰ حکام تک گہرے تعلقات ہیں"...... بارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ اسی لئے تو میں نے آپ کو کال کیا ہے"۔ راسٹر نے کہا۔

"او کے۔ تم وہاں نگرانی کرو میں اس کا بندوبست کرتا ہوں"...... بارٹن نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس پی اے ٹو کرنل رچرڈسن"...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"بارٹن بول رہا ہوں۔ کرنل رچرڈسن سے بات کراؤ انتہائی ضرورت بات کرنی ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سلسلے میں"۔ بارٹن نے کہا۔

"او کے۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی فون پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد پرسنل اسسٹنٹ کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"یس"...... بارٹن نے کہا۔

"کرنل رچرڈسن سے بات کریں"...... دوسری طرف سے کہا

گیا۔

"ہیلو چیف۔ میں بارٹن بول رہا ہوں"...... بارٹن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کا کچھ پتہ چلا"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"سر ہم مسلسل انہیں تلاش کر رہے ہیں میرے ساتھیوں نے عمران کو ایک کار میں دیکھا تھا۔ اس سے پہلے کہ میرا ساتھی عمران کی کار کا تعاقب کرتا عمران وہاں سے نکل گیا۔ میرے ساتھیوں نے اس کار کو تلاش کرنا شروع کر دیا اور اب اس کار کو ٹریس کر لیا گیا ہے۔ یہ کار میک پال کے پرائیویٹ گولڈن کلب میں موجود ہے اور میک پال کے بارے میں آپ بہتر جانتے ہیں کہ اس کے تعلقات کس حد تک ہیں اس لئے اس پر ہاتھ ڈالنے کے لئے ہمیں آپ کی خصوصی اجازت چاہئے اور ساتھ ہی کسی سرکاری ایجنسی کا تعاون بھی کیوں کہ میک پال آسانی سے زبان نہیں کھولے گا اور جب تک وہ زبان نہیں کھولے گا تب تک عمران اور اس کے ساتھیوں کا پتہ نہیں چل سکتا"...... بارٹن نے کہا۔

"لیکن میک پال سے عمران کا کیا تعلق۔ عمران وہاں کیا کرنے گیا ہے"...... کرنل رچرڈسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ علی عمران ایسا آدمی ہے جس کے ایسے آدمیوں سے تعلقات ہوتے ہیں کہ جن کے متعلق کوئی سوچ بھی نہیں سکتا"...... بارٹن

نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں سپیشل سیکورٹی فورس کے چیف کرنل ہارچ کو فون کر کے کہہ دیتا ہوں وہ تم سے مکمل تعاون کرے گا لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہ میک پال پر ناجائز دباؤ نہ ڈالنا اس کے تعلقات براہ راست اپوزیشن کے ارکان سے بھی ہیں اور صدر ایکریمیا سے بھی اس لئے ایسا نہ ہو کہ مجھے ہی جواب دینا مشکل ہو جائے"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"میں سمجھ سکتا ہوں چیف اس لئے تو میں نے آپ کو فون کیا ہے۔ میک پال کے علاوہ کوئی اور ہوتا تو اب تک میں وہاں سے عمران کو برآمد بھی کر چکا ہوتا"...... بارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ دس منٹ بعد کرنل ہارچ کو فون کر لینا اور اس سے معاملات کو طے کر لینا وہ تم سے مکمل تعاون کرے گا"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"یس چیف"...... بارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ پھر دس منٹ بعد بارٹن نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ وہ ڈارک ہارٹ کے ریڈ سیکشن کا باس تھا اس لئے اس کے تعلقات سب سے تھے۔

"یس سپیشل سیکورٹی فورس ہیڈکوارٹر"...... رابطہ ہوتے ہی دوسری

طرف سے آواز سنائی دی۔

''کرنل ہارچ سے بات کرائیں۔ میں ڈارک ہارٹ کے ریڈ سیکشن کا انچارج بارٹن بول رہا ہوں''...... بارٹن نے کہا۔

''ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کرنل ہارچ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''بارٹن بول رہا ہوں جناب۔ کرنل رچرڈسن نے آپ کو بریف کیا ہو گا''...... بارٹن نے کہا۔

''ہاں اور میں نے اس کی بات سنتے ہی میک پال کے کلب کے محاصرے کے لئے سپیشل سیکورٹی فورس کا ایک دستہ بھجوا دیا ہے تاکہ وہاں سے کوئی نکل نہ سکے''...... کرنل ہارچ نے کہا۔

''اوہ۔ یہ آپ نے کیا کر دیا ہے جناب۔ آپ کو وہاں دستہ نہیں بھیجنا چاہئے تھا سپیشل سیکورٹی فورس کا دستہ باوردی ہوتا ہے جیسے ہی وہاں آپ کا سپیشل سیکورٹی فورس کا دستہ پہنچے گا میک پال ہوشیار ہو جائے گا''...... بارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہو جائے ہوشیار اس سے کیا فرق پڑتا ہے بہرحال وہاں سے وہ کسی کو باہر تو نہ نکال سکے گا''...... کرنل ہارچ نے جواب دیا۔

''آپ ایسا کریں کہ فوراً وہاں پہنچ جائیں میں بھی وہاں پہنچ رہا ہوں''...... بارٹن نے کہا۔

''ٹھیک ہے جیسے تم کہو کیونکہ کرنل رچرڈسن نے کہا ہے کہ میں

نے تم سے مکمل تعاون کرنا ہے اس لئے اس مشن کے کمانڈر تم ہو گے''...... کرنل ہارچ نے جواب دیا۔ اس کے لہجے میں ہلکا سا طنز تھا۔

''یہ ایکریمیا کی سلامتی اور مستقبل کا مسئلہ ہے کرنل ہارچ۔ فوراً پہنچیں۔ میں بھی پہنچ رہا ہوں''...... بارٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار گرین ایونیو کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں میک پال کا کلب تھا۔

وہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ عقبی سیٹ پر اس کے تین ساتھی موجود تھے۔ تقریباً بیس منٹ بعد کار ایک خوبصورت عمارت کے گیٹ پر پہنچ گئی یہاں سپیشل سیکورٹی فورس کے کمانڈر کرنل ہارچ کی کار بھی موجود تھی اور سپیشل سیکورٹی فورس کے آدمیوں نے اس عمارت کو اس انداز میں گھیرے میں لے رکھا تھا جیسے وہ اس پر حملہ کرنے والے ہوں۔ بارٹن کار سے اترا تو یہ حالت دیکھ کر اس کا چہرہ بگڑ گیا۔ سپیشل سیکورٹی فورس نے اس طرح گھیرا ڈال کر ظاہر ہے میک پال جیسے جہاندیدہ آدمی کو چونکا دیا ہو گا اور اب یہاں سے عمران کی برآمدگی مشکل ہو جائے گی لیکن وہ ظاہر ہے اب خود تو کوئی سرکاری حیثیت نہ رکھتا تھا اور بغیر سرکاری حیثیت کے وہ میک پال جیسے انتہائی با حیثیت آدمی کے کلب پر چھاپہ نہ مار سکتا تھا بارٹن کے ساتھی بھی کار سے نیچے اتر آئے تھے۔

‘‘کرنل ہارچ کہاں ہے’’...... بارٹن نے سپیشل سیکورٹی فورس کے ایک آفیسر سے پوچھا۔

‘‘کمانڈر صاحب اندر گئے ہیں’’...... آفیسر نے جواب دیا تو بارٹن اپنے ساتھیوں کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر کے اندر داخل ہو گیا۔ اسے میک پال کے دفتر کا علم تھا چنانچہ وہ سیدھا اس دفتر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

‘‘تم سب یہیں رکو۔ دھیان رکھنا تمہیں یہاں کے تہہ خانوں کی مکمل تلاشی لینی ہوگی۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ان تہہ خانوں سے خفیہ راستے نکلتے ہیں تم نے ان راستوں کو بھی تلاش کرنا ہے کیونکہ میک پال انتہائی اہم شخصیات کو پناہ دینے میں مشہور ہے اس لئے لازماً اس نے یہاں ایسے بندوبست کر رکھے ہوں گے’’...... بارٹن نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور بارٹن دفتر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو آفس میں میک پال کے ساتھ کرنل ہارچ بھی موجود تھا اور وہ دونوں شراب پینے میں مصروف تھے۔

‘‘آؤ آؤ بارٹن۔ تمہارا ہی انتظار ہو رہا تھا’’...... میک پال نے اٹھ کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

‘‘شکریہ’’...... بارٹن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

‘‘لو شراب پیو’’...... میک پال نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے

کہا اور میز پر رکھے ہوئے خالی جام کو سرخ رنگ کی تیز شراب سے بھرنا شروع کر دیا۔

‘‘سوری جناب۔ میں کام کے وقت شراب نہیں پیتا۔ پھر بھی سہی۔ آپ کا شکریہ’’...... بارٹن نے کہا تو میک پال نے ہاتھ روک کر بوتل واپس میز پر رکھ دی۔

‘‘اوہ۔ ٹھیک ہے۔ اچھا اصول ہے۔ تو بتاؤ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں’’...... میک پال نے کہا۔

‘‘آپ کے کلب کی پارکنگ میں اس وقت بھی ایک کار موجود ہے اس کار پر ایک پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران یہاں آیا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ وہ ابھی تک یہیں اسی کلب میں موجود ہے۔ وہ ڈارک ہارٹ کا مجرم ہے اس لئے ڈارک ہارٹ کے ریڈ سیکشن کے انچارج ہونے کے ناطے میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ اسے ہمارے حوالے کر دیں۔ سپیشل سیکورٹی فورس کے کرنل ہارچ کو کرنل رچرڈسن صاحب نے اسی لئے بھیجا ہے’’...... بارٹن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

‘‘پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایجنٹ علی عمران۔ اوہ تو وہ علی عمران تھا۔ میں تو سمجھا تھا کہ وہ کوئی عام سا آدمی ہے ورنہ تو میں اس کا خاص طور پر خیال رکھتا’’...... میک پال نے چونک کر کہا۔

‘‘وہ اب کہاں ہے’’...... بارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا کیونکہ وہ میک پال کے بات کرنے کے انداز سے ہی سمجھ گیا تھا

کہ میک پال، عمران کو آسانی سے ان کے حوالے نہ کرے گا۔

"آپ اس سیاہ رنگ کی کار کی بات کر رہے ہیں جو جدید ماڈل کی بی ڈی کار ہے"...... میک پال نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں"...... بارٹن نے جواب دیا۔

"اس کار میں واقعی ایک آدمی آیا تھا۔ لیکن وہ تو خود کو پرنس آف ڈھمپ کہہ رہا تھا"...... میک پال نے کہا اور پھر اس نے عمران سے ملاقات کی ساری تفصیل بتا دی۔

"مجھے بعد میں پتہ چلا کہ وہ پارکنگ سے دوسری سیاہ رنگ کی کار لے کر گیا ہے تو مجھے بے حد حیرانی ہوئی لیکن وہ جو کار لے گیا ہے اس کے بدلے وہ اپنی قیمتی کار چھوڑ گیا تھا اس لئے میں نے اس کا دوبارہ پتہ لگانے کی کوشش نہ کی تھی کہ وہ خود اپنی کار لینے واپس آ جائے گا"...... میک پال نے جواب دیا۔

"اس کار کی کیا تفصیلات ہیں"...... بارٹن نے پوچھا میک پال نے تفصیلات اور رجسٹریشن نمبر بتا دیا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ اس وقت عمران یہاں موجود نہیں ہے"...... بارٹن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بالکل نہیں ہے۔ آپ چاہیں تو بے شک یہاں کی تلاشی لے لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"...... میک پال نے فراخدلانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ میں اپنے آدمیوں کو تلاشی کا کہہ دوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ کے آدمی پورا پورا تعاون کریں گے"...... بارٹن نے کہا۔

"تو کیا تمہیں میری بات پر یقین نہیں ہے"...... اس بار میک پال کا لہجہ قدرے تلخ تھا۔

"سوری مسٹر میک پال۔ آپ کو ناراض ہونے کی ضرورت نہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ کس حیثیت کے مالک ہیں لیکن یہ معاملہ انتہائی اعلیٰ ترین سطح کا ہے۔ اگر عمران کو جلد سے جلد ہم نے اپنی گرفت میں نہ لیا تو ایکریمیا کو ایسا نقصان پہنچے گا کہ جس کا ازالہ شاید صدیوں تک نہ ہو سکے۔ اس لئے میری مجبوری ہے۔ رئیلی سوری"...... بارٹن نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ ایسی بات ہے تو تم اپنی تسلی کر سکتے ہو"۔ میک پال نے کہا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کالبرٹ کو بھیجو میرے آفس میں"...... میک پال نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"یس باس"...... آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”انہیں تو تم جانتے ہی ہو گے۔ یہ ڈارک ہارٹ کے ریڈ سیکشن کے انچارج مسٹر بارٹن ہیں۔ ان کے آدمی یہاں کی تلاشی لینا چاہتے ہیں۔تم ان کے آدمیوں سے پورا پورا تعاون کرو گے“...... میک پال نے آنے والے نوجوان سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا آنے والا نوجوان کالبرٹ تھا۔

”اوکے۔ باس“...... کالبرٹ نے جواب دیا۔

”آؤ میرے ساتھ“...... بارٹن نے کالبرٹ سے کہا اور اٹھ کر آفس سے باہر آ گیا۔ باہر اس کے تین ساتھی موجود تھے۔

”جیکسن جیسا میں نے کہا ہے ہمیں یہاں کی تلاشی لینی ہے۔ یہ میک پال کا آدمی ہے کالبرٹ۔ یہ تمہارے ساتھ تعاون کرے گا“...... بارٹن نے کہا۔

”یس باس“...... جیکسن نے کہا اور بارٹن واپس مڑ کر آفس میں آ گیا۔ کرنل ہارچ خاموش بیٹھا چسکیاں لے لے کر شراب پینے میں مصروف تھا جیسے وہ آیا ہی اسی کام کے لئے ہو۔

”کیا میں آپ کا فون استعمال کر سکتا ہوں“...... بارٹن نے میک پال سے کہا۔

”ہاں۔ کیوں نہیں“...... میک پال نے کہا اور فون آگے کر دیا۔

بارٹن نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”یس“...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”بارٹن بول رہا ہوں۔ جیک سے بات کراؤ“...... بارٹن نے

تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”ہیلو باس۔ میں جیک بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی لہجہ مؤدبانہ تھا۔

”جیک ایک بی ایم ڈبلیو کار کی تفصیلات اور رجسٹریشن نمبر نوٹ کرو“...... بارٹن نے کہا اور پھر اس نے اس سیاہ کار کی وہ ساری تفصیلات بتا دیں جس کے بارے میں میک پال نے اسے بتایا تھا کہ پرنس آف ڈھمپ لے گیا تھا۔

”یہ کار میک پال کے کلب سے عمران لے گیا ہے۔ اس کار کو ہر صورت میں تلاش کرنا ہے“...... بارٹن نے کہا۔

”یس باس“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”جیسے ہی اس کار کے بارے میں کوئی کلیو ملے مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دینا“...... بارٹن نے کہا۔

”اوکے باس“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بارٹن نے رسیور رکھ دیا پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور بارٹن کا ساتھی جیکسن اندر داخل ہوا تو بارٹن نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

”عمران یہاں موجود نہیں ہے باس۔ میں نے مکمل اور تفصیلی تلاشی لی ہے“...... جیکسن نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔تم باہر رکو میں آ رہا ہوں“...... بارٹن نے کہا اور جیکسن پر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔

”آپ کا شکریہ۔ آپ نے واقعی تعاون کیا ہے میں کرنل

رچرڈسن صاحب کو خصوصی طور پر اس تعاون کی رپورٹ کروں گا“۔ بارٹن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”انہیں بھی معلوم ہے اور تمہیں بھی معلوم ہے کہ میں اصول پسند آدمی ہوں۔ بہرحال تمہارا شکریہ کہ تم نے مجھ سے مہذب انداز میں بات کی ہے“...... میک پال نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ اب سپیشل سیکورٹی فورس کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔ اب مجھے بھی اجازت“...... کرنل ہارچ نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر دونوں ہی میک پال سے مصافحہ کر کے آفس سے باہر آ گئے۔

”شکریہ کرنل ہارچ“...... بارٹن نے باہر آتے ہوئے کہا۔

”اب مجھے اجازت“...... کرنل ہارچ نے کہا اور بارٹن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر بارٹن سے مصافحہ کر کے وہ اپنی خصوصی کار میں بیٹھ گیا اور اس کی کار تیزی سے مڑی اور آگے بڑھ گئی۔ اس کے ساتھ ہی سپیشل سیکورٹی فورس کے آدمی بھی اپنی اپنی کاروں کی طرف بڑھ گئے کیونکہ کار میں بیٹھنے سے پہلے کرنل ہارچ نے انہیں واپسی کا مخصوص اشارہ کر دیا تھا۔ بارٹن اپنے ساتھیوں سمیت کار میں بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ڈرائیونگ سیٹ پر موجود جیکسن کو واپس ہیڈکوارٹر چلنے کے لئے کہا اور جیکسن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔ ابھی وہ ہیڈکوارٹر کے راستے میں ہی تھے کہ اس کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر سے سیٹی

کی آواز نکلنے لگی۔

”کار سائیڈ میں کر کے روک دو جیکسن“...... بارٹن نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا اور جیکسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بارٹن نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

”ہیلو ہیلو جیک کالنگ۔ اوور“...... بٹن دبتے ہی ٹرانسمیٹر سے جیک کی آواز سنائی دی۔ کار اس دوران سائیڈ پر رک چکی تھی۔

”یس بارٹن اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... بارٹن نے کہا۔

”باس اس بی ایم ڈبلیو کار کو نواحی علاقے اوٹیو کی طرف جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے اس کے بعد اس کا پتہ نہیں چلا۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ اوٹیو کی طرف تمام علاقہ لارڈ ہیڈسن کا ہے اس لئے ہوسکتا ہے کہ عمران، لارڈ ہیڈسن کے پاس گیا ہو کیونکہ لارڈ ہیڈسن مشہور بحری اسمگلر ہے۔ اوور“...... جیک نے کہا۔

”اوہ۔ بالکل ایسا ہی ہو گا۔ تمہارا خیال درست ہے۔ تم اپنے آدمیوں کو کہہ دو کہ وہ لارڈ ہیڈسن کے علاقے میں بھی بی ایم ڈبلیو کار کو تلاش کریں یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ عمران آگے نکل گیا ہو۔ میں ہیڈکوارٹر آ رہا ہوں اور اس کا بندوبست کرتا ہوں۔ اوور“۔ بارٹن نے کہا۔

”یس باس۔ اوور“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بارٹن نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”باس لارڈ ہیڈسن کے ہیڈکوارٹر پر چھاپہ نہ مارا جائے اس کی تو

کوئی سرکاری حیثیت نہیں ہے''...... جیکسن نے کہا۔

''لارڈ ہیڈسن کے ہیڈکوارٹر پر چھاپہ مارنے کے لئے ہمیں باقاعدہ انتظامات کرنے پڑیں گے کیونکہ وہ بہت مضبوط پارٹی ہے''...... بارٹن نے کہا۔

''لیکن عمران کا لارڈ ہیڈسن کے پاس جانے کا کیا مقصد ہوسکتا ہے''...... جیکسن نے کہا۔

''ایسے لوگ دولت کے لئے کسی کا بھی ساتھ دے سکتے ہیں۔ یہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کو رہائش اور دیگر سہولیات کے لئے ظاہر ہے ایسی ہی کسی پارٹی کی ضرورت ہوسکتی ہے جو انہیں معاوضے کے بدلے ہر قسم کی سہولیات مہیا کر سکے اور لارڈ ہیڈسن ایسے معاملات کا ہی ماہر ہے''...... بارٹن نے کہا۔

''باس لارڈ ہیڈسن کا ایک خاص آدمی میرا دوست ہے اور وہ اس وقت جوئے کے سینڈیکیٹ کے شکنجے میں بری طرح پھنسا ہوا ہے۔ اگر اسے کچھ رقم دے دی جائے تو وہ ہم سے پورا تعاون کرنے پر رضامند ہو جائے گا''...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے بارٹن کے ایک ساتھی نے کہا۔

''کہاں کام کرتا ہے وہ ہارسن''...... بارٹن نے پیچھے کی طرف مڑتے ہوئے چونک کر پوچھا۔

''اس کے ہیڈکوارٹر میں۔ ٹرانسمیٹر اور فون کا انچارج ہے''۔ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے بارٹن کے ساتھی ہارسن نے کہا۔

''اوہ۔ اس سے بات ہوسکتی ہے رقم کی فکر مت کرو''...... بارٹن نے کہا۔

''میں ابھی آپ کے سامنے بات کرتا ہوں''...... ہارسن نے جواب دیا اور بارٹن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہیڈکوارٹر میں پہنچ کر بارٹن، ہارسن کو ساتھ لئے اپنے آفس میں لے آیا۔

''کرو اسے فون۔ لیکن خیال رکھنا کہ بات لیک آؤٹ نہ ہو''...... بارٹن نے کہا۔

''نہیں ہو گی باس''...... ہارسن نے جواب دیا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔

''لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دو''...... بارٹن نے میز کے پیچھے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو ہارسن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ بارٹن خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں تک گھنٹی بجتی رہی پھر دوسری طرف سے رسیور اٹھایا گیا۔

''یس''...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''میں ہارسن بول رہا ہوں جوگالیا کلب سے۔ ہاورڈ سے بات کراؤ میں اس کا دوست ہوں اور مجھے اس سے ضروری بات کرنی ہے''...... ہارسن نے کہا۔

''ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو ہاورڈ بول رہا ہوں ہارسن۔ خیریت کیسے یہاں کال کی

ہے“...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی اس کے لہجے میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

”کیا یہ فون محفوظ ہے۔ میں نے انتہائی اہم بات کرنی ہے۔ تمہارے فائدے کی بات ہے“...... ہارسن نے کہا۔

”اوہ ایک منٹ“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو ہارسن اب کھل کر بات کرو“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کیا فون پوری طرح محفوظ ہے“...... ہارسن نے کہا۔

”ہاں بالکل محفوظ ہے۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میں خود انچارج ہوں لیکن مسئلہ کیا ہے تم اس قدر پراسرار کیوں بن رہے ہو“۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”سنو ہاورڈ مجھے معلوم ہے کہ تم اس وقت کراس ون سینڈیکیٹ کے چنگل میں پھنسے ہوئے ہو اور تم اس سینڈیکیٹ کے مقروض ہو اور اس کا باس کروک تمہیں جان سے مارنے کی دھمکیاں دے رہا ہے اور اس سلسلے میں تم پر متعدد حملے بھی کرائے جا چکے ہیں۔ جب تک تم کروک کو اس کیا قرض واپس نہیں کرو گے اس وقت تک وہ تمہارے سر پر موت بن کر منڈلاتا رہے گا۔ تم نے مجھ سے مدد کی درخواست کی تھی اور دو لاکھ ڈالر مانگے تھے۔ تم چونکہ میرے بہترین دوست ہو اس لئے میں نے تمہاری جان بچانے کے لئے دو لاکھ ڈالر کا بندوبست کر لیا ہے۔

میں جانتا ہوں وہ لوگ کس قدر ظالم ہیں۔ وہ کسی کی مجبوریاں نہیں دیکھتے“...... ہارسن نے کہا۔

”اوہ مگر کیسے۔ اتنی بھاری رقم کا تم نے کیسے بندوبست کیا ہے“...... ہاورڈ نے چونک کر کہا۔

”تمہیں تو معلوم ہے کہ میں بارٹن گروپ میں ہوں“...... ہارسن نے کہا۔

”ہاں۔ مگر“...... ہاورڈ نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”سنو ہاورڈ ہماری اطلاع کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس اور ان کا لیڈر عمران تمہارے باس کے ہیڈکوارٹر آئے ہیں اس سلسلے میں اگر تم درست معلومات مہیا کر دو تو تمہیں تمہاری مطلوبہ رقم بھی مل جائے گی اور کسی کو اس بارے میں علم بھی نہ ہو گا“...... ہارسن نے کہا۔

”عمران۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ کیا کہہ رہے ہو یہاں تو ایسے کوئی لوگ نہیں آئے“...... دوسری طرف سے ہاورڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”باس بارٹن سے بات کرو“...... ہارسن نے رسیور بارٹن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا کیونکہ بارٹن نے اسے رسیور دینے کا اشارہ کیا تھا۔

”ہیلو ہاورڈ۔ میں بارٹن بول رہا ہوں۔ ہارسن نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے تمہارا نام کبھی اور کسی بھی طرح سامنے نہیں آئے گا

اور تمہیں رقم بھی مل جائے گی۔ میک پال کے کلب سے اس کی بی ایم ڈبلیو کار لے کر عمران تمہارے باس کے پاس ہی گیا ہو گا“۔ بارٹن نے کہا۔

”ہو سکتا ہے جناب کہ وہ باس کے خصوصی آفس گئے ہوں۔ یہاں ہیڈکوارٹر نہیں آئے“...... ہاورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا تم وہاں سے معلوم نہیں کر سکتے“...... بارٹن نے کہا۔

”کر سکتا ہوں لیکن“...... ہاورڈ نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

”کہا تو ہے کہ تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا اور ہمیں صرف معلومات چاہئیں اور بس“...... بارٹن نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ دس منٹ بعد دوبارہ کال کریں میں معلوم کرتا ہوں کہ کیا صورتحال ہے“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو بارٹن نے رسیور رکھ دیا۔ پھر دس منٹ بعد بارٹن نے ہارسن کو اشارہ کیا تو ہارسن نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ جب ہاورڈ لائن پر آ گیا اور اس نے ہارسن کے کہنے پر فون محفوظ ہونے کا بتا دیا تو ہارسن نے رسیور بارٹن کی طرف بڑھا دیا۔

”ہیلو ہاورڈ۔ کیا پتہ چلا“...... بارٹن نے کہا۔

”کیا آپ وعدہ کرتے ہیں کہ دو لاکھ ڈالر بھی دیں گے اور میرا نام بھی سامنے نہیں آئے گا“...... ہاورڈ نے کہا۔

”دو لاکھ کی بجائے تین لاکھ ڈالر دوں گا اور وعدہ میں پہلے ہی

کر چکا ہوں اور میری عادت ہے کہ اپنا وعدہ ہر حالت میں نبھاتا ہوں“...... بارٹن نے کہا۔

”باس کے سپیشل پوائنٹ پر ایک عورت اور چار ایکریمی آئے ہیں اور وہ سب وہاں موجود ہیں“...... ہاورڈ نے جواب دیا۔

”کہاں ہے یہ سپیشل پوائنٹ“...... بارٹن نے پوچھا تو ہاورڈ نے تفصیل بتا دی۔

”وہاں کس قسم کے حفاظتی انتظامات ہیں“...... بارٹن نے پوچھا۔

”مجھے تفصیل کا علم نہیں ہے ویسے کہا جاتا ہے کہ وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں“...... ہاورڈ نے جواب دیا۔

”کیا تم ایسے انتظامات کر سکتے ہو کہ ہم وہاں سے ان سب کو خاموشی کے ساتھ نکال کر لے جائیں اور وہاں کسی کو پتہ بھی نہ چل سکے“...... بارٹن نے کہا۔

”نہیں جناب۔ اگر وہ ہیڈکوارٹر میں ہوتے تو میں انتظامات کر لیتا سپیشل پوائنٹ پر تو میں جا بھی نہیں سکتا۔ یہ بات بھی میں نے وہاں کے ایک آدمی سے بڑے طریقے سے معلوم کی ہے“۔ ہاورڈ نے جواب دیا۔

”کیا تم اس آدمی سے بات کر کے ہمارے لئے کچھ کر سکتے ہو“...... بارٹن نے کہا۔

”نہیں۔ باس ان کے پرانے دوست ہیں اور ان سے ظاہر ہے

کسی صورت بھی کچھ معلوم نہیں ہو سکتا اور باس کو اگر معمولی سا بھی شک پڑ گیا تو پھر میں اپنے بچوں سمیت ہلاک کر دیا جاؤں گا۔ وہ ان معاملات میں انتہائی سفاک ترین آدمی ہیں۔ میں تو شاید اتنی بات بھی معلوم کرنے کا رسک نہ لیتا لیکن مجھے رقم کی اشد ضرورت ہے اس لئے مجبور تھا''...... ہاورڈ نے کہا۔

''او کے۔ تم اپنی رقم ہارسن سے وصول کر لینا''...... بارٹن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''آفس سے تین لاکھ ڈالر لے کر اسے دے دینا۔ یہ شخص پھر بھی کام آ سکتا ہے''...... بارٹن نے ہارسن سے کہا تو ہارسن اٹھ کھڑا ہوا۔

''یس باس''...... ہارسن نے کہا اور سلام کر کے مڑا اور آفس سے باہر نکل گیا۔ بارٹن نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''رافٹ کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''بارٹن بول رہا ہوں۔ رافٹ سے بات کراؤ''...... بارٹن نے کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو رافٹ بول رہا ہوں''...... چند لحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

''بارٹن بول رہا ہوں رافٹ''...... بارٹن نے کہا۔

''اوہ تم۔ خیریت کیسے آج فون کیا ہے''...... اس بار دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ بے تکلفانہ ہو گیا تھا۔

''رافٹ تمہارے دوست لارڈ ہیڈسن کے خلاف ایک ایکشن لینا ہے''...... بارٹن نے کہا۔

''لارڈ ہیڈسن کے خلاف۔ وہ کیوں۔ تمہارا اس سے کیا تعلق پیدا ہو گیا ہے''...... رافٹ نے حیران ہوتے ہوئے کہا اور بارٹن نے اسے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔

''لارڈ ہیڈسن اس وقت ایکریمیا کے مفادات کے خلاف کام کر رہا ہے۔ اگر میں اعلیٰ حکام کو بتا دوں تو میرا خیال ہے کہ حکومت اس کے خلاف براہ راست اقدام کرنے سے بھی نہ ہچکچائے گی اور تم سمجھتے ہو کہ ایسی صورت میں لارڈ ہیڈسن کا کیا ہو گا۔ وہ خود بھی مارا جائے گا اور اس کا پورا سینڈیکیٹ بھی تباہ و برباد ہو کر رہ جائے گا''...... بارٹن نے کہا۔

''جو کچھ تم نے کہا ہے ایسی صورت میں تو واقعی ایسا ہو سکتا لیکن تم کیا چاہتے ہو''...... رافٹ نے کہا۔

''اگر تمہارا دوست خاموشی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہمارے حوالے کر دے تو اس کی بچت ہو سکتی ہے''...... بارٹن نے کہا۔

''نہیں۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ وہ حد درجہ ضدی آدمی ہے میں

اسے اچھی طرح جانتا ہوں“...... رافٹ نے جواب دیا۔

”تو پھر مجھے اس کے خلاف حرکت میں آنا پڑے گا۔ ایسی صورت میں تم کوئی گلہ نہیں کرو گے۔ میں نے تمہیں فون بھی اس لئے کیا ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم نے بعد میں شکایت کرنی تھی کہ میں نے تم سے بات کیوں نہیں کی“...... بارٹن نے کہا۔

”تمہاری بات درست ہے۔تم نے اچھا کیا کہ مجھ سے بات کر لی۔ اب تم کہاں سے بات کر رہے ہو“...... رافٹ نے کہا۔

”اپنے آفس سے۔لیکن تم کیا کرنا چاہتے ہو“...... بارٹن نے کہا۔

”میں لارڈ ہیڈسن سے بات کرتا ہوں۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی ایسی تجویز سامنے آجائے جس میں اس کے اصول بھی نہ ٹوٹیں اور تمہارا کام بھی ہو جائے گا“...... رافٹ نے کہا۔

”لیکن اس طرح وہ انہیں وہاں سے غائب بھی کر سکتا ہے اور ہم ایک بار پھر اندھیرے میں رہ جائیں گے اور یہ بات غلط ہو گی“...... بارٹن نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا بھی ہوسکتا ہے پھر کیا کیا جائے“...... رافٹ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”کام تو ہو جائے گا۔ بس تم مجھ سے گلہ نہ کرنا“...... بارٹن نے کہا۔

”کام نہیں ہو گا بارٹن۔ تمہیں لارڈ ہیڈسن کے بارے میں علم

نہیں ہے۔ وہاں پورے ایکریمیا کی فوج بھی پہنچ جائے تب بھی وہ لوگ اس طرح وہاں سے غائب کر دیئے جائیں گے کہ کسی کو علم نہ ہو سکے کیونکہ گا لارڈ ہیڈسن ایسے کاموں کا ماہر ہے“...... رافٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کہاں غائب کر دے گا۔ جب فوج کا ہر طرف گھیرا ہو گا“۔ بارٹن نے کہا۔

”تم اس بات کو چھوڑو۔تم اسے پوری طرح نہیں جانتے میں اسے جانتا ہوں مجھے اس سے بات کرنے دو شاید کوئی اچھا نتیجہ نکل آئے“...... رافٹ نے کہا۔

”چلو ٹھیک ہے۔ کرلو بات۔ لیکن خیال رکھنا کہ اسے معلوم نہ ہو کہ میں نے تم سے یہ بات کی ہے“...... بارٹن نے کہا۔

”میں سمجھتا ہوں۔ میں حکومت کی بات کروں گا“...... رافٹ نے کہا۔

”میں آفس میں ہی ہوں۔ کب تک مجھے رپورٹ دو گے“۔ بارٹن نے کہا۔

”زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر“...... رافٹ نے جواب دیا۔

”اوکے۔ میں انتظار کروں گا“...... بارٹن نے کہا اور پھر کریڈل پر ہاتھ مار کر اس نے رابطہ ختم کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ آسکر بول رہا ہوں"...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"بارٹن بول رہا ہوں آسکر"...... بارٹن نے کہا۔

"اوہ۔ آپ فرمائیں کیا حکم ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"لارڈ ہیڈسن کو تو جانتے ہو تم"...... بارٹن نے کہا۔

"ہاں۔ اچھی طرح۔ کیوں کیا ہوا ہے"...... آسکر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس کے سپیشل پوائنٹ میں پانچ ایکریمی موجود ہیں۔ ان میں ایک عورت اور چار مرد شامل ہیں۔ یہ ایکریمی دراصل پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں۔ میرا گروپ بے حد چھوٹا ہے اس لئے میں براہ راست اس کے سپیشل پوائنٹ پر ریڈ نہیں کر سکتا اس لئے دو صورتیں ہیں یا تو ہمارا گروپ وہاں ریڈ کر کے اس ان سب کو زندہ یا مردہ وہاں سے نکال لائے یا پھر میں حکومت کو اطلاع دے دوں اور حکومت فوج کے ذریعے وہاں سے اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو نکال لے لیکن میں چاہتا ہوں کہ میں خود اس عمران کو زندہ یا مردہ حکومت کے حوالے کروں اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے کہ اگر تم کام کرو تو تمہیں تمہارا منہ مانگا معاوضہ دیا جا سکتا ہے"...... بارٹن نے کہا۔

"کیا براہ راست ریڈ کرنا ہو گا یا جب یہ لوگ وہاں سے نکلیں

تب ان پر ریڈ کیا جائے"...... آسکر نے پوچھا۔

"جو صورت تمہارے لئے ٹھیک ہو مجھے تو بہرحال وہ سب زندہ یا مردہ چاہئیں"...... بارٹن نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں کام لے لیتا ہوں۔ پہلے مجھے چیکنگ کرنی ہو گی کہ وہاں کیا انتظامات ہیں۔ وہاں کا ایک آدمی میرا خاص مخبر ہے اس دوران میں نگرانی کراؤں گا اور پھر جو صورتحال بھی ہو گی ویسا کر لیں گے لیکن معاوضہ کیا دو گے"...... آسکر نے کہا۔

"معاوضہ تمہاری مرضی کا۔ لیکن کام میری مرضی کا اور یقینی"۔ بارٹن نے کہا۔

"اوکے۔ پانچ لاکھ ڈالر لوں گا"...... آسکر نے کہا۔

"کام کر لو گے"...... بارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سو فیصد یقینی"...... آسکر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ منظور ہے۔ نگرانی کراؤ کہیں وہ انہیں وہاں سے شفٹ نہ کر دے"...... بارٹن نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو میرے آدمی بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آتے ہیں"...... آسکر نے کہا۔

"مجھے کب رپورٹ ملے گی"...... بارٹن نے کہا۔

"جیسے ہی کام ہوا تمہیں رپورٹ مل جائے گی"...... آسکر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ وش یو گڈ لک"...... بارٹن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ اسے یقین تھا کہ آسکر کا برق رفتار گروپ جلد ہی عمران اور اس کے ساتھیوں تک پہنچ جائے گا اور بہت جلد یا تو عمران اور اس کے ساتھی زندہ اس کے ہاتھ لگ جائیں گے یا وہ ان سب کو لاشوں میں تبدیل کر دے گا۔

عمران نے بارٹن کا کافی انتظار کیا۔ لیکن وہ نہ آیا تو عمران اپنے ساتھیوں کو لے کر وہاں سے روانہ ہو گیا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو اسی بی ایم ڈبلیو کار میں لے جا رہا تھا جو اس نے میک بال کے کلب کی پارکنگ سے اُڑائی تھی۔ عمران کے ذہن میں لارڈ ہیڈسن کا نام آیا تھا جو اس سلسلے میں اس کی مدد کر سکتا تھا۔ اس کے ذریعے وہ نہ صرف رہائش گاہ حاصل کر سکتا تھا بلکہ اس کے ذریعے وہ بلیک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر سکتا تھا۔ لارڈ ہیڈسن کا تعلق ایک بگ سنڈیکیٹ سے تھا جس کا تعلق ایکریمیا کے اعلیٰ حکام سے بھی تھا۔ اس پر بڑی بڑی ایجنسیاں بھی ہاتھ ڈالنے سے گھبراتی تھیں۔ چونکہ لارڈ ہیڈسن کی سینڈیکیٹ کے پنجے پورے ایکریمیا میں پھیلے ہوئے تھے اور اس کا براہ راست رابطہ ایکریمیا کی کئی بڑی ایجنسیوں کے سربراہوں سے تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ اگر لارڈ ہیڈسن اس کے ساتھ تعاون کرنے پر

آمادہ ہو جائے تو اسے بلیک ہارٹ ہیڈ کوارٹر کی تلاش میں وقت ضائع کرنے کے لئے مزید جوتے نہ گھسانے پڑیں گے۔ اس نے راستے میں فون کر کے لارڈ ہیڈسن سے بات کی تھی جس نے اسے بتایا تھا کہ وہ کورسن میں موجود نہیں ہے۔ البتہ اس نے عمران کو اپنے ایک خاص ساتھی پرائیڈ کا نام بتایا تھا کہ وہ اسے فون کر دیتا ہے ۔ وہ اس سے جا کر مل لے وہ اسے ہر سہولت بہم پہنچا دے گا۔ وہ کل جب واپس کورسن آئے گا تو اس سے ملاقات کر لے گا اس لئے عمران اپنے ساتھیوں کے ہمراہ لارڈ ہیڈسن کے بتائے ہوئے پتے پر پہنچ کر اس کے ساتھی پرائیڈ سے ملا جس نے اس کا پرتپاک استقبال کیا اور پھر وہ اسے لے کر ایک رہائش گاہ میں پہنچ گیا۔ اس کے کہنے کے مطابق لارڈ ہیڈسن کا فون آنے اور ان کے کہنے پر اس نے فوراً ان کے لئے رہائش کا بندوبست کر لیا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس رہائش گاہ میں چھوڑ کر پرائیڈ، عمران کی لائی ہوئی کار لے کر وہاں سے نکل گیا تھا تاکہ اسے ٹھکانے لگا سکے۔ رہائش گاہ میں ایک کار اور جیپ موجود تھی جو عمران اور کے ساتھیوں کے استعمال کے لئے کافی تھیں۔ عمران اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ایک بڑے کمرے میں موجود تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں ایک کارڈ لیس فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا۔

''پرنس۔ چیف باس سے بات کریں''...... نوجوان نے فون پیس عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو عمران نے اس سے فون

پیس لے لیا اور پھر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس۔ پرنس سپیکنگ''...... عمران نے کہا۔

''لارڈ ہیڈسن بول رہا ہوں پرنس۔ کیا آپ لوگ جس بی ایم ڈبلیو کار پر آئے ہیں وہ میک پال کی ہے''...... دوسری طرف سے لارڈ ہیڈسن کی آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ کیوں''...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میک پال نے اس بارے میں بارٹن کو بتا دیا ہے اور پھر بارٹن کے آدمیوں نے آپ کو اس بی ایم ڈبلیو کار پر میری طرف آتے چیک کر لیا ہے''...... لارڈ ہیڈسن نے کہا۔

''تو پھر''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''میں صرف آپ کو بتا رہا ہوں۔ بارٹن میں خود یہ ہمت نہیں تھی کہ وہ میرے پوائنٹ پر حملہ کرتا اس لئے اس نے یہاں کے ایک اور انتہائی طاقتور گروپ آسکر سے رابطہ کیا ہے تاکہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کو مجھ سے زبردستی حاصل کر سکے لیکن آسکر گروپ میں میرے آدمی بھی ہیں۔ انہوں نے مجھے اطلاع کر دی ہے دوسری طرف بارٹن نے میرے ایک دوست رافٹ سے بات کی ہے اور اسے دھمکی دی ہے کہ وہ ایکریمین فوج کو میرے خلاف حرکت میں لے آئے گا۔ رافٹ نے مجھ سے بات کی تو میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ آپ لوگ میرے پاس ضرور آئے تھے لیکن میں

نے آپ کو اپنے پاس رکھنے سے انکار کر دیا ہے اور آپ لوگ بی ایم ڈبلیو کار پر واپس چلے گئے۔ ادھر آسکر کو میں نے خود فون کر کے اس سے بھی یہی بات کہہ دی ہے کہ آپ لوگ میرے پاس موجود نہیں ہیں اس لئے اگر آسکر نے میرے خلاف کوئی حرکت کی تو میں اس کے پورے سنڈیکیٹ کو تباہ کر کے رکھ دوں گا لیکن اس کے باوجود مجھے شبہ ہے کہ آسکر باز نہیں آئے گا کیونکہ اگر وہ ڈارک ہارٹ کے ساتھ مل کر مجھے یا میرے سنڈیکیٹ کو شکست دے دے تو پھر ایکریمیا میں اس کی چودھراہٹ قائم ہو جائے گی''...... لارڈ ہیڈسن نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو تمہارا مطلب ہے کہ ہم اب تمہارے پوائنٹ سے واپس چلے جائیں''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''اوہ نو۔ پرنس میں نے یہ بات کب کہی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ میں ایک اصول پسند آدمی ہوں۔ اصولوں کے لئے میں خود تو کیا پورے سنڈیکیٹ کا خاتمہ کرا سکتا ہوں اور پورا ایکریمیا میری اس عادت کو جانتا ہے۔ یہ ساری رپورٹ میں نے اس لئے آپ کو دی ہے کہ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہاں کیا کیا ہو رہا ہے۔ باقی وہ بی ایم ڈبلیو کار پرائیڈ نے ٹھکانے لگا دی ہے اس لئے اب وہ کار کسی کو کبھی بھی نہ مل سکے گی۔ اسے یہاں سے قریب ہی ایک پرانی اور گہری جھیل میں ڈبو دیا گیا ہے اور اب وہ کبھی سطح پر نہ آسکے گی''...... دوسری طرف سے لارڈ ہیڈسن نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ اس کے علاوہ میں نے پرائیڈ کے ذریعے تمہیں جو اہم پیغام پہنچایا تھا۔ اس کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ کچھ معلوم ہوا ہے کہ ڈارک ہارٹ کا ہیڈ کوارٹر کہاں پر ہے''...... عمران نے کہا۔

''اس بارے میں بھی میں نے ساری معلومات حاصل کر لی ہیں۔ یہ فون محفوظ ہے لیکن اس کے باوجود میں آپ کو ساری باتیں فون پر نہیں بتاؤں گا۔ میں نے پرائیڈ کو سپیشل ٹرانسمیٹر پر ساری تفصیلات بتا دی ہیں۔ وہ تھوڑی دیر میں آپ کے پاس پہنچ جائے گا اور آپ کو تفصیلات بتا دے گا''...... لارڈ ہیڈسن نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ اور کچھ''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ اور کوئی خاص بات نہیں۔ البتہ آپ نے اپنا وعدہ پورا کرنا ہے۔ آپ نے پرائیڈ سے کہا تھا کہ اس کام کے لئے آپ ہمیں تصور سے بھی زیادہ معاوضہ دیں''...... لارڈ ہیڈسن نے کہا۔

''حتمی معلومات ہوئیں تو چیک مل جائے گا''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''آپ جانتے ہیں پرنس کہ لارڈ ہیڈسن جو کام کرتا ہے پوری ایمانداری سے کرتا ہے۔ مبہم اور غیر مصدقہ معلومات فراہم کرنے کا سوچتا بھی نہیں اور آپ جیسے قدر دان کو لارڈ ہیڈسن کوئی غلط معلومات فراہم کرے ایسا ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ دنیا میں ایک ہی

انسان ہے پرنس آف ڈھمپ جس کے سامنے لارڈ ہیڈسن کی بھی کوئی حیثیت نہیں ہے کیونکہ لارڈ ہیڈسن جانتا ہے کہ پرنس آف ڈھمپ اگر غصے میں آ جائے تو لارڈ ہیڈسن سمیت پورے ایکریمیا سے اس کے سینڈیکیٹ کا صفایا ہو سکتا ہے''...... دوسری طرف سے لارڈ ہیڈسن نے بڑی عاجزی سے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ معاوضہ بتا دو میں اتنی ہی مالیت کا گارنٹڈ چیک پرائیڈ کو دے دوں گا''...... عمران نے کہا۔

''آپ کا کام کرنے کے لئے مجھے جگہ جگہ لمبی رقم خرچ کرنی پڑی ہے پرنس تب کہیں جا کر اصل معلومات حاصل ہوئی ہیں بہرحال آپ چونکہ میرے ویل وشر ہیں اس لئے میں آپ سے زیادہ معاوضہ نہیں لوں گا۔ آپ صرف پرائیڈ کو دس لاکھ ڈالر کا گارنٹڈ چیک دے دیں''...... دوسری طرف سے لارڈ ہیڈسن نے بڑے فہمائشی لہجے میں کہا۔

''اوکے''...... عمران نے کہا۔

''تھینک یو پرنس۔ ریئلی تھینک یو۔ آپ واقعی انتہائی عظیم اور کھلے دل کے انسان ہیں۔ مجھے آپ کی خدمت کر کے واقعی بے حد خوشی ہو رہی ہے۔ میرے لائق اور کوئی خدمت ہو تو اس سے بھی مجھے آگاہ کر دیجئے گا میں ہر معاملے میں آپ سے تعاون کرنے کے لئے تیار رہوں گا''...... دوسری طرف سے لارڈ ہیڈسن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ضرورت ہو گی تو میں خود ہی تمہیں کال کر لوں گا۔ گڈ بائی''...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے فون کا بٹن آف کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد پرائیڈ اندر داخل ہوا۔

''آپ کی لارڈ صاحب سے بات ہو گئی''...... پرائیڈ نے پوچھا۔

''ہاں۔ ہو گئی ہے۔ لارڈ صاحب کے کہنے کے مطابق تفصیلات تمہیں معلوم ہیں''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ہمیں جو معلومات ملی ہیں۔ ان معلومات کے مطابق ڈارک ہارٹ کا ہیڈ کوارٹر کوسگا کے علاقے میں ہے''...... پرائیڈ نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

''کوسگا۔ یہ تو میدانی اور جنگلات سے بھرا ہوا غیر آباد علاقہ ہے جو شاید دارالحکومت سے پانچ سو کلو میٹر دور مشرقی پٹی پر موجود ہے''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''جی ہاں۔ ڈارک ہارٹ کا ہیڈ کوارٹر اسی علاقے میں بنایا گیا ہے تاکہ اسے شرپسندوں اور خاص طور پر غیر ملکی ایجنٹوں سے محفوظ رکھا جا سکے۔ ہیڈ کوارٹر کی عمارت جنگل کے وسط میں ہے اور اس ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کے فول پروف انتظامات کئے گئے ہیں۔ جنگل میں وائلڈ فورس تعینات ہے جس کا تعلق ڈارک ہارٹ سے ہی ہے

اور اس جنگل میں پوری جانچ پڑتال کے بعد ہی کسی کو جانے دیا جا سکتا ہے۔ چونکہ اس جنگل میں شکار نام کی کوئی چیز نہیں ہے اور نہ ہی ہے یہ خطرناک جنگلوں میں شمار ہوتا ہے اس لئے لوگ اس جنگل کا رخ نہیں کرتے۔ اس جنگل سے صرف درختوں کو کاٹ کر مختلف شہروں میں بھیجا جاتا ہے درختوں کی کٹائی کا کام مخصوص ٹھیکداروں نے حاصل کر رکھا ہے لیکن وہ بھی جنگل میں موجود وائلڈ فورس کی نگرانی میں درخت کاٹتے ہیں اور پھر ان درختوں کو وائلڈ فورس کی نگرانی میں ہی جنگل سے باہر لے جایا جاتا ہے۔ بہرحال اطلاع کے مطابق اس جنگل پر اس وقت سارا کنٹرول ڈارک ہارٹ اور وائلڈ فورس کا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ جنگل میں موجود ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کو محفوظ رکھنا نہیں ہے بلکہ ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کے نیچے ایکریمیا کی ایک بڑی سائنسی لیبارٹری بھی کام کر رہی ہے جو وائلڈ لیبارری کے نام سے پہچانی جاتی ہے۔ اس لیبارٹری میں نئے اور جدید طرز کے میزائلوں پر ریسرچ بھی کی جاتی ہے اور یہاں ٹیسٹنگ کے لئے میزائل بھی تیار کئے جاتے ہیں۔ اس لیبارٹری کو ایکریمیا میں خصوصی اہمیت حاصل ہے کیونکہ جب تک اس لیبارٹری میں بنائے گئے میزائلوں کا کامیاب تجربہ نہ کر لیا جائے اس وقت تک ان میزائلوں کی تیاری کے لئے فیکٹریز نہیں بنائی جا سکتیں ۔ وائلڈ لیبارٹری سے ہر قسم کے ٹیسٹ میزائل تیار کرنے کے بعد ان کی باقاعدہ ٹیسٹنگ کی جاتی ہے اور پھر اسے

بنانے کی اجازت دی جاتی ہے“...... پرائیڈ نے جواب دیا۔

”اوہ۔ اسی لئے ڈارک ہارٹ کی وائلڈ فورس نے اس جنگل کو اپنا مسکن بنایا ہوا ہے“...... عمران نے کہا۔

”جی ہاں اور اس علاقے میں آنے جانے والے تمام راستوں پر بھی وائلڈ فورس نے پکٹنگ کر رکھی ہے۔ جہاں چیکنگ کے سخت ترین انتظامات موجود ہیں۔ وہاں شاید ہی ایسا کوئی راستہ موجود ہو جہاں پر چیکنگ کے سخت ترین انتظامات موجود نہ ہوں۔ اس کے علاوہ جنگل کے چند مخصوص پوائنٹس پر ایئر کرافٹ گنوں اور طیارہ شکن توپوں کے ساتھ میزائل لانچر بھی نصب ہیں تاکہ اگر کسی انجان جہاز یا ہیلی کاپٹر کو اس طرف آتے دیکھا جائے تو اسے راستے میں ہی ہٹ کر دیا جائے“...... پرائیڈ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ کیا تم ہمیں کوسگا پہنچانے کا انتظام کر سکتے ہو“۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”جی ہاں۔ لارڈ صاحب کو معلوم تھا کہ جب آپ کو ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کی لوکیشن کا علم ہو گا تو آپ لامحالہ وہاں جانے کے لئے تیار ہو جائیں گے اس لئے لارڈ صاحب کی ہدایات کے مطابق میں نے آپ کو کوسگا پہنچانے کے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں“...... پرائیڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا انتظامات کئے ہیں بتاؤ“...... عمران نے کہا۔

”ابھی تھوڑی دیر بعد ایک ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر پر یہاں پہنچ

جائے گا۔ جس میں آپ سب کو میں ایک ویران ساحل پر لے جاؤں گا۔ اس ساحل پر ایک طاقتور لانچ موجود ہو گی۔ اس لانچ کے ذریعے ہم سمندر میں موجود ایک سامان لے جانے والے ایک بحری ٹرالر میں پہنچ جائیں گے اور پھر یہ ٹرالر ہمیں جزیرہ کرامی پہنچا دے گا۔ کرامی پہنچ کر ہم ہر طرح سے محفوظ ہو جائیں گے۔ کرامی سے ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہم براہ راست کوسگا پہنچ جائیں گے۔ یہ سارا سیٹ اپ میں نے انتہائی سوچ سمجھ کر تیار کیا ہے۔ اس سے ہم راستے میں موجود ایکریمین بحری فوج، ڈارک ہارٹ کے تمام سیکشنوں اور ایسی ہی دوسری تمام رکاوٹوں سے بچ جائیں گے اور کسی کو بھی معلوم ہوئے بغیر خاموشی سے کوسگا پہنچ جائیں گے“۔ پرائیڈ نے جواب دیا۔

”ہمارے ساتھ کون کون جائے گا“...... عمران نے پوچھا۔

”میں خود ساتھ جاؤں گا“...... پرائیڈ نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ تمہارا ساتھ جانا ٹھیک نہیں ہے تم اگر یہاں سے غائب ہو گئے تو بارٹن کو شک پڑ جائے گا۔ ویسے بھی تمہارا نام سامنے آنے کے بعد اب یہ لوگ بحری ناکہ بندی کی طرف خاص توجہ دیں گے“...... عمران نے کہا۔

”آپ میری فکر نہ کریں پرنس۔ میرے خاص آدمی ساتھ ہوں گے اور میری موجودگی کی وجہ سے وہ پوری طرح ہوشیار رہیں گے اس کے علاوہ لانچ اور ٹرالر میں انتہائی جدید ترین اسلحہ بھی موجود ہو

گا۔ اس طرح ہم ہر صورتحال کا مقابلہ کر لیں گے“...... پرائیڈ نے کہا۔

”تو کیا تم ہمیں اس جنگل تک لے جاؤ گے اور اس جنگل کا نام کیا ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”جی ہاں اور اس جنگل کو گرین فیلڈ کہا جاتا ہے اور یہ اسی نام سے مشہور ہے اور وہاں تک آ لے جانے کی ساری ذمہ داری میری ہو گی“...... پرائیڈ نے کہا۔

”ٹھیک ہے پھر ہم نے کب روانہ ہونا ہے“...... عمران نے اثبات میں کہا۔

”بس ایک گھنٹے تک ہیلی کاپٹر پہنچ جائے گا اور پھر ہم روانہ ہو جائیں گے“...... پرائیڈ نے کہا۔

”ہیلی کاپٹر کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ ہیلی کاپٹر تو نگرانی کرنے والوں کو نظر آ جائے گا“...... عمران نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ اس کی آپ فکر نہ کریں۔ ہیلی کاپٹر پہلے مخالف سمت میں سفر کرے گا اور پھر ایک لمبا چکر کاٹ کر وہاں پہنچ جائے گا جہاں لانچ موجود ہو گی“...... پرائیڈ نے کہا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے ہم منتظر ہیں“...... عمران نے کہا اور پرائیڈ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو تفصیلات بتائیں تو سب کے چہروں پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہم چوہوں کی طرح چوہے دان میں پھنس گئے ہیں۔ کہاں رہتا ہے یہ بارٹن میرے ساتھ چلو ہمیں پہلے اس کا خاتمہ کرنا ہو گا"...... تنویر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا بارٹن کے ختم ہو جانے سے ڈارک ہارٹ کے سارے سیکشن ختم ہو جائیں گے۔ یہ تو ہماری قسمت اچھی ہے کہ ڈارک ہارٹ، بارٹن کی کارکردگی پر مکمل اعتماد کئے ہوئے ہے اور بارٹن بھی اپنے کریڈٹ کے چکر میں اس معاملے میں فوج کو استعمال نہیں کر رہا ورنہ ہمیں ہلاک کرنے کے لئے وہ اپنے تمام سیکشن کو حرکت میں لا سکتا تھا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے بارٹن لامحالہ بحری ناکہ بندی کرنے کی کوشش کرے گا اور اس کے لئے وہ ایکریمین نیوی کو حرکت میں لے آئے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ ابھی سے اس معاملے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے بے نیازانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو لارڈ ہیڈسن پر کچھ ضرورت سے زیادہ ہی اعتماد ہے"...... صفدر نے کہا۔

" مجھے لارڈ ہیڈسن کی ذہانت پر یقین ہے کہ اس نے بہت سوچ سمجھ کر یہ سارا سیٹ اپ بنایا ہو گا اس کے باوجود بھی اگر کچھ ہوتا ہے تو پھر اس سے نمٹ لیا جائے گا"...... عمران نے جواب دیا

اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"عمران صاحب کیا کسی آبدوز کا بندوبست نہیں ہو سکتا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہو سکتا ہے لیکن وہ آبدوز ایکریمین نیوی کی ہونی چاہئے ورنہ تو شاید ہم ایک انچ بھی آگے نہ بڑھ سکیں"...... عمران نے جواب دیا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اب تم سب جا کر تیار ہو جاؤ۔ اپنے ساتھ میک اپ کٹس بھی رکھ لینا۔ اس کی ہمیں کہیں بھی ضرورت پڑ سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے اٹھے اور کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی بارٹن نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

''لیس۔ بارٹن بول رہا ہوں''...... بارٹن نے کہا۔

''رافٹ بول رہا ہوں بارٹن''...... دوسری طرف سے رافٹ کی آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ کیا ہوا رافٹ۔ مجھے تمہاری کال کا شدت سے انتظار تھا''...... بارٹن نے کہا۔

''میری لارڈ ہیڈسن سے بات ہوئی ہے بارٹن۔ لارڈ ہیڈسن نے مجھے بتایا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس کے پاس آئے تھے۔ وہ اس سے پناہ مانگ رہے تھے لیکن لارڈ ہیڈسن نے انہیں ہر قسم کی پناہ دینے سے صاف انکار کر دیا۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ چونکہ ایکریمیا کے مفاد کے خلاف کام کرنے آئے ہیں اس لئے لارڈ ہیڈسن نے اپنے اصول کے مطابق انہیں رکھنے سے انکار کر دیا اور پرنس اور اس کے ساتھی بی ایم ڈبلیو کار لے کر واپس چلے گئے''...... رافٹ

نے کہا۔

''نہیں۔ یہ سچ نہیں ہے۔ وہ غلط کہہ رہا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی لارڈ ہیڈسن کے ساتھ ہی ہیں۔ لارڈ ہیڈسن کے ایک آدمی نے جو اس کے ہیڈکوارٹر میں کام کرتا ہے اس کی تصدیق کی ہے''...... بارٹن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ تمہاری بات درست ہو لیکن اتنا مجھے بھی معلوم ہے کہ لارڈ ہیڈسن کا واقعی یہ اصول ہے کہ وہ ایکریمیا کے مفاد کے خلاف کام نہیں کرتا''...... رافٹ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ معلوم ہو جائے گا۔ بہرحال اب تو تمہارا کوئی گلہ نہیں رہے گا''...... بارٹن نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے جب لارڈ ہیڈسن نے انکار کر دیا ہے تو اگر اب پاکیشیائی ایجنٹ اس کے پاس سے برآمد ہو جاتے ہیں تو پھر کسی گلے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ویسے ایک بات میں پھر کہوں گا کہ لارڈ ہیڈسن کے خلاف حرکت میں آنے سے پہلے ایک بار پھر اس بات کو کنفرم کر لینا''...... رافٹ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم فکر نہ کرو۔ اب میں اتنا بھی احمق نہیں ہوں کہ ویسے ہی اس پر چڑھ دوڑوں گا''...... بارٹن نے جواب دیا۔

''او کے۔ وش یو گڈ لک اینڈ گڈ بائی''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بارٹن نے بھی گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ ابھی اسے رسیور رکھے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور

بارٹن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ یہ اس کا خصوصی نمبر والا فون تھا۔ اس سے پی اے کا تعلق نہ تھا اور اس نمبر کو بارٹن براہ راست اٹنڈ کیا کرتا تھا۔

''بارٹن بول رہا ہوں''...... بارٹن نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

''آسکر بول رہا ہوں بارٹن''...... دوسری طرف سے آسکر کی آواز سنائی دی اور بارٹن چونک پڑا۔

''ہاں۔ کیا رپورٹ ہے''...... بارٹن نے کہا۔

''تمہارے آدمیوں کی طرف سے یہ بات لیک آؤٹ ہو گئی ہے کہ تم نے مجھ سے لارڈ ہیڈسن کے سلسلے میں رابطہ کیا ہے چنانچہ اطلاع لارڈ ہیڈسن تک پہنچ گئی۔ لارڈ ہیڈسن نے مجھ سے براہ راست رابطہ کیا اور مجھے بتایا کہ بارٹن کی اطلاع غلط ہے۔ عمران کی اس سے فون پر بات ضرور ہوئی تھی لیکن اس نے اسے واپس کر دیا ہے اور اس کی کسی بھی قسم کی مدد کرنے سے منع کر دیا ہے''۔ آسکر نے کہا۔

''وہ جھوٹ بول رہا ہے ٹھیک ہے اگر تم کام نہیں کر سکتے تو مت کرو اب میں خود اس سلسلے میں براہ راست کام کروں گا''۔ بارٹن نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میری بات تو پوری ہونے دو۔ تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو کہ جب تک میں خود کنفرم نہ ہو جاؤں ایسی باتوں پر یقین نہیں کیا کرتا اور یہ بات تم بھی جانتے ہو کہ جرائم کی دنیا میں اگر لارڈ ہیڈسن کا

کوئی مقابلہ کر سکتا ہے تو وہ صرف آسکر ہے اور جب صورتحال جیسی ہو تو پھر لامحالہ ایک دوسرے کی کارروائیوں سے باخبر رہنا پڑتا ہے۔ میرے آدمی لارڈ ہیڈسن گروپ میں موجود ہیں اور نہ صرف موجود ہیں بلکہ اس کے انتہائی قریبی ساتھی ہیں چنانچہ میں نے رابطہ کیا اور مجھے ابھی ابھی ایک حتمی اطلاع ملی ہے کہ لارڈ ہیڈسن نے عمران اور اسکے ساتھیوں کو انتہائی پراسرار انداز میں کوسگا پہنچانے کا پورا نقشہ تیار کیا ہے اور اس پلان کا علم مجھے ہو گیا ہے۔ یہ اطلاع انتہائی حتمی اور درست ہے''...... آسکر نے کہا۔

''کیا ہے۔ بتاؤ جلدی''...... بارٹن نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

''مصدقہ اطلاع ہے اس لئے میرا معاوضہ مجھے ملنا چاہئے اگر میں انہیں گھیر کر اس عمران کو زندہ یا مردہ حاصل نہ کر سکا تو میں نے بہرحال یہ سارا پلان تو ٹریس آؤٹ کر لیا ہے اور اگر یہ پلان ٹریس آؤٹ نہ ہوتا تو تمہیں اور تمہاری ایجنسی ڈارک ہارٹ کے فرشتوں کو بھی معلوم نہ ہو سکتا تھا اور عمران اور اس کے ساتھی ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر پہنچ جاتے''...... آسکر نے کہا۔

''اوکے۔ تمہیں تمہارا منہ مانگا معاوضہ تمہیں ضرور ملے گا۔ وعدہ رہا''...... بارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر سنو۔ لارڈ ہیڈسن کے ساتھی پرائیڈ نے اپنے اڈے سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر پر اٹھایا ہے

اور وہ انہیں ویران ساحلی علاقے رونگو لے گیا ہے جہاں ایک بڑی اور طاقتور لانچ پر یہ لوگ سوار ہوئے ہیں۔ لارڈ ہیڈسن ساتھ نہیں گیا۔ اس کے خاص آدمی ساتھ ہیں۔ یہ لانچ انہیں سمندر میں موجود سامان بردار بحری ٹرالر جس کا نام وائٹ وہیل ہے تک پہنچا دے گی۔ وائٹ وہیل انہیں کرامی لے جائے گا۔ کرامی سے ہیلی کاپٹر کے ذریعے وہ لوگ کوسگا پہنچ جائیں گے''...... آسکر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا اطلاع ہر لحاظ سے حتمی ہے''...... بارٹن نے کہا۔

''ہاں بالکل۔ سو فیصد حتمی ہے''...... آسکر نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ اب میں خود ہی سارا بندوبست کر لوں گا''...... بارٹن نے کہا اور پھر اس نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس پی اے ٹو کرنل رچرڈسن''...... رابطہ ہوتے ہی دوسرے طرف سے کرنل رچرڈسن کی پی اے کی نسوانی آواز سنائی دی۔

''میں بارٹن بول رہا ہوں۔ کرنل رچرڈسن صاحب تک ایک انتہائی ضروری اور فوری اطلاع پہنچانی ہے''...... بارٹن نے کہا۔

''اوکے۔ ہولڈ آن کریں میں پوچھتی ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں''...... تھوڑی دیر بعد پی اے کی

آواز سنائی دی۔

''یس''...... بارٹن نے جواب دیا۔

''بات کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو چیف۔ میں بارٹن بول رہا ہوں''...... بارٹن نے کہا۔

''بارٹن کیا ہو رہا ہے۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی اب تک تمہارے قابو میں کیوں نہیں آ رہے ہیں''...... کرنل رچرڈسن نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

''چیف۔ میں مسلسل کام کر رہا ہوں۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں کے ایک بدنام بحری اسمگلر لارڈ ہیڈسن کے اڈے پر گیا تھا۔ ابھی میں اس اڈے کو گھیرنے والا تھا کہ مجھے ان کے فرار ہونے کی نہ صرف اطلاع مل گئی بلکہ ان کا کوسگا تک پہنچنے کا پورا پلان بھی معلوم ہو گیا۔ اس پلان کے تحت عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک ہیلی کاپٹر پر اس لارڈ ہیڈسن کے اڈے سے ایک ویران ساحلی علاقے رونگو لے جایا گیا ہے۔ رونگو سے ایک طاقتور لانچ کے ذریعے یہ لوگ سمندر میں موجود ایک بحری ٹرالر وائٹ وہیل پر پہنچیں گے پھر وائٹ وہیل انہیں جزیرہ کرامی پہنچائے گا۔ جزیرہ کرامی سے یہ لوگ ہیلی کاپٹر کے ذریعے کوسگا پہنچ جائیں گے''...... بارٹن نے آسکر سے ملنے والی اطلاع دوہرا دی۔

''اوہ ویری بیڈ۔ تو انہیں اس بات کا پتہ چل گیا ہے کہ ڈارک ہارٹ کا ہیڈ کوارٹر کوسگا میں ہے''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"یس چیف"...... بارٹن نے جواب دیا۔

"حیرت ہے۔ اس قدر باوسائل ہیں یہ لوگ۔ اب اس وقت یہ لوگ کہاں ہیں"...... کرنل رچرڈسن کی آواز سنائی دی۔

"اب تک یہ لوگ بحری ٹرالر میں منتقل ہو چکے ہوں گے اور اب بحری ٹرالر کرامی جزیرے کی طرف جا رہا ہو گا"۔ بارٹن نے جواب دیا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں ابھی بحریہ کے ایڈمرل کو کہتا ہوں کہ وہ اس ٹرالر کو گھیر کر اسے میزائلوں سے اڑا دے"...... کرنل رچرڈسن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ اس طرح عمران کی لاش بھی نہ مل سکے گی اور جب تک ان کی لاش نہ ملے گی اس وقت تک یہ حتمی طور پر نہیں کہا جا سکتا ہے کہ وہ ہلاک ہوا ہے یا نہیں"...... بارٹن نے جلدی جلدی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ تمہاری بات درست ہے تو کیا تمہارے خیال میں عمران کو ہمیں زندہ پکڑنا چاہئے"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"زندہ ہاتھ آ جائے تو ٹھیک ورنہ بہرحال اس کی لاش تو ہر حالت میں ملنی چاہئے تاکہ یہ بات کنفرم کی جا سکے کہ ہلاک ہونے والا عمران ہی ہے"...... بارٹن نے کہا۔

"تو پھر تم مجھے خود بتاؤ کہ مجھے ایڈمرل کو کیا حکم دینا چاہئے"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"آپ میرے بارے میں ایڈمرل کو بتا دیں اور اسے کہہ دیں کہ وہ میری ہدایات کے تحت کام کریں میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ زندہ یا مردہ عمران کو بہرحال آپ کے سامنے پیش کر دوں گا"...... بارٹن نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں ایڈمرل سے بات کرتا ہوں۔ تم دس منٹ بعد اسے فون کر لینا اور پھر اس سے باقی تمام معاملات خود ہی طے کر لینا"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... بارٹن نے کہا۔

"اور ان کے سیکنڈ گروپ یا بگ سنیک کے بارے میں کچھ پتہ چلا"...... کرنل رچرڈسن نے پوچھا۔

"نو چیف۔ میرے گروپ ہر طرف اس کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں لیکن ابھی تک عمران اور اس کے ساتھیوں کے دوسرے کسی گروپ یا بگ سنیک کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ مجھے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے عمران نے جان بوجھ کر ہمیں بھٹکانے کے لئے بگ سنیک اور سیکنڈ گروپ کا نام لیا تھا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اسے اپنے ساتھیوں کو کوسگا لے جانے کیا ضرورت تھی۔ وہ ہمیں دارالحکومت یا دوسرے علاقوں میں رہ کر مسلسل اپنے پیچھے بھگا سکتے تھے"...... بارٹن نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اب تو مجھے بھی یہ عمران کا چکر معلوم ہونا شروع ہو گیا ہے۔ وہ ہے ہی ایسا انسان کہ دوسروں کو ڈاج

دینے کے لئے اسے کھیل کھیلتا رہتا ہے۔ بہرحال میں ایڈمرل سے بات کرتا ہوں''...... کرنل رچرڈسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ بارٹن نے بڑی بے چینی سے دس منٹ گزارے اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس نیوی ہیڈکوارٹر''...... رابطہ ہوتے ہی ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

''ایڈمرل جونگ سے میری بات کراؤ میں ڈارک ہارٹ کے ریڈ سیکشن کا انچارج بارٹن بول رہا ہوں۔ ابھی کرنل رچرڈسن صاحب نے میرے بارے میں ایڈمرل صاحب کو بریف کیا ہے''...... بارٹن نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو ایڈمرل جونگ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

''بارٹن بول رہا ہوں۔ کرنل رچرڈسن صاحب نے آپ کو میرے بارے میں بریف کیا ہوگا''...... بارٹن نے کہا۔

''یس سر۔ حکم کریں''...... دوسری طرف سے ایڈمرل نے کہا تو بارٹن کے چہرے کے اعصاب خوشی سے اس طرح پھڑکنے لگے جیسے اسے رعشہ ہو گیا ہو۔

''حکم نہیں جناب۔ ہم نے مل کر کام کرنا ہے۔ ایکریمیا کے مفاد میں''...... بارٹن نے کہا۔

''تھینک یو۔ بہرحال فرمائیں میں کیا تعاون کر سکتا ہوں''۔ ایڈمرل نے کہا۔

''یہاں فون پر تو تفصیلات طے نہیں ہو سکتیں میں آپ کے آفس آ جاتا ہوں''...... بارٹن نے کہا۔

''تشریف لے آئیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بارٹن نے او کے کہہ کر رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران اور اس کے ساتھی وائٹ وہیل نامی بحری سامان سے لدے ہوئے ٹرالر میں موجود تھے۔ وہ سب ابھی تھوڑی دیر پہلے اس ٹرالر میں منتقل ہوئے تھے۔ ٹرالر میں سامان کے بڑے بڑے کنٹینرز موجود تھے۔ ٹرالر کے اندر خفیہ خانے بھی بنے ہوئے تھے جن میں انتہائی جدید ترین اسلحہ موجود تھا اور چھپنے کے لئے خفیہ مقامات بھی۔ ٹرالر کو اس انداز میں تیار کیا گیا تھا کہ وہ بظاہر تو سامان بردار عام سا بحری ٹرالر تھا لیکن درحقیقت وہ ایک چھوٹا سا بحری جنگی جہاز تھا اس کے اندر انتہائی خفیہ انداز میں انتہائی طاقتور اور انتہائی خوفناک میزائل نصب تھے۔ فضائی حملے سے تحفظ کے لئے کمپیوٹرائزڈ ایئر کرافٹ گنیں موجود تھیں جو ایک لمحے کے ہزارہویں حصے میں نمودار ہو کر نشانہ لیتیں اور پھر ٹرالر کی تہہ میں غائب ہو جاتی تھیں۔

ٹرالر کے کیپٹن کا نام سٹارگ تھا اور وہ لارڈ ہیڈسن کا خاص اور بااعتماد ساتھی تھا۔ اس کے علاوہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے

ہمراہ لارڈ ہیڈسن کا دست راست پرائیڈ بھی ٹرالر پر منتقل ہوا تھا اور پھر عمران نے پرائیڈ کے ہمراہ پورے ٹرالر کو چیک کیا تھا اور اس ٹرالر میں موجود تمام خفیہ سسٹمز کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں۔ اس وقت عمران اور پرائیڈ دونوں کیپٹن سٹارگ کے آفس میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ عمران کے دوسرے ساتھی نیچے خفیہ تہہ خانے میں تھے۔

”کیپٹن سٹارگ۔ میں تم سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں“۔ عمران نے کیپٹن سٹارگ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

”ضرور پوچھیں جناب“...... کیپٹن سٹارگ نے کہا۔

”فرض کرو کہ اگر ٹرالر کو نیوی کے جنگی جہاز گھیر لیں تو آپ کس طرح سے اس ٹرالر کا بچاؤ کر سکتے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ آپ بے فکر رہیں جناب۔ نیوی ویسے تو ٹرالر پر حملہ نہ کرے گی وہ صرف چیکنگ کرے گی اور یہاں سوائے سامان کے کنٹینروں کے انہیں اور کیا ملے گا اور جناب اب جنگی جہازوں سے تو نہیں لڑا جا سکتا۔ یہ سارا سسٹم تو مخالف اسمگلروں کے لئے ہے“...... کیپٹن سٹارگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ شاید ایکریمی نیوی کے بارے میں نہیں جانتے۔ ایکریمین نیوی اس چکر میں نہیں پڑا کرتی۔ کوسٹ گارڈز اور انٹی اسمگلنگ سٹاف چیکنگ کرتا ہے اور ان سے ہمارے رابطے پہلے ہی ہوتے ہیں اس لئے سب کچھ صرف رسمی ہوتا ہے۔ ہمیں خطرہ

دراصل مخالف تنظیموں اور گروپوں سے ہوتا ہے۔ وہ ایک دوسرے
کی ساکھ ختم کرنے کے لئے اکثر ایک دوسرے کے ٹرالروں پر حملے
کرتے رہتے ہیں۔ ان سے نمٹنے کے لئے یہاں مناسب بندوبست
موجود ہے اس لئے آپ قطعی بےفکر رہیں ہم پر ایکریمین نیوی کے
حملے کا کوئی خطرہ موجود نہیں ہے“...... پرائیڈ نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

”کیا تمہیں لارڈ ہیڈسن نے بریف کیا ہے کہ ہم لوگوں کی کیا
اہمیت ہے“...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”جی ہاں۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ صاحبان کو ہر صورت
میں ہم نے کوسگا پہنچانا ہے اور ہم پہنچا دیں گے“...... پرائیڈ نے
جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ یہ بتاؤ کہ کیا اس ٹرالر میں کوئی طاقتور لانچ کشتی یا
کوئی ایسی چیز موجود ہے جس کی مدد سے اگر ہم چاہیں تو ٹرالر چھوڑ
کر اس جزیرے تک پہنچ سکیں“...... عمران نے کہا کیونکہ اس کی
چھٹی حس بار بار خطرے کا الارم بجا رہی تھی کہ کسی بھی لمحے ٹرالر کو
گھیرا جا سکتا ہے اور اگر واقعی ایکریمین نیوی نے ٹرالر کو گھیر لیا تو
پھر ان کا بچ نکلنا ناممکن ہو جائے گا۔

ٹرالر کے تمام انتظامات گو بہترین تھے لیکن ظاہر ہے جہاں
ڈارک ہارٹ جیسی ایجنسی مقابل ہو وہاں ان انتظامات کی حیثیت
سوائے بچوں کے کھلونوں کے اور کیا ہو سکتی تھی اور عمران جانتا تھا

کہ اگر ڈارک ہارٹ تک یہ اطلاع پہنچ گئی کہ وہ کوسگا پہنچ رہے
ہیں تو پھر اس پورے سمندر میں ہر طرف ایکریمین جنگی بحری جہاز
ہی نظر آئیں گے کیونکہ حقیقی خطرے کو سوائے عمران کے نہ ہی کیپٹن
سٹارگ سمجھ پا رہا تھا اور نہ پرائیڈ۔ وہ اسے عام سی سمگلنگ سمجھ رہے
تھے۔

”جی ہاں۔ ٹرالر میں لانچ بھی ہے اور حفاظتی کشتیاں بھی ہیں
لیکن آپ بےفکر رہیں انہیں استعمال کرنے کی نوبت ہی نہ آئے
گی“...... کیپٹن سٹارگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اگر ہمارے بارے میں یہ اطلاع ڈارک ہارٹ تک پہنچ گئی
کہ اس ٹرالر میں ہمیں لے جایا جا رہا ہے تو پوری ایکریمین نیوی
اس ٹرالر کو گھیر سکتی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اگر ایسا گھیراؤ ہو
تو ہم سب کسی لانچ میں فوراً یہاں سے نکل سکتے ہیں یا پھر ایسا ہو
سکتا ہے کہ ہم پیراکی کے لباس پہنچ کر فوراً سمندر میں کود جائیں اور
جب وہ ٹرالر چیک کر کے چلے جائیں تو ہم باہر آ جائیں۔ یہ بھی
ممکن ہے کہ وہ ٹرالر کی جزیرے تک نگرانی کریں“...... عمران نے
کہا۔

”اس کی آپ فکر نہ کریں۔ ایسی صورت میں آپ کو پیراکی کے
لباس پہنا کر سمندر میں اتار دیا جائے گا۔ اس ٹرالر کے پیندے میں
ایک سیکرٹ کیبن ہے۔ آپ پیراکی کے لباس نہ بھی پہنیں تو بھی
آکسیجن سلنڈر لگا کر اس کیبن میں چھپ سکتے ہیں۔ آکسیجن

سلینڈرز میں اتنی آکسیجن موجود ہے کہ آپ چار سے پانچ گھنٹوں تک اسے استعمال کر سکتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر ہم آپ کو مزید سلنڈرز بھی فراہم کر سکتے ہیں۔ کیبن میں داخل ہو کر اسے اندر سے لاک کر لیا جائے تو پھر اسے باہر سے کسی بھی صورت میں کھولا نہیں جا سکتا ہے۔ خطرے کی صورت میں وہ کیبن آپ کے لئے بہترین پناہ گاہ ثابت ہو سکتی ہے۔ اس کیبن کو سی ہک کہا جاتا ہے جہاں ہم خاص سامان چھپا کر لے جاتے ہیں“...... کیپٹن سٹارگ نے کہا تو عمران نے اطمینان کا طویل سانس لیا۔

”تو کیا سی ہک اب خالی ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ وہاں سامان موجود ہے لیکن بہرحال وہاں اتنی گنجائش موجود ہے کہ آٹھ دس افراد آسانی سے وہاں چھپ سکتے ہیں“۔ کیپٹن سٹارگ نے کہا۔

”یہاں سے جزیرہ کتنے فاصلے پر ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”طویل سفر ہے۔ ہمیں وہاں تک پہنچنے میں دس بارہ گھنٹے لگ سکتے ہیں“...... کیپٹن سٹارگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ اگر آپ کو کوئی معمولی سا خطرہ بھی محسوس ہو تو آپ نے فوراً مجھے اطلاع کرنی ہے اور پھر ہم سب آکسیجن سلنڈر لے کر سمندر میں اتر جائیں گے اور سی ہک میں پہنچ جائیں گے“۔ عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب آپ بے فکر رہیں اگر اس کی ضرورت پڑی

تو اس میں چند منٹ لگیں گے۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ اس کی ضرورت نہیں پڑے گی“...... کیپٹن سٹارگ نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اٹھا اور ان کے کمرے سے باہر نکل کر اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا تاکہ انہیں ایمرجنسی کی صورت میں سی ہک میں شفٹ ہونے کے بارے میں بتا سکے۔

بارٹن جزیرہ کرامی میں موجود تھا۔ اس نے بحریہ کے ایڈمرل جونگ کے ساتھ سمندر میں موجود وائٹ وہیل ٹرالر کی چیکنگ کی تھی لیکن اسے وہاں عمران اور اس کے ساتھی کہیں نہ ملے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہاں نہ پا کر بارٹن پریشان ہو گیا تھا۔ اس نے ٹرالر کے ایک ایک انچ اور ایک ایک حصے کی تلاشی لی تھی لیکن اس ٹرالر میں اسے عمران اور اس کے ساتھی تو کیا ان کے وہاں موجود ہونے کا معمولی سا کلیو بھی نہ مل سکا تھا۔

ٹرالر میں عمران اور اس کے ساتھی موجود نہ تھے اس لئے بھلا بارٹن ٹرالر کے کیپٹن سٹارگ کے خلاف کیا کارروائی کر سکتا تھا۔ اس لئے اس نے ٹرالر کو چھوڑ دیا تھا اور کرامی پہنچ گیا تھا۔ اس کے خیال کے مطابق اس ٹرالر کو کرامی پہنچنا تھا۔ ٹرالر کرامی پہنچ جاتا تو اس کی وہ ایک بار پھر تلاشی لے سکتا تھا۔ اس کے علاوہ وہ ساحل پر بھی نظر رکھ سکتا تھا کہ عمران اس ٹرالر کی کسی لانچ کے ذریعے اپنے

ساتھیوں کے ساتھ ساحل پر نہ پہنچ جائے۔ کرامی میں اس کا ایک چھوٹا سا ورکنگ آفس تھا جہاں مسلح افراد کی بڑی تعداد موجود تھی۔ ان مسلح افراد کا انچارج جم فاسٹر تھا۔

بارٹن کو چونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے سفر کے تمام تفصیلی راستوں کا علم تھا اس لئے وہ جم فاسٹر اور مسلح افراد کو لے کر اس جگہ پہنچ گیا تھا جہاں ایک ہیلی کاپٹر کے ذریعے عمران اور اس کے ساتھی کراسگا پہنچنا چاہتے تھے۔ بارٹن نے اس سارے علاقے میں مسلح افراد پھیلا دیئے تھے اور خود جم فاسٹر کے ساتھ واپس ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا تھا۔ اس وقت وہ جم فاسٹر کے ساتھ اس کے آفس میں موجود تھا کہ اسی لمحے ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا۔

”کیا ہوا“...... جم فاسٹر نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

”ہوگن کے علاقے سے فیٹی کی کال ہے جناب“۔ اس آدمی نے کہا تو جم فاسٹر اور اس کے ساتھ بیٹھا ہوا بارٹن چونک پڑا۔

”فیٹی۔ یہ تمہارا نمبر ٹو ہے نا جسے ہم نے مسلح افراد کے ساتھ ہوگن کے پہاڑی علاقوں پر نظر رکھنے کے لئے چھوڑا ہے“۔ بارٹن نے چونکتے ہوئے کہا۔

”جی ہاں“...... جم فاسٹر نے جواب دیا۔

”لاؤ میں بات کرتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ وہاں پہنچ گئے ہوں اور فیٹی اور اس کے ساتھیوں نے انہیں چیک کر لیا ہو“۔ بارٹن

نے کہا تو اس آدمی نے ٹرانسمیٹر اسے دے دیا۔

''ہیلو۔ بارٹن بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور''...... بارٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

''جناب ہم نے ابھی کچھ دیر پہلے زروم پہاڑی کی طرف ایک ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر کو جاتے دیکھا ہے۔ ہیلی کاپٹر پہاڑی کے ساتھ ساتھ اُڑ رہا تھا اور دوسری پہاڑیوں کے گرد چکر کاٹتا ہوا زروم پہاڑی کے پیچھے گیا ہے چونکہ ہم پہاڑی کے اس طرف ہیں اس لئے ہم اس ہیلی کاپٹر کو فالو نہیں کر سکے ہیں کہ وہ زروم پہاڑی کی دوسری طرف کہاں گیا ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو بارٹن بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ اوہ۔ تو کیا تم پہاڑی پر چڑھ کر دوسری طرف یہ نہیں دیکھ سکتے کہ ہیلی کاپٹر کہاں ہے۔ اوور''...... بارٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

''نو سر۔ پہاڑی خاصی بلند ہے اور سلیٹ کی طرح سیدھی ہے۔ ہم کمندیں لگا کر بھی اس پر نہیں چڑھ سکتے ہیں۔ اوور''...... دوسری طرف سے جواب ملا۔

''ٹھیک ہے۔ میں اور جم فاسٹر وہاں پہنچ رہے ہیں۔ اوور اینڈ آل''...... بارٹن نے کہا اور اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''چلو جم فاسٹر جلدی کرو۔ یہ ہیلی کاپٹر یقیناً عمران اور اس کے ساتھیوں کو لینے آیا ہے۔ ہم سے غلطی ہو گئی ہم نے اپنے مسلح افراد کو ہوگن پہاڑیوں کے پاس رکھا ہوا ہے جبکہ عمران اور اس کے

ساتھی زروم پہاڑیوں کی دوسری طرف موجود ہیں۔ ابھی ہیلی کاپٹر وہیں ہو گا۔ چلو۔ ہم جا کر اس ہیلی کاپٹر کو ہی تباہ کر دیتے ہیں''...... بارٹن نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو جم فاسٹر بھی سر ہلا کر اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ دونوں تقریباً دوڑتے ہوئے آفس سے نکلے اور تھوڑی ہی دیر میں ایک تیز رفتار ہیلی کاپٹر پر سوار زروم پہاڑی کی طرف اُڑے جا رہے تھے۔

''یہ بات میری سمجھ میں ابھی تک نہیں آئی کہ یہ لوگ ٹرالر میں کہاں چھپے ہوئے تھے۔ آپ نے بتایا ہے کہ آپ نے پورا ٹرالر اور اس کی ایک ایک چیز چیک کر لی تھی''...... جم فاسٹر نے کہا۔

''عمران شیطانی دماغ رکھنے والا آدمی ہے وہ ایسی ایسی باتیں سوچ لیتا ہے کہ جس کا تصور بھی کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔ اب دیکھو وہ زروم پہاڑی کی دوسری طرف پہنچ بھی گئے۔ اگر فیٹی نے اس ہیلی کاپٹر کو چیک نہ کیا ہوتا تو ہم ان کے انتظار میں بیٹھے رہ جاتے اور وہ یہاں سے کراسگا پہنچ چکے ہوتے''...... بارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ پہاڑیوں کے قریب پہنچ گئے۔

''پہاڑی کی دوسری طرف بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرو''...... بارٹن نے کہا اور جم فاسٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد جب انہیں تسلی ہو گئی کہ عمران اور اس کے ساتھ جزیرے پر بے ہوش ہو گئے ہوں گے تو وہ سب ہیلی کاپٹر کو نیچے

لے آئے۔ اس طرف کھلا میدانی علاقہ تھا جہاں پر صرف جھاڑیاں ہی جھاڑیاں تھیں لیکن وہاں کوئی انسان موجود نہ تھا۔ ہیلی کاپٹر سے اتر کر وہ اردگرد کے علاقے کی چیکنگ کرنے لگے۔

"یہ۔ یہ ہیلی کاپٹر یہاں اترا ہے۔ ویری بیڈ۔ یہ نشانات بتا رہے ہیں کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہیلی کاپٹر نے یہاں سے پرواز کی ہے"...... اچانک بارٹن نے چیختے ہوئے کہا۔

"پھر تو انہیں آسانی سے چیک کیا جا سکتا ہے"...... جم فاسٹر نے کہا۔

"وہ کیسے"...... بارٹن نے چونک کر پوچھا۔

"ہیڈکوارٹر کال کر کے وہاں سے پوچھا جا سکتا ہے کہ اس وقت فضا میں کتنے ہیلی کاپٹر موجود ہیں اور ان سب کو چاہے وہ فوجی ہوں یا غیر فوجی واپس بلوایا جا سکتا ہے"۔جم فاسٹر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہو سکتا ہے تو ہم یقیناً کامیاب رہیں گے۔ فوراً کال کرو"...... بارٹن نے کہا۔ جم فاسٹر نے ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن پریس کر کے کال دینا شروع کر دی۔

"یس کمانڈر جورڈن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز ٹرانسمیٹر پر سنائی دی۔

"کمانڈر جورڈن ایکریمیا کے ٹاپ دشمن ایجنٹ جزیرہ کرامی سے کسی فوجی یا غیر فوجی ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر اڑے ہیں اور جزیرے پر موجود نشانات سے محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے چند

منٹ پہلے ہی پرواز کی ہے اس لئے آپ بحیثیت کمانڈر فوری طور پر آرڈر کر دیں کہ کرامی جزیرے سے دو سو میل کے اندر اندر جتنے بھی فوجی یا غیر فوجی ہیلی کاپٹر فضا میں موجود ہوں انہیں واپس کرامی لایا جائے ورنہ یہ ایجنٹ ہاتھوں سے نکل جائیں گے اور اس کی ذمہ داری آپ پر آئے گی۔ اوور"...... جم فاسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"پہلے میں معلوم تو کر لوں کہ کتنے ہیلی کاپٹر فضا میں موجود ہیں۔ اوور"...... کمانڈر جورڈن نے کہا۔

"جتنے بھی ہوں انہیں واپس بلوائیں۔ یہ ایکریمیا کی سلامتی کا مسئلہ ہے۔ اوور"...... جم فاسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ایسا ہی ہو گا آپ کے بارے میں مجھے ایڈمرل صاحب کی خصوصی ہدایات مل چکی ہیں اس لئے آپ کے حکم کی تعمیل ہم سب پر فرض ہے۔ اوور"...... کمانڈر جورڈن نے کہا۔

"ہم سب ایکریمین ہیں اس لئے یہ ہم سب کا مشترکہ مسئلہ ہے۔ اور ہم نیوی ہیڈ کوارٹر پہنچ رہے ہیں اوور اینڈ آل"...... جم فاسٹر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ بارٹن اور جم فاسٹر ہیلی کاپٹر کے ذریعے نیوی ہیڈ کوارٹر واپس پہنچ گیا۔ چند لمحوں بعد انہیں کمانڈر جورڈن کے آفس میں پہنچا دیا گیا۔

"کیا رپورٹ ہے کمانڈر"...... بارٹن نے کہا۔

"جناب چار سو کلومیٹر کے دائرے میں اس وقت گیارہ فوجی اور

چار غیر فوجی ہیلی کاپٹرز پرواز کر رہے تھے جن میں تین ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر ہیں۔ ان سب کو واپسی کا حکم دے دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ حکم بھی دے دیا گیا ہے کہ اب جب تک مزید ہدایات نہ دی جائیں کرامی سے کوئی فوجی یا غیر فوجی ہیلی کاپٹر پرواز نہیں کرے گا‘‘...... کمانڈر جورڈن نے جواب دیا۔

’’اب تک کتنے ہیلی کاپٹر واپس پہنچے ہیں‘‘...... بارٹن نے کہا۔

’’سب ہی واپس پہنچ چکے ہیں اور ان سب میں موجود فوجی اور غیر فوجی افراد سب کو روک لیا گیا ہے۔ کسی ایک کو بھی ہیلی پیڈ کی عمارت سے باہر نہیں جانے دیا گیا‘‘...... کمانڈر جورڈن نے کہا۔

’’گڈ شو۔ آپ واقعی بہترین کمانڈر ہیں۔ میں ایڈمرل صاحب کو آپ کی کارکردگی کی رپورٹ خصوصی طور پر دوں گا‘‘...... بارٹن نے کہا تو کمانڈر جورڈن کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

’’اوہ۔ آپ کا بے حد شکریہ جناب‘‘...... کمانڈر جورڈن نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

’’آئیں ان لوگوں کو آپ چیک کر لیں‘‘...... کمانڈر جورڈن نے کہا اور بارٹن اور جم فاسٹر دونوں اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ جیپ میں سوار ہو کر ہیلی پیڈ کی خصوصی عمارت میں پہنچ گئے۔ وہاں اس وقت چالیس کے قریب افراد موجود تھے جن میں فوجی بھی تھے اور غیر

فوجی بھی۔ بارٹن نے ان سب کا جائزہ لیا لیکن انہیں دیکھتے ہی اس کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ ان میں سے کوئی بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے مخصوص قدوقامت کا آدمی نہ تھا۔

’’ان کے علاوہ اور لوگ چلے تو نہیں گئے‘‘...... بارٹن نے کہا۔

’’نو سر‘‘...... کمانڈر جورڈن نے کہا۔

’’ان میں ہمارے مطلوبہ آدمی نہیں ہیں آپ انہیں جانے دیں‘‘...... بارٹن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر کمانڈر جورڈن کے حکم پر انہیں جانے کی اجازت مل گئی اور وہ سب اسی طرح جیپ میں سوار ہو کر واپس ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے۔

’’وہ لوگ یہاں سے نکل گئے ہیں میرے خیال میں ہمیں کرامی کی بجائے کراسگا جانا چاہئے۔ اب وہ ہمیں وہیں مل سکتے ہیں‘‘...... بارٹن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

’’ہاں۔ میرا بھی یہی خیال ہے۔ کراسگا میں ہمیں کیپٹن جورڈن کو بھی ساتھ لے جانا چاہئے۔ وہاں اس کا بڑا گروپ موجود ہے۔ اس کے ذریعے ہم پورے کراسگا کو چیک کر سکتے ہیں‘‘...... جم فاسٹر نے جواب دیا تو بارٹن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ ہیڈ کوارٹر سے نکل کر دوبارہ ہیلی کاپٹر میں سوار ہوئے اور ایک گھنٹے بعد وہ کراسگا میں موجود ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو رہے تھے۔ کیپٹن جورڈن بھی ان کے ساتھ آیا تھا۔ وہ بارٹن کی ہدایات پر باہر چلا گیا تا کہ

اپنے ساتھیوں کے ذریعے پورے کراسگا کی چیکنگ کرا سکے۔ ابھی انہیں ہیڈ کوارٹر واپس پہنچے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ یہ بارٹن کا ساتھی تھا۔

''باس میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر لیا ہے''...... آنے والے نوجوان نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا تو بارٹن بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ جم فاسٹر بھی فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''کہاں ہے وہ۔ کیسے ٹریس کیا ہے اسے تم نے مارگن''۔ بارٹن نے انتہائی اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

''باس عمران کراسگا میں واقع ہوٹل بلیک پرل کے ہال میں موجود ہے۔ میں نے اسے خود دیکھا ہے''...... آنے والے نوجوان نے جس کا نام مارگن تھا جواب دیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تو وہ کراسگا پہنچ چکے ہیں۔ کیسے پہچانا ہے تم نے۔ کیا وہ اپنی اصل شکل میں ہیں''...... بارٹن کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

''نہیں باس۔ وہ ایکریمین میک اپ میں ہیں لیکن چونکہ میں عمران کو بخوبی جانتا ہوں اس لئے اس کی ایک خاص نشانی اور ایک خاص عادت کا مجھے علم ہے۔ اس کے دائیں کان کی لو پر ایک چھوٹا سا تل ہے جو سرخ رنگ کا ہی اور ایک ستارے کی شکل کا ہے۔ ہوا

یہ کہ میرا دوست جو پہلے ولنگٹن میں رہتا تھا کافی عرصہ پہلے یہاں کراسگا میں مستقل طور پر شفٹ ہو گیا تھا۔ وہ مجھے اچانک بازار میں مل گیا اور......'' مارگن نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

''ایک منٹ۔ رک جاؤ۔ پہلے میں ان کا بندوبست کر دوں پھر بات ہو گی''...... بارٹن نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے ایک نمبر پریس کر دیا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''بارٹن بول رہا ہوں۔ کمانڈر جورڈن سے بات کراؤ۔ فوراً''۔ بارٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ ہولڈ آن کریں سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو سر۔ بات کریں''...... چند لمحوں بعد وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

''بارٹن بول رہا ہوں''...... بارٹن نے کہا۔

''کمانڈر جورڈن بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے کمانڈر جورڈن کی آواز سنائی دی۔

''ہمارے مطلوبہ افراد کراسگا میں داخل ہو چکے ہیں اور ان میں ایک اہم ترین آدمی اس وقت کراسگا کے ایک ہوٹل بلیک پرل میں دیکھا گیا ہے آپ ایسا کریں کہ فوری طور پر کراسگا کو مکمل طور پر کلوز کر دیں۔ جب تک یہ لوگ پکڑے یا مارے نہ جائیں کسی فوجی

یا غیر فوجی کو کراسگا سے باہر جانے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔ پلیز فوری آرڈر کر دیں ورنہ یہ شاطر لوگ پھر کسی بھی میک اپ میں نکل جانے میں کامیاب ہو جائیں گے''...... بارٹن نے کہا۔

''لیکن یہ آرڈر کب تک کے لئے ہونا چاہئے لامحدود مدت تک تو علاقے کو کلوز نہیں کیا جا سکتا''...... کمانڈر جورڈن نے جواب دیتے ہوئے۔

''آپ فی الحال چوبیس گھنٹے تک کے لئے حکم جاری کر دیں''...... بارٹن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں حکم دے دیتا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بارٹن نے رسیور رکھ دیا۔

''جم فاسٹر۔ مقامی پولیس کمشنر سے میری بات کراؤ۔ میں ان لوگوں کو اس انداز میں گھیرنا چاہتا ہوں کہ انہیں آخری لمحے تک اس کا احساس نہ ہو سکے کہ انہیں چیک کر لیا گیا ہے''...... بارٹن نے جم فاسٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں پولیس کمشنر کو یہیں نہ بلوا لوں ہیڈ کوارٹر میں تا کہ اطمینان سے بات ہو سکے''...... جم فاسٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے تم اسے لے کر یہاں میرے پاس آفس میں آ جاؤ لیکن جلدی آنا''...... بارٹن نے کہا اور جم فاسٹر اٹھا اور تیزی سے باہر نکل گیا۔

''ہاں اب تم بتاؤ کہ کیا ہوا''...... جم فاسٹر کے باہر جاتے ہی

بارٹن نے نوجوان مارگن سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میرا دوست مجھے بازار میں مل گیا تو اس نے مجھے ہوٹل بلیک پرل میں کھانے کی دعوت دی۔ چنانچہ میں وہاں پہنچ گیا۔ ہماری میز کے ساتھ ہی ایک میز پر عمران موجود تھے۔ اس کے ساتھ ایک اور ایکریمین تھا۔ اچانک میں نے عمران کو کان کی لو پر موجود تل کو انگلیوں سے مسلتے دیکھا تو میں چونک پڑا اور پھر جب میں نے ان پر توجہ دی تو وہ واقعی عمران تھا اور اس کا ساتھی اسے ڈاکٹر ایڈورڈ کہہ کر بلا رہا تھا۔ وہی مخصوص قد وقامت۔ وہی تل۔ وہی آواز۔ میں ان دونوں کے درمیان ہونے والی باتیں سننے کی کوشش کی تو کنفرم ہو گیا۔ ویسے وہ عام سی باتیں کر رہے تھے لیکن عمران کا لہجہ ایکریمی تھا۔ چنانچہ میں نے اپنے دوست سے معذرت کی اور سیدھا یہاں آ گیا''...... مارگن نے کہا۔

''تمہیں معلوم کرنا چاہئے تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں یا کہیں اور سے وہاں آئے ہیں۔ اب اگر ہمارے جانے تک وہ وہاں سے نکل گئے تو پھر''...... بارٹن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں نے کرسٹ کو بلا کر نگرانی پر لگا دیا ہے پھر میں یہاں آیا ہوں باس''...... مارگن نے کہا تو بارٹن کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''گڈ شو۔ بہرحال اب تم جاؤ اور باقی ساتھیوں کو بھی کال کر

کے وہاں اس انداز میں نگرانی کرو کہ انہیں شک نہ پڑے“۔ بارٹن نے کہا۔

”باس۔ کیوں نہ اسے وہیں ہال میں ہی گولی مار دی جائے۔ کم از کم اس کے فرار ہونے کا خدشہ تو ختم ہو جائے گا“...... مارگن نے کہا۔

”نہیں اگر وہ زندہ ہمارے ہاتھ لگ جاتا ہے تو زیادہ بہتر ہے کہ اس طرح ہم اس سے اس کے دوسرے گروپ کے بارے میں معلوم کر لیں گے لیکن اگر زندہ ہاتھ آنے کی کوئی صورت نظر نہ آئے تو پھر آخری چارہ کار کے تحت انہیں بہرحال گولی مار دی جائے گی“...... بارٹن نے کہا اور مارگن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر کمرے سے باہر چلا گیا۔

”یہ لوگ نجانے کس طرح کراسگا پہنچ گئے ہیں“...... بارٹن نے بے چینی سے ٹہلتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور جم فاسٹر پولیس چیف کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ پولیس چیف کو یہاں پولیس کمشنر کہا جاتا تھا۔

”یہ پولیس کمشنر جیکب ہیں۔ اور جیکب۔ یہ بارٹن ہیں جن کا تعارف میں پہلے آپ کو کرا چکا ہوں“...... جم فاسٹر نے کمرے میں داخل ہوتے ہی بارٹن اور پولیس کمشنر کا باہمی تعارف کراتے ہوئے کہا اور دونوں نے ہی ایک دوسرے سے انتہائی گرمجوشی سے مصافحہ کیا۔

”فرمائیں جناب۔ میرے لئے کیا حکم ہے“...... پولیس کمشنر جیکب نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو بارٹن نے اسے مختصر طور پر مشن کے بارے میں بتا دیا۔

”تو آپ کیا چاہتے ہیں“...... پولیس کمشنر نے کہا۔

”میں چاہتا ہوں کہ آپ کے ذریعے چیکنگ کے بہانے سے اس آدمی کو جس پر عمران ہونے کا شک ہے پولیس ہیڈ کوارٹر لے آیا جائے پھر وہاں چیکنگ کے بعد اگر وہ واقعی عمران ہوا تو ہم اسے کسی بھی فوجی طیارے کے ذریعے آسانی سے واپس ولنگٹن لے جائیں گے“...... بارٹن نے کہا۔

”اس کے ساتھیوں کو بھی لانا ہے“...... پولیس کمشنر نے کہا۔

”ہاں۔ آپ نے سب کو گرفت میں لینا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اس وقت تک کوئی غلط حرکت نہیں کریں گے۔ جب تک انہیں یہ یقین نہ ہو جائے کہ آپ ہمارے کہنے پر یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ سب کچھ اس انداز میں کریں جیسے عام پولیس کرتی ہے“...... بارٹن نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ لیکن اس عمران اور اس کے ساتھیوں کی نشاندہی کون کرے گا“...... پولیس کمشنر نے کہا۔

”میرا آدمی۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں کہ عمران اس وقت کہاں ہیں“...... بارٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک فکسڈ فریکوئنسی کا چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اس پر چار مختلف رنگوں

کے چھوٹے بٹن موجود تھے۔ بارٹن نے سبز رنگ کا بٹن پریس کیا تو اس پر ایک چھوٹا سا بلب جلنے بجھنے لگا۔

''ہیلو ہیلو۔ بارٹن کالنگ۔ اوور''...... بارٹن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ مارگن اٹنڈنگ یو باس۔ اوور''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی جلتا بجھتا بلب مسلسل جلنے لگ گیا۔

''ٹارگٹ کی کیا پوزیشن ہے۔ اوور''...... بارٹن نے کہا۔

''وہ اسی ہوٹل میں ہے اور ہال میں بیٹھا ہوا ہے جیسے وہ کسی کے انتظار میں ہو۔ اوور''...... مارگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کے دوسرے ساتھیوں کے بارے میں کیا اطلاع ہے۔ اوور''...... بارٹن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''معلوم نہیں باس۔ میں تو انہیں پہچانتا نہیں ہوں۔ ویسے یہ ہوٹل غیر ملکیوں سے بھرا ہوا ہے۔ اوور''...... مارگن نے کہا۔

''تم خیال رکھنا۔ میں جم فاسٹر کو بھیج رہا ہوں۔ ان کے ساتھ پولیس کمشنر ہوں گے۔ وہ اس ڈاکٹر ایڈورڈ کو پولیس ہیڈ کوارٹر لے جائیں گے تم نے اس کے ساتھیوں کو کسی طرح ٹریس کرنا ہے۔ اوور''...... بارٹن نے کہا۔

''یس باس۔ اوور''...... مارگن نے جواب دیا تو بارٹن نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔

''آپ نے سن لیا کہ وہ ڈاکٹر ایڈورڈ کے نام سے ہوٹل میں موجود ہے۔ جم فاسٹر صاحب آپ کے ساتھ جائیں گے جبکہ میں یہاں سے براہ راست پولیس ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤں گا''...... بارٹن نے کہا۔

''آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں''...... پولیس کمشنر نے کہا۔

''نہیں۔ وہ لوگ مجھے اچھی طرح پہچانتے ہیں۔ اس لئے مجھے ہوٹل کے قریب دیکھ کر وہ لوگ چونک پڑیں گے اور پھر وہ اس طرح سے غائب ہو جائیں گے جیسے گدھے کے سر سے سینگ''۔ بارٹن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہ ڈاکٹر ایڈورڈ بہرحال پولیس ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے گا''...... پولیس کمشنر نے ایک طویل سانس لے کر اٹھتے ہوئے کہا۔

''ایک بات کا خیال رکھیں۔ اس ڈاکٹر ایڈورڈ کو کسی صورت بھی فرار نہیں ہونا چاہئے''...... بارٹن نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

''یہاں کراسگا میں پولیس کا مکمل کنٹرول ہے جناب۔ یہاں پولیس کی گرفت سے کسی کی روح بھی نہیں نکل سکتی۔ آپ زندہ انسان کی بات کر رہے ہیں''...... پولیس کمشنر نے فخریہ لہجے میں کہا تو بارٹن نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پولیس کمشنر جیکب نے اس سے ہاتھ ملایا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں اور پرائیڈ سمیت جزیرہ کرامی پر موجود تھا۔ وائٹ وہیل ٹرالر کے گرد جنگی لانچیں آتے دیکھ کر وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر وہ غوطہ خوری کے لباس پہن کر سمندر میں اتر گیا تھا اور ٹرالر کے نیچے بنے ہوئے مخصوص کیبن سی ہک میں پہنچ گیا تھا۔ اپنے ساتھ وہ چند مزید آکسیجن سلنڈر بھی لے گئے تھے تاکہ اگر انہیں دیر تک رکنا پڑے تو انہیں آکسیجن کی کمی محسوس نہ ہو۔ ٹرالر کو گھیر کر اس کی چیکنگ کی گئی تھی۔ ٹرالر میں کیا ہو رہا تھا اس کے بارے میں عمران کو کچھ بھی علم نہ تھا۔ تقریباً دو گھنٹوں تک ٹرالر سمندر میں رکا رہا تھا اور پھر وہ روانہ ہو گیا تو عمران سمجھ گیا کہ ٹرالر کی چیکنگ کرنے والے واپس چلے گئے ہیں تو وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ سی ہک سے نکل کر ٹرالر پر آ گیا۔ پرائیڈ نے اسے بتایا کہ ٹرالر کو نیوی کی دس جنگی لانچوں نے گھیرا تھا اور ٹرالر کے ایک ایک حصے کو نہایت باریکی سے چیک کیا گیا تھا۔ ان کے ساتھ

ڈارک ہارٹ کے ریڈ سیکشن کا انچارج بارٹن بذات خود موجود تھا۔ تمام چیکنگ کے بعد وہ واپس چلے گئے تھے۔ عمران نے ایک ہیلی کاپٹر کو چیک کیا تھا جو بدستور ٹرالر سے دور بلندی پر پرواز کر رہا تھا جسے دیکھ کر عمران کو یقین ہو گیا تھا کہ وہ اس ٹرالر کی چیکنگ کر رہا ہے۔ وہ چونکہ ٹرالر کے خفیہ راستے سے اوپر آئے تھے اس لئے انہیں اوپر سے نہ چیک کیا جا سکتا تھا۔ عمران نے ٹرالر میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ سفر کیا اور پھر رات ہوتے ہی جب اسے بتایا گیا کہ کرامی کا ساحل قریب ہے تو عمران اپنے ساتھیوں کو ایک بار پھر پیراکی کا لباس پہن کر سمندر میں اتر گیا اور پھر وہ سمندر میں تیرتے ہوئے ساحل سے دور ایک ویران علاقے میں پہنچ گئے۔ پرائیڈ بھی ان کے ساتھ تھا۔ وہ انہیں لے کر اس مخصوص پوائنٹ پر پہنچ گیا جہاں پر انہیں لینے کے لئے ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر پہنچنے والا تھا۔ یہ چھوٹا سا جزیرہ تھا جس پر درختوں کی تعداد تقریباً نہ ہونے کے برابر تھی البتہ بڑی بڑی جھاڑیاں موجود تھیں۔

"ہیلی کاپٹر کب پہنچے گا یہاں"...... عمران نے پرائیڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ابھی تھوڑی دیر بعد میں ہی پہنچ جائے گا۔ فکر مت کریں۔ پرائیڈ کوئی کام غلط نہیں کرتا"...... پرائیڈ نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ ہیلی کاپٹر کیا فوجی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ یہ کرامی میں ایک پرائیویٹ کمپنی کا ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر ہے۔ درپردہ یہ کمپنی اسمگلنگ میں ملوث ہے لیکن بظاہر یہ قانونی کاروبار کرتی ہے۔ ان کے پاس مکمل کاغذات ہوتے ہیں اور راستے میں بھی ان کے کئی رابطے ہیں۔ اس لئے کراسگا تک ہمیں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئے گی"...... پرائیڈ نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد انہیں دور سے ایک ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر اسی جزیرے کی طرف آتا دکھائی دیا۔

"آپ سب جھاڑیوں کی اوٹ لے لیں۔ چیکنگ کے بعد ہم سب سامنے آئیں گے"...... پرائیڈ نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے بڑی بڑی جھاڑیوں کی اوٹ لے لی۔ اس وقت ان سب نے فوجی یونیفارم پہنی ہوئی تھی پرائیڈ نے جیب سے ٹرنچ فائر کرنے والا پسٹل نکالا اور اسے ہاتھ لے لیا۔ ہیلی کاپٹر واقعی ٹرانسپورٹ تھا اور اس پر کسی کمپنی کا نام اور نشان بھی بنا ہوا تھا۔ ہیلی کاپٹر اس جزیرے کے اوپر آکر ہوا میں معلق ہوگیا۔ اس کی بڑی لائیٹیں مخصوص انداز میں تین بار جل کر بجھ گئیں تو پرائیڈ نے ہاتھ میں موجود ٹرنچ پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ سرر کی آواز کے ساتھ ہی ایک کیپسول آسمان کی طرف بڑھا اور پھر ہلکے سے دھماکے سے پھٹ گیا اور تیز نیلے رنگ کی چنگاریاں ہوا میں پھیلیں اور پھر غائب ہوگئیں تو ہیلی کاپٹر تیزی سے جزیرے پر اترنے لگا۔

"یہ ہمارا ہیلی کاپٹر ہے"...... پرائیڈ نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس

کے ساتھ ہی عمران سمیت سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر جزیرے پر اتر گیا۔

"چلیں"...... پرائیڈ نے کہا تو ایک ایک کر کے وہ سب ہیلی کاپٹر میں سوار ہوگئے اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور پھر تیزی سے مڑ کر اسی طرف بڑھنے لگا جدھر سے آیا تھا۔

"ہم کراسگا کے قریب آبادی والے علاقے میں جائیں گے۔ وہاں ہم آرام کریں گے اور پھر اس کے بعد ہم مین کراسگا میں داخل ہوں گے"...... پرائیڈ نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"وہاں فوری طور پر کوئی چھپنے کی جگہ ہوگی"...... عمران نے ساتھ بیٹھے ہوئے پرائیڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بالکل جناب"...... پرائیڈ نے جواب دیا۔

"ہمارے دشمن ایجنٹ وہاں موجود ہوں گے اور اگر ان کے کانوں میں معمولی بھنک بھی پڑ گئی کہ ہم یہاں موجود ہیں تو وہ پورے علاقے کو گھیر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو آپ کیا چاہتے ہیں"...... پرائیڈ نے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ وہاں پہنچنے کے بعد صرف لباس تبدیل کیا جائے۔ میک اپ کیا جائے اور پھر وہاں سے فوری نکلا جائے"...... عمران نے کہا۔

"جیسے آپ حکم کریں گے ویسے ہی ہوگا جناب۔ آپ قطعی بے

فکر رہیں''...... پرائیڈ نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر کراسگا کے ایک ویران علاقے میں اتر گیا اور پھر وہ سب پرائیڈ کی رہنمائی میں ہیلی پیڈ سے ایک جیپ میں سوار ہو کر نکلے اور سیدھے ہوٹل بلیک پرل پہنچ گئے۔

''یہ ہوٹل ہمارا خاص اڈہ ہے جناب۔ یہاں آپ ہر لحاظ سے محفوظ رہیں گے''...... پرائیڈ نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ سب ہوٹل کے خفیہ تہہ خانے میں موجود تھے۔ وہ سب تہہ خانے کے ایک ہال نما کمرے میں آ گئے۔

''یہاں آپ سب کے لئے کے لباس بھی موجود ہیں جناب اور میک اپ کا جدید ترین سامان بھی۔ آپ لباس وغیرہ تبدیل کر لیں اور مجھے اجازت دیں۔ میں چند ضروری کام نپٹا کر آ جاؤں گا''...... پرائیڈ نے کہا۔ اور پھر اس نے عمران سے اجازت لی اور وہ واپس چلا گیا۔

''لباس تبدیل کر لو اور میک اپ بھی۔ ہمیں جلد از جلد یہاں سے نکلنا ہے''...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران کے ساتھیوں نے وہاں موجود لباسوں میں سے اپنے اپنے سائز کے لباس لے کر تبدیل کر لئے۔ جولیا نے بھی جینز اور شرٹ پہن لی تھی۔ کیونکہ وہاں اسکرٹ وغیرہ موجود نہ تھے البتہ اس نے شرٹ کے اوپر مردانہ جیکٹ پہن لی تھی پھر عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا نئے سرے سے میک اپ

کیا۔ اب وہ سب لباس اور چہرے کے لحاظ سے اپنے آپ کو مکمل طور پر تبدیل کر چکے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہاں موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

''لیں''......عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''پرائیڈ بول رہا ہوں پرنس۔ ہم بروقت یہاں پہنچے ہیں۔ یہاں کے ملٹری کمانڈر جورڈن نے فضا میں موجود تمام فوجی اور غیر فوجی ہیلی کاپٹر کو واپس بلوایا ہے اور ان میں موجود تمام افراد کو ہیلی پیڈ پر روک لیا گیا ہے۔ اگر ہم یہاں نہ آتے تو لامحالہ ہمیں بھی واپس اتار لیا جاتا''...... پرائیڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ انہیں اطلاع مل گئی تھی کہ ہم کراسگا پہنچ گئے ہیں''......عمران نے کہا۔

''لیں پرنس۔ لیکن اب وہ ہمیں یہاں ٹریس نہیں کر سکتے''۔ پرائیڈ نے کہا۔

''کیوں نہیں کر سکتے۔ اگر انہوں نے ہمیں یہاں آنے والے ہیلی کاپٹرز کو چیک کر لیا تو اس طرح تم سامنے آ جاؤ گے''۔ عمران نے کہا۔

''میں میک اپ میں تھا پرنس اور میں نے نام بھی مارٹن رکھا ہوا تھا۔ اب میں اپنی اصل شکل میں آ گیا ہوں اس لئے اب وہ مجھے کسی صورت بھی ٹریس نہیں کر سکتے البتہ جس جیپ میں ہم یہاں

پہنچے ہیں اسے بھی انڈر گراؤنڈ کر دیا گیا ہے۔ اس لئے اب وہ کسی صورت بھی ہمیں ٹریس نہیں کر سکتے''...... پرائیڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن اب یہاں سے نکلنے کا کیا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''یہی بات بتانے کے لئے میں نے کال کی ہے کہ فوری طور پر یہاں سے اب نہیں نکلا جا سکتا''...... پرائیڈ نے کہا۔

''او کے۔ اگر تم سے رابطہ کرنا ہو تو پھر کس طرح کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''میں وہیں آ رہا ہوں۔ میں آپ کو مخصوص ٹرانسمیٹر دے دوں گا اور آئندہ پروگرام کے لئے کوئی لائحہ عمل بھی بنا لیں گے''۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''تم میری بات مانو عمران۔ بارٹن یہاں موجود ہے۔ بجائے اس کے کہ ہم بھیگے ہوئے چوہوں کی طرح چھپتے پھریں ہم خود آگے بڑھ کر اس بارٹن کا خاتمہ کر دیں''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ اس کام کا وقت نہیں ہے تنویر۔ حالات بے حد نازک ہیں۔ مجھے کچھ اور سوچنے دو''...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا اور تنویر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ عمران مسلسل سوچ رہا تھا کہ اسے یہاں سے محفوظ طریقے سے نکلنے اور گرین فیلڈ جنگل میں پہنچنے کے لئے کیا طریقہ اختیار کرنا چاہئے لیکن کوئی واضح لائحہ عمل اس کی سمجھ

میں نہ آ رہا تھا۔

''عمران صاحب ایک اور کام بھی تو ہو سکتا ہے''...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''کون سا''...... عمران نے پوچھا۔

''اگر ہم پرائیڈ سے کہہ کر رات کے وقت ہیلی کاپٹر منگوا لیں اور پھر گرین فیلڈ جنگل کے اوپر سے گزرتے ہوئے پیرا ٹروپنگ کریں تو ہم آسانی سے گرین فیلڈ جنگل میں داخل ہو سکتے ہیں۔ اس کے بعد ہمیں گرین فیلڈ جنگل میں موجود ڈارک ہارٹ کی وائلڈ فورس سے ہی لڑنا پڑے گا اور بس''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''گرین فیلڈ جنگل میں ایئر کرافٹ گنیں اور میزائل لانچر نصب ہیں۔ راڈار سے ہیلی کاپٹر سرچ ہوتے ہی وہ ہیلی کاپٹر ہوا میں میزائلوں سے بھی اڑا دیں گے''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوہ۔ واقعی۔ آئی ایم سوری۔ میرا اس طرف خیال ہی نہ گیا تھا''...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ عمران اسے دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ اس کے قدوقامت اور چلنے کے انداز سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ پرائیڈ ہے حالانکہ اس کا چہرہ اور سر کے بالوں کا انداز یکسر بدلا ہوا تھا۔

''اب اس حلیئے میں بھی تمہیں پرائیڈ ہی کہا جائے گا یا پرائیڈ آف پرفارمنس''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو آنے والا بے

اختیار چونک پڑا۔

’’آپ نے مجھے پہچان لیا ہے۔ وہ کیسے۔ حالانکہ جب تک آپ بولے نہیں۔ میں آپ کو نہیں پہچان سکا‘‘...... آنے والا بے اختیار چونک پڑا۔

’’پہچاننے والی نظر چاہیئے۔ اب تم عورت تو ہو نہیں کہ بغیر میک اپ کے پہچانے نہ جا سکو‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو نوجوان بے اختیار ہنس پڑا۔

’’آپ واقعی قیامت کی نظر رکھتے ہیں حالانکہ میرا خیال تھا کہ میں میک اپ میں بے حد ماہر ہوں لیکن آج پہلی بار مجھے احساس ہوا ہے کہ ایسے لوگ بھی موجود جن کے مقابل میں اناڑی ہوں۔ بہرحال میرا اصل نام میکارٹی ہے۔ پرائیڈ میرا کوڈ نام ہے‘‘۔ آنے والے نے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

’’مزید کچھ تفصیلات‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’کمانڈر جورڈن۔ بارٹن اور دوسرے فوجیوں کے ساتھ ہیلی پیڈ پر گیا لیکن پھر سب کو واپس جانے کی اجازت مل گئی لیکن بہرحال اب چیکنگ بے حد سخت کی جا رہی ہے‘‘...... پرائیڈ نے جواب دیا جس کا اصل نام میکارٹی تھا۔

’’میرے قدوقامت کا کوئی آدمی مل سکتا ہے یہاں۔ جو میری جگہ عمران کا رول نبھا سکے‘‘...... اچانک عمران نے کہا۔

’’ہاں لیکن آپ چاہتے کیا ہیں‘‘...... میکارٹی نے حیران ہو کر

پوچھا۔

’’میں دراصل اس بارٹن کے لئے ٹریپ تیار کرنا چاہتا ہوں۔ وہ میرے پیچھے لگا ہوا ہے۔ اگر عمران کو اسی طرح سامنے لایا جائے تو مجھے یقین ہے کہ وہ انہیں پکڑ کر لے جائے گا اور اگر تمہارے آدمی نے درست طور پر اپنا رول نبھا لیا تو ہمیں بہرحال اتنا موقع مل جائے گا کہ ہم گرین فیلڈ جنگل میں پہنچ جائیں ورنہ یہ بارٹن بھوت کی طرح ہمارے پیچھے لگا رہے گا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’آپ حکم کریں تو اس بارٹن کو بھی ہلاک کیا جا سکتا ہے‘‘۔ میکارٹی نے کہا۔

’’تم سے زیادہ بہتر انداز میں یہ کام ہم خود بھی کر سکتے ہیں لیکن ہم اس وقت تک بارٹن کو ہلاک نہیں کرنا چاہتے جب تک ہم گرین فیلڈ جنگل نہ پہنچ جائیں۔ ورنہ اسے ہلاک ہوتے ہی ڈارک ہارٹ ہمارے گرد دوسرے تمام سیکشنوں کا جال پھیلا دے گی۔ ابھی بارٹن ان کے اعتماد پر پورا بھی اتر رہا ہے۔ اس لئے بارٹن کی زندگی خود ہمارے لئے فی الحال کارآمد ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’لیکن پرنس۔ وہ اس عمران کو دیکھتے ہی ہلاک نہ کر دیں‘‘۔ صفدر نے کہا۔

’’نہیں۔ اکیلا عمران سامنے آیا اس سے اس کے ساتھیوں کا پوچھنے کے لئے اسے زندہ رکھا جا سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میرا چھوڑا ہوا بگ سنیک کا شوشہ کام کر جائے اور وہ عمران سے

بگ سنیک یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سیکنڈ گروپ کے بارے میں معلومات لینے کے لئے اسے زندہ رکھیں۔ زندہ عمران ان کے لئے لاش سے زیادہ کارآمد ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے جیسے آپ چاہیں۔ لارڈ ہیڈسن کا حکم ہے کہ آپ کے ہر حکم کی تعمیل کی جائے''...... میکارٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر کیا کوئی ایسا آدمی مل سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ میں اسے یہیں بلوا لیتا ہوں۔ باقی آپ اسے سمجھا دیں''...... میکارٹی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ میکارٹی اٹھ کر ایک طرف پڑے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ پھر رابطہ ہونے پر کسی کو ہدایات دینے کے بعد میکارٹی واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

''اب آپ مجھے اپنا پروگرام تفصیل سے بتا دیں تاکہ میں اس کے مطابق انتظامات کروں''...... میکارٹی نے کہا۔

''ہمارا اصل مقصد گرین فیلڈ جنگل میں موجود ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچنا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جیسے ہی نقلی عمران کی انہیں اطلاع ملے گی وہ سب کچھ بھول کر ان کے پیچھے پڑ جائیں گے اور اس وقت تک جب تک انہیں اصل نقل کا علم ہو گا ہم یہاں سے نکل چکے ہوں گے''...... عمران نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان

میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے میکارٹی کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور اسکرین پر ڈسپلے دیکھنے لگا۔

''باس کی کال ہے۔ میں ابھی آتا ہوں''...... اس نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور میکارٹی تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''سارے عجیب وغریب چکر چلانے سے بہتر میرے ذہن میں ایک ترکیب ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''کون سی ترکیب''...... عمران نے پوچھا۔

''ہم بارٹن کو مسلسل نظر انداز کر رہے ہیں وہ ڈارک ہارٹ ایجنسی کا نمبر ٹو ہے۔ اگر ہم اسے اپنے قابو میں کر لیں تو آپ کو اپنے ہمشکل کے جھمیلے میں پڑنے کی ضرورت نہیں پڑے گی اور ہم اس کے ذریعے گرین فیلڈ جنگل میں موجود ڈارک ہارٹ ہیڈ کوارٹر میں پہنچ سکتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''اور کچھ نہیں تو ہم میں سے کوئی بارٹن کا میک اپ کر کے اس کی جگہ لے سکتا ہے اور پھر بارٹن اپنے گروپ کے ساتھ بھی تو کسی ہیلی کاپٹر میں گرین فیلڈ جنگل میں جا سکتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”گڈ شو۔ یہ واقعی بہترین آئیڈیا ہے۔ بارٹن کے لئے گرین فیلڈ جنگل میں جانے کے لئے تمام راستے کھلے ہوں گے۔ ہم واقعی اس کے ذریعے وہاں پہنچ سکتے ہیں۔ گڈ شو کیپٹن شکیل۔ رئیلی گڈ شو“...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”لیکن ہم نہیں جانتے کہ اس وقت بارٹن کہاں ہو گا“۔ جولیا نے کہا۔

”اسے تلاش کرنا مشکل نہ ہو گا۔ وہ یقیناً ہمارے پیچھے یہاں کراسگا تک پہنچ چکا ہو گا۔ اس کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چل جائے تو ہم وہاں پہنچ کر اسے اٹھا سکتے ہیں“...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے میکارٹی واپس اندر آ گیا۔

”باس آپ کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ ویسے بھی میں نے رپورٹ دینے کے لئے انہیں کال کرنا تھا اس لئے میں نے انہیں ساری تفصیل سے آگاہ کر دیا ہے“...... میکارٹی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اچھا یہ بتاؤ کہ کیا تم جانتے ہو کہ بارٹن کا یہاں ہیڈ کوارٹر کہاں ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ میں نہیں جانتا البتہ ایک آدمی ہے جو یہ بتا سکتا ہے کہ بارٹن کہاں مل سکتا ہے لیکن کیوں۔ آپ بارٹن کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں“...... میکارٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”بعد میں بتاؤں گا۔ پہلے یہ بتاؤ کہ وہ کون آدمی ہے جو ہمیں

بارٹن کے بارے میں بتا سکتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”باہر میرا ایک آدمی ہے۔ اسے اس آدمی کا نام معلوم ہے جسے بارٹن کے بارے میں پتہ ہو سکتا ہے۔ آئیں میں آپ کی اس سے بات کرا دیتا ہوں“...... میکارٹی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ اٹھ کر وہ میکارٹی کے ساتھ باہر چلا گیا۔ اس نے ان سب کو یہیں رکنے کا کہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس نے ان سب کو ساتھ لیا اور ایک کار میں آ گیا۔ اس نے کار کی ڈگی سے مخصوص اسلحہ نکال کر ان سب کو دے دیا تھا۔

”کیا بتایا ہے اس آدمی نے اور تم ہمیں اسلحہ سمیت کہاں لے جا رہے ہو“...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”سب پتہ چل جائے گا“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

”کیا پتہ چل جائے گا۔ کچھ ہمیں بتاؤ تو سہی“...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”بارٹن کا کراسگا میں نہ صرف ہیڈ کوارٹر ہے بلکہ اس کی رہائش گاہ بھی اسی علاقے میں موجود ہے جہاں وہ اپنی بیوی اور ایک بیٹے کے ہمراہ رہتا ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر ونگ ایونیو میں ہے“۔ عمران نے جواب دیا۔

”لیکن کیا ہم براہ راست جا کر بارٹن سے بات چیت کریں گے“...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

” تمہارا خیال ہے کہ ریوالور اٹھائے بارٹن کے ہیڈ کوارٹر میں

داخل ہو جائیں گے اور پھر وہاں گولیاں چلیں گی انسانی چیخیں بلند ہوں گی اور اس کے بعد ہم بارٹن کو کاندھے پر اٹھائے وہاں سے نکل آئیں گے اور اس کا میک اپ کر کے ڈارک ہیڈ کوارٹر پہنچ جائیں گے اور ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم دوسروں کو احمق نہ سمجھا کرو۔ اتنی عقل مجھ میں بھی ہے کہ اس طرح مشن مکمل نہیں ہوتے۔ لیکن تم نے یہ بھی تو نہیں بتایا کہ تم نے مشن مکمل کرنے کے لئے کیا پلان بنایا ہے اور اب کہاں جا رہے ہو۔ تمہیں بتانا چاہئے ہم کٹھ پتلیاں تو نہیں ہیں کہ بس تمہارے ساتھ مارے مارے پھرتے رہیں''...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''تم نہیں۔ مشن مکمل کرنے کے لئے میں تم سب کے ساتھ مارا مارا پھر رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''تو بتاؤ کہ آخر اب تم کہاں جا رہے ہو''...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہاں ایک میرج بیورو موجود ہے جس کی سجاوٹ ہی سنا ہے اس قدر شاندار ہے کہ بڑے بڑے ضدی بھی وہاں پہنچ کر ضد چھوڑ دیتے ہیں''...... عمران نے کہا تو عقب میں بیٹھا ہوا صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

''ضد چھوڑ کر جوتے مارنے شروع کر دیتے ہیں۔ فقرہ تو مکمل

کر لیا کرو''...... تنویر نے کہا۔

''اس لئے تو وہاں جا رہا ہوں تاکہ دیکھ سکوں کہ تم میں جوتے کھانے کی کتنی قوت برداشت ہے''...... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور اس بار جولیا بھی ہنس پڑی۔

''جب تم کوئی بات بتانا نہیں چاہتے تو صاف کہہ دیا کرو اس کی جگہ فضول بکواس کیوں شروع کر دیتے ہو''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آج تک میری سمجھ میں نہیں آیا کہ بکواس اور فضول بکواس میں کیا فرق ہے''...... عمران نے کہا۔

''بکواس تو بکواس ہوتی ہے لیکن جو کچھ تم کہتے ہو اس پر بکواس بھی شرما جاتی ہو گی اس لئے اسے فضول بکواس بلکہ فضول ترین بکواس کہا جاتا ہے''...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تو پھر اب کیا کرنا ہے''...... صفدر نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

''ہمیں بارٹن کو فوری طور پر کور کرنا ضروری ہے۔ میں اس کی رہائش گاہ جانتا ہوں۔ ہم نے وہاں ریڈ کرنا ہے''...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

پولیس کمشنر اور اس کے ساتھ جانے والے جم فاسٹر نے پورا
ہوٹل کھنگال لیا تھا لیکن انہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کا کچھ علم
نہ ہو سکا تھا۔ ہوٹل میں بارٹن کا جو ساتھی موجود تھا اس کے کہنے کے
مطابق عمران ہوٹل کے ہال میں موجود تھا اس کے بعد وہ ہوٹل کے
اندر جانے والے راستے کی طرف گیا تھا اور پھر غائب ہو گیا تھا۔
ہوٹل کا چپہ چپہ چھان لینے کے بعد وہ سب واپس آ گئے تھے اور
انہوں نے بارٹن کو اپنی ناکامی کی رپورٹ دے دی تھی جسے سن کر
بارٹن غصے میں آ گیا تھا اور اس نے اپنے ہی بال نوچنے شروع کر
دیئے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی بار بار اسے ڈاج دے کر نکل
جانے میں کامیاب ہو رہے تھے۔ اس وقت بارٹن کراسگا میں موجود
ڈارک ہارٹ کے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے پولیس
کمشنر سے کہہ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش شروع کرا دی
تھی۔ اس کے گروپس بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش میں

لگے ہوئے تھے لیکن اب تک اسے کہیں سے بھی حوصلہ افزاء
رپورٹ نہ مل رہی تھی جس سے بارٹن کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔ ابھی
وہ بیٹھا عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا
کہ اچانک سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ ٹیلی
فون کی گھنٹی بجتے ہی بارٹن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... بارٹن نے سرد لہجے میں کہا۔

''باس آپ کی رہائش گاہ سے آپ کے بیٹے فشر کا فون
ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''میرے بیٹے کا فون۔ کیا مطلب''...... بارٹن نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

''معلوم نہیں۔ آپ بات کر لیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا
اور پھر ایک لمحے کے لئے رسیور میں خاموشی چھا گئی۔

''ہیلو ڈیڈی۔ میں فشر بول رہا ہوں آپ فوراً گھر آ جائیں ممی
کی طبیعت بے حد خراب ہے لیکن وہ ہسپتال بھی فون نہیں کرنے
دے رہی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ڈیڈی کو بلاؤ فوراً''...... دوسری
طرف سے فشر کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

''کیا ہوا ہے اسے۔ صبح تو اچھی بھلی تھی''...... بارٹن نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

''معلوم نہیں۔ بس آپ آ جائیں۔ فوراً''...... فشر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں''...... بارٹن نے کہا اور رسیور رکھ

کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہو گیا ہے ایلیا کو"...... بارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے اپنی رہائش گاہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

تھوڑی ہی دیر میں اس کی کار اپنی رہائش گاہ کے گیٹ کے سامنے تھی۔ اس نے گیٹ کے پاس کار روکی اور ہارن بجانے لگا۔ اس کی عادت تھی کہ وہ اپنی رہائش گاہ کے سامنے آ کر تین بار ہارن بجاتا تھا۔ تیسری بار ہارن بجتے ہی گیٹ کھلتا چلا گیا۔ اس نے کار آگے بڑھائی اور پورچ کی طرف لے گیا۔ پھر وہ کار سے اتر کر برآمدے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ عقب سے اس پر کوئی تیزی سے جھپٹ پڑا۔ بارٹن کے حلق سے ایک چیخ سی نکلی اور دوسرے لمحے وہ ہوا میں اچھل کر ایک دھماکے سے نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ پھر جب اس کی آنکھیں کھلیں تو اس نے خود کو اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں رسیوں سے جکڑا ہوا پایا۔ بارٹن کی آنکھوں میں دھندسی چھائی ہوئی تھی لیکن آہستہ آہستہ اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھر آئی اور پھر اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے رسی سے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اسے اپنے سامنے

ایک مقامی آدمی دکھائی دیا تو وہ چونک پڑا۔

"کک کک۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم اور یہ تم نے مجھے میرے ہی گھر میں کیوں باندھ رکھا ہے"...... بارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ اب غور سے سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔

"میں عمران ہوں اور یہ میرے ساتھی ہیں"...... اس آدمی نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا تو بارٹن کو زور دار جھٹکا لگا۔

"عم عم۔ عمران۔ تم یہاں میرے گھر میں کیا کر رہے ہو"۔ بارٹن نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"ایکریمیا میں تم فورس لے کر مسلسل ہمارے پیچھے پڑے ہوئے تھے اور ہمیں کسی ایک جگہ ٹکنے کا موقع ہی نہیں دے رہے تھے۔ یہاں آ کر پتہ چلا کہ یہاں تمہارا گھر ہے اور تمہاری بیوی اور ایک بیٹا بھی ہے تو ہم نے سوچا کہ اس سے اچھی ہمارے لئے بھلا جائے پناہ اور کہاں ہو سکتی ہے چنانچہ ہم نے اپنا بوریا بستر اٹھایا اور یہاں آ گئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بارٹن کے دماغ میں یکلخت زہریلی چیونٹیاں سی رینگنا شروع ہو گئیں۔

"میری رہائش گاہ کا تمہیں پتہ کس نے بتایا"...... بارٹن نے غراتے ہوئے کہا۔

"ڈھونڈنے والے خدا کو بھی ڈھونڈ لیتے ہیں پھر یہ تو تمہاری رہائش گاہ ہے"...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ میری بیوی اور میرا بیٹا کہاں ہے''...... بارٹن نے غراتے ہوئے کہا۔

''ابھی وہ زندہ ہیں اور اگر تم تعاون کرو گے تو وہ زندہ رہیں گے ورنہ......'' عمران نے یکلخت سرد لہجہ اپناتے ہوئے کہا تو بارٹن چونک پڑا۔

''ورنہ۔ کیا مطلب ہوا اس ورنہ کا''...... بارٹن نے کہا۔

''ورنہ تمہیں ہمیشہ کے لئے اپنی بیوی اور پیارے سے بیٹے کی جان سے ہاتھ دھونا پڑیں گے''...... عمران نے کہا تو بارٹن لرز کر رہ گیا۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ کیا تم میرے بیوی اور بیٹے کو ہلاک کر دو گے''...... بارٹن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''ظاہر سی بات ہے۔ ہم یہاں مشن مکمل کرنے آئے ہیں اور مشن مکمل کرنے کے لئے ہم کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں بلکہ ہر حد عبور کر سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''کیا چاہتے ہو''...... بارٹن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم جانتے ہو کہ ہم کیا چاہتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تم ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر پہنچنا چاہتے ہو تا کہ وہاں سے اینٹی میزائل فارمولا حاصل کر سکو۔ یہی نا''...... بارٹن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''ہاں بالکل''...... عمران نے جواب دیا۔

''لیکن فارمولا ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر میں نہیں ہے''۔ بارٹن نے کہا۔

''تو کہاں ہے فارمولا یہی بتا دو''...... عمران نے کہا۔

''میں نہیں جانتا۔ کرنل رچرڈسن نے اسے اعلیٰ حکام کے حوالے کر دیا تھا''...... بارٹن نے کہا۔

''تمہارے لہجے سے جھوٹ صاف جھلک رہا ہے بارٹن۔ بہتر ہے کہ سچ بتا دو فارمولا کہاں ہے ورنہ......'' عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''میں جھوٹ نہیں بول رہا''...... بارٹن نے کہا۔

''سچ بھی نہیں بول رہے''...... عمران نے کہا۔

''میں سچ ہی بول رہا ہوں عمران۔ فارمولا واقعی ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر میں موجود نہیں ہے۔ چیف نے واقعی اسے اعلیٰ حکام کے حوالے کر دیا ہے''...... بارٹن نے سر مارتے ہوئے کہا۔

''اس کے لئے تمہیں ثبوت دینا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''کیسا ثبوت''...... بارٹن نے چونک کر پوچھا۔

''تمہیں کرنل رچرڈسن سے بات کرنی ہو گی اور کنفرم کرانا ہو گا کہ واقعی فارمولا اس کے پاس نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ کرنل رچرڈسن مجھ سے بات نہیں کرتا۔ اس نے مجھے سختی سے ہدایات دی ہیں کہ جب تک میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک نہ کر لوں اس سے رابطہ نہ کروں''...... بارٹن نے

کہا۔

''میں نے کوشش کی تھی بارٹن تمہیں کوئی تکلیف نہ پہنچے لیکن مجھے افسوس کہ تم نے یہ موقع گنوا دیا''...... عمران نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

''میں سچ کہہ رہا ہوں۔ مجھ پر یقین کرو''...... بارٹن نے کہا۔

''اس کی بیوی کو اٹھا لاؤ یہاں''...... عمران نے پاس بیٹھے ہوئے صفدر سے کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا کرنا چاہتے ہو تم''...... بارٹن اپنی بیوی کا سن کر یکلخت بوکھلا سا گیا تھا۔

''تمہارے سامنے اس کی گردن کاٹیں گے۔ اس کی آنکھیں نکالیں گے۔ اس کے جسم کی ہڈیاں توڑیں گے اس کی بوٹی بوٹی الگ کریں گے تو تمہارے منہ سے سچ خود بخود نکل کر باہر آ جائے گا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''نن نن۔ نہیں۔ یہ۔ یہ ظلم ہے۔ وہ تو معصوم ہے۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ تم یقین کرو میں سچ کہہ رہا ہوں''...... بارٹن نے چیختے ہوئے کہا۔

''ابھی سب کچھ سامنے آ جائے گا''...... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے صفدر ایک عورت کو کاندھے پر اٹھائے اندر داخل ہوا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ اسے کیا ہو گیا ہے''...... بارٹن نے اپنی بیوی ایلیا کو بے حس و حرکت دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔

''ڈرو نہیں۔ ابھی یہ صرف بے ہوش ہے''...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس کے کہنے پر ایلیا کو ایک کرسی پر بٹھا کر رسی سے باندھ دیا گیا۔

''مجھ سے قسم لے لو۔ حلف لے لو میں سچ کہہ رہا ہوں۔ تم مجھ پر جو تشدد کرنا چاہو کر لو لیکن میری بیوی کو کچھ نہ کہو''...... بارٹن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ بارٹن کی آواز اور لہجہ ہی بتا رہا تھا کہ اس کی انتہائی قوت برداشت آہستہ آہستہ جواب دیتی جا رہی ہے۔ اس بار عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

''جولیا اس کی بیوی کو ہوش میں لے آؤ''...... عمران نے کہا تو جولیا نے ایلیا کے منہ اور ناک ایک ہی ہاتھ سے بند کر دیا اور پھر جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو جولیا مڑ کر پیچھے ہٹ گئی۔

''جولیا خنجر نکالو''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اپنی لیڈیز جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک تیز دھار خنجر نکال لیا۔ اسی لمحے ایلیا بھی ہوش میں آ گئی۔ ایلیا کے چہرے پر حیرت اور خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ تم۔ تم نے تو یہاں آ کر مجھ سے کہا تھا کہ بارٹن کے آدمی ہو اور دشمنوں سے ہماری حفاظت کے لئے یہاں آئے ہو۔ پھر یہ کیا ہے''...... ایلیا نے خوفزدہ اور گھبرائے

ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہارا شوہر ہم سے مسلسل جھوٹ بول رہا ہے۔ میں نے اسے موقع دیا کہ یہ بچ جائے لیکن اس نے موقع گنوا دیا ہے اب دیکھنا تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ کیسے اس خنجر سے علیحدہ کیا جاتا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو ایلیا نے خوف سے چیخنا شروع کر دیا اور اس کا جسم کانپنے لگ گیا تھا۔

"رک جاؤ۔ کچھ مت کہو میں سچ کہہ رہا ہوں میں نے کچھ نہیں جانتا"...... بارٹن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"جولیا تم تیار ہو"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر سرد اور سفاک لہجے میں کہا۔

"یس"...... جولیا نے جواب دیا۔

"ایلیا کا سر ایک ہاتھ سے پکڑ لو اور دوسرے ہاتھ میں موجود خنجر اس کی دائیں آنکھ کے اوپر رکھ دو۔ میں صرف پانچ تک گنوں گا جب میں پانچ پر پہنچوں تو تم نے اس کی دائیں آنکھ خنجر سے نکال دینی ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جولیا نے بڑے سفاکانہ انداز میں ایلیا کے بال مٹھی میں جکڑ لئے اور خنجر اس کی آنکھ کے سامنے کر دیا۔ ایلیا نے بے اختیار چیخ چیخ کر رونا شروع کر دیا۔ عمران نے گنتی شروع کر دی اور بارٹن کی حالت لمحہ بہ لمحہ غیر ہوتی جا رہی تھی۔ اس کے چہرے پر پسینہ پھوٹ پڑا تھا۔

"رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ میں بتاتا

ہوں۔ رک جاؤ۔ مجھے گولی مار دو لیکن ان کو کچھ نہ کہو۔ رک جاؤ رک جاؤ"...... ابھی عمران تین تک پہنچا تھا کہ بارٹن حلق کے بل چیخ پڑا۔

"بولتے جاؤ ورنہ میں گنتی جاری رکھوں گا"...... عمران نے پہلے سے زیادہ سفاک لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ فارمولا فلاورنگ اسکوائر کے خصوصی لاکر روم میں ہے"...... بارٹن نے چیختے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"فلاورنگ اسکوائر کا خصوصی لاکر روم۔ کیا مطلب"...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"چیف نے حفاظت کے پیش نظر فارمولے کی فلم ہیڈ کوارٹر سے ہٹا کر ڈارک ہارٹ کے خفیہ پوائنٹ فلاورنگ اسکوائر کے ڈبل لاکر میں رکھوا دی تھی تا کہ وہاں محفوظ رہے"...... بارٹن بے اختیار پھٹ پڑا۔

"کون انچارج ہے وہاں کا"...... عمران نے پوچھا۔

"ایلن مارک انچارج ہے۔ ایلن مارک"...... بارٹن نے جواب دیا۔

"فارمولا وہاں کس لاکر میں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"لاکر نمبر چار سو دس۔ تم وہاں سے مائیکرو فلم لے جاؤ لیکن فشر اور ایلیا کو کچھ نہ کہو میں تمہارا مجرم ہوں مجھے گولی مار دو"...... بارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جولیا ہٹ جاؤ"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا نے ایلیا کے بال چھوڑ دیئے اور پیچھے ہٹ گئی۔

"سنو بارٹن اب بھی وقت ہے کہ تم اپنی جان بچا لو اور اپنا عہدہ بھی۔ میں تمہارے ساتھ رعایت کر سکتا ہوں کہ اگر تم اپنے آدمی ایلن مارک کو کہہ دو کہ وہ فارمولا مجھے دے دے تو میں فارمولا لے کر اسے ختم کر دوں گا۔ اس لئے تمہارا نام سامنے نہ آئے گا ورنہ دوسری صورت میں تم جانتے ہو کہ تمہارا کیا حشر ہو گا"...... عمران نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"میں تیار ہوں۔ فار گاڈ سیک مجھے چھوڑ دو۔ میں فارمولا حاصل کرنے میں تمہاری مدد کروں گا"...... بارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا نمبر ہے تمہارے آدمی ایلن مارک کا"...... عمران نے ایک طرف رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھاتے ہوئے کہا تو بارٹن نے نمبر بتا دیئے۔

"عمران نے وہ نمبر پریس کئے اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن آن کر کے اس نے رسیور صفدر کی طرف بڑھا دیا۔ صفدر نے آگے بڑھ کر رسیور اور فون اٹھایا اور پھر رسیور بارٹن کے کان سے لگا دیا۔ دوسری طرف گھنٹی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"فلاورنگ اسکوائر"...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"بارٹن بول رہا ہوں ایلن مارک"...... بارٹن نے کہا۔

"اوہ آپ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا سنو۔ عمران اور اس کے ساتھی یہاں پہنچ چکے ہیں۔ وہ بہت جلد ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کرنے والے ہیں۔ اس لئے چیف نے حکم دیا ہے کہ اینٹی فارمولا فوری طور پر فلاورنگ اسکوائر سے ہٹا لیا جائے اور کسی دوسری جگہ شفٹ کر دیا جائے اور اگر کوئی بھی تم سے پوچھے تو تم نے اس کی یہاں آمد اور موجودگی سے قطعی انکار کر دینا ہے"...... بارٹن نے کہا۔

"یس باس۔ جیسے آپ کا حکم"...... ایلن مارک نے جوب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ لاکر سے مائیکرو فلم نکالو اور اسے لے کر قریبی ففتھ اسکوائر کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ میں پہنچا دو۔ وہاں میرا خاص آدمی شوانگر موجود ہو گا تم مائیکرو فلم اس کے حوالے کر کے وہیں رک جانا۔ میں وہاں آ کر تمہیں خود ہدایات دوں گا کہ تمہیں کیا کرنا ہے"...... بارٹن نے کہا۔

"یس باس حکم کی تعمیل ہو گی"...... ایلن مارک نے جواب دیا اور بارٹن کے سر کے اشارے پر صفدر نے رسیور ہٹایا اور کریڈل دبا دیا۔

"اب شوانگر کا نمبر بتاؤ تا کہ تمہاری شوانگر سے بات کرائی جا سکے اور پھر ہم جا کر شوانگر سے مائیکرو فلم وصول کر لیں گے اور ہاں

شوانگر سے کوئی کوڈ مقرر کر لینا''...... عمران نے کہا تو بارٹن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ساتھ ہی اس نے ایک اور نمبر بتا دیا۔ صفدر نے فون پیس کو کرسی پر رکھا اور پھر بارٹن کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ صفدر نے کرسی اٹھا کر بارٹن کی کرسی کے قریب رکھی اور پھر فون پیس کو وہیں کرسی پر ہی رہنے دیا اور رسیور بارٹن کے کان سے لگا دیا۔ اسی لمحے دوسری طرف سے رسیور اٹھانے کی آواز سنائی دی۔

''شوانگر بول رہا ہوں''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''بارٹن بول رہا ہوں شوانگر''...... بارٹن نے کہا۔

''اوہ۔ یس باس''...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

''شوانگر فلاورنگ اسکوائر کا چیف ایلن مارک ایک مائیکروفلم لے کر تمہارے پاس پہنچ رہا ہے۔ جیسے ہی وہ تمہیں مائیکروفلم دے تم نے اسے آف کر دینا ہے اور اس کی لاش برقی بھٹی میں جلا کر بھسم کر دینا۔ اس کے بعد میرے خاص آدمی تمہارے پاس پہنچیں گے اور وہ مائیکروفلم اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ کوڈ ذہن میں بٹھا لو۔ آنے والے ریڈ ڈارک کہیں گے جبکہ تم نے جواب میں ڈارک آئی کہنا ہے پھر آنے والے بلیو ہاک کہیں گے اور کوڈ مکمل ہو جائے گا۔ پھر تم نے اس مائیکروفلم کو ان کے حوالے کر دینا ہے اور اس کے بعد تم نے یہ پوائنٹ لاک کر کے خود اپنے پرانے پوائنٹ پر

چلے جانا ہے۔ سمجھ گئے ہو''...... بارٹن نے کہا۔

''یس باس۔ سمجھ گیا ہوں''...... شوانگر نے جواب دیا اور بارٹن نے او کے کہہ دیا تو صفدر نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''صفدر میرے ساتھ آؤ''...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑ کر کمرے سے باہر آ گیا۔ صفدر اس کے پیچھے تھا۔ باہر برآمدے میں پہنچ کر عمران رک گیا۔

''تم تنویر کو ساتھ لے جاؤ اور شوانگر سے مائیکروفلم کو وصول کر کے روز کالونی کی کوٹھی نمبر سات بلاک ڈی پر جانا وہاں جیراٹ موجود ہو گا اس نے وہاں ایک پرائیویٹ کلب بنایا ہوا ہے جس کا نام جیراٹ کلب ہی ہے۔ اسے تم نے پرنس آف ڈھمپ کا حوالہ دینا ہے۔ میں اسے یہاں سے فون پر ہدایات دے دوں گا وہ مائیکروفلم کو اپنے پاس رکھ لے گا تم نے بھی وہیں رہنا ہے اور پھر فون پر مجھے اطلاع دینی ہے میں تمہاری طرف سے اطلاع ملتے ہی جولیا اور کیپٹن شکیل سمیت وہاں پہنچ جاؤں گا''...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اندر سے فون سیٹ لے آؤ اور کمرے میں رکھ دو تا کہ میں جیراٹ سے بات کر لوں''...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا مڑا اور اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں سب لوگ موجود تھے۔ صفدر جب وہاں سے فون پیس اٹھائے باہر آیا تو تنویر اس کے پیچھے باہر آ گیا۔

"تم دونوں جاؤ تمام کام انتہائی احتیاط سے کرنا"...... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے تنویر کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے فون پیس اس کے ہاتھ سے لے لیا تھا۔ پھر کونے والے کمرے میں پہنچ کر عمران نے فون کو مخصوص پوائنٹ پر فکس کیا اور رسیور اٹھا کر ٹون چیک کی۔ ٹون موجود تھی اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جیراٹ کلب"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ جیراٹ سے بات کراؤ"...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ پھر ایک لمحے کے لئے رسیور میں خاموشی چھا گئی۔

"جیراٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

"جیراٹ میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ پرنس تم۔ کہاں سے بول رہے ہو"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"میں یہاں کراسگا سے ہی بول رہا ہوں۔ ایک اہم امانت

تمہارے پاس رکھوانی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ ایک کیا۔ تم جتنی بولو اتنی امانتیں رکھنے کے لئے تیار ہوں پرنس"...... جیراٹ کی بے حد تکلفانہ آواز سنائی دی۔

"میرے دو آدمی ایک مائیکرو فلم لے کر تمہارے پاس پہنچیں گے۔ وہ میرا نام لیں گے تم نے اس مائیکرو فلم کو انتہائی حفاظت سے رکھنا ہے۔ پھر میرے آدمیوں کو فون کال کرنے دینا اس کے بعد میں خود وہاں پہنچ جاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے جیراٹ نے کہا تو عمران نے رسیور رکھا اور پھر فون پیس کی تار کو ساکٹ سے علیحدہ کیا اور فون پیس اٹھائے وہ دوبارہ اسی کمرے میں پہنچ گیا جہاں کیپٹن شکیل اور جولیا موجود تھے جبکہ بارٹن اور ایلیا دونوں اسی طرح بندھے ہوئے بیٹھے تھے۔

"ان دونوں کو آزاد کر دو"...... بارٹن نے عمران سے کہا۔

"ابھی تھوڑی دیر بعد تم تینوں ہی آزاد ہو جاؤ گے۔ فکر مت کرو"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور بارٹن خاموش ہو گیا۔ عمران نے کنکشن ساکٹ سے جوڑ دیا تھا پھر تقریباً ایک گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"میکراتھ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے جواب ملا اور

عمران سمجھ گیا کہ صفدر بول رہا ہوں۔

''کیا پوزیشن ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''آل از اوکے''...... صفدر نے جواب دیا۔

''اوکے۔ ہم پہنچ رہے ہیں''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''اوکے بارٹن۔ اب یہ تم پر منحصر ہے کہ تم اپنے آپ کو کس طرح محفوظ رکھتے ہو اگر تم یا تمہارے آدمیوں نے زبان کھول دی تو پھر تمہارا جو انجام ہو گا وہ تم خود بہتر سمجھ سکتے ہو''...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے بارٹن کی کنپٹی پر پڑا اور بارٹن کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کی گردن سائیڈ میں ڈھلک گئی۔ ایلیا نے ایک بار پھر چیخنا شروع کر دیا۔

''خاموش ہو جاؤ ورنہ''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو وہ دونوں سہم کر خاموش ہو گئیں۔

''اسے کھول دو''...... عمران نے کیپٹن شکیل نے مخاطب ہو کر بارٹن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل خاموشی سے آگے بڑھا اور اس نے بارٹن کی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔

''ابھی یہ ہوش میں آجائے گا اور پھر یہ خود ہی تمہیں کھول دے گا لیکن اگر تم نے چیخ و پکار کی تو پھر بارٹن کا نہ صرف عہدہ بلکہ اس کی زندگی بھی ختم ہو جائے گی''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور

تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ جولیا بھی اس کے ساتھ ہی مڑی اور کمرے سے باہر آ گئی۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل بھی باہر آ گیا۔

''آؤ اب ہمیں ٹیکسی استعمال کرنا ہو گی''...... عمران نے کہا اور تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ بہرحال وہ مائیکرو فلم اپنی تحویل میں لینے میں کامیاب ہو گیا تھا اور اسے مشن مکمل کرنے کے لئے گرین فیلڈ جنگل میں نہ جانا پڑا تھا۔ اس لئے وہ بے حد مطمئن تھا کہ وہ جس مشن کے لئے آیا تھا وہ مکمل ہو چکا تھا۔

جیرٹ کلب ایک بڑی اور چار منزلہ عمارت تھی اور خاصے وسیع رقبے میں پھیلی ہوئی تھی۔ اس کے باہر ایک جہازی سائز کا نیون سائن بھی موجود تھا جس پر جیرٹ کلب کے الفاظ جل بجھ رہے تھے۔ کرنل رچرڈسن اپنی سرکاری کار میں تھا اس کے ساتھ سپیشل فورس کی دو کاریں بھی تھیں۔ وہ عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھے جبکہ بارٹن ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر موجود تھا۔

کرنل رچرڈسن نے اپنے آفس میں پہلے بارٹن کی ساری باتیں سنی تھیں کہ کس طرح عمران نے اسے فلاورنگ اسکوائر کے خصوصی لاکر روم سے فارمولے کی فلم حاصل کرنے پر مجبور کیا تھا۔ اس کے بعد اس نے بارٹن کے فون سسٹم سے خفیہ منسلک ریکارڈر سے عمران اور جیرٹ کی ساری باتیں سنی تھیں جس کا ٹیپ بارٹن اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ ساری تفصیل سن کر کرنل رچرڈسن، بارٹن کے ساتھ جیرٹ کلب پہنچ گیا۔

''کار اندر لے جاؤ''...... بارٹن نے ڈرائیور سے کہا اور ڈرائیور نے کار جیرٹ کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ سے اندر موڑ دی اور پھر اسے کلب کے مین گیٹ کے سامنے لے جا کر روک دیا۔ ان کی کار کے پیچھے سپیشل فورس کی دونوں کاریں بھی رک گئیں اور پھر ان کے پیچھے بارٹن کے آدمیوں کی ایک کار بھی رک گئی اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے گیٹ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی جس کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا باہر آ گیا۔

''سر میرا نام جیرٹ ہے میں یہاں کا منیجر ہوں۔ آپ نے کیسے یہاں آنے کی تکلیف کی۔ مجھے کال کر لینا تھا''...... اس آدمی نے آگے بڑھ کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کرنل رچرڈسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کیا تم مجھے پہچانتے ہو''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''یس سر۔ آپ انتہائی اہم ترین شخصیت ہیں''...... جیرٹ نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوکے آؤ ہمارے ساتھ''...... کرنل رچرڈسن نے کہا اور مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

''یس سر''...... جیرٹ نے کہا اور اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر خود ہی شیشے کا گیٹ کھول دیا۔ پھر کرنل رچرڈسن اور اس کے بعد بارٹن اندر داخل ہوئے تو ان کے پیچھے جیرٹ بھی اندر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک دفتر کے انداز میں سجے ہوئے وسیع کمرے

میں پہنچ گئے۔

"تشریف رکھیں جناب اور حکم فرمائیں کہ آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... جیرٹ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"دیکھو جیرٹ تم کلب کے مالک ہو اور تمہارا اور تمہارے کلب کا بے حد شہرہ ہے لیکن تم پاکیشیائی ایجنٹوں کا اس طرح ساتھ دو گے اور ان کی مدد کرو گے تو یہ غلط بات ہے۔ عمران نے تمہارے پاس ایک مائیکرو فلم امانت رکھوائی تھی۔ وہ فلم ہمارے لئے بے حد اہمیت کی حامل ہے میں تم سے وہ مائیکرو فلم لینے آیا ہوں اور اس کی اہمیت تم اس بات سے سمجھ سکتے ہو کہ اسے لینے کے لئے مجھے خود یہاں آنا پڑا ہے۔ کہاں ہیں وہ"...... کرنل رچرڈسن نے سرد لہجے میں کہا۔

"کس مائیکرو فلم اور کس عمران کی بات کر رہے ہیں سر۔ سر ایسی تو کوئی شخصیت نہ یہاں آئی ہے اور نہ موجود ہے سر۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں اور نہ ہی میرے پاس کسی نے مائیکرو فلم امانت رکھوائی ہے"...... جیرٹ نے جواب دیا۔

"میرے پاس اس گفتگو کا ٹیپ موجود ہے جس میں عمران نے پرنس آف ڈھمپ کے طور پر تم سے بات کی تھی۔ نانسنس۔ کہو تو سنواؤں تمہیں۔ یا تمہارے ٹکڑے کر کے چیل کوؤں کو کھلا دوں۔ بولو کیا چاہتے ہو"...... کرنل رچرڈسن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر میری اتنی جرأت نہیں ہے کہ میں آپ سے غلط بیانی

کروں۔ میں تو ایک چھوٹے سے کلب کا مالک لیکن حقیقت یہی ہے کہ نہ ہی کوئی عمران یا پاکیشیائی ایجنٹ یہاں آئے ہیں اور نہ ہی میرے پاس کوئی فلم امانت رکھوائی گئی ہے"...... جیرٹ نے جواب دیا۔ اس کے لہجے میں بے حد اعتماد تھا۔ کرنل رچرڈسن نے قریب کھڑے ہوئے بارٹن کی طرف دیکھا۔

"جناب آپ تشریف رکھیں میرے آدمی ابھی مائیکرو فلم سمیت عمران اور اس کے ساتھیوں کو برآمد کر لیں گے"...... بارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ سپیشل فورس کو ساتھ لے لو اور عمران اور اس کے ساتھیوں سمیت مائیکرو فلم بھی برآمد کرو"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"بے شک جناب آپ اس پوری عمارت کی تلاشی لے لیں"...... جیرٹ نے جواب دیا۔

"تم میرے ساتھ آؤ"...... بارٹن نے غصیلے لہجے میں جیرٹ سے کہا۔

"یس سر"...... جیرٹ نے کہا اور پھر وہ بارٹن کے پیچھے چلتا ہوا آفس سے باہر آ گیا۔ کرنل رچرڈسن ایک صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ اسے جیرٹ کے چہرے اور لہجے سے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ درست کہہ رہا ہے کیونکہ اس کا تجربہ بھی نصف صدی پر محیط تھا اور وہ جس اہم عہدے پر فائز تھا اس عہدے پر انتہائی جہاندیدہ آدمی ہی پہنچتا تھا

لیکن اس نے ٹیپ سنا تھا اور وہ نہ صرف عمران کی آواز کو اچھی طرح پہچانتا تھا بلکہ اب اس نے جیرٹ کی آواز بھی پہچان لی تھی اور اسے سو فیصد یقین تھا کہ ٹیپ میں موجود آواز جیرٹ کی ہی تھی لیکن اس کے باوجود جیرٹ کا اندازہ بتا رہا تھا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔ اب دو صورتیں تھیں ایک تو یہ کہ یہ ٹیپ جعلی تھا اور انتہائی مہارت سے تیار کیا گیا تھا یا پھر اس جیرٹ نے عمران اور اس کے ساتھیوں سمیت مائیکرو فلم کو یہاں سے کہیں شفٹ کر دیا تھا۔ وہ بیٹھا یہی سوچ رہا تھا اور اسے وہاں بیٹھے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ گزر گیا تھا کہ دروازہ کھلا اور بارٹن اور اس کے پیچھے جیرٹ اندر داخل ہوا۔

"جناب۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو مائیکرو فلم سمیت یہاں سے پہلے ہی کہیں اور شفٹ کر دیا گیا ہے۔ وہ یہاں موجود نہیں ہیں میں نے مکمل تلاشی لے لی ہے اور اب یہ جیرٹ بتائے گا کہ وہ کہاں ہے"...... بارٹن نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے تو پہلے ہی عرض کی تھی جناب کہ یہاں ایسی مائیکرو فلم نہ لائی گئی ہے اور نہ کوئی عمران اور اس کا ساتھی موجود ہے اور جناب بارٹن صاحب نے مجھے جو ٹیپ سنوایا ہے جناب۔ یہ ٹیپ جعلی ہے"...... جیرٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ یہ ٹیپ میں نے تیار کیا ہے۔ کیوں"...... بارٹن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے تو یہ نہیں کہا جناب اور نہ میری یہ جرأت ہوسکتی ہے کہ میں ایسا سوچ بھی سکوں"...... جیرٹ نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اب کیا ہونا چاہئے بارٹن"...... کرنل رچرڈسن نے بارٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ اجازت دیں تو میں ابھی اس جیرٹ سے حقیقت اگلوا لیتا ہوں جناب"...... بارٹن نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ کس طرح۔ کیا کرو گے تم"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"میرے پاس بہت سے طریقے ہیں جناب"...... بارٹن نے واضح طور پر کچھ کہنے کی بجائے گول مول سی بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں بارٹن۔ میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ جیرٹ کا یہاں نام ہے۔ اگر ہم نے اس کے خلاف بغیر کسی ثبوت کے کوئی کارروائی کی تو ہمیں اس کا نتیجہ بھگتنا پڑ سکتا ہے البتہ اب یہ تمہارا کام ہے کہ تم مائیکرو فلم اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرو"...... کرنل رچرڈسن نے غصیلے لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے جناب جیسے آپ کا حکم"...... بارٹن نے جواب دیا۔

"او کے اب میں واپس جا رہا ہوں مجھے عمران چاہئے زندہ یا مردہ"...... کرنل رچرڈسن نے کہا اور وہ دروازے کی طرف بڑھ

گیا۔ بارٹن خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑا جبکہ ان کے پیچھے جیرٹ بھی مؤدبانہ انداز میں چل رہا تھا۔

"آپ تشریف لے جائیں جناب۔ میں اپنے آدمیوں کے ساتھ آؤں گا"...... بارٹن نے باہر موجود کرنل رچرڈسن کی کار کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔ کرنل رچرڈسن سر ہلاتا ہوا کار میں بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ ہی کار مڑی اور پھر تیزی سے واپس کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔ ان کے پیچھے سپیشل فورس کی دونوں گاڑیاں بھی چلی گئیں۔

"آئیں جناب۔ دفتر میں تشریف لے آئیں۔ آپ کی ہمارے دل میں بے پناہ عزت ہے"...... جیرٹ نے کاریں جانے کے بعد بارٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے آؤ"...... بارٹن نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور دوبارہ گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ وہ دونوں ایک بار پھر آفس میں آ گئے۔

"آپ کے لئے پینے کے لئے کیا منگواؤں"...... جیرٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جو جی چاہے منگوا لو"...... بارٹن نے جواب دیا اور جیرٹ نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور شراب لانے کا آرڈر دے دیا اور پھر رسیور رکھ کر وہ میز کے پیچھے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک نوجوان اندر داخل ہو کر شراب کا ایک بڑا سا جام بارٹن کے

سامنے رکھ کر واپس چلا گیا۔

"سنو جیرٹ۔ شاید عمران نے واقعی بڑی ماہرانہ انداز میں ہمارے یہاں آنے سے پہلے تمہیں بریف کر دیا تھا لیکن میرے پاس وہ ٹیپ موجود ہے جس میں تمہارے اور عمران کے درمیان ہونے والی بات چیت ٹیپ ہے۔ اسے ایک بار پھر سن لو پھر بات کرتا ہوں"...... بارٹن نے کہا اور اس نے جیب سے جدید ساخت کا ریکارڈر نکالا اور اسے آن کر دیا۔ کمرے میں جیرٹ اور عمران سے ہونے والی بات چیت کی آوازیں سنائی دیں۔

"یہ ٹیپ کرنل رچرڈسن صاحب بھی سن چکے ہیں اور اتنا تجربہ بہرحال انہیں بھی ہے کہ وہ تمہاری اور عمران کی آواز پہچان سکیں۔ یہ بات دوسری ہے کہ تمہیں اور عمران کو پہلے سے ہی علم ہو گیا تھا کہ یہ ٹیپ میرے ہاتھ لگ گیا ہے اس لئے تم نے عمران کو یہاں سے نکال دیا ہے لیکن میں یہ بات بتا دوں کہ تم نے یہ حرکت کر کے بہت برا کیا ہے۔ کرنل رچرڈسن صاحب کے اختیارات کے بارے میں تم اچھی طرح جانتے ہو۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ تم مائیکرو فلم جس طرح چاہو کسی بھی جگہ پہنچا دو اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو زندہ یا مردہ ہمارے حوالے کر دو۔ اس کے لئے میں تمہیں ڈارک ہارٹ کی طرف سے بڑا انعام دلانے کا بھی وعدہ کر سکتا ہوں"...... بارٹن نے شراب کا جام اٹھا کر اس کے چند گھونٹ بھرنے کے بعد جیرٹ سے مخاطب ہو کر نہایت نرم لہجے میں کہا۔

''مسٹر بارٹن شاید آپ کے دماغ میں کوئی خرابی پیدا ہو گئی ہے۔ میں آپ کی طرح ایکریمی ہوں۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ مجھے ایکریمیا کے مفادات عزیز نہیں ہیں۔ کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ میں اپنے ملک کے خلاف کام کر رہا ہوں۔ آپ کو نجانے کیا ہو گیا ہے کہ آپ نے پہلے مجھ پر کھلے عام الزام لگا دیا پھر اب جعلی ٹیپ تیار کر لی اور کرنل رچرڈسن صاحب کو ساتھ لے کر یہاں پہنچ گئے۔ میرے اپوزیشن سمیت ڈائریکٹ پریذیڈنٹ صاحب سے تعلق ہے۔ یہ سب کچھ اب ناقابل برداشت ہو گیا ہے سمجھے آپ۔ اب اگر آپ نے مجھے پریشان کیا تو آپ کو اور آپ کے پورے گروپ کو گرفتار بھی کیا جا سکتا ہے۔ مجھے تو لگتا ہے کہ آپ خود دشمن گروپ سے مل گئے ہو اور بھاری رقم لے کر تم یہ کارروائی کی ہے۔ آئندہ نہ یہاں آنا اور نہ آئندہ میرے معاملات میں مداخلت کرنا۔ یہ آپ کے لئے لاسٹ وارننگ ہے''۔ جیرٹ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اب تم بھی سن لو کہ میں نے بہرحال عمران کو ٹریس کر لینا ہے اور اس کے بعد تمہارا جو حشر ہو گا دنیا اس سے عبرت پکڑے گی''...... بارٹن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور شراب کا جام میز پر پٹک کر ایک جھٹکے سے اٹھا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ عمارت سے باہر موجود اپنے ساتھیوں کی کار کے پاس موجود تھا۔ اس نے ایک جھٹکے

سے دروازہ کھولا اور کار کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے ابھی تک پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔

''تم اس کلب کی نگرانی کراؤ۔ مجھے یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی یہیں موجود ہیں''...... بارٹن نے اپنے ایک آدمی سے کہا۔

''یس باس''...... اس آدمی نے جواب دیا۔

''اپنے ساتھ چار مزید مسلح افراد کو بلا لو اور اگر ان کے بارے میں کوئی بھی خبر ملے تو مجھے اطلاع کر دینا''...... بارٹن نے کہا۔

''اوکے باس''...... اس آدمی نے جواب دیا اور بارٹن کار میں بیٹھ گیا۔

''واپس ہیڈ کوارٹر چلو''...... بارٹن نے تیز لہجے میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے اپنے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس''...... ڈرائیور نے کہا اور کار سٹارٹ کر کے اس نے تیزی سے موڑی اور پھر عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھا دی۔ کمپاؤنڈ گیٹ سے کار نکل کر خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھتی چلی گئی۔

عمران، جیراٹ کے کلب کے نیچے بنے ہوئے خفیہ تہہ خانوں میں سے ایک میں موجود تھا۔ اس کے ساتھی اوپر کلب میں موجود تھے۔ صرف جولیا اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی کہ اچانک دروازہ کھلا اور صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر اندر داخل ہوئے۔

''عمران صاحب جیراٹ کا کہنا ہے کہ چند آدمی اس کلب کی نگرانی کر رہے ہیں اور ان کا تعلق بارٹن کے ریڈ گروپ سے ہے اس لئے اس نے کہا ہے کہ آپ اپنے ساتھیوں کو یہاں سے نکال کر ملحقہ کوٹھی میں لے جائیں اس تہہ خانے سے ملحقہ کوٹھی میں جانے کے لئے خفیہ راستہ موجود ہے اس نے مجھے راستہ بتا دیا ہے''...... صفدر نے اندر آتے ہی کہنا شروع کیا۔

''اوہ۔ کہاں ہے وہ راستہ۔ جلدی کرو''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ صفدر نے آگے بڑھ کر سامنے والی دیوار کی جڑ میں پیر مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی

دیوار درمیان سے دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ دوسری طرف ایک بڑا کمرہ تھا اور وہ سب اس کمرے میں پہنچ گئے تو صفدر نے ایک بار پھر وہی کارروائی دوہرائی اور دیوار برابر ہو گئی۔ یہ خاصی بڑی کوٹھی تھی لیکن خالی تھی اس میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

''تمہاری کار کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ تو کلب کی پارکنگ میں کھڑی ہے''...... صفدر نے جواب دیا۔ اسی لمحے اچانک وہی دیوار پھٹی جس سے وہ سب اس کمرے میں آئے تھے اور ایک نوجوان تیزی سے اندر داخل ہوا۔

''باس جیراٹ نے کہا ہے کہ آپ سب یہاں سے بھی نکل جائیں۔ سیکورٹی فورس نے کلب کو گھیر لیا ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ اس سارے علاقے کی تلاشی لیں۔ انہوں نے یہ چابی دی ہے اس کے ساتھ ٹوکن موجود ہے۔ لارسن کالونی کی ایک کوٹھی کی یہ چابی ہے اور انہوں نے کہا کہ اس کوٹھی کے گیراج میں ایک کار موجود ہے اس میں چابی بھی موجود ہے آپ اسے استعمال کر سکتے ہیں''...... اس نوجوان نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ٹوکن جس کے ساتھ چابی منسلک تھی عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے واپس اس پھٹی ہوئی دیوار میں غائب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی سرر کی آواز کے ساتھ دیوار برابر ہو گئی۔

''نکل چلو یہاں سے''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر تھوڑی دیر میں وہ سب کار میں سوار تیزی سے اس کوٹھی سے نکلے۔

ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ تنویر کوٹھی کے اندر ہی رک گیا تھا تاکہ گیٹ کو اندر سے بند کر کے گیٹ پر چڑھ کر باہر آئے کیونکہ عمران نہیں چاہتا تھا کہ کوٹھی کا پھاٹک کھلا رہے۔ عمران نے کار کوٹھی سے نکال کر سڑک کے کنارے روک دی۔ چند لمحوں بعد تنویر کار پر سوار ہوا اور عمران نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔ تقریباً نصف گھنٹے تک کار مختلف مصروف سڑکوں پر دوڑنے کے بعد ایک ایسی سڑک پر پہنچ گئی جس پر ٹریفک کا دباؤ خاصا کم تھا۔

''کیا لارسن کالونی مضافات میں ہے''...... سائیڈ سیٹ پر بیٹھی جولیا نے پوچھا۔

''وہاں ہمارا جانا خطرے سے خالی نہیں ہوسکتا۔ ہوسکتا ہے کہ جیرٹ انہیں بتانے پر مجبور ہو جائے''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ مضافاتی سڑک پر تقریباً مزید بیس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد عمران نے کار کو سائیڈ روڈ پر موڑا اور پھر آگے بڑھاتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک خوبصورت مضافاتی طرز کے مکان کے گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔ گیٹ بند تھا۔ عمران کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترا اور تیزی سے گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ گیٹ پر پلیٹ موجود تھی جس پر ہاروے کا نام لکھا ہوا تھا۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کیا تو تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک ایکریمی نوجوان باہر آ گیا

اور وہ بی ایم ڈبلیو کار اور عمران کو دیکھ کر چونک پڑا۔

''ہاروے سے کہو کہ پرنس آف ڈھمپ آیا ہے''...... عمران نے اس نوجوان سے کہا۔

''سوری۔ باس یہاں کسی سے نہیں ملتے''...... نوجوان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تم میرا نام اسے بتا دو پھر دیکھنا وہ ملنے کے لئے تم سے پہلے باہر آ جائے گا ورنہ دوسری صورت میں مجھے یہ پھاٹک توڑ کر اندر جانا پڑے گا اور ظاہر ہے کہ ہاروے اپنا نقصان تم سے پورا کرے گا اور جس قدر قیمتی اور خوبصورت پھاٹک ہے اسے دیکھتے ہوئے مجھے یقین ہے کہ تمہیں ایک سال تک بغیر تنخواہ کے کام کرنا پڑے گا''...... عمران کی زبان رواں ہوگئی تو نوجوان چند لمحے حیرت سے عمران کو دیکھتا رہا پھر کاندھے جھٹک کر مڑا اور اندر سے پھاٹک بند کر دیا۔ تقریباً دس منٹ بعد چھوٹا پھاٹک دوبارہ کھلا اور ایک لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کا آدمی جس کا سر بالوں سے قطعی طور پر بے نیاز تھا تیزی سے باہر آیا۔ اس کے پیچھے وہی ملازم تھا البتہ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

''کہاں ہے پرنس۔ کہاں ہے''...... اس لمبے قد کے دبلے پتلے آدمی نے باہر نکل کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے کہ پرنس واقعی تمہارے دروازے پر

آ کر اپنے نام کی آوازیں لگائے گا''...... اس بار عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا تو وہ آدمی بے اختیار اچھل پڑا۔

''تم۔ تم پرنس۔ اوہ اوہ۔ تم ہو۔ اوہ اوہ''...... اس دبلے پتلے آدمی نے جو ہاروے تھا، حیرت اور مسرت کے ملے جلے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح عمران پر جھپٹ پڑا جیسے باز کبوتر پر جھپٹتا ہے اور اس نے عمران کو اپنے دونوں بازوؤں میں بھینچ لیا۔

''ارے ارے یہاں فرسٹ ایڈ کا سامان تک نہ ہو گا۔ تمہاری یہ نازک سی پسلیاں نہ ٹوٹ جائیں''...... عمران نے کہا اور ہاروے نے ایک بلند قہقہہ لگاتے ہوئے عمران کو چھوڑا اور پھر تیزی سے اپنے ملازم کی طرف مڑا۔

''مارٹن جلدی پھاٹک کھولو۔ جلدی کرو''...... ہاروے نے چیخ کر اپنے ملازم سے کہا اور ملازم جو پھاٹک پر کھڑا حیرت سے یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا بجلی کی سی تیزی سے دوڑ پڑا۔

''یہ۔ یہ تمہارے ساتھی ہیں۔ اوہ۔ پرنس آج تم نے مجھے وہ عزت بخش ہی دی ہے جو میری بہت بڑی حسرت تھی''۔ ہاروے نے کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''یہاں نہیں اندر چل کر کچھ کھلاؤ پلاؤ پھر تعارف ہو گا''۔ عمران نے اسے بازو سے پکڑتے ہوئے کہا تو وہ بے اختیار ہنس پڑا۔

''کار اندر لے آؤ''...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو جولیا سائیڈ سیٹ سے کھسک کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ پھاٹک کھل چکا

تھا اس لئے جولیا کھلے پھاٹک میں سے کار اندر لے گئی۔

''نجانے تم جیسے پرنسز کو اس قدر خوبصورت بیویاں کہاں سے مل جاتی ہیں''...... ہاروے نے جولیا کے کار اندر لے جانے پر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''بیویاں۔ تمہارے منہ میں گھی شکر۔ خدا کرے تمہاری یہ بات پوری ہو جائے لیکن فی الحال تو بیوی نام کی چیز دور دور تک نظر نہیں آتی۔ تم بیویاں کہہ رہے ہو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ اوہ تو یہ کون ہے جو کار چلا رہی ہے''...... ہاروے نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کار کی ڈرائیور''...... عمران نے سادہ سے لہجے میں جواب دیا تو ہاروے بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''اوہ سوری پرنس۔ میں سمجھا تھا تمہاری بیوی ہے''...... ہاروے نے کہا اور پھر عمران سمیت وہ اندر داخل ہوا۔ پورچ میں جا کر جولیا نے کار روک دی تھی اور پھر وہ سب کار سے نیچے اتر آئے۔

''یہ ہاروے ہے۔ ولنگٹن کا شیطان''...... عمران نے ہاروے کا اپنے ساتھیوں سے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''اور تمہارا دوست''...... ہاروے نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

''یہ مس میری ہیں۔ یہ جیکسن اور''...... عمران نے جولیا اور دوسرے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''بس بس کافی ہے کیوں خواہ مخواہ سوچ سوچ کر نام لے رہے ہو۔ میرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ تمہارے ساتھی ہیں''۔ ہاروے نے اسے درمیان میں ہی ٹوکتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''چلو اچھا ہوا کہ تم نے مجھے مزید مغزماری سے بچا لیا۔ ویسے ایک بات ہے کہ ایکریمین نام ہی ایسے اوٹ پٹانگ ہوتے ہیں کہ ان میں سیدھے سادھے نام تلاش کرنا ہی مشکل ہو جاتا ہے''۔ عمران نے کہا اور ہاروے ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''آؤ اندر چلتے ہیں''...... عمران نے کہا اور ہاروے مڑ کر اندرونی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کے ساتھی اس کے پیچھے تھے۔ پھر وہ ایک خاصے بڑے کمرے میں پہنچ گئے جسے انتہائی شاندار اور قیمتی فرنیچر سے سجایا گیا تھا۔ اور سجاوٹ کے لحاظ سے یہ سٹنگ روم تھا۔

''آپ سب تشریف رکھیں میں آپ لوگوں کے لئے مشروبات کا بندوبست کر لوں''۔ ہاروے نے کہا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

''یہ بھی ایکریمی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس کے اندر بھی وطن کی محبت جاگ اٹھے''...... جولیا نے عمران سے کہا۔

''بے فکر رہو۔ یہ ایکریمی نہیں کارمن نژاد ہے''...... عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے وہی نوجوان

اندر داخل ہوا جس نے پھاٹک کھولا تھا۔ وہ ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آیا تھا۔ ٹرالی پر جوس کے گلاس رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ایک ایک گلاس سب کے سامنے رکھ دیا۔

''باس نے کہا ہے کہ جب آپ انہیں بلائیں گے تو وہ آ جائیں گے''...... نوجوان نے عمران سے مخاطب ہو کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اسے بلاؤ اس سے ہم نے ضروری بات کرنی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر خالی ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا۔

''یہ کس کی جگہ ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہم اس وقت کراسگا کے نواح میں ہیں ہاروے کی رہائش گاہ پر۔ ہاروے کارمن نژاد ہے لیکن طویل عرصے سے یہاں رہ رہا ہے اور سمگلنگ کا ایک بہت بڑا منظم سنڈیکیٹ چلاتا ہے۔ خاص طور پر بحری سمگلنگ کا تو اسے کنگ کہا جاتا ہے۔ جرائم کی دنیا میں کالا شیطان کے نام سے مشہور ہے میرے اس سے خاصے گہرے دوستانہ تعلقات ہیں''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے ہاروے اندر داخل ہوا۔

''آؤ بیٹھو ہاروے''...... عمران نے کہا تو ہاروے اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

''کچھ پریشان لگ رہے ہو۔ مسئلہ کیا ہے۔ مجھے بتاؤ شاید میں

تمہاری کوئی مدد کر سکوں“...... ہاروے نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”تمہارے پاس آنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ تم ہماری مدد کرو۔ تمہارا معاوضہ جو تم کہو گے تمہیں مل جائے گا“...... عمران نے کہا۔

”دیکھو پرنس۔ یہ ٹھیک ہے کہ میرا تعلق ایسے طبقے سے ہے جو بغیر معاوضہ کے کسی کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا لیکن کم از کم تمہیں تو یہ بات نہیں کرنا چاہئے تھی۔ اگر تم مجھے اپنی جان پر کھیل کر سمندر کی خونی لہروں سے نہ بچاتے تو اب سے دو سال پہلے میں مچھلیوں کی خوراک بن چکا ہوتا۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ گزشتہ دو سالوں سے میں جو سانس لے رہا ہوں وہ بھی تمہاری وجہ سے لے رہا ہوں پھر تم نے جس طرح بے لوث انداز میں میری مدد کی تھی اس نے تمہاری عظمت میرے دل میں واضح کر دی ہے اس کے علاوہ آج تک تم نے مجھے اپنے احسان کا قرض بھی اتارنے کا موقع نہیں دیا اگر آج مجھے اس کا موقع مل رہا ہے تو تم معاوضے کی بات کر رہے ہو“...... ہاروے نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”یہ تمہارے اعلیٰ ظرفی ہے ہاروے۔ بہرحال یہ معاملہ انتہائی سنجیدہ اور انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ میں تمہیں تفصیل بتا دیتا ہوں“۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے ہاروے کو ساری تفصیل بتا دی اور یہ بھی بتا دیا کہ وہ جس فارمولے کے لئے یہاں آئے تھے وہ

فارمولا ایک مائیکرو فلم کی صورت میں اسے مل چکا ہے جو اس کے پاس ہے اور اب وہ اس فلم کو لے کر یہاں سے نکل جانا چاہتے ہیں کیونکہ وہ جانتا ہے کہ فلم غائب ہو جانے کے بعد ڈارک ہارٹ کے تمام سیکشن ان کی تلاش پورے کراسگا میں کر رہے ہوں گے۔

”ویسے تو میرے لئے یہ انتہائی معمولی سی بات ہے لیکن جیسا کہ تم نے بتایا ہے کہ ڈارک ہارٹ تمہارے پیچھے لگی ہوئی ہے تو پھر مجھے تھوڑا سا وقت دو تاکہ میں کوئی ایسا فول پروف بندوبست کر سکوں کہ جس سے تم فلم لے کر ایکریمیا سے نکل جاؤ اور کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو سکے“...... ہاروے نے کہا۔

”تم کتنا وقت لو گے“...... عمران نے پوچھا۔

”زیادہ نہیں صرف ایک دن“...... ہاروے نے کہا۔

”ٹھیک ہے“...... عمران نے مطمئن لہجے میں کہا۔

”اور کوئی خدمت“...... ہاروے نے پوچھا۔

”مجھے مائیکرو فلم پروجیکشن مشین لا دو۔ میں سب سے پہلے اس فلم کو چیک کرنا چاہتا ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ میں اس فلم کو چیک کئے بغیر لے کر پاکیشیا چلا جاؤں اور بعد میں پتہ چلے کہ بارٹن نے اپنی جان بچانے کے لئے مجھے جان بوجھ کر ایسی فلم دے دی تھی جس میں سرے سے ہی کوئی فارمولا موجود نہ تھا“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ کیا تمہیں شک ہے کہ فارمولا فلم میں نہ ہو گا“...... جولیا نے چونک کر کہا۔

”بارٹن کی باتوں سے تو ایسا ہی لگ رہا تھا کہ اس نے ہمیں اصل فلم تک پہنچایا ہے لیکن وہ ڈارک ہارٹ کے ریڈ سیکشن کا انچارج ہے اور دنیا کا چالاک ترین انسان سمجھا جاتا ہے جسے سمجھنا اتنا آسان نہیں اس لئے ممکن ہے کہ اس نے جھوٹ بولا ہو اور عام سی فلم دے دی ہو۔ اس لئے اس کا چیک ہونا ضروری ہے“۔

عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”میں ملازم کو بھیجتا ہوں وہ آپ کو کمرے بھی دکھا دے گا اور آپ کو پروجیکشن مشین بھی دے جائے گا۔ باقی آپ سب آرام کریں اور یہاں ہر لحاظ سے مطمئن رہیں یہاں میری اجازت کے بغیر کوئی انہیں آئے گا۔ میں انتظامات کر لوں پھر آپ سے ملاقات ہو گی“...... ہاروے نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

بارٹن اس وقت کراسگا کے گرین فیلڈ جنگل کے ایک کیبن میں موجود تھا۔ یہ کیبن اس کے لئے خاص طور پر تیار کیا گیا تھا تاکہ وہ کراسگا سے آنے والے راستوں پر نظر رکھ سکے۔ اس سارے علاقے میں اس کے آدمی پھیلے ہوئے تھے۔ جنگل کے اس حصے کو اس نے زیرو پوائنٹ کا نام دے رکھا تھا۔ بارٹن کے چہرے پر سنجیدگی اور حد درجہ پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے سامنے شراب کی بوتل کے ساتھ ساتھ ایک وائرلیس فون پیس بھی پڑا ہوا تھا۔ وہ وقفے وقفے سے شراب کی بوتل اٹھا کر اسے منہ سے لگاتا اور پھر گھونٹ بھر کر واپس میز پر رکھ دیتا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ اس طرح سے وائرلیس فون پیس کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے اسے کسی کی کال کا شدت سے انتظار ہو۔ تھوڑی دیر بعد اچانک وائرلیس فون کی مخصوص گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر فون پیس اٹھا لیا۔

''یس۔ بارٹن بول رہا ہوں''...... بارٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

''جیکسن بول رہا ہوں باس۔ پوائنٹ سکس سے''...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ کیا رہا۔ کچھ پتہ چلا ان پاکیشیائیوں کے بارے میں''...... بارٹن نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ پائیک کی ٹیم نے نہ صرف ان کا کھوج لگا لیا ہے بلکہ ان کے لئے کام کرنے والے آدمی کا بھی کھوج لگا لیا ہے اور باس۔ پائیک گروپ نے ایک فون کال بھی ٹیپ کی ہے جس میں اس آدمی جس کا نام ہاروے ہے کی ان ایجنٹوں کے لیڈر علی عمران سے ہوئی ہے اس میں آپ کا نام بھی لیا گیا ہے''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوہ۔ پوری تفصیل بتاؤ جیکسن''...... بارٹن نے چونک کر اور بے چین سے لہجے میں کہا۔

''باس۔ جو حالات معلوم ہوئے ہیں ان کے مطابق عمران اور اس کے ساتھی جیرٹ کے کلب کے تہہ خانوں میں ہی چھپے ہوئے تھے۔ تہہ خانوں میں ہی ایک سرنگ ہے جو وہاں سے نکل کر ایک رہائش گاہ میں جاتی ہے۔ اس رہائش گاہ میں پہلے سے ہی ایک کار موجود تھی۔ وہ سب اس کار میں نکل گئے تھے۔ وہ جس کار میں نکل کر گئے تھے اس میں ایک ٹریکنگ سسٹم لگا ہوا تھا۔ کار کا نمبر اور ٹریکنگ کوڈ معلوم ہوتے ہی میں نے اسے سرچنگ پر لگا دیا تھا اور

سرچنگ سسٹم سے پتہ چلا کہ وہ سب کراسگا کے کالے شیطان ہاروے کے سپیشل پوائنٹ پر پہنچے تھے۔ اس کے بعد کار وہاں سے غائب کر دی گئی تھی۔ وہ سب ہاروے کے مہمان بن گئے تھے۔ اس کے بعد ہاروے انہیں خود لے کر گرین فیلڈ جنگل کی طرف روانہ ہو گیا ہے''...... جیکسن نے جواب دیا۔

''اس ساری تفصیل کا علم تمہیں کیسے ہو گیا''...... بارٹن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے جیرٹ کے ایک خاص آدمی کو خرید لیا تھا باس۔ اس نے ہی مجھے ساری تفصیل بتائی ہے اور کار کا سراغ تو میں نے ٹریکنگ سرچنگ سسٹم سے لگایا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بارٹن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''وہ جنگل میں کار پر گئے ہیں یا کسی اور ذریعے سے''...... بارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''فورڈ ڈبل پاور جیپ ہے باس''...... جیکسن نے جواب دیا۔

''تم نے واقعی کام کیا ہے جیکسن۔ اس لئے تمہیں تمہارے تصور سے بھی زیادہ انعام ملے گا۔ اب تم ایک کام اور کرو کہ جب یہ لوگ جنگل کے قریب پہنچیں تو تم نے مجھے ان کی جیپ اور ان کے بارے میں تفصیل بتانی ہے مطلب ہے ان کے حلیئے اور تعداد وغیرہ پھر میں خود ہی ان سے نمٹ لوں گا اور تمہیں اس کا مزید بھاری انعام ملے گا''...... بارٹن نے کہا۔

"یس باس۔ ہو جائے گا کام۔ میں آپ کو فون کر کے اطلاعات دے دوں گا۔ آپ بے فکر رہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اپنا خاص طور پر خیال رکھنا۔ یہ انتہائی خطرناک گروپ ہے"...... بارٹن نے کہا۔

"یس باس"...... جیکسن نے جواب دیا اور بارٹن نے او کے کہہ کر رابطہ ختم کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ کراسگا قصبے میں تمام فون وائرلیس سسٹم کے تحت چلتے تھے لیکن چونکہ اس سسٹم کے تحت فون بے حد مہنگا پڑتا تھا اس لئے یہاں خاص گروپس اور لوگوں کے پاس ہی فون تھے۔

"اینڈرس بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک خشک اور کرخت مردانہ آواز سنائی دی۔

"بارٹن بول رہا ہوں اینڈرس۔ کیا تم میرے پاس آ سکتے ہو"...... بارٹن نے کہا۔

"کیوں۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے کیونکہ تم انتہائی ضرورت کے وقت ہی مجھے یاد کرتے ہو"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہاں۔ تمہارے لئے ایک اہم کام ہے جس کا تمہیں بھاری معاوضہ مل سکتا ہے۔ اس کے لئے تفصیلی بات ہونا ضروری ہے اور وہ بھی آمنے سامنے"...... بارٹن نے کہا۔

"ویری گڈ۔ کیا واقعی کوئی خاص کام نکل آیا ہے میرے مطلب کا"...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو بلا رہا ہوں"...... بارٹن نے سنجیدگی سے کہا۔

"او کے۔ میں ابھی پہنچ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو بارٹن نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا ایکریمی اندر داخل ہوا۔ اس نے مقامی لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر سخت گیری نمایاں تھی۔

"آؤ اینڈرس۔ وہ سامنے ریک میں تمہاری پسندیدہ شراب موجود ہے۔ جتنی مرضی بوتلیں اٹھا لاؤ"...... بارٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ آج کا دن تو میرے لئے واقعی انتہائی خوش قسمت ثابت ہو رہا ہے"...... آنے والے نے جو اینڈرس تھا خوش ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر ریک میں سے شراب کی ایک بڑی بوتل اٹھا لی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے بوتل سے منہ سے لگا لی اور پھر ایک بڑا گھونٹ لے کر اس نے بوتل منہ سے ہٹائی اور سامنے میز پر رکھ دی۔

"اب بتاؤ۔ کیا کام ہے"...... اینڈرس نے کہا۔

"پاکیشیا کے چند افراد گرین فیلڈ جا رہے ہیں۔ انہیں فنش کرانا ہے"...... بارٹن نے کہا۔

"کون لوگ ہیں وہ۔ کیا غنڈے اور بدمعاش ہیں یا کوئی شکاری ہیں"...... اینڈرس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ ایجنٹ ہیں اور انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ چیف نے مجھے ان سب کو ہلاک کرنے کا حکم دیا ہے لیکن انہیں ہلاک کرنے کی میری ہر کوشش ناکام ہوگئی۔ یہاں تک کہ انہوں نے میری رہائش گاہ میں پہنچ کر میری بیوی اور بچے کو یرغمال بنا لیا اور پھر جب میں اپنی رہائش گاہ میں پہنچا تو انہوں نے مجھ پر بھی حملہ کیا اور مجھے بے ہوش کر دیا اور پھر اس کے بعد انہوں نے میرے سامنے میری بیوی کو جان سے مارنے کی کوشش کی۔ ان کی درندگی اور سفاکی دیکھ کر مجھے بھی ان کے سامنے مجبور ہونا پڑا اور میں نے انہیں وہ چیز دینے کا وعدہ کر لیا جس کے لئے وہ یہاں پہنچے تھے"...... بارٹن نے کہا تو اینڈرس بے اختیار چونک پڑا۔

"کون سی چیز"...... اینڈرس نے کہا تو بارٹن نے اسے اینٹی میزائل کی مائیکروفلم کی ساری تفصیل بتا دی۔

"مجھے اس بات کا خدشہ تھا کہ وہ لوگ مجھے یا کرنل رچرڈسن کو قابو کر سکتے ہیں اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے پتھر بھی بول پڑنے پر مجبور ہو سکتے ہیں اس لئے میں نے کرنل رچرڈسن کے کہنے پر ایک بلینک مائیکروفلم فلاورنگ اسکوائر کے خصوصی لاکر روم میں رکھوا دی۔ عمران نے جب میرے سامنے میری بیوی کی آنکھ نکالنے اور اسے ہلاک کرنے کی

دھمکی دی تو میں نے نہ صرف اسے فلاورنگ اسکوائر کے خصوصی لاکر روم کے بارے میں بتا دیا بلکہ وہاں کے انچارج ایلن مارک کے ذریعے وہ فلم منگوا لی جسے لے کر وہ مجھے اور میری بیوی بچے کو زندہ چھوڑ کر چلے گئے۔ میرا اور کرنل رچرڈسن کا خیال تھا کہ وہ اس فلم کو لے کر واپس چلے جائیں گے اور انہیں پاکیشیا جا کر معلوم ہوگا کہ فلم بلینک ہے لیکن اس بات کا شاید انہیں یہیں پتہ چل گیا ہے کہ میں نے انہیں ڈاج دیا ہے اور بلینک فلم ان کے حوالے کی ہے اس لئے وہ اب تک یہیں ہیں اور اب ان کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ وہ کراسگا کے کالے شیطان ہاروے کی مدد سے گرین فیلڈ جا رہے ہیں تاکہ وہ ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر سکیں"...... بارٹن نے اسے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو کیا میزائل کے فارمولے کی مائیکروفلم ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر میں ہے"...... اینڈرس نے کہا۔

"ہاں۔ فلم ابھی تک کرنل رچرڈسن نے اپنے پاس رکھی ہوئی ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ جب تک عمران اور اس کے ساتھی یہاں ہیں وہ فلم اعلیٰ حکام کے حوالے نہ کریں۔ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کو علم ہو گیا کہ فلم کہاں ہے تو وہ وہاں بھی اٹیک کر سکتے ہیں جبکہ کرنل رچرڈسن کے مطابق وہ بذات خود اس فلم کو زیادہ محفوظ رکھ سکتے ہیں"...... بارٹن نے کہا۔

"یہاں تمہارا اپنا بھی بڑا گروپ ہے۔ جب تمہیں ان کے

بارے میں معلومات مل گئی ہیں تو پھر تم خود انہیں جنگل میں جانے سے کیوں نہیں روکتے“...... اینڈرس نے کہا۔

”میں عمران کے سامنے نہیں آنا چاہتا۔ اسے میں نے ڈاج دیا ہے۔ اس بار وہ میرا کوئی لحاظ نہیں کرے گا اور اسے میرے گروپ کے بارے میں بھی معلوم ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ میرے گروپ کا کوئی آدمی ان کے ہاتھ لگے ورنہ وہ اس کے ذریعے آسانی سے مجھ تک پہنچ سکتا ہے۔ میں ہر صورت میں ان کا خاتمہ چاہتا ہوں اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ یہ کام تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں کر سکتا ہے۔ اسی لئے میں نے تمہیں خاص طور پر بلایا ہے۔ اب بولو۔ کیا تم تیار ہو“...... بارٹن نے کہا۔

”اس کام کا مجھے کتنا معاوضہ ملے گا“...... اینڈرس نے کہا۔

”جتنا تم چاہو۔ اگر تم عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دو اور ثبوت کے طور پر ان کی لاشیں میرے پاس لے آؤ تو میں تمہیں ڈارک ہارٹ کی طرف سے گارنٹڈ بلینک چیک دے سکتا ہوں جس میں تم اپنی مرضی کی اماؤنٹ بھر سکتے ہو“...... بارٹن نے کہا تو اس کی بات سن کر اینڈرس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

”گارنٹڈ بلینک چیک“...... اینڈرس نے کہا۔

”ہاں۔ اور سنو اینڈرس۔ تمہیں ان سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہیں معلوم ہی نہ ہو گا کہ یہاں ان کے بارے میں تفصیلی اطلاعات پہنچ چکی ہیں اور نہ ہی وہ تمہارے بارے میں

کچھ جانتے ہیں۔ اس لئے اچانک ان کی جیپ پر میزائل مار کر اور پھر گولیاں چلا کر آسانی سے ان کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ لوگ خطرناک اس صورت میں ہو سکتے ہیں جب انہیں پہلے سے تمہارے بارے میں معلوم ہو۔ وہ جیسے ہی پوائنٹ سکس سے روانہ ہوں گے ان کے بارے میں تفصیلات ان کے حلیئے، تعداد، لباس اور اس جیپ کے بارے میں سب اطلاعات یہاں پہنچ جائیں گی اور تمہیں معلوم ہے کہ پوائنٹ سکس سے یہاں پہنچنے کا ایک ہی راستہ ہے۔ تم کراسگا قصبے میں داخل ہونے سے پہلے ہی کسی بھی سپاٹ پر ان پر ریڈ کر سکتے ہو“...... بارٹن نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ بے خبر لوگوں کا خاتمہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ اب یہ کام لازماً ہو جائے گا لیکن اس کے لئے مجھے اپنا پورا گروپ لے جا کر پہلے سے ان کے خلاف پکٹنگ کرنا پڑے گی“...... اینڈرس نے کہا۔

”ٹھیک ہے“...... بارٹن نے کہا۔

”یہ بتاؤ کہ کب پہنچ رہے ہیں وہ یہاں“...... اینڈرس نے کہا۔

”پوائنٹ سکس سے یہاں کا راستہ جیپ پر چار گھنٹوں کا ہے۔ جب وہ وہاں سے روانہ ہوں گے تو مجھے اطلاع مل جائے گی اور میں تمہیں فون کر کے اطلاع دے دوں گا۔ فی الحال تم شراب کی بوتل خالی کرو“...... بارٹن نے کہا تو اینڈرس نے مسکراتے ہوئے بوتل اٹھا کر منہ سے لگا لی۔ ابھی اینڈرس کی بوتل خالی نہ ہوئی تھی

کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور بارٹن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ بارٹن بول رہا ہوں''...... بارٹن نے کہا۔

''جیکسن بول رہا ہوں پوائنٹ سکس سے''...... دوسری طرف سے جیکسن کی آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ کیا ہوا۔ کیا وہ روانہ ہو گئے ہیں پوائنٹ سکس سے''۔ بارٹن نے کہا۔

'ہاں۔ ابھی ابھی روانہ ہوئے ہیں۔ پہلے میرا خیال تھا کہ ہاروے ان کے ساتھ جائے گا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ ہاروے واپس چلا گیا ہے ان کی تعداد سات ہے۔ ایک عورت چار ایشیائی مرد اور دو سیاہ فام مقامی آدمی ہیں جو شاید اس ہاروے کے ساتھی ہیں۔ البتہ ایک مقامی ڈرائیور بھی ان کے ساتھ ہے''...... جیکسن نے کہا۔

''کس پر آ رہے ہیں یہ لوگ''...... بارٹن نے پوچھا۔

''سپیشل فورڈ بلیک جیپ پر''...... جیکسن نے جواب دیا گیا۔

''اوکے۔ اس جیپ کا نمبر بتاؤ۔ ماڈل اور کلر بھی''...... بارٹن نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی۔

''اوکے۔ اب ان کے حلیئے اور لباس کی تفصیل بتاؤ''...... بارٹن نے کہا تو دوسری طرف سے جیکسن نے اسے تمام افراد کے حلیئے بتانے شروع کر دیئے۔

''اوکے۔ اور تم سامنے تو نہیں آئے''...... بارٹن نے پوچھا۔

''نو باس۔ میں نے ڈی ایف سے نگرانی کی ہے ان سے کافی

فاصلے پر رہ کر۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے''...... بارٹن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''ان کے بارے میں تفصیلات معلوم ہو گئی ہیں اینڈرس''۔ بارٹن نے رسیور رکھ کر ساتھ بیٹھے ہوئے اینڈرس سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر اس نے جیکسن کی بتائی ہوئی تمام تفصیلات اینڈرس کو بتا دیں۔

''ٹھیک ہے۔ اب تم بے فکر رہو''...... اینڈرس نے اثبات میں سر ہلا کر اٹھتے ہوئے کہا۔

''اس سب کے باوجود ہر لحاظ سے محتاط رہنا اور سنو۔ ان کی لاشیں براہ راست یہاں مت لے آنا۔ پہلے انہیں اپنے اڈے پر رکھنا پھر یہاں میرے ہیڈ کوارٹر میں میرے آدمی فوشن کو اطلاع دے دینا مجھ تک اطلاع پہنچ جائے گی۔ میں تمہارے اڈے پر پہنچ کر ان لاشوں کو اپنے ساتھ یہاں لے آؤں گا۔ تمہیں تمہارا گارنٹڈ بلینک چیک بھی وہیں دے دوں گا''...... بارٹن نے کہا۔

''اوکے۔ اب میں چلتا ہوں''...... اینڈرس نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا تو بارٹن اٹھا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک ٹرانسمیٹر نکال کر دوبارہ کرسی پر آ کر بیٹھ گیا اور اس نے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ اور پھر اسے آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ بارٹن کالنگ۔ ہیلو۔ اوور“...... بارٹن نے کال دیتے ہوئے کہا۔

”یس کرنل رچرڈسن اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... تھوڑی دیر بعد کرنل رچرڈسن تیز اور سخت آواز سنائی دی۔

”چیف۔ پاکیشیائی ایجنٹ پوائنٹ سکس سے گرین فیلڈ آنے کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ اوور“...... بارٹن نے کہا۔

”اوہ۔ تمہیں کیسے اطلاع مل گئی۔ اوور“...... کرنل رچرڈسن نے چونک کر پوچھا تو بارٹن نے اسے وہاں موجود جیکسن کے بارے میں پوری تفصیل بتا دی۔

”ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں گرین فیلڈ جنگل میں داخل ہونے سے پہلے ہی ختم کرنا ہو گا ورنہ جنگل میں داخل ہونے کے بعد ان کا شکار کرنا مشکل ہو جائے گا۔ اوور“...... کرنل رچرڈسن نے اس انداز میں کہا جیسے وہ بارٹن سے بات کرنے کی بجائے خود کلامی کر رہا ہو۔

”آپ بے فکر رہیں چیف۔ اس کا انتظام میں نے کر لیا۔ میں ان کی لاشیں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا۔ اوور“...... بارٹن نے کہا۔

”وہ کیسے۔ کیا کیا ہے تم نے۔ اوور“...... کرنل رچرڈسن نے چونک کر پوچھا تو بارٹن نے اسے اینڈرس کے بارے میں بتا دیا۔

”اینڈرس یہاں کا انتہائی معروف غنڈہ ہے چیف۔ اس کے

پاس اس خطرناک افراد کا گروپ ہے جن کے پاس جدید ترین میزائل گنیں بھی موجود ہیں اور وہ اس سارے علاقے کا کیڑا بھی ہے اور پاکیشیائی ایجنٹوں کے خواب و خیال میں بھی نہ ہو گا کہ ان پر راستے میں کہیں حملہ بھی ہو سکتا ہے اور وہ سب ایک ہی جیپ میں آ رہے ہیں۔ اس لئے جیپ پر اچانک برسنے والے میزائل ان کے ٹکڑے اڑا دیں گے۔ اوور“...... بارٹن نے کہا۔

”اوہ واقعی۔ ویری گڈ۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ اگر تم ایسا لینے میں کامیاب ہو جاؤ تو میں تمہیں ذاتی طور پر انعام دوں گا بارٹن۔ تمہاری توقع سے بھی بڑا انعام۔ اوور“...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

”تھینک یو چیف۔ بہرحال ایسا ہی ہو گا۔ آپ بے فکر رہیں۔ اوور“...... بارٹن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”بہرحال جو بھی رزلٹ ہو تم نے مجھے فوراً کال کر کے بتانا ہے۔ اوور“...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

”صرف چار پانچ گھنٹے اور انتظار کر لیں چیف۔ پھر رزلٹ آپ کے سامنے ہو گا۔ اوور“...... بارٹن نے جواب دیا۔

”اوکے۔ اوور اینڈ آل“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر مسرت کے ساتھ ساتھ اطمینان کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے۔ اسے سو فیصد یقین تھا کہ اینڈرس کامیاب ہو جائے گا اور عمران اور اس کے ساتھی اینڈرس اور اس کے گروپ کے ہاتھوں زندہ نہ بچ سکیں گے۔

سیاہ رنگ کی بڑی فورڈ جیپ نہایت تیز رفتاری سے کراسگا کی فراخ سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیور مقامی آدمی تھا جس کا نام آسٹن تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا۔ عقبی سیٹوں پر جولیا اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ سب سے آخر میں سیاہ رنگ کے دو بڑے بڑے تھیلے موجود تھے جن میں مخصوص اسلحہ موجود تھا۔ عمران نے ہاورے کی لائی ہوئی پروجیکشن مشین سے مائیکروفلم چیک کی تھی اور اسے معلوم ہو گیا تھا کہ بارٹن نے اپنی جان بچانے کے لئے اسے ڈاج دیا تھا اور اسے ایک بلینک فلم دے دی تھی۔ بلینک فلم دیکھ کر جولیا اور اس کے ساتھی بھڑک اٹھے تھے۔

انہیں بارٹن پر بے حد غصہ آ رہا تھا جس نے بڑی چالاکی سے انہیں بلینک فلم تھما دی تھی اور اس بات کا شبہ تک نہ ہونے دیا تھا کہ وہ انہیں ڈاج دے رہا ہے۔ انہیں سب سے زیادہ عمران پر

حیرت ہو رہی تھی جس نے بارٹن کی باتوں پر بھروسہ کر لیا تھا اور اس کے لہجے سے اس کی چالاکی اور عیاری کا پتہ نہ چلا سکا تھا اور آسانی سے اس کے ہاتھوں ڈاج کھا گیا تھا۔ عمران نے انہیں بتایا کہ اس معاملے میں بارٹن بے حد چالاک ثابت ہوا ہے وہ بہترین اداکاری کر سکتا ہے کہ اس کے لب و لہجے سے سچ اور جھوٹ کا پتہ چلانا مشکل تھا۔ بلینک فلم ملنے کا مطلب واضح تھا کہ بارٹن نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈاج دے کر نہ صرف اپنی جان بچائی تھی بلکہ انہیں گرین فیلڈ جنگل میں موجود ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر جانے سے بھی وقتی طور پر روک دیا تھا۔

چونکہ عمران کے پاس بلینک فلم تھی اس لئے انہیں یقین ہو گیا تھا کہ اینٹی میزائل کی مائیکروفلم یا تو ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر میں کرنل رچرڈسن کے پاس ہی موجود تھی یا پھر وہ چیکنگ کے لئے ڈارک ہارٹ کے نیچے موجود ٹیسٹ لیبارٹری میں جا چکی تھی۔ جو بھی تھا عمران اور اس کے ساتھی اپنا مشن پورا کئے بغیر وہاں سے واپس کیسے جا سکتے تھے اس لئے عمران نے ہاروے سے بات کی۔ ہاروے نے انہیں بتایا کہ وہ انہیں گرین فیلڈ جنگل میں پہنچا سکتا ہے۔ اس نے عمران کو وہاں جانے کا ایک مخصوص راستہ بتایا تھا اور اپنے دو آدمیوں اور مخصوص اسلحہ کے ساتھ کراسگا سے دور ایک ویران علاقے میں لے آیا تھا۔ اس کے بعد اس نے اپنے ساتھیوں کو ہدایات دیں اور عمران اور اس کے ساتھیوں سے اجازت لے کر

وہاں سے واپس چلا گیا۔

اس نے عمران کو بتایا تھا کہ اس کے دونوں آدمی جنگل کے کیڑے ہیں جو انہیں جنگل میں موجود ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچا سکتے ہیں۔ ان میں سے ایک آدمی کا نام جورڈن اور دوسرے کا وڈسن تھا۔ دونوں دیوہیکل سیاہ فام آدمی تھے جنہیں دیکھ کر جوزف اور جوانا کا ہی گمان ہوتا تھا اور انہیں دیکھ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو واقعی جوزف اور جوانا کی کمی محسوس نہ ہو رہی تھی۔ چونکہ بارٹن نے عمران کو دھوکہ دیا تھا اس لئے گرین فیلڈ جنگل میں جانے سے پہلے عمران اس کا قصہ تمام کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ دوبارہ ان کے راستے کی رکاوٹ نہ بن سکے۔ عمران کو ہاروے نے بتایا تھا کہ بارٹن اس وقت جنگل میں موجود ایک خاص علاقے زیرو پوائنٹ پر ہے اور ہاروے نے عمران کو اس پوائنٹ کی تفصیلات بتا دی تھیں۔ عمران کے پوچھنے پر ہاروے نے عمران کو بتایا تھا کہ اس کے بارے میں اس کے ایک ساتھی نے اسے تفصیل بتائی تھی جو بارٹن کے گروپ میں شامل تھا اور ان کے ساتھ زیرو پوائنٹ پر موجود تھا چونکہ عمران کو بارٹن کے ٹھکانے کا علم ہو چکا تھا اس لئے عمران اس سے نپٹ کر آگے جانا چاہتا تھا اور اس وقت وہ جیپ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ زیرو پوائنٹ کی طرف جا رہا تھا۔

”عمران صاحب۔ اگر بارٹن کو علم ہو گیا کہ ہم اس کے پاس آ

رہے ہیں تو کہیں وہ غائب نہ ہو جائے“...... عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

”اس تک کیسے پہنچے گی اطلاع“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ نے شاید غور سے نہیں سنا۔ میں نے لفظ اگر استعمال کیا ہے عمران صاحب“...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”اس اگر مگر پر تو ہماری پوری زندگی کا انحصار ہوتا ہے کیپٹن شکیل اس لئے جب ہم اس کلب کے قریب پہنچیں گے تو محتاط ہو جائیں گے“...... عمران نے کہا۔

”کیا کوئی خاص پلان آپ کے ذہن میں ہے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”اگر کوئی پلان میرے ذہن میں ہوتا تو تمہیں معلوم ہو چکا ہوتا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل بھی ہنس پڑا۔

”ایسی تو کوئی بات نہیں۔ بہرحال میرا خیال ہے کہ ہمیں عام راستے کی بجائے دوسرے راستے سے وہاں پہنچنا چاہئے کیونکہ گرین فیلڈ میں وہ وائلڈ فورس موجود ہے اور لامحالہ انہوں نے اس قصبے میں اپنے آدمی چھوڑے ہوئے ہوں گے جو انہیں ہمارے وہاں پہنچنے کی پیشگی اطلاع بھی کر سکتے ہیں اس طرح ہمارے لئے مشکلات بھی پیدا ہو سکتی ہیں“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''قصبے میں تو جانا ہی ہے چاہے کسی بھی راستے سے جائیں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہم قصبے میں جیپ کے ذریعے داخل ہونے کی بجائے پیدل چلتے ہوئے داخل ہوں۔ اب جو لوگ بھی وہاں موجود ہوں گے وہ تو یہ سوچ ہی نہیں سکتے ہی کہ اتنے بڑے اور معروف سیکرٹ ایجنٹ پیدل دھکے کھاتے ہوئے آئیں گے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کی چھٹی حس کیا سوگئی ہے''...... اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

''ارے۔ ارے۔ وہ کیوں۔ کیا ہوا ہے''...... عمران نے چونک کر اور ہنستے ہوئے کہا۔

''کیپٹن شکیل کی چھٹی حس تو کام کر رہی ہے اس لئے وہ آپ کو خبردار کر رہا ہے جبکہ آپ کی چھٹی حس سرے سے بیدار ہی نہیں ہو رہی جبکہ مجھے خود احساس ہو رہا ہے کہ جس پوزیشن میں ہم لوگ جا رہے ہیں ایک ہی میزائل ہم سب کی ہلاکتوں کے لئے کافی ہو سکتا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''تو اس سے کیا ہو گا۔ زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ ہم مر جائیں گے اور سیدھے جنت میں پہنچ جائیں گے۔ شہادت کی موت مرنے والوں کو جنت ہی نصیب ہوتی ہے اور جنت میں حوریں ہی حوریں''...... عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''اگر آپ کو اس سلسلے میں کوئی فکر نہیں ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ ہم

بھی مطمئن ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''ویری گڈ۔ بس یہ بتا دو کہ اس ہم میں تم نے کس کس کو از خود شامل کر لیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہم سے مراد میں اور کیپٹن شکیل ہیں''...... صفدر نے جواب دیا۔

''عمران صاحب۔ جب ہم پوائنٹ سکس سے روانہ ہوئے تھے تو ہماری باقاعدہ نگرانی ہو رہی تھی''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر کے ساتھ ساتھ عمران بھی بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات تھے۔

''نگرانی۔ کیسے۔ کیا مطلب''...... عمران نے سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت حیرت اور تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''میرا خیال ہے کہ ہماری نگرانی ڈی ایف کے ذریعے ہو رہی تھی۔ میں چونکہ کنفرم نہ تھا اس لئے میں خاموش رہا لیکن اب سوچتے ہوئے ایک خیال مجھے آیا ہے تو میں کنفرم ہو گیا ہوں اس لئے میں نے یہ بات کی تھی''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تفصیل بتاؤ کیپٹن شکیل۔ یہ واقعی انتہائی اہم بات ہے اور یہ میرے لئے باعث تشویش بھی ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہماری نگرانی ڈی ایف کے ذریعے سے ہی ہو رہی تھی۔ جب میں جیپ میں بیٹھنے کے لئے اس کے قریب آیا مجھے جیپ کی سیاہ

باڈی کا رنگ براؤن سا ہوتا ہوا محسوس ہوا۔ میں ایک لمحے کے لئے
چونک پڑا لیکن جب میں اندر بیٹھ گیا تو پھر جیپ کا رنگ براؤن نظر
نہ آیا۔ میں اس لئے خاموش رہا کہ شاید یہ میرا وہم بھی ہو سکتا
ہے۔ میں مسلسل سوچتا رہا اور پھر اچانک مجھے اب خیال آیا ہے کہ
جب ہماری جیپ موڑ مڑ رہی تھی تو جیب کا رنگ ایک بار پھر براؤن
ہوتا ہوا محسوس ہوا لیکن پھر فوراً بلیک ہو گیا۔ اب سوچتے ہوئے جب
مجھے خیال آیا کہ یہ ڈی ایف کی مخصوص ریز تھی جس سے جیپ کی
باڈی کا رنگ براؤن ہوتا ہے اور اس سے ہماری نگرانی ہو رہی تھی
اور اگر اس قدر جدید انداز میں نگرانی کی جا رہی تھی تو پھر یقیناً
ہمارے بارے میں پوری تفصیلات آگے بھی بتا دی گئی ہوں گی اور
ہو سکتا ہے کہ وہ جنگل میں ہم سے نمٹنے کی بجائے یہ زیادہ بہتر
سمجھیں کہ جنگل سے پہلے ہی ہم سے نمٹ لیں''...... کیپٹن شکیل
نے کہا۔

''ہونہہ۔ یہ بات تم پہلے بتا دیتے۔ ہم اس آدمی کو ٹریس کر
لیتے اور پھر اصل حالات سامنے آجاتے کہ وہ کس کا آدمی تھا۔
بہرحال اب واقعی رسک نہیں لیا جا سکتا''...... عمران نے انتہائی
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تو پھر اب کیا کرنا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ایک تو ہمیں علاقے میں کسی اور راستے سے داخل ہونا ہوگا۔
دوسرا اس پوائنٹ میں بھی سب نہیں جائیں گے صرف میں اور تنویر

جائیں گے۔ میں تو اس لئے مطمئن تھا کہ انہیں یہ معلوم ہی نہ ہو گا
کہ ہم وہاں پہنچ رہے ہیں اور پھر مقامی میک اپ میں ہیں لیکن
اب تمہاری بات سننے کے بعد تو معاملات واقعی مشکوک ہو گئے
ہیں''...... عمران نے کہا۔

''آپ کی بات ٹھیک ہے۔ ہمیں بہرحال ہر لحاظ سے محتاط اور
ہوشیار رہنا چاہئے''...... صفدر نے کہا۔

''آسٹن''...... عمران نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس سر''...... اس نے گردن موڑے بغیر جواب دیا۔

''اس کراسگا کے اس علاقے میں جانے کا کوئی اور راستہ بھی
ہے جہاں زیرو پوائنٹ ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''دوسرا راستہ۔ اوہ۔ نہیں جناب۔ صرف یہی ایک سڑک ہے۔
ویسے سائیڈوں پر جنگل ہے اس کے اندر سے ہو کر وہاں داخل تو
ہوا جا سکتا ہے لیکن اس طرح ہماری رفتار بے حد کم ہو جائے
گی''...... آسٹن نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ یہ جنگل کہاں سے شروع ہوتا ہے۔ میرا مطلب
ہے کہ زیرو پوائنٹ سے پہلے کتنے فاصلے سے یہ جنگل شروع ہوتا
ہے''...... عمران نے کہا۔

''جناب۔ تقریباً چالیس میل سے دونوں طرف جنگل ہے۔
دوسرے لفظوں میں ایک سو دس کلو میٹر تک سڑک جنگل کے درمیان
سے ہی گزرتی ہے''...... آسٹن نے جواب یا۔

”تو کیا کوئی ایسا راستہ نہیں ہے کہ ہم جنگل سے گزرے بغیر زیرو پوائنٹ والے علاقے میں داخل ہو جائیں“...... عمران نے کہا۔

”ہے تو سہی۔ لیکن وہ بہت طویل ہے۔ ہمیں کم از کم چھ گھنٹوں کا مزید سفر کرنا پڑے گا“...... آسٹن نے جواب دیا۔

”کیا اتنا فیول ہو گا جیپ میں“...... عمران نے جواب دیا۔

”جی ہاں۔ ٹینک تو فل ہیں جناب“...... آسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ پھر اس دوسرے راستے سے چلو“...... عمران نے کہا۔

”یس سر“...... آسٹن نے جواب دیا۔

”یہ تم کیوں راستہ بدل رہے ہو۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے“...... جولیا نے کہا۔

”نہیں۔ بس ویسے ہی یہ جیپ بے حد شاندار اور آرام دہ ہے۔ سچ پوچھو تو مجھے اس پر سفر کرتے ہوئے بے حد لطف آ رہا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ کا لطف اٹھایا جائے اور یہ سفر طویل سے طویل تر ہو اور اس کی ایک خاص وجہ تمہارا ساتھ ہونا بھی ہے“...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا کر خاموش ہو گئی کیونکہ اتنی بات تو وہ بھی سمجھ گئی تھی کہ عمران ڈرائیور کی وجہ سے کھل کر بات نہیں کر رہا۔

”جناب۔ اتنے طویل سفر کی بجائے ایک اور شارٹ کٹ بھی ہے۔ لیکن اس شارٹ کٹ میں کافی خطرہ ہے“...... ڈرائیور نے

کہا۔

”کس قسم کا خطرہ“...... عمران نے کہا۔

”جناب۔ یہ راستہ ایک قبیلے شوگھار کی بستی کے درمیان سے گزرتا ہے اور یہ قبیلہ کبھی کبھار اس طرف آنے والے سیاحوں پر حملے کر دیتا ہے اور انہیں ہلاک کر کے ان سے سامان وغیرہ چھین لیتا ہے“...... آسٹن نے کہا۔

”اوہ۔ یہ راستہ کدھر سے جاتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”جنگل شروع ہونے سے کافی پہلے بائیں ہاتھ پر ایک کچا راستہ ہے اور تقریباً تیس کلو میٹر کا سفر کر کے پھر یہ راستہ جنگل میں سے ہوتا ہوا قصبے کے دوسرے سرے پر جا نکلتا ہے۔ راستے میں اس قبیلے کی بستی آتی ہے“...... آسٹن نے جواب دیا۔

”تم اس شوگھاری قبیلے والے راستے سے ہی چلو اور جب ان کی بستی آ جائے تو جیپ وہاں روک دینا۔ میں اکیلا ہی جا کر اس قبیلے کے سردار سے ملاقات کروں گا پھر آگے جائیں گے“۔ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”اوکے سر“...... آسٹن نے جواب دیا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا جیسے کہہ رہا ہوں کہ پھر خود ہی بھگتو گے اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے مزید سفر کے بعد اس نے جیپ کو موڑا اور پختہ سڑک سے اتار کر کچے میں ڈال دیا۔ جیپ کے پہیئے دھول اڑانے لگے اور پھر واقعی تیس کلو میٹر کے بعد ایک بار پھر اس نے جیپ کو موڑا اور اس

بار جیپ خاصے گھنے جنگل کے درمیان بنے ہوئے کچے راستے پر آگے بڑھنے لگی۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد اس نے جیپ کی رفتار آہستہ کر دی۔

"بستی قریب آ رہی ہے جناب۔ دور سے دھول اڑتی دیکھ کر وہ سمجھ گئے ہوں گے کہ ان کا شکار آ رہا ہے اور وہ ہم تک پہنچنے کے لئے پر تول رہے ہوں گے"...... آسٹن نے کہا اور پھر کچھ آگے جا کر اس نے جیپ روک دی۔

"ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے جیپ آگے لے جاؤ"...... عمران نے کہا تو آسٹن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے جیپ آگے بڑھا دی۔

"جناب۔ میں اپنے لئے نہیں ڈر رہا۔ کیونکہ میں ان کی زبان جانتا ہوں اور جو آدمی ان کی زبان جانتا ہو اسے یہ شوگھاری کچھ نہیں کہتے۔ میں تو آپ کی وجہ سے ایسا کر رہا تھا"...... آسٹن نے کہا۔

"کون سی زبان ہے۔ کوئی فقرہ بولو"...... عمران نے کہا تو آسٹن نے ایک فقرہ بول دیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے اسی زبان میں اس فقرے کا جواب دیا تو آسٹن بے اختیار اچھل پڑا۔

"آپ کو بھی یہ زبان آتی ہے۔ حیرت ہے"...... آسٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ قدیم مولائی زبان ہے جو عام طور پر جنگلی قبیلوں میں بولی

جاتی تھی"...... عمران نے کہا اور ابھی جیپ تھوڑی ہی آگے بڑھی تھی کہ اچانک لمبے تڑنگے قبائلوں نے چیختے ہوئے ہر طرف سے جیپ کی طرف بھاگنا شروع کر دیا۔ ان کے ہاتھوں میں جدید مشین گنیں تھیں۔ آسٹن نے ایک جھٹکے سے جیپ روک دی۔

"سنو۔ کون ہے تمہارا سردار"...... عمران نے جیپ سے باہر نکل کر دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھاتے ہوئے چیخ کر ان کی زبان میں کہا تو دوڑ کر جیپ کی طرف بڑھتے ہوئے سب قبائلی بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے۔ اس دوران آسٹن اور عمران کے ساتھی بھی جیپ سے نیچے اتر آئے تھے۔

"کون ہو تم۔ اور تم ہماری زبان کیسے جانتے ہو"...... ایک ادھیڑ عمر قبائلی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"کیا تم شوگھاری قبیلے کے سردار ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں سردار ہوں۔ میرا نام الاٹیو ہے"...... اس ادھیڑ عمر قبائلی نے کہا۔

"تو پھر سنو۔ ہم سب تمہارے دیوتا ہوگاشی کا معبد دیکھنے آئے ہیں اور ہمارے پاس ہوگاشی دیوتا کی ایک انگوٹھی بھی موجود ہے جو ہم اس معبد کے بڑے پجاری کے حوالے کرنے آئے ہیں اور اگر تمہیں معلوم نہ ہو تو پھر بڑے پجاری کو بلا لاؤ۔ وہ تمہیں بتائے گا کہ جب ہوگاشی دیوتا کی انگوٹھی معبد میں پہنچ جائے گی تو تمہارا ہوگاشی دیوتا خوش ہو جائے گا اور پھر تمہاری عورتیں نر بچے کثیر تعداد

میں پیدا کریں گی اور تمہارے علاقوں کے درختوں کے پھل بھی میٹھے ہو جائیں گے اور تمہارا قبیلہ اس سارے علاقے کا سب سے بڑا اور طاقتور قبیلہ بن جائے گا۔ جاؤ بلاؤ معبد کے پجاری کو جلدی“...... عمران نے ان کی زبان میں تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ اوہ۔ تم یہیں رکو۔ میں ابھی بڑے پجاری کو بلواتا ہوں“...... اس ادھیڑ عمر قبائلی نے کہا اور پھر اس نے دو آدمیوں کو حکم دیا کہ وہ دونوں جا کر بڑے پجاری کو یہاں لے آئیں اور وہ دونوں دوڑتے ہوئے جنگل میں غائب ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئے تو ان کے ساتھ ایک بوڑھا قبائلی بھی تھا جس کے سر پر سفید رنگ کا پروں کا تاج تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک ترشول تھا۔

”یہ کون لوگ ہیں سردار“...... اس بوڑھے نے قریب آ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”تم ہوگاشی دیوتا کے بڑے پجاری ہو“...... عمران نے اس کی زبان میں کہا تو بوڑھا بے اختیار چونک پڑا۔

”ہاں۔ لیکن تم کون ہو اور کیسے ہماری زبان بول لیتے ہو۔ کیسے ہمارے ہوگاشی دیوتا کے بارے میں جانتے ہو“...... اس بوڑھے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک ہڈی کی بنی ہوئی انگوٹھی نکال لی جس پر نگینے کی جگہ شیشے کا ایک

سیاہ رنگ کا ناگ بنا ہوا تھا۔

”یہ دیکھو تمہارے دیوتا کی انگوٹھی“...... عمران نے ہاتھ اونچا کر کے انگوٹھی دکھاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ واقعی ہوگاشی دیوتا کی انگوٹھی ہے۔ یہ تمہیں کہاں سے ملی ہے“...... بوڑھے پجاری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اگر تم اصل پجاری ہو تو اپنے قبیلے کو بتاؤ کہ جب یہ انگوٹھی دیوتا کے معبد میں پہنچے گی تو تمہارا دیوتا خوش ہو جائے گا اور پھر تمہاری عورتیں کثیر تعداد میں نر بچے پیدا کریں گی اور تمہارے علاقے کے درختوں کے پھل میٹھے ہو جائیں گے“...... عمران نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ہاں۔ یہ درست ہے یہ اجنبی درست کہہ رہا ہے سردار۔ واقعی ایسا ہی ہو گا اور سنو جس کے پاس دیوتا کی سیاہ ناگ والی انگوٹھی ہو وہ ہمارا انتہائی مقدس مہمان ہو گا اور اس کے ساتھی بھی۔ اس لئے سب اس کے سامنے جھک جاؤ“...... پجاری نے عمران کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا تو سردار نے گردن جھکا دی اور اس کے گردن جھکاتے ہی سارے قبائلیوں نے گردنیں جھکا دیں۔

”آؤ ہمارے ساتھ مقدس مہمان تا کہ تم دیوتا کی یہ انگوٹھی خود دیوتا کے معبد کی بھینٹ چڑھا سکو“...... بوڑھے پجاری نے کہا۔

”آسٹن تم جیپ لے آؤ۔ ہم سب پیدل ان کے ساتھ ان کی

بستی میں جائیں گے‘‘...... عمران نے آسٹن سے کہا جو حیرت سے آنکھیں پھاڑے یہ عجیب و غریب کھیل ہوتا دیکھ رہا تھا۔

’’بہت بہتر جناب‘‘...... آسٹن نے جواب دیا اور پھر عمران اپنے ساتھیوں سمیت پیدل .گاشی قبیلے کے بوڑھے پجاری اور سردار کے ساتھ آگے بڑھنے لگے جبکہ آسٹن جیپ لے کر ان کے پیچھے آ رہا تھا۔ عمران کے ساتھیوں کے عقب اور سائیڈوں میں بھی ہوگاشی قبیلے کے لوگ چل رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ بستی میں پہنچ گئے۔ یہاں لکڑی کا ایک بڑا سا معبد بنا ہوا تھا جس پر سفید رنگ کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ بستی کے لوگوں کے مکانات جھونپڑی نما تھے اور وہاں موجود عورتیں مرد اور بچے سب انتہائی حیرت بھری نظروں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہے تھے۔ پھر وہ اس معبد کے سامنے پہنچ کر رک گئے۔

’’یہ انگوٹھی لے کر معبد میں جاؤ اور دیوتا کے بت کی چھوٹی انگلی میں ڈال دو‘‘...... عمران نے انگوٹھی بڑے پجاری کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور بوڑھے پجاری نے اس طرح انگوٹھی عمران سے لی کہ جیسے وہ دنیا کی متبرک ترین چیز ہو اور پھر وہ عجیب و غریب حرکتیں کرتا ہوا معبد کے اندر چلا گیا جبکہ باقی قبائلی باہر ہی رک گئے تھے۔

’’تم ساتھ نہیں گئے‘‘...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

’’میں اس واہیات کام میں کیسے شریک ہو سکتا ہوں‘‘...... عمران

نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا نے مسکراتے ہوئے انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ بھی اس معاملے میں عمران سے متفق ہو۔

’’لیکن یہ انگوٹھی تمہیں ملی کہاں سے‘‘...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا باقی سب بھی حیرت سے عمران کی طرف دیکھ رہے تھے۔

’’یہاں آ کر میں نے اس سارے علاقے اور خاص طور پر جنگل میں موجود اس قبیلے کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں۔ میرے خیال میں ڈارک ہارٹ ہیڈ کوارٹر پہنچنے کے لئے ہمیں اس قبیلے سے بھی ہو کر گزرنا پڑ سکتا تھا۔ اس قبیلے کے بارے میں آسٹن نے جو بتایا تھا وہ غلط نہیں تھا چونکہ یہ قدیم قبیلہ ہے اور صدیوں سے جنگل کے اس حصے میں آباد ہے اس لئے اس قبیلے والوں کو شہری زندگی سے کوئی لگاؤ نہیں ہے۔ یہ توہم پرست قبیلہ ہے جو قدیم روایات کو اپنائے ہوئے ہے۔ یہ قبیلہ پتھر کے بنے ہوئے ایک صدیوں پرانے بت کی پوجا کرتا ہے اور جب میں نے اس بت کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کیں تو معلوم ہوا کہ یہ قبیلہ بت سے وابستہ ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کو انتہائی اہمیت دیتے ہیں۔ خاص طور پر اس بت کے دائیں ہاتھ میں ایک انگوٹھی ہوا کرتی تھی جو ہڈی کی بنی ہوئی تھی اور اس پر شیشے کا ایک ناگ بنا ہوا تھا۔ یہ انگوٹھی کسی چور نے اُڑا لی تھی۔ انہوں نے انگوٹھی کو بہت تلاش کرایا لیکن انگوٹھی انہیں نہ مل سکی۔ پھر پجاری نے ہر طرف یہ

بات پھیلا دی کہ انگوٹھی ایک روز خود واپس آ جائے گی اور جو اس انگوٹھی کو واپس لائے گا وہ اس دیوتا کا خاص نمائندہ ہو گا اور اس قبیلے کا مہمان ہو گا۔ بس پھر میں نے ویسی ہی انگوٹھی بنانے میں دیر نہ لگائی۔ ہڈی کو تراشا اور بازار سے شیشے کا بنا ہوا ناگ لے کر اس میں فکس کر دیا''...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''لیکن یہ وہی انگوٹھی ہے اس کے بارے میں پجاری نے اتنے وثوق سے کیسے کہہ دیا''...... کیپٹن شکیل نے حیرت سے کہا۔

''جس طرح سے ہم کسی دوسرے انسان کا حلیہ دیکھ کر اس کا اسکیچ بناتے ہیں اسی طرح میں نے بھی انگوٹھی کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کی تھیں اور ہو بہو ویسی ہی انگوٹھی بنانے کی کوشش کی تھی اور قبیلے میں رہنے والے پجاری کو بھلا اصل اور نقل کا فرق کیسے معلوم ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''تم واقعی جینئیس ہو۔ ہر مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل تمہارے پاس موجود ہوتا ہے''...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''سارے مسئلے حل ہو جاتے ہیں لیکن ایک مسئلہ ایسا ہے جو حل طلب ہے لیکن کسی طرح سے حل ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''اور وہ کون سا مسئلہ ہے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''صفدر کا خطبہ نکاح یاد نہ کرنا''...... عمران نے کہا تو وہ سب

بے اختیار ہنس پڑے۔ تھوڑی دیر بعد بڑا پجاری اور سردار واپس باہر آ گئے اور انہوں نے تمام قبیلے کو دیا کہ ان اجنبیوں کی وجہ سے دیوتا خوش ہو گیا ہے اور اب دیوتا ان سے راضی ہے جس پر تمام قبائلی عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے جھک گئے۔

''آؤ اجنبی۔ تم نہیں جانتے تم نے ہمارے دیوتا کی انگوٹھی لوٹا کر ہم پر کتنا بڑا احسان کیا ہے۔ ہم اس انگوٹھی کی تلاش میں نجانے کب سے بھٹک رہے تھے۔ کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ تمہیں یہ انگوٹھی کہاں سے ملی ہے''...... پجاری نے عمران سے پوچھا اور پھر وہ انہیں لے کر ایک بڑی جھونپڑی میں آ گیا۔

''مجھے دیوتا کا نمائندہ بنا کر بھیجا گیا ہے۔ کیا تم دیوتا کے نمائندے سے کسی قسم کے سوال کرنے کے مجاز ہو''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو پجاری بوکھلا گیا۔

''اوہ۔ نہیں نہیں۔ میں تم سے کوئی سوال نہیں پوچھ سکتا۔ مجھے معاف کر دو۔ مجھے معاف کر دو۔ بس یہ بتاؤ کہ ہم تمہاری کیا خدمت کر سکتے ہیں''...... پجاری نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''گرین فیلڈ جنگل میں ہمارے دشمنوں کا ٹھکانہ ہے۔ وہ ہمیں ہلاک کر سکتے ہیں۔ ہم اس طرف جا رہے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ تمہارے قبیلے کا کوئی آدمی ہمارے راستے کی رکاوٹ نہ بنے اور بس''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ ہم تمہارے راستے میں نہیں آئیں گے۔ تم

جہاں جانا چاہو جا سکتے ہو“...... پجاری نے کہا۔

”تمہارے آدمیوں کے پاس جدید اسلحہ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے آدمیوں سے کہو کہ وہ جنگل میں پھیل جائیں اور انہیں جہاں بھی کوئی مسلح آدمی دکھائی دے اسے ختم کر دیں۔ اس جنگل میں ایک فورس پھیلی ہوئی ہے جو وائلڈ فورس کہلاتی ہے۔ اس کی تعداد تم جس قدر کم کر سکتے ہو کر دو“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں اس کا انتظام کرتا ہوں“...... پجاری نے کہا اور ایک طرف کھڑے ہوئے ایک قبائلی سے اس نے کہا کہ وہ جا کر سردار کو بلا لائے۔ وہ قبائلی سر ہلاتا ہوا جھونپڑی سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ قبیلے کا سردار تھا جس کا نام الاٹیو تھا۔ پجاری اسے ہدایات دینا شروع ہو گیا۔

”تمہارا کام ہو جائے گا معزز مہمان۔ ہم جانتے ہیں کہ جنگل میں موجود بڑی عمارت کی حفاظت کے لئے مسلح افراد کہاں کہاں موجود ہیں۔ ہم ان سب کو ختم کر دیں گے“...... سردار الاٹیو نے کہا۔

”تمہارے پاس مسلح افراد کی کتنی تعداد ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”چھ سو افراد ہیں اور سب کے سب جنگجو ہیں“...... سردار نے جواب دیا۔

”اگر تم اس جنگل کے بارے میں جانتے ہو تو پھر تمہیں اس

بات کا بھی علم ہو گا کہ جنگل میں وائلڈ فورس کی کتنی تعداد ہے“۔ عمران نے پوچھا۔

”ہاں۔ ہم ان سب کو دیکھ چکے ہیں۔ وہ ہمارے راستے میں نہیں آتے اور ہم انہیں کچھ نہیں کہتے لیکن اس کے باوجود ہماری ان سب پر گہری نظر ہے تاکہ وہ ہمارے قبیلے کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کر سکیں۔ ان کی تعداد ہم جانتے ہیں۔ وہ دو سو افراد سے زیادہ نہیں ہیں“...... سردار الاٹیو نے کہا۔

”پھر تو تم آسانی سے ان سب کو ختم کر سکتے ہو“۔ عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں بالکل“...... سردار الاٹیو نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

”تو جاؤ۔ اپنے مسلح ساتھیوں کو لے کر جنگل میں پھیل جاؤ اور جنگل میں جو بھی دکھائی دے اسے ختم کر دو۔ اس عمارت میں موجود افراد کو ہم خود سنبھال لیں گے“...... عمران نے کہا تو سردار الاٹیو نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے سردار اور بڑے پجاری کا شکریہ ادا کر کے وہاں سے جانے کی اجازت مانگی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب جیپ میں سوار واپس جا رہے تھے۔ ایک موڑ کے پاس آ کر آسٹن نے جیپ روک دی۔

”آگے زیرو پوائنٹ ہے جناب“...... آسٹن نے کہا۔

”اس موڑ سے کلب کتنے فاصلے پر ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”جناب۔ چار کلو میٹر کا فاصلہ رہ گیا ہے“...... آسٹن نے

’’ٹھیک ہے۔ تم جیپ لے کر واپس جاؤ۔ ہم اب پیدل آگے جائیں گے‘‘...... عمران نے کہا اور وہ سب جیپ سے نیچے اتر آئے۔ سیاہ رنگ کے بڑے بیگ بھی انہوں نے اٹھا لئے اور پھر آسٹن جیپ لے کر واپس چلا گیا۔

’’جورڈن۔ تم وڈسن کے ساتھ جاؤ اور چکر کاٹ کر ان لوگوں کی سچوئیشن دیکھ آؤ۔ ہاروے نے مجھے بتایا تھا کہ اس کا جو آدمی بارٹن گروپ میں شامل ہے اس نے رپورٹ دی ہے کہ کچھ افراد اس موڑ کے پاس موجود ہیں جو اس طرف آنے والے اجنبیوں کو دیکھتے ہی انہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دیتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم ان سب کو ہلاک کر دو۔ یہ دس افراد ہیں اور درختوں میں چھپے ہوئے ہیں‘‘...... عمران نے آسٹن کے سیاہ فام ساتھیوں جورڈن اور وڈسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

’’کیا صرف سچوئیشن دیکھنی ہے جناب‘‘...... جورڈن نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

’’مجھے ان کا سرغنہ زندہ چاہئے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ٹھیک ہے جناب۔ آؤ وڈسن۔ اسلحہ لے لو‘‘...... جورڈن نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر اسلحہ لے کر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے جنگل میں غائب ہو گئے۔

’’ایسا نہ ہو کہ ان کی وجہ سے بارڈن کو ہماری آمد کا علم ہو جائے‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’یہ جورڈن ہمارے ساتھی جوزف کی طرح جنگل کا آدمی ہے۔ اس لئے دیکھنا کہ یہ کیا کر کے آتا ہے۔ آؤ ہم راستے سے ہٹ کر جھنڈ میں چھپ جائیں ورنہ یہاں سے گزرنے والے بھی ہمارے بارے میں وہاں اطلاع دے سکتے ہیں‘‘...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر سب بیگ اٹھائے سڑک سے کافی ہٹ کر درختوں کے ایک جھنڈ میں چلے گئے البتہ عمران کے کہنے پر تنویر ایک اونچے درخت پر چڑھ گیا تھا تاکہ جورڈن اور وڈسن واپس آئیں تو انہیں چیک کیا جا سکے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد تنویر کی آواز سنائی دی۔

’’ایک سرخ رنگ کی جیپ آ رہی ہے دوسرے موڑ کی طرف سے‘‘۔ تنویر نے کہا۔

’’او کے۔ چیک کرتے رہو‘‘...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

’’اوہ۔ اوہ۔ یہ جیپ تو جورڈن چلا رہا ہے اور وڈسن بھی ساتھ ہے‘‘...... تنویر نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی تیزی سے نیچے اترنے لگا۔

’’جاؤ صفدر تنویر کے ساتھ اور ان دونوں کو جیپ سمیت یہاں لے آؤ‘‘...... عمران نے کہا تو صفدر تنویر کے نیچے اترنے پر اس کے ساتھ چل پڑا اور وہ دونوں جھنڈ سے باہر چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد جیپ اس جھنڈ میں داخل ہوئی اور اندر آ کر رک گئی۔ جورڈن اور وڈسن کے ساتھ ساتھ تنویر اور صفدر بھی جیپ سے نیچے اتر آئے۔

"ان کے سرغنہ کو لے آئے ہیں جناب"...... جورڈن نے عقبی سیٹوں کی درمیان موجود ایک بے ہوش مقامی آدمی کو گھسیٹ کر جیپ سے باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"جیپ میں آٹھ میزائل گنیں موجود ہیں"...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اور تنویر نے جیپ کے عقبی حصے میں موجود آٹھوں میزائل گنیں نکال کر باہر رکھ دیں۔ گنیں خاصی جدید اور لانگ رینج میں فائر کرنے والی تھیں۔

"کیا پوزیشن تھی وہاں جورڈن۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔ جورڈن اور میں نے ان کا باقاعدہ شکار کھیلا ہے۔ یہ دس افراد تھے جو مختلف درختوں پر چڑھے ہوئے تھے۔ ان میں سے آٹھ کے ہاتھوں میں یہ میزائل گنیں تھیں جبکہ باقیوں کے پاس مشین گنیں تھیں۔ جورڈن نے باقاعدہ پہلے راؤنڈ لگایا اور پوری صورتحال کو چیک کیا۔ ایک سائیڈ پر درختوں کے ایک جھنڈ میں یہ جیپ موجود تھی اور جیپ کے ساتھ ایک آدمی کھڑا تھا۔ اس کے پاس ٹرانسمیٹر تھا اور وہ ٹرانسمیٹر پر بات چیت کر رہا تھا اور اپنا نام اینڈرسن لے رہا تھا۔ جورڈن نے اسے پہلے بے ہوش کیا اور پھر ہم نے باقاعدہ دس افراد کا شکار کھیلا اور انہیں ہلاک کر دیا اور میزائل گنیں ساتھ لے آئے ہیں"...... جورڈن سے پہلے وڈسن نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے اٹھا کر درخت کے تنے کے ساتھ باندھ کر ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جلد ہی اس کی ہدایت پر عمل کر دیا گیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ۔ کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ میں کہاں ہوں۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم"...... اینڈرسن نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اس کے چہرے پر ایسی حیرت تھی جیسے اس نے دنیا کا کوئی عجوبہ دیکھ لیا ہو۔

"تمہارا نام اینڈرسن ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مم مم۔ میں اینڈرسن ہوں۔ مگر۔ مگر تم کون ہو۔ میں کہاں ہوں۔ وہ میرے ساتھی۔ کیا مطلب۔ تم نے مجھے باندھ کیوں رکھا ہے"...... اینڈرسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو اینڈرسن۔ تمہارے تمام ساتھی ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور ان کی میزائل گنیں یہاں موجود ہیں اور ہم وہ ہیں جنہیں ہلاک کرنے کے لئے تمہاری خدمات ہائر کی گئی ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو اینڈرسن کے چہرے پر پہلی بار خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ مگر یہ سب کیسے ہو سکتا ہے۔ تم لوگ تو وہاں پہنچے ہی نہیں اور تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ ہم وہاں موجود ہیں۔ آخر کیسے"...... اینڈرسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اس بات کو چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ تمہیں کس نے ہائر کیا

تھا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’مجھے پوائنٹ سکس کے پائیک نے ہائر کیا تھا۔ وہ پوائنٹ سکس کا بہت بڑا آدمی ہے‘‘...... اینڈرس نے جواب دیا۔

’’تنویر‘‘...... عمران نے تنویر کی طرف گردن موڑتے ہوئے کہا۔

’’لیں‘‘...... تنویر نے کہا۔

’’اس کی ایک آنکھ نکال دو‘‘...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا بڑے جارحانہ انداز میں درخت کے ساتھ بندھے ہوئے اینڈرس کی طرف بڑھنے لگا۔

’’ارے۔ رر۔ رک جاؤ۔ کیا کر رہے ہو۔ میں سچ بول رہا ہوں۔ رک جاؤ‘‘...... اینڈرس نے چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے درختوں کا یہ جھنڈ اس کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ تنویر نے جیب سے پتلی دھار والا خنجر نکال لیا تھا اور آگے بڑھتے ہی اس نے خنجر اس کی آنکھ میں مار دیا تھا۔ دوسرے لمحے اس نے خنجر باہر کھینچا اور پھر اسے اینڈرس کے لباس سے صاف کرنا شروع کر دیا جبکہ اینڈرس کے حلق سے مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں اور وہ کسی پنڈولم کی طرح دائیں بائیں سر مار رہا تھا۔

’’رر۔ رر۔ رک جاؤ۔ تم۔ تم ظالم ہو۔ تم سفاک ہو۔ درندے ہو۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک‘‘...... اینڈرس نے کراہتے ہوئے کہا۔

’’اب اگر جھوٹ بولا تو دوسری آنکھ بھی نکال دوں گا۔ سمجھے۔ تم چھوٹی مچھلی ہو۔ ہم نہیں چاہتے کہ تمہیں ہلاک کریں۔ اس لئے جو

سچ ہے وہ بتا دو اور اپنی جان بچا لو‘‘...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

’’اوہ اوہ۔ مم۔ مم۔ میں سچ بول رہا ہوں میری بات کا یقین کرو۔ میں سچ بول رہا ہوں‘‘...... اینڈرس واقعی خاصا سخت جان ثابت ہوا تھا۔

’’تنویر۔ اس کی دوسری آنکھ بھی نکال دو‘‘...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

’’اوکے‘‘...... تنویر نے کہا اور ایک بار پھر وہ جارحانہ انداز میں اینڈرس کی طرف بڑھنے لگا۔

’’رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رر۔ رک۔ رک جاؤ‘‘...... اس بار اینڈرس نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

’’وہیں رک جاؤ۔ اب جیسے ہی جھوٹ بولے۔ میں تمہیں اشارہ کر دوں گا اور تم نے اس کی دوسری آنکھ بھی نکال دینی ہے‘‘۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

’’اوکے‘‘...... تنویر نے درخت کے قریب رکتے ہوئے کہا جس کے ساتھ اینڈرس بندھا ہوا تھا۔

’’وہ۔ وہ۔ مجھے بارٹن نے بک کیا تھا۔ بارٹن نے‘‘...... اینڈرس نے کہا۔

’’کیا بتایا تھا اس نے ہمارے بارے میں تمہیں‘‘...... عمران نے کہا۔

''اس کا ایک آدمی پوائنٹ سکس پر کسی مشین کے ذریعے تمہاری نگرانی کرتا رہا ہے۔ میں بارٹن کے آفس میں ہی موجود تھا جب اس آدمی کی کال آئی اور اس نے فورڈ جیپ کے بارے میں تمام تفصیلات بھی بتائیں اور تمہارے حلیئے لباس اور تمہاری تعداد کے بارے میں بھی تمام تفصیل بتا دی اور یہ بھی بتایا کہ تم وہاں سے گرین فیلڈ جنگل کے لئے روانہ ہو چکے ہو''...... اینڈرس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اس بار اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

''کیا جنگل میں فون موجود ہے''...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

''وائرلیس فون ہے''...... اینڈرس نے جواب دیا۔

''کیا نمبر ہے بارٹن کا''...... عمران نے پوچھا تو اینڈرس نے نمبر بتا دیا۔

''بارٹن کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''اس نے مجھے وڈ ہاؤس میں بلایا تھا۔ وہیں اس نے مجھ سے ڈیل کیا تھا''...... اس نے جواب دیا۔

''وڈ ہاؤس۔ کیا مطلب''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''زیرو پوائنٹ سے کچھ دور لکڑیوں کی بنی ہوئی ایک بڑی عمارت ہے جسے وہ وڈ ہاؤس کہتا ہے اور یہ وڈ ہاؤس وائلڈ فورس کی سہولت کے لئے بنایا گیا ہے جہاں ایک کلب بھی ہے اور اس کلب

میں وائلڈ فورس کی ضروریات پوری کی جاتی ہیں۔ جیسے شراب اور منشیات کے ساتھ عورتیں بھی لیکن وڈ ہاؤس میں سوائے ڈارک ہارٹ اور وائلڈ فورس کے افراد کے کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہے۔ وہاں سیکورٹی کے سخت ترین انتظامات موجود ہیں''...... اینڈرس نے جواب دیا۔

''کیا سیکورٹی کے انتظامات ہیں''...... عمران نے کہا اور اینڈرس اسے وڈ ہاؤس کے سیکورٹی کے انتظامات کے بارے میں تفصیل بتانے لگا۔

''اسے آف کر دو''...... عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ اینڈرس کچھ سمجھتا یا احتجاج کرتا اس کا سینہ گولیوں سے چھلنی ہو چکا تھا۔

''رسی کھول دو اور اس کی لاش کسی گڑھے میں پھینک دو''۔ عمران نے کہا اور پھر جھنڈ میں کھڑی ہوئی اس جیپ کی طرف بڑھ گیا جس میں اینڈرس کو بے ہوشی کے عالم میں لایا گیا تھا۔

''چلو اب پیدل چلنے کی بجائے اس جیپ میں چلتے ہیں۔ اب ہمیں پہلے اس بارٹن کا گھیراؤ کرنا ہے۔ اس کے بعد ہم اطمینان سے جنگل میں جائیں گے اور ڈارک ہارٹ ہیڈ کوارٹر کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے''...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

بارٹن اپنے کیبن میں موجود تھا۔ اس کے سامنے جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر رکھا ہوا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اینڈرس اور اس کے آدمیوں نے پوائنٹ سکس سے آنے والی سڑک کے دوسرے موڑ کے پاس گھیراؤ کر رکھا ہے اور جیسے ہی پاکیشائی ایجنٹوں کی جیپ وہاں پہنچے گی ایک ہی میزائل سے اس کے پرخچے اڑا دیئے جائیں گے اس لئے اسے اس اطلاع کا انتظار تھا۔

اینڈرس کے پاس ٹرانسمیٹر تھا اور بارٹن نے اینڈرس سے طے کر رکھا تھا کہ ان لوگوں کے ہلاک ہوتے ہی وہ اسے ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دے گا اور پھر ان کی لاشیں اٹھا کر وہ اپنے اڈے پر لے جائے گا۔ اس نے حفظ ماتقدم کے طور پر ایسا کیا تھا تاکہ کسی قسم کا شک و شبہ باقی نہ رہے۔ اس کے خیال کے مطابق تو پاکیشائی ایجنٹوں کو اب سے کم از کم ایک ڈیڑھ گھنٹہ پہلے اس موڑ تک پہنچ جانا چاہئے تھا لیکن ایک گھنٹہ قبل جب اس نے خود اینڈرس کو کال

کیا تو اسے بتایا گیا کہ ابھی تک جیپ نہیں پہنچی اور جیسے ہی پہنچے گی اسے اڑا کر وہ خود رپورٹ دے دیں گے لیکن اب کافی دیر ہو گئی تھی لیکن ان کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں آئی تھی اور بارٹن کے دل میں عجیب سی بے چینی نے ڈیرہ ڈال لیا تھا۔ پھر جب معاملات اس کی برداشت سے باہر ہو گئے تو اس نے خود ہی ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ بارٹن کالنگ۔ اوور“...... بارٹن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا لیکن دوسری طرف سے کال اٹنڈ ہی نہ کی جا رہی تھی۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ میری کال کیوں اٹنڈ نہیں کی جا رہی ہے۔ یہ اینڈرس کر کیا رہا ہے“...... بارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور جب مسلسل کال دینے کے باوجود کسی نے کال اٹنڈ نہ کی تو بارٹن نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

”یس باس“...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

”سارج۔ جیپ لے کر فوراً پوائنٹ سکس سے آنے والی سڑک کے دوسرے موڑ کے قریب پہنچو بلکہ جیپ لے کر موڑ پر ہی چلے جانا۔ وہاں اینڈرس اور اس کے آدمی پوائنٹ سکس سے آنے والے پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف پکٹنگ کئے ہوئے ہیں لیکن

وہاں سے ٹرانسمیٹر کال اٹنڈ نہیں کی جا رہی۔ تم وہاں پہنچ کر چیکنگ کرو اور ٹرانسمیٹر ساتھ لے جاؤ اور مجھے رپورٹ دو لیکن جلدی۔ اور سنو۔ کسی معاملے میں کسی قسم کی مداخلت کی ضرورت نہیں ہے۔ جاؤ جلدی جاؤ''...... بارٹن نے کہا۔

''لیس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بارٹن نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو بارٹن نے جھپٹ کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ سارج کالنگ۔ اوور''...... دوسری طرف سے سارج کی آوز سنائی دی تو بارٹن کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس کا خیال تھا کہ اینڈرس کی کال ہو گی۔

''اوہ سارج تم۔ کیا رپورٹ ہے''...... بارٹن نے کہا۔

''باس۔ یہاں اینڈرس کے نو افراد کی لاشیں جگہ جگہ پڑی ہوئی ہیں۔ انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے البتہ اینڈرس اور اس کی جیپ یہاں موجود نہیں ہے۔ ہلاک ہونے والے افراد کے پاس ان کی مشین گنیں پڑی ہوئی ہیں اور یوں لگتا ہے کہ انہیں نیچے سے فائرنگ کر کے ہلاک کیا گیا ہے۔ اوور''...... سارج نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ اوہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ کیسے ہو گیا''...... بارٹن نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''معلوم نہیں باس''...... سارج نے جواب دیا۔

''اینڈرس اور اس کی جیپ بھی وہیں ہونی چاہئے یا دوسری صورت میں اینڈرس کی لاش ہونی چاہئے۔ کہاں ہے وہ۔ اوور''...... بارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہاں نہ اینڈرس ہے اور نہ ہی اس کی جیپ۔ آپ کہیں تو میں اسے اردگرد تلاش کروں۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی لاش کہیں اور گرائی گئی ہو۔ اوور''...... سارج نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ ٹھیک ہے تم واپس آ جاؤ۔ اوور اینڈ آل''...... بارٹن نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے میز کی دراز میں رکھ دیا اور پھر میز کے کنارے پر موجود بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں اسے سلام کیا۔

''ٹام کو بھیجو میرے پاس۔ فوراً''...... بارٹن نے کہا اور نوجوان سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ بارٹن نے ہونٹ بھینچ لئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک درمیانے قد اور درمیانے جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔

''لیس باس''...... آنے والے نے سلام کرتے ہوئے کہا۔

''بیٹھو''...... بارٹن نے کہا تو آنے والا میز کی دوسری طرف کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

''تمہیں معلوم ہے کہ اینڈرس اور اس کے گروپ کو میں نے پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے کا ٹاسک دیا تھا''...... بارٹن نے کہا۔

”یس باس“...... ٹام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

”سارج کو میں نے پوائنٹ سکس چیکنگ کے لئے بھیجا تھا اس نے رپورٹ دی ہے کہ وہاں اینڈرس کے نو افراد کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں جبکہ اینڈرس اور اس کی جیپ غائب ہے۔ کیا تم اس کا مطلب سمجھ سکتے ہو کہ وہاں کیا ہوا ہو گا“...... بارٹن نے سرد لہجے میں کہا۔

”یس باس۔ اس کا مطلب ہے کہ اینڈرس اور اس کا گروپ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کرنے کی بجائے خود ان کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں“...... ٹام نے جواب دیا۔

”ہاں۔ تم نے ٹھیک کہا ہے اور اینڈرس اور اس کی جیپ کی گمشدگی کا مطلب ہے کہ اینڈرس زندہ ان کے ہاتھ لگ گیا ہے اور یقیناً انہوں نے اینڈرس سے میرے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہوں گی اور اب وہ مجھ پر ریڈ کریں گے“...... بارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ یس باس۔ پھر کیا حکم ہے“...... ٹام نے چونک کر کہا۔

”یہ لوگ لازماً میرے پیچھے یہاں آئیں گے اور اب ان کا خاتمہ ہونا چاہئے۔ جیسے ہی وہ یہاں آئیں تم ان سب کا خاتمہ کر دینا۔ میں وڈ ہاؤس جا رہا ہوں۔ اگر وہ وڈ ہاؤس میں آئے تو میں ان سے خود ہی نپٹ لوں گا۔ وڈ ہاؤس میں ایسے انتظامات ہیں کہ

میں انہیں آسانی سے کور بھی کر لوں گا اور ان کا خاتمہ بھی کر دوں گا“...... بارٹن نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں باس۔ آپ کے حکم کی پوری پوری تعمیل ہو گی“...... ٹام نے کہا تو بارٹن نے اسے جانے کا اشارہ کر دیا اور پھر اس کے باہر جانے کے بعد وہ خود بھی اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وڈ ہاؤس اس جنگل کے شمال مغرب میں لکڑیوں ایک کافی بڑی عمارت تھی۔ یہ ڈارک ہارٹ کا سیکشن ہیڈ کوارٹر تھا جو جنگل کے ایک مخصوص حصے میں بنایا گیا تھا اور اس عمارت کا انچارج بارٹن کا خاص آدمی تھا اور اس نے یہاں ایسے انتظامات کر رکھے تھے کہ اس کی اجازت کے بغیر کوئی اندر داخل نہیں ہو سکتا تھا اور وہاں اس نے اپنے دشمنوں سے نمٹنے کے لئے باقاعدہ بلیک روم بھی بنا رکھا تھا اور وڈ ہاؤس میں ایسے سائنسی انتظامات موجود تھے کہ جبراً اندر آنے والا خود بخود بے ہوش ہو سکتا تھا اس لئے بارٹن نے پاکیشیائی ایجنٹوں سے نمٹنے کے لئے وڈ ہاؤس کا انتخاب کیا تھا اور اسے یقین تھا کہ وہ ان کا خاتمہ کر لینے میں کامیاب ہو جائے گا۔

”عمران صاحب۔ کیا یہ ضروری ہے کہ ہم بارٹن سے ملنے کے لئے وڈ ہاؤس جائیں۔ ہم براہ راست گرین فیلڈ جنگل کے وسط میں موجود ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر تک بھی تو پہنچ سکتے ہیں“۔ صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تمہارا کیا خیال ہے کہ وہاں موجود سب لوگ سوئے پڑے ہوں گے۔ وہ انتہائی گھنا جنگل ہے اور وہاں نجانے ہمارے استقبال کے لئے کس قسم کے انتظامات کئے گئے ہوں اس لئے ہمارا بارٹن سے ملنا انتہائی ضروری ہے“...... عمران نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”ہماری تعداد کے بارے میں بھی وہاں اطلاع پہنچا دی گئی ہو گی“...... جولیا نے کہا۔

”اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ راستے میں کہیں پر اچانک ہم پر فائر کھول دیا جائے کیونکہ اب انہیں ہمارے بارے میں معلوم ہو چکا

ہے“...... صفدر نے کہا۔

”تمہاری بات درست ہے صفدر اس لئے وہاں میں جورڈن اور وڈسن کے ساتھ جاؤں گا تم سب اس وڈ ہاؤس سے باہر ہی رہو گے تاکہ ہم پر وہاں کوئی کارروائی ہو تو تم اسے سنبھال سکو“۔ عمران نے کہا۔

”نہیں عمران صاحب۔ اس طرح معاملات زیادہ بگڑ سکتے ہیں۔ ہمیں اکٹھا ہی رہنا ہو گا۔ یہ اور بات ہے کہ ہم دیکھ کر چلیں تاکہ بیک وقت ہمیں نشانہ نہ بنایا جا سکے“...... صفدر نے کہا اور پھر سب نے اس کی تائید کر دی تو مجبوراً عمران کو بھی ہاں کرنا پڑی اور پھر عمران جولیا، جورڈن اور وڈسن کے ساتھ رہا جبکہ باقی ساتھی علیحدہ چلے گئے لیکن اس کے باوجود وہ سب بڑے چوکنا نظر آ رہے تھے لیکن راستے میں کہیں بھی ان پر کسی قسم کا کوئی حملہ نہ ہوا اور وہ جنگل میں موجود درختوں کے تختوں سے بنی ہوئی ایک بڑی سی عمارت کے سامنے پہنچ گئے۔ گیٹ پر وڈ ہاؤس کی پلیٹ بھی موجود تھی۔ گیٹ بند تھا۔

”کیپٹن شکیل۔ تمہارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل موجود ہے۔ سائیڈ پر جا کر اندر گیس کیپسول فائر کر دو“۔ عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا سائیڈ کی طرف بڑھ گیا۔

تھوری دیر بعد کیپٹن شکیل واپس آ گیا۔

”میں نے پانچ کیپسول اندر فائر کر دیئے ہیں لیکن اس عمارت

کی چار دیواری نہ صرف خاصی اونچی ہے بلکہ اس پر خار دار تاروں کا جال بھی موجود ہے جس میں بجلی کی تاریں بھی نظر آ رہی ہیں''...... کیپٹن شکیل نے واپس آ کر کہا۔

''کٹر تو ہو گا یہاں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ وہاں سے گزرا جائے۔ ہم گیٹ پر چڑھ کر بھی اندر کود سکتے ہیں''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہاں یقیناً سائنسی انتظامات ہوں گے اور گیٹ ہماری موت کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ آؤ۔ اب گیس کے اثرات ختم ہو چکے ہوں گے''...... عمران نے کہا۔

''آپ یہیں ٹھہریں۔ میں اور کیپٹن شکیل جا کر اندر چیک کر کے پھاٹک کھولتے ہیں''...... صفدر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے سائیڈ روڈ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ پھر تقریباً بیس پچیس منٹ کے بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور صفدر باہر آ گیا اور اس نے ہاتھ ہلا کر اشارہ کر کے انہیں آنے کے لئے کہا۔

''آؤ''...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

''عمران صاحب۔ آپ کا خیال درست تھا۔ یہاں واقعی خاصے سائنسی انتظامات کئے گئے ہیں لیکن میں نے تمام مشینیں آف کر دی

ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''مشینیں کہاں ہیں''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''ایک کمرے میں چار مشینیں موجود ہیں جو باقاعدہ کام کر رہی تھیں لیکن اس عمارت میں صرف دس افراد ہیں جن میں سے چار مسلح محافظ تھے البتہ ایک آدمی ان مشینوں والے کمرے میں ایک کنٹرولنگ مشین کے سامنے موجود تھا اور باقی سب اندر موجود تھے''...... صفدر نے ان کے ساتھ اندر کی طرف جاتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اندر سے چیک کیا جا رہا تھا پھر تو انہیں معلوم ہو جانا چاہئے تھا کہ تم نے باہر سے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر کئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ جب تک ہم مخصوص رینج میں نہ آتے ہوں گے وہ چیک نہ کر سکتے ہوں گے اور گیس کا انہیں خیال ہی نہ آیا ہو گا''...... صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران اس کمرے میں داخل ہوا جہاں مشینیں موجود تھیں لیکن اب ان سب کو فائرنگ کر کے تباہ کر دیا گیا تھا۔ کیپٹن شکیل وہاں موجود تھا۔ ایک طرف ایک مستطیل شکل کی مشین میز پر رکھی ہوئی تھی اور اس کے سامنے بازوؤں والی کرسی پر بارٹن پڑا تھا۔ اس مستطیل شکل کی مشین کو بھی فائرنگ کر کے تباہ کر دیا گیا تھا۔

''اسے یہاں سے اٹھا کر اوپر لے چلو اور رسی وغیرہ تلاش کر کے اسے باندھ دو''...... عمران نے کہا تو صفدر نے آگے بڑھ کر اس

بارٹن کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر وہ سب اس کمرے سے باہر آ گئے۔

''باقی افراد کو آف کر دو''...... عمران نے کہا تو تنویر تیزی سے ایک اور کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ بڑے کمرے میں آ کر صفدر نے بارٹن کو ایک کرسی پر ڈالا جبکہ اس دوران وڈسن رسی کا ایک گچھا اٹھائے اس بڑے کمرے میں داخل ہوا۔ وہ شاید رسی تلاش کرنے چلا گیا تھا۔ پھر صفدر نے وڈسن کی مدد سے بارٹن کو کرسی کے ساتھ رسی سے اچھی طرح باندھ دیا۔

''اینٹی گیس بھی ہے یا نہیں''...... عمران نے جو اس دوران کرسی پر بیٹھ چکا تھا مسکراتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ موجود ہے''...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی۔ اس کا ڈھکن ہٹایا اور شیشی کا دہانہ بارٹن کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے شیشی کو جیب میں ڈال لیا۔ اس دوران جولیا عمران کے ساتھ دوسری کرسی پر بیٹھ چکی تھی جبکہ جورڈن اور وڈسن عمران کی کرسی کے پیچھے کھڑے تھے۔

''صفدر۔ تم باقی ساتھیوں کے یہاں کی مکمل تلاشی لو۔ شاید کوئی خاص بات سامنے آ جائے''...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا جبکہ تنویر اور کیپٹن شکیل پہلے ہی باہر تھے تھوڑی دیر بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے اور اس

نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھے ہوئے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

''یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ تم کون ہو۔ تم اندر کیسے آ گئے۔ یہ مجھے کیوں باندھ رکھا ہے''...... بارٹن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت موت کی سی زردی پھیل گئی تھی۔

''اوہ۔ اوہ۔ عمران تم۔ لیکن تم اندر کیسے آ گئے اور زندہ کیسے نظر آ رہے ہو''...... بارٹن نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم نے پہلے باہر سے بے ہوش کر دینے والی گیس اندر فائر کی اور پھر اندر آ گئے''...... عمران نے جواب دیا۔

''نہیں۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ تم زندہ سلامت اندر داخل ہو جاؤ۔ نہیں۔ چار دیواری کے اوپر تو سی ایل ڈی گیس بیس فٹ کی حد تک موجود ہے اور دیواروں اور پھاٹک میں ہائی پاور کا کرنٹ دوڑ رہا ہے۔ چاہے اندر کیسے بھی حالات ہوں تم تو کسی بھی صورت زندہ اندر نہ آ سکتے تھے''...... بارٹن کی حالت واقعی شدت سے خاصی خراب نظر آ رہی تھی۔

''ہم گٹر کے راستے اندر آئے ہیں اور پھر ہم نے تمہاری مشینری تباہ کر دی اس طرح ہم زندہ سلامت تمہارے سامنے موجود ہیں''...... عمران نے کہا تو بارٹن اس طرح تیزی سے آنکھیں پٹپٹانے لگا جیسے اس کی آنکھوں میں کسی نے ریت ڈال دی ہو۔

''گگ۔ گٹر کے راستے۔ گٹر کہہ رہے ہو۔ کک۔ کک۔ کیا مطلب''...... بارٹن کی حالت دیکھنے والی ہو رہی تھی۔

''ہم باہر سے گٹر میں داخل ہوئے اور گٹر کے کناروں پر چلتے ہوئے اندر والے راستے میں پہنچ گئے وہاں لوہے کی سیڑھیاں موجود تھیں ہم اوپر چڑھے پھر ڈھکن اٹھا کر بغیر کسی گیس اور الیکٹرک کرنٹ کا شکار ہوئے وڈ ہاؤس کے اندر پہنچ گئے۔ تم نے باہر سے آنے والوں کو روکنے کے لئے مشینیں لگا رکھی تھیں۔ اندر والوں کے لئے تو کوئی مسئلہ نہ تھا تم اور تمہارے آدمی پہلے ہی گیس سے بے ہوش پڑے ہوئے تھے ہم نے مشینیں تباہ کر دیں اور ساتھ ہی تمہارے آدمیوں کو ہلاک کر دیا اور تمہیں مشین روم سے اٹھا کر یہاں لے آئے اور رسیوں سے باندھ کر اب تمہیں ہوش میں لایا گیا ہے''...... عمران نے بڑے معصوم سے انداز میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ مجھے تو کبھی خیال ہی نہ آیا تھا۔ اوہ۔ اوہ واقعی ایسا ممکن تھا۔ بہرحال اب میں کیا کر سکتا ہوں اب تو تم آ ہی گئے ہو۔ لیکن اب تم مجھ سے کیا چاہتے ہو''۔ بارٹن نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم نے اینڈرس اور اس کے گروپ کو ہمارے خلاف پوائنٹ سکس پر میزائل گنوں سمیت لا کھڑا کیا تھا اور اب پوچھ رہے ہو کہ ہم تم کیوں ملنا چاہتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں نے۔ کیا کہہ رہے ہو۔ میں نے تو ایسا کچھ بھی نہیں کیا''...... بارٹن نے کہا۔

''وڈسن''...... عمران نے گردن موڑ کر اپنے سیاہ فام ساتھی وڈسن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس''...... وڈسن نے جواب دیا۔

''اس کی ایک آنکھ نکال دو''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''اوکے سر''...... وڈسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بڑے جارحانہ انداز میں بارٹن کی طرف بڑھنے لگا۔

''رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میری آنکھ مت نکالو۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں''...... بارٹن نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''اس کے قریب کھڑے ہو جاؤ وڈسن۔ جیسے ہی میں اشارہ کروں اس کی ایک آنکھ نکال دینا''...... عمران نے کہا۔

''یس سر''...... وڈسن نے کہا۔

''سنو بارٹن۔ اب تک تم سے نرم انداز میں تفصیلی گفتگو اس لئے کی جا رہی تھی کہ تم ذہنی طور پر سنبھل جاؤ۔ اب تم ذہنی طور پر سنبھل گئے ہو اس لئے اب اگر تم نے ہماری باتوں کا غلط جواب دیا تو مجھے فوراً معلوم ہو جائے گا اور پھر پہلے تمہاری آنکھ نکالی جائے گی۔ پھر ناک اور کان کاٹے جائیں گے۔ پھر بازو کی ہڈیاں توڑی جائیں گی اور آخر میں ٹانگوں کی ہڈیاں اور یہ دونوں سیاہ فام دیو

اس کام میں ماہر ہیں۔ تم ایک چھوٹے سے مینڈک ہو۔ اس لئے ہاتھیوں کی لڑائی کے بیچ مت آؤ۔ تم ایک بار مجھے نقلی فلم دے کر دھوکہ دے چکے ہو۔ اب دوسری بار دھوکہ دینے کی کوشش کی تو تمہارے جسم سے روح بعد میں نکلے گی پہلے تمہارا خوفناک حشر ہو گا“...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

”تم۔تم کیا چاہتے ہو“...... بارٹن نے کہا۔

”ہمیں اپنے ساتھ ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر لے چلو اور بس“...... عمران نے کہا۔

”مم مم۔ میں ہیڈ کوارٹر کے بارے میں نہیں جانتا اور نہ میں کبھی ہیڈ کوارٹر گیا ہوں“...... بارٹن نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

”وڈسن“...... عمران نے کہا تو دوسرے لمحے کمرہ بارٹن کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ وڈسن نے انتہائی پھرتی سے ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور پھر اس سے پہلے کہ بارٹن کچھ کہتا اس نے اپنی انگلی اس کی آنکھ میں کسی نیزے کی طرح مار دی اور کمرہ بارٹن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ وڈسن نے اپنی انگلی کو بارٹن کے لباس سے صاف کیا جبکہ بارٹن انتہائی تکلیف کی وجہ سے دائیں بائیں سر بری طرح پٹخ رہا تھا۔

”تمہارے پاس خنجر ہے تو اسے نکال لو اور اب اگر یہ دوبارہ جھوٹ بولے تو اس کی ناک جڑ سے کاٹ دینا“...... عمران نے کہا۔

”یس سر“...... وڈسن نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔

”میں۔ میں بتاتا ہوں۔ مجھے مت مارو۔ تم۔ تم بہت ظالم ہو“...... بارٹن نے رک رک کر کہا۔

”آخری موقع دے رہا ہوں اس کے بعد وڈسن کا خنجر حرکت میں آ جائے گا۔ یہ بتاؤ کہ کرنل رچرڈسن سے تمہارا رابطہ کیسے ہوتا ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”ٹرانسمیٹر کے ذریعے“...... بارٹن نے جواب دیا۔

”کہاں ہے ٹرانسمیٹر“...... عمران نے کہا تو بارٹن نے مشین روم کی ایک الماری کے بارے میں بتا دیا۔

”جورڈن جا کر ٹرانسمیٹر لے آؤ“...... عمران نے دوسرے سیاہ فام سے کہا تو جورڈن سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور اس کمرے سے باہر چلا گیا۔

”کیا فریکوئنسی ہے اس کی“...... عمران نے کہا تو بارٹن نے فریکوئنسی بتا دی۔ تھوڑی دیر بعد جورڈن ایک چھوٹا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرانسمیٹر عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔

”کیا کرنل رچرڈسن جانتا ہے کہ تم نے ہمیں ہلاک کرنے کے لئے اینڈرسن گروپ ہائر کیا تھا“...... عمران نے پوچھا۔

”ہاں“...... بارٹن نے جواب دیا۔

"او کے۔ تم کرنل رچرڈسن کو بتاؤ کہ اینڈرس اور اس کے ساتھیوں نے پاکیشیائیوں پر حملہ کیا اور پاکیشیائی ہلاک ہو گئے لیکن مقابلے میں اینڈرس کے ساتھی بھی ہلاک ہو گئے ہیں اور صرف اینڈرس بچا ہے لیکن پاکیشیائیوں کی لاشیں وہ وہاں سے اٹھا لایا ہے"...... عمران نے بارٹن سے کہا۔

"لیکن اگر اس نے لاشیں طلب کر لیں تو پھر"...... بارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہو۔ ہم کرنل رچرڈسن سے ملاقات کے لئے لاشوں میں تبدیل ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے جیسے تم کہو۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں"...... بارٹن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران نے ٹرانسمیٹر پر وہ فریکوئنسی ایڈجسٹ کی جو بارٹن نے بتائی تھی اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر جورڈن کی طرف بڑھا دی۔ جورڈن ٹرانسمیٹر اٹھائے کرسی پر بندھے بیٹھے بارٹن کے پاس پہنچ گیا اور اس نے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ بارٹن کالنگ۔ اوور"...... بارٹن بار بار کال دینے لگا۔

"یس۔ کرنل رچرڈسن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے کرنل رچرڈسن کی آواز سنائی دی۔

"خوش خبری چیف۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اوور"...... بارٹن نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی۔ اوور"...... دوسری طرف سے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا گیا۔

"یس چیف۔ ان کی لاشیں یہاں وڈ ہاؤس میں میرے سامنے پڑے ہوئی ہیں۔ ان کی تعداد سات ہے۔ ایک عورت اور چھ مرد۔ ان میں دو مقامی دیو ہیکل حبشی بھی ہیں۔ اوور"...... بارٹن نے کہا۔

"اوہ۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چیف۔ ان لوگوں کی پوائنٹ سکس سے جیسے ہی روانگی ہوئی ہمیں ان کی جیپ اور ان سب کے بارے میں مکمل تفصیلات مل گئی تھیں۔ میں نے یہاں کے ایک معروف غنڈے اینڈرس کو کال کر کے اسے کہا کہ وہ اپنے گروپ سمیت کراسگا سے باہر راستے پر پکٹنگ کرے اور جیسے ہی جیپ وہاں پہنچے ان پر میزائل فائر کر دیئے جائیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا لیکن یہ لوگ سڑک کے راستے سے نہ آئے بلکہ ایک اور راستے سے اندر داخل ہوئے لیکن اینڈرس کو ان کے بارے میں اطلاع مل گئی چنانچہ اینڈرس نے اپنے گروپ سمیت اچانک ان پر فائر کھول دیا۔ انہوں نے مقابلہ کیا۔ اینڈرس کے دس افراد ہلاک ہو گئے لیکن وہ ان سات افراد کو ہلاک کرنے میں بھی کامیاب ہو گئے اور پھر وہ اپنے آدمیوں کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کی لاشیں بھی اٹھا لایا اور یہ لاشیں اس وقت میرے سامنے پڑی ہوئی ہیں۔ اوور"...... بارٹن نے کہا۔

"تم کہاں سے کال کر رہے ہو۔ اوور"...... کرنل رچرڈسن نے

پوچھا۔

"اپنے خاص اڈے وڈ ہاؤس سے۔ اوور"...... بارٹن نے کہا۔

"کیا یہ اصل چہروں میں ہیں یا میک اپ ہیں۔ اوور"...... کرنل رچرڈسن نے پوچھا۔

"مقامی میک اپ میں ہیں یہ لوگ چیف۔ اوور"...... بارٹن نے جواب دیا۔

"تم ان کے چہرے واش کرا کر انہیں کار میں ڈال کر گرین فیلڈ جنگل کے سرخ پتوں والے درختوں کے جھنڈ میں لا کر چھوڑ جاؤ۔ وہاں سے میرے آدمی انہیں اٹھا لیں گے۔ میں ایک بار خود ان کی لاشیں دیکھنا چاہتا ہوں۔ اوور"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"یس چیف۔ لیکن آپ اپنا وعدہ نہیں بھولیں گے۔ اوور"...... بارٹن نے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ تم سے جو وعدہ کیا گیا ہے وہ ہر صورت میں پورا ہوگا۔ اوور"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"تھینک یو چیف"...... بارٹن نے کہا۔

"اور سنو۔ ٹرانسمیٹر ساتھ لے آنا۔ سرخ پتوں والے درختوں کے پاس کار چھوڑ کر تم نے مجھے کال کر کے بتانا ہے اور پھر تم واپس چلے جاؤ گے۔ اوور"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور"...... بارٹن نے جواب دیا۔

"او کے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی جورڈن نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پیچھے ہٹ کر عمران کے قریب کھڑا ہو گیا۔

"یہاں کوئی کار موجود ہے"...... عمران نے بارٹن سے پوچھا۔

"ہاں"...... بارٹن نے جواب دیا۔

"جورڈن۔ بارٹن کی رسیاں کھول دو۔ یہ ہمارے ساتھ جائے گا اور ہمیں وہاں چھوڑ کر واپس آ جائے گا اور سنو بارٹن۔ میں تمہیں زندہ رہنے کا ایک اور موقع دے رہا ہوں۔ تم ہمارے ساتھ وہاں جاؤ گے اور جہاں کرنل رچرڈسن نے کہا ہے وہاں کار روک کر اسے اطلاع دو گے اور پھر تم واپس آ جاؤ گے۔ پھر ہم جانیں کرنل رچرڈسن"...... عمران نے کہا۔

"لیکن میں کیسے واپس آؤں گا"...... بارٹن نے کہا۔

"ارے ہاں۔ ایک جیپ بھی ساتھ لے لیتے ہیں۔ جیپ تو تمہارے پاس ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہے"...... بارٹن نے کہا تو عمران کے اشارے پر وڈسن نے آگے بڑھ کر ہاتھ میں پکڑے ہوئے خنجر سے اس کی رسیاں کاٹ دیں۔

"شکریہ"...... بارٹن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی اور پھر وہ سب اس بڑے کمرے سے باہر آ گئے۔ باہر عمران کے ساتھی موجود

تھے وہ بارٹن کو اس طرح ساتھ آتے دیکھ کر حیران ہو گئے۔

”کیا ہوا“...... صفدر نے کہا اور عمران نے اسے مختصر طور پر ساری بات بتا دی۔

”لیکن تم نے اسے ساتھ کیوں لے لیا ہے۔ تم اس کی آواز اور لہجے میں بھی تو بات کر سکتے تھے“...... جولیا نے کہا۔

”ہمیں جنگل میں سرخ پتوں والے درختوں کے سپاٹ کا علم نہیں ہے جس کے بارے میں کرنل رچرڈسن نے کہا ہے اور یقیناً اس نے وہاں نگرانی کا کوئی بندوبست کر رکھا ہو گا اس لئے جب یہ ہمیں وہاں چھوڑ کر جیپ میں واپس آئے گا تو نگرانی کرنے والے مطمئن ہو کر باہر آ جائیں گے“...... عمران نے کہا۔

”لیکن“...... صفدر نے کچھ کہنا چاہا۔

”بس ٹھیک ہے۔ باقی باتیں بعد میں ہوں گی۔ تنویر تم جیپ نکالو جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ تم سنبھالو گے جبکہ تم عقبی سیٹ پر صفدر اور بارٹن سائیڈ سیٹ پر بیٹھے گا۔ باقی ہم سب کار میں ہوں گے۔ جیپ آگے اور کار اس کے پیچھے چلے گی“...... عمران نے ہاتھ اٹھا کر صفدر کو مزید بات کرنے سے روکتے ہوئے کہا۔

”لیکن ظاہر ہے کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر تم ہو گے اور وہ لوگ دور سے تمہیں چیک کر لیں گے“...... جولیا نے کہا۔

”میں نہیں۔ جورڈن کار ڈرائیو کرے گا۔ ہم سب مقامی میک اپ میں ہیں اس لئے جورڈن، بارٹن کا ساتھی ہو گا اور وہ سرخ

پتوں کے درختوں والے اسپاٹ سے کار روک کر بارٹن کے ساتھ جیپ میں سوار ہو کر واپس آ جائے گا جبکہ ہم کار کے فرش پر لاشوں کے روپ میں موجود ہوں گے۔ پھر جورڈن، بارٹن کا خاتمہ کر کے جیپ کے بغیر واپس وہاں پہنچ جائے گا“...... عمران نے کہا۔

”لیکن عمران صاحب۔ اگر واقعی نگرانی ہو رہی ہو گی تو تنویر اور میں جیپ سے اتر کر کار میں داخل ہوتے ہوئے چیک کر لیا جائے گا اس طرح سارا کھیل بگڑ جائے گا“...... صفدر نے کہا۔

”ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ تو بتاؤ کہ ایسی صورت میں کیا کیا جا سکتا ہے“...... عمران نے کہا۔ بارٹن اس دوران جورڈن اور وڈسن کے ساتھ ایک اور کمرے میں چلا گیا تھا تاکہ وہ اس کی آنکھ کی مرہم پٹی کر سکیں۔ عمران نے جورڈن اور وڈسن کو اس کے ساتھ بھجوا دیا تھا۔

”جیپ کو رہنے دیں اور بارٹن کو کار میں ہی بٹھا دیں وہ پیدل واپس آ سکتا ہے“...... صفدر نے کہا۔

”نہیں۔ اس طرح کرنل رچرڈسن اور اس کے ساتھی مشکوک ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ بات طے ہے کہ کوئی آدمی پیدل وہاں سے واپس نہیں آ سکتا۔ اس لئے جیپ تو بہرحال لے جانا ہو گی البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ کار اور جیپ کو اس طرح آڑ میں کھڑی کریں کہ جورڈن جب کار سے اتر کر جیپ میں جائے تو تنویر اور صفدر آڑ لے کر جیپ سے کار میں عقبی طرف سے داخل ہو جائیں وہ چلا

جائے گا اور پھر آگے کارروائی مکمل ہو گی‘‘...... عمران نے کہا۔

’’چلو ایسے ہی سہی‘‘...... صفدر نے کہا اور پھر سب نے اور کوئی چارہ کار نہ دیکھتے ہوئے اس تجویز کی حمایت کر دی۔ تھوڑی دیر تک وہ اپنی پلاننگ پر ڈسکس کرتے رہے اور پھر وہ سب جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ ان کے چہروں پر عزم تھا۔

کرنل رچرڈسن نے ٹرانسمیٹر آف کر کے رکھا تو اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ پھر کچھ سوچ کر اس نے ساتھ پڑا ہوا ایک فلکسڈ فریکوئنسی ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

’’ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل رچرڈسن کالنگ۔ اوور‘‘...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

’’یس چیف۔ جان برگ اٹنڈنگ یو۔ اوور‘‘...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

’’جان برگ۔ میرے پاس میں آؤ۔ ایک اہم بات کرنی ہے۔ اوور‘‘...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

’’یس چیف۔ اوور‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل رچرڈسن نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

’’آؤ بیٹھو جان برگ‘‘...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"یس چیف۔ حکم"...... جان برگ سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بارٹن نے انتہائی اہم لیکن عجیب اطلاع دی ہے"...... کرنل رچرڈسن نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایسی کیا اطلاع ہے چیف کہ جس کی وجہ سے آپ الجھے ہوئے سے دکھائی دے رہے ہیں"...... جان برگ نے کہا تو کرنل رچرڈسن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے بارٹن کے ساتھ ہونے والے تمام بات چیت دوہرا دی۔

"اوہ۔ چیف یہ تو واقعی انتہائی اہم اور شاندار اطلاع ہے لیکن آپ کیوں اسے عجیب کہہ رہے ہیں اور اس قدر الجھے ہوئے کیوں دکھائی دے رہے ہیں۔ کیا آپ کو بارٹن کی باتوں پر یقین نہیں ہے"...... جان برگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو مجھے واقعی اس اطلاع پر یقین نہیں آیا"...... کرنل رچرڈسن نے کہا تو جان برگ بے اختیار اچھل پڑا۔

"وہ کیوں چیف۔ کیا یہ پاکیشائی ہلاک نہیں ہو سکتے"...... جان برگ نے کہا۔

"وہ انسان ہیں اور ہلاک ہو سکتے ہیں لیکن جس طرح بارٹن نے بتایا ہے کہ وہ ایک غنڈے اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں ہلاک ہوئے ہیں یہ بات میرے حلق سے نہیں اتر رہی کیونکہ وہ دنیا کے خطرناک ترین اور انتہائی شاطر ایجنٹ ہے۔ ایسے ایجنٹ کہ جن کو ہلاک کرنے کی حسرت لئے اب تک سینکڑوں ایجنٹ موت کی

آغوش میں جا چکے ہیں اور بے شمار ایجنسیاں تباہ و برباد ہو چکی ہیں تو اگر یہ غنڈے ان پر بے خبری کے عالم میں اچانک حملہ کر دیتے تو دوسری بات تھی لیکن اس طرح باقاعدہ مقابلے میں یہ لوگ ان کے ہاتھوں ہلاک نہیں ہو سکتے"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"اوہ۔ پھر بارٹن نے کیوں ایسی اطلاع دی ہے۔ اس کی وجہ"...... جان برگ نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ انہوں نے بارٹن پر قابو پالیا ہو۔ وہ پہلے بھی بارٹن کو قابو میں کر چکے ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ پھر ان کے قابو میں آ گیا ہو اور عمران نے اسے مجبور کر کے اس سے کال کرائی ہو تاکہ ہم مطمئن ہو جائیں اور وہ اچانک ہمارے سروں پر پہنچ جائیں"...... کرنل رچرڈسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ پھر تو واقعی یہ خطرناک صورتحال ہے۔ پھر اب آپ نے کیا پلان بنایا ہے"...... جان برگ نے کہا۔

"میں نے جان بوجھ کر اسے سرخ پتوں والے درختوں والے اسپاٹ پر پہنچنے کا کہا ہے۔ اب میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت میزائل گنیں لے کر وہاں پہنچ جاؤ اور ڈی ایف سے ان کی نگرانی کرو۔ جیسے ہی وہ وہاں پہنچیں ان پر میزائل فائر کر دو۔ اس طرح اگر ان کی لاشیں بھی ہوں گی تب بھی وہ ختم ہو جائیں گے اور اگر وہ زندہ اندر موجود ہوں گے تو پھر بھی ہلاک ہو جائیں گے"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"پھر مجھے یہ سپاٹ چھوڑنا پڑے گا"...... جان برگ نے کہا۔

"تم ایک آدمی کو ساتھ لے کر چلے جاؤ۔ باقی دو یہاں رہ جائیں گے"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف۔ جیسے آپ کا حکم"...... جان برگ نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"اپنے ساتھ ٹرانسمیٹر ضرور لے جانا اور مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"یس چیف۔ ہمیں فوری روانہ ہونا پڑے گا تاکہ ان کے پہنچنے سے پہلے ہم وہاں مناسب جگہ کا انتخاب کر سکیں"...... جان برگ نے کہا اور کرنل رچرڈسن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور جان برگ مڑ کر کیبن سے باہر چلا گیا اور کرنل رچرڈسن نے ایک طویل سانس لے کر کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے بعد ہی ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو کرنل رچرڈسن نے جھپٹ کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ بارٹن کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے بارٹن کی آواز سنائی دی تو کرنل رچرڈسن بے اختیار چونک پڑا۔

"یس کرنل رچرڈسن اٹنڈنگ یو۔ کہاں سے بول رہے ہو بارٹن۔ اوور"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"سرخ پتوں والے درختوں کے پاس سے چیف۔ میں لاشیں کار میں چھوڑ کر واپس جیپ میں جا رہا ہوں۔ آپ یہ لاشیں اٹھوا

لیں۔ ان کے میک اپ بھی صاف کر دیئے گئے ہیں۔ اوور"۔ بارٹن نے کہا۔

"اوہ۔ او کے ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو۔ اوور"...... کرنل رچرڈسن نے کہا تو دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو کرنل رچرڈسن نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کیا ہوا۔ جان برگ وہاں کیوں نہیں پہنچا"...... کرنل رچرڈسن نے ٹرانسمیٹر رکھ کر ہونٹ چباتے ہوئے کہا لیکن چند منٹوں کے بعد ہی ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر کال آنا شروع ہو گئی تو کرنل رچرڈسن نے ایک بار پھر تیزی سے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ جان برگ کالنگ۔ ہیلو۔ اوور"...... جان برگ کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کرنل رچرڈسن اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"۔ کرنل رچرڈسن نے پوچھا۔

"کرنل رچرڈسن۔ ہم دونوں ابھی یہاں پہنچے ہیں۔ یہاں ایک کار ہمارے سامنے آ کر رکی ہے۔ ایک جیپ مڑ کر جا رہی تھی۔ ہمارے ایڈجسٹ ہونے تک جیپ جنگل میں غائب ہو گئی جبکہ ہم نے کار پر میزائل فائر کر کے کار کے پرخچے اڑ دیئے ہیں۔ پھر ہم نے چیکنگ کی تو اس میں واقعی چار پاکیشیائی افراد ایک سوئس نژاد عورت اور دو مقامی سیاہ فام آدمیوں کی لاشوں کے ٹکڑے ملے ہیں۔ اوور"...... جان برگ نے کہا۔

”گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا خدشہ غلط تھا۔ بارٹن عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ہی لایا تھا۔ جیپ میں واپس جانے والا بارٹن ہی تھا۔ تم لاشوں کو وہیں چھوڑ کر واپس آ جاؤ۔ اب میں مطمئن ہوں کہ یہ خطرناک لوگ واقعی ختم ہو گئے ہیں۔ اوور“...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

”کیا ان لاشوں کو بھی ساتھ لے آئیں۔ اوور“...... جان برگ نے کہا۔

”کس طرح لے آؤ گے۔ اوور“...... کرنل رچرڈسن نے پوچھ۔

”میں جیپ ساتھ لایا ہوں۔ جیپ میں ڈال کر ان کی لاشوں کے ٹکڑے لائے جاسکتے ہیں۔ اوور“...... جان برگ نے کہا۔

”اوکے۔ اگر ان کے چہرے سلامت ہیں تو لے آؤ۔ میں بھی ایک بار انہیں دیکھ کر تسلی کرنا چاہتا ہوں۔ اوور“...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

”اوکے چیف۔ اوور“...... جان برگ نے جواب دیا۔

”جلدی واپس پہنچو اور سیدھے میرے پاس میں آؤ۔ اوور اینڈ آل“...... کرنل رچرڈسن نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے میز پر رکھ دیا اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ ابھی کرنل رچرڈسن کو جانب رگ سے بات کئے چار پانچ منٹ ہی گزرے تھے کہ اچانک کیبن کے باہر دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور کرنل رچرڈسن بے اختیار

چونک پڑا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر سائیڈ پر ہو گیا اور اس نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

”چیف۔ چیف۔ میں کراسکی ہوں“...... باہر سے کرنل رچرڈسن کو اپنے ایک ساتھی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کیبن کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک ورزشی جسم کا نوجوان بڑے متوحش سے انداز میں اندر داخل ہوا۔ اس کا جسم پسینے سے بھیگا ہوا تھا اور اس کی آنکھیں پھٹی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں جیسے اس نے اپنی موت دیکھ لی ہو اور اس سے بچنے کے لئے وہ بری طرح سے بھاگتا ہوا آیا ہو۔

”کیا ہوا ہے تمہیں کراسکی“...... کرنل رچرڈسن نے واپس اپنی کرسی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”چچ چچ چیف۔ وہ۔ وہ جان برگ اور اس کا ساتھی جیکی دونوں ہلاک ہو چکے ہیں“...... آنے والے نوجوان نے کہا تو کرنل رچرڈسن اس طرح اچھلا جیسے اس کے پیروں تلے اچانک خوفناک بم پھٹ پڑا ہو۔ اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

”کک کک۔ کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔ ابھی پانچ منٹ پہلے میری بات ہوئی ہیں جان برگ سے ٹرانسمیٹر پر اور تم یہ بکواس کر رہے ہو“...... کرنل رچرڈسن نے چیختے ہوئے کہا۔

”نو چیف۔ میں سچ بول رہا ہوں۔ وہ نقلی کال ہو گی۔ کوئی اور آدمی جان برگ کی آواز میں بات کر رہا ہو گا کیونکہ جان برگ اور

جیکی کی ہارٹ لنک کاشنز ڈیڈ ہو چکے ہیں''...... اس نوجوان نے کہا۔

''کاشنز ڈیڈ ہو چکے ہیں۔ کب۔ کیسے۔ کیوں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کیسے''...... کرنل رچرڈسن نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''آپ کو معلوم تو ہے چیف کہ ہم سب کے جسموں میں ہارٹ لنک کاشنز موجود ہیں اور جب ہم میں سے کوئی ہلاک ہوتا ہے تو یہ کاشنز کام کرنا چھوڑ دیتا ہے اور مشین پر سوئی ڈیتھ پوائنٹ کے نشان پر پہنچ جاتی ہے اور یہ مشینیں میرے کیمپ میں موجود ہیں۔ میں ان کو وقتاً فوقتاً اس لئے چیک کرتا رہتا ہوں کہ مشینیں ان آرڈر رہیں۔

میں نے ابھی تھوڑی دیر پہلے یہ مشینیں چیک کیں تو جان برگ اور جیکی کی مشینوں کی سوئیاں ڈیتھ پوائنٹ پر پہنچ چکی تھیں۔ آیئے میں آپ کو دکھا سکتا ہوں''...... کراسکی نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ کرنل رچرڈسن اس کے پیچھے باہر نکلا۔ اس کے ذہن میں کراسکی کی بات سن کر دھماکے سے ہو رہے تھے۔ اسے حقیقتاً یہ سمجھ نہ آ رہی تھی کہ یہ سب کیا ہے اور کیسے ہو گیا ہے۔ پھر وہ ایک درخت کے پاس پہنچ گئے جس کے ساتھ رسی کی بنی ہوئی سیڑھی لٹک رہی تھی۔ کراسکی اور اس کے پیچھے کرنل رچرڈسن تیزی سے سیڑھی چڑھ کر گھنے درخت کے اندر بنے ہوئے کیبن میں

داخل ہوئے تو وہاں واقعی مشینری موجود تھی اور پھر کرنل رچرڈسن ایک جھٹکے سے رک گیا کیونکہ دو مشینوں جن پر جلی حروف میں جان برگ اور جیکی درج تھا کی سوئیاں ڈیتھ کے نشان پر پہنچی ہوئی تھیں جبکہ باقی مشینوں پر کراسکی اور دوسرے بے شمار افراد کے حروف کی سوئیاں اوکے کے نشان پر موجود تھیں۔

''ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ جان برگ اور جیکی دونوں ان کے ہاتھوں مارے گئے اور ان میں سے کسی نے جان برگ کی آواز اور لہجے میں مجھے کال کیا ہے اور میں پہچان ہی نہیں سکا۔ رئیلی ویری بیڈ۔ اب کیا ہو گا''...... کرنل رچرڈسن نے خود کلامی کے انداز میں اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ آپ نے اس نقلی جان برگ کو کیا حکم دیا ہے''...... کراسکی نے کہا تو کرنل رچرڈسن اس طرح اچھل پڑا جیسے اس کا منجمد ذہن پھر کام کرنے لگ گیا ہو۔

''اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ اب بھی انہیں ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ سنو۔ تم فولسن کو بھی احکامات دے دو کہ وہ اس راستے کی نگرانی کرے جہاں سے یہ لوگ آ سکتے ہیں اور اسے کہو کہ وہ میزائل گن کو کمپیوٹر کے ساتھ لنک کر دے۔ پھر جیسے ہی وہ جیب یا کار ٹارگٹ پر آئے اسے فائر کر کے ہٹ کر دیا جائے اور تم نے ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر کور کرنا ہے اور میں نے جان برگ سے کہا تھا کہ وہ سیدھا میرے آفس میں آ جائے اس لئے اگر وہ فولسن کے حملے سے بچ بھی گیا

تو وہ سیدھا وہیں آئے گا اور تم یہاں سے آسانی سے اسے ہٹ کر سکتے ہو''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''لیکن چیف اگر فولسن نے پہلے ان پر حملہ کر دیا تو پھر وہ لازماً یہ سمجھ جائیں گے کہ ہمیں حالات کا علم ہو گیا ہے اس لئے وہ لامحالہ ہیڈ کوارٹر میں آنے کی بجائے دور سے میزائل گنوں سے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر سکتے ہیں۔ اس لئے یا تو پہلے ان پر حملہ کیا جائے یا پھر اس وقت جب وہ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوں''...... کراسکی نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ اس لئے ہمیں سائیڈوں میں پھیل کر اس انداز میں پکٹنگ کرنا ہو گی کہ اس سواری کو جس پر وہ آئیں گے میزائل سے اڑا دیا جائے اور اگر پھر بھی کوئی بچ جائے تو اسے مشین گنوں کی فائرنگ سے اڑا دیا جائے''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''لیس چیف۔ یہ لوگ حد درجہ خطرناک ہیں اس لئے ضروری نہیں کہ یہ سب ہمارا نشانہ بن جائیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ دور سے میزائلوں سے ہیڈ کوارٹر پر ہی حملہ کر دیں۔ ہمارے پاس ڈبل نائن گیس موجود ہے جو یہاں وسیع ایریئے میں تیزی سے پھیل کر کام کر سکتی ہے اس لئے جیسے ہی یہ لوگ مخصوص ایریئے میں داخل ہوں ہم پہلے ان پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دیں اور خود گیس ماسک پہنے رکھیں۔ اس طرح وہ سب بے ہوش ہو جائیں گے اس کے بعد انہیں گولیوں سے چھلنی کیا جا سکتا ہے اور یہ کام میں اور

فولسن دونوں مل کر آسانی سے کر سکتے ہیں''...... کراسکی نے کہا۔

''اوہ۔ ویل ڈن۔ ویری ویل ڈن۔ ٹھیک ہے۔ میں اپنے آفس میں ہی رہوں گا لیکن سنو تم دونوں نے انہیں بے ہوش کرنا ہے۔ ہلاک میں خود انہیں کروں گا''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''جیسے آپ کا حکم چیف''...... کراسکی نے جواب دیا۔

''ایک گیس ماسک مجھے دے دو اور سنو۔ ٹرانسمیٹر اپنے پاس رکھنا۔ جیسے ہی تم گیس فائر کرنے لگو مجھے ٹرانسمیٹر پر اشارہ کر دینا تاکہ میں گیس ماسک پہن لوں''...... کرنل رچرڈسن نے کہا تو کراسکی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ایک طرف موجود ایک بڑے بیگ سے اس نے جدید گیس ماسک نکال کر کرنل رچرڈسن کو دے دیا۔

''او کے۔ پوری احتیاط اور ہوشیاری سے کام کرنا۔ یہ لوگ حد درجہ خطرناک ہیں انہیں یہاں سے بچ کر نہیں نکلنا چاہئے''...... کرنل رچرڈسن نے گیس ماسک لیتے ہوئے کہا۔

''لیس چیف۔ آپ بے فکر رہیں''...... کراسکی نے کہا اور پھر دونوں گیس ماسک اٹھائے کیبن کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

''میرا خیال ہے کہ مجھے یہاں نہیں رکنا چاہئے۔ میں اپنے ساتھ چند افراد کو لے کر عمارت کے عقب میں موجود کیمپوں کی طرف جا رہا ہوں۔ جب وہ سب بے ہوش ہو جائیں تو مجھے اطلاع کر دینا۔ میں وہیں سے خود جا کر ان سب کو گولیوں سے چھلنی

کروں گا''...... کرنل رچرڈس نے کچھ سوچ کر کہا۔

''لیکن چیف۔ آپ کا باہر جانا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے''۔ کراسکی نے کہا۔

''میں اپنی حفاظت کرنا جانتا ہوں نانسنس''...... کرنل رچرڈسن نے غرا کر کہا اور تیزی سے ایک طرف دوڑتا چلا گیا۔

کار گھنے جنگل میں آہستہ آہستہ چلتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹوں پر باقی ساتھی موجود تھے۔ کچھ دور آگے جانے کے بعد عمران نے کار ایک جھٹکے سے روک دی۔

''اس سے آگے کار نہیں جا سکتی۔ اب ہمیں پیدل جانا ہو گا''...... عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا اس کے ساتھ ہی اس کے باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔

''اوہ۔ اگر ہم پیدل گئے تو اس طرح تو ہم ان کی نظروں میں آ جائیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''جان برگ سے میں نے پوری لوکیشن سمجھ لی ہے اور جان برگ کی آواز میں کال کر کے میں نے کرنل رچرڈسن کو اطمینان دلا دیا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس لئے وہ لوگ پوری طرح مطمئن ہوں گے لیکن جان برگ نے نگرانی کے بارے

میں جو کچھ بتایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انتہائی جدید ترین
مشینری استعمال کی جا رہی ہے جس کی رینج کافی وسیع ہے اس لئے
میں کار کو خاص طور پر چکر دے کر اس طرف لے آیا ہوں۔ اگر ہم
سیدھے جاتے تو لازماً وہ لوگ کار کو چیک کر چکے ہوتے اور ظاہر
ہے ہم لاشوں کی صورت میں اپنے پیروں پر چل کر وہاں تک نہیں
پہنچ سکتے۔ سمجھ گئے تم''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر اب کیا کرنا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہم چکر کاٹ کر اس عمارت کے عقب میں پہنچیں گے اور پھر
وہاں موجود کراسکی اور فولسن کو ہلاک کر کے اس کرنل رچرڈسن کو کور
کیا جائے گا۔ اس سے ہم فارمولا حاصل کریں گے اور پھر فوراً
وہاں سے نکل جائیں گے اور دوڑتے ہوئے واپس پاکیشیا پہنچ
جائیں گے''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''لیکن عمران صاحب۔ کیا آپ پہلے اس جنگل میں آئے
ہوئے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ کیوں''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''پھر ایسا نہ ہو کہ ہم بھٹک کر سیدھے وہاں پہنچ جائیں جہاں یہ
لوگ موجود ہوں''...... صفدر نے کہا۔

''ایسی کوئی بات نہیں۔ خاص نشانیاں میں نے معلوم کر لی
ہیں''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اور
پھر کچھ دیر بعد وہ درختوں کے جھنڈ تک پہنچ گئے جہاں انہیں ایک

کیمپ اور سامنے ایک بڑی عمارت دکھائی دی۔ یہ عمارت درختوں
میں چھپی ہوئی تھی اور اس پر بیلوں کا طویل سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔
بیلیں بڑی بڑی تھیں جو عمارت کے ہر حصے پر موجود تھیں ان بیلوں
نے اس عمارت کو مکمل طور پر چھپا دیا تھا۔ درختوں اور کیمپوں میں
ہر طرف آدمی دکھائی دے رہے تھے۔

''ان کی تعداد کافی زیادہ ہے۔ سب پھیل جاؤ اور چاروں طرف
سے یہاں گیس فائر کرنا شروع کر دو''...... عمران نے کہا اور اس
نے جیب سے خود بھی ایک گیس گن نکالی اور درختوں کی اوٹ سے
مسلسل عمارت کی طرف کیپسول فائر کرتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی
دوڑتے ہوئے مختلف اطراف میں چلے گئے اور انہوں نے بھی
مسلسل گیس کیپسول فائر کرنے شروع کر دیئے۔ گیس فائر کرتے
ہوئے ان سب نے سانس روک رکھے تھے۔

جب کافی دیر گزر گئی اور عمران کو یقین ہو گیا کہ گیس کا اثر زائل
ہو چکا ہے تو عمران نے آہستہ آہستہ سانس لینا شروع کر دیا اور پھر
وہ سب ایک جگہ جمع ہو گئے۔ وہاں ہر طرف بے شمار مسلح افراد الٹے
سیدھے گرے پڑے تھے۔

''میں اندر جا کر چیک کرتا ہوں۔ تم ان سب کا خاتمہ کر
دو''...... عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے عمارت کے مین
دروازے کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ عمارت کا دروازہ کھلا تھا وہ اندر
داخل ہوا تو اسے طویل راہداری دکھائی دی۔ وہاں بھی بے شمار افراد

بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران اس عمارت کا ایک ایک حصہ
چیک کرنے لگا۔ کافی دیر چیکنگ کرنے کے بعد وہ تیزی سے واپس
مڑا اور پھر بھاگتا ہوا واپس عمارت کے مین دروازے کے پاس آ
گیا۔ باہر سے مسلسل فائرنگ کی آوازیں سنائی دے رہی تھی۔

"عمران صاحب۔ ادھر شمال کی طرف فائرنگ ہو رہی ہے اس
طرف کئی ایسے افراد ہیں جنہوں نے گیس ماسک پہنے ہوئے ہیں وہ
ہمارے مقابلے پر آ گئے ہیں"...... سامنے ایک درخت پر موجود
صفدر نے چیخ کر عمران کو بتایا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ تم ان کا مقابلہ جاری رکھو۔ میں اندر مین
کنٹرول روم میں جا رہا ہوں۔ تاکہ اگر کوئی ٹرانسمیٹر کال آ جائے تو
میں اسے چیک کر سکوں"...... عمران نے کہا۔

"او کے"...... صفدر نے کہا اور دوسرے لمحے وہ درخت سے اترا
اور اس طرح ایک طرف دوڑ پڑا جیسے کوئی درندہ اپنے شکار پر جھپٹنے
کے لئے دوڑتا ہے اور چند لمحوں بعد وہ جنگل میں غائب ہو گیا۔

"یہ کرنل رچرڈسن کہاں ہو سکتا ہے"...... عمران نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات ابھر
آئے تھے اور پھر تقریباً دس منٹ بعد صفدر اسی طرح دوڑتا ہوا واپس
آیا۔

"عمران صاحب۔ وڈسن اور جورڈن ہلاک ہو چکے ہیں۔ ہم
نے تقریباً بیس مسلح افراد کو ٹھکانے لگایا ہے۔ ایک کیبن میں ایک

ادھیڑ عمر آدمی موجود ہے۔ میں نے اس کی تلاشی لی ہے۔ اس کی
جیب سے یہ کارڈ نکلا ہے۔ اس پر اس آدمی کا نام کرنل رچرڈسن
لکھا ہوا ہے۔ شاید وہ عمارت کے عقبی حصے سے نکل کر پیچھے موجود
ایک کیمپ میں چلا گیا تھا"...... صفدر نے کہا اور ایک کارڈ جیب سے
نکال کر عمران کو دے دیا۔ عمران نے کارڈ دیکھا۔ کارڈ واقعی کرنل
رچرڈسن کا تھا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں ٹرانسمیٹر ساتھ لے لوں"...... عمران نے
کہا اور دوڑ کر وہ عمارت کے اندر داخل ہوا اور چند لمحوں بعد وہ
ایک ٹرانسمیٹر اٹھائے باہر آ گیا اور پھر صفدر کی رہنمائی میں وہ دوڑتا
ہوا اس جگہ پہنچ گیا جہاں یہ ساری کارروائی ہوئی تھی۔ کیپٹن شکیل
اس بوڑھے غیر ملکی پر جھکا ہوا تھا جو زمین پر سیدھا لیٹا ہوا تھا۔ وہ
بے ہوش تھا جبکہ کچھ فاصلے پر بے شمار افراد کی لاشیں پڑی ہوئی
تھیں۔

"کیا ہوا ہے"...... عمران نے قریب جا کر کہا۔

"عمران صاحب۔ وڈسن درخت پر چڑھا ہوا تھا جبکہ ہم دو
اطراف میں جھاڑیوں میں چھپے ہوئے تھے وڈسن کو ہم نے خود ہی
درخت پر چڑھ کر نگرانی کے لئے کہا تھا۔ پھر اچانک وڈسن نے بتایا
کہ یہاں سے تقریباً سو گز کے فاصلے پر تین مسلح افراد موجود ہیں
جنہوں نے گیس ماسک لگائے ہوئے ہیں۔ یہ جھاڑیوں میں سے
باہر نکلے تو ہم چوکنا ہو گئے۔ پھر یہ مسلح افراد ہمیں بھی آتے نظر

آئے۔ یہ ادھیڑ عمر آدمی باقی دو نوجوان آدمیوں سے تقریباً سو گز
آگے تھا اور یہ تینوں چوکنا نظر آرہے تھے۔ یہ اس طرح ادھر ادھر
دیکھ رہے تھے جیسے انہیں کسی بھی طرف سے حملے کا خطرہ ہو کہ
اچانک ایک نوجوان نے وڈسن اور جورڈن پر فائر کھول دیا اور
وڈسن اور جورڈن درخت سے نیچے آ گرے۔ دوسرا نوجوان ہم پر
فائر کھولنا چاہتا تھا کہ تنویر نے اس پر فائر کھول دیا اور پھر مجبوراً
ہمیں بھی دوسرے مسلح نوجوان پر فائر کھولنا پڑا جبکہ تنویر نے اس
ادھیڑ عمر آدمی پر بھی فائر کھول دیا یہ دونوں نوجوان تو ہلاک ہو گئے
جبکہ ادھیڑ عمر آدمی شدید زخمی ہو کر بے ہوش گیا''...... کیپٹن شکیل
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ عمران اس دوران اس ادھیڑ عمر پر جھکا
رہا تھا اور پھر اس نے زور زور سے جھنجھوڑنا شروع کر دیا۔

''اوہ اوہ۔ کک کک۔ کیا۔ کیا ہوا۔ یہ فائرنگ کس نے کی
ہے''۔ اس بوڑھے کے منہ سے رک رک کر نکلا۔

''کرنل رچرڈسن۔ تم کرنل رچرڈسن ہو''...... عمران نے اسے
دوبارہ جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ہاں۔ یہی نام ہے میرا۔ ہم پر فائرنگ ہوئی ہے۔ یہ کیا
ہوا ہے۔ وہ سب بے ہوش کیوں نہیں ہوئے''...... کرنل رچرڈسن
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک جھٹکے سے اس کی گردن ڈھلک گئی
اور اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔

''عمران صاحب۔ یہ شدید زخمی تھا۔ آپ نے اسے جھنجھوڑ

دیا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''میں جانتا ہوں۔ اس کی حالت ایسی تھی کہ اس کے بچنے کا
کوئی سکوپ نہیں تھا۔ اس لئے میں اس سے معلوم کرنا چاہتا تھا کہ
یہ کون ہے۔ مجھے خیال تھا کہ یہ کرنل رچرڈسن ہی ہو سکتا ہے لیکن
میں اس کی آواز سن کر کنفرم ہونا چاہتا تھا''...... عمران نے سیدھا
ہوتے ہوئے کہا۔

''اگر میں ان پر فوراً فائر نہ کرتا تو یہ ہم سب پر فائر کھول دیتا
اور ہم سب ہلاک ہو جاتے''...... تنویر نے جواب تک خاموش کھڑا
تھا۔ اچانک بولتے ہوئے کہا۔

''ہاں میں نے سچویشن دیکھ لی ہے۔ تم نے بروقت کارروائی کی
ہے۔ اب ہم نے وہ جگہ تلاش کرنی ہے جہاں سے یہ لوگ نکلے
ہیں''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس طرف کو بڑھا جہاں سے یہ سب
نکلے تھے۔ چونکہ اس طرف وڈسن، جورڈن، کیپٹن شکیل اور تنویر تھے
اور انہوں نے کرنل رچرڈسن کے ساتھ ان افراد کو جھاڑیوں کے
پیچھے سے آتے دیکھا تھا۔ اس لئے تنویر اور کیپٹن ان کی رہنمائی کر
رہا تھا۔

''یہ ہے وہ جگہ۔ جہاں سے یہ لوگ اچانک زمین سے باہر
آئے تھے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران آگے بڑھا اور اس نے
جھک کر وہاں موجود جھاڑیوں کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ اس کے

ایک ہاتھ میں ٹرانسمیٹر موجود تھا پھر اس نے جھاڑیوں کی باقاعدہ چیکنگ شروع کر دی۔ ان کی جڑوں کو بھی چیک کیا لیکن سب عام سی جھاڑیاں تھیں کہ اچانک عمران کو ایک خیال آیا۔ اس نے سیدھا ہو کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل رچرڈسن کالنگ۔ ہیلو اوور"...... عمران نے کرنل رچرڈسن کی آواز اور لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ڈاکٹر کولسن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بوڑھی مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر کولسن۔ جلدی باہر آؤ۔ میں نے تمام ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا ہے لیکن ان کی جوابی فائرنگ میں مجھے بھی گولیاں لگی ہیں۔ جلدی باہر آؤ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مگر آپ کے ساتھ تو بہت سے مسلح افراد ہیں۔ وہ کہاں ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"وہ سب ہلاک ہو چکے ہیں۔ کیمپ اور عمارت میں موجود ہمارا ایک بھی ساتھی زندہ نہیں بچا ہے۔ میں شدید زخمی ہوں۔ جلدی باہر آ کر میری مدد کرو۔ اوور"...... عمران نے اس بار کراہتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ یہ سب کیا ہو گیا۔ آپ باہر کہاں موجود ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم باہر آؤ۔ میں مر رہا ہوں۔ جلدی آؤ پلیز۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کو کچھ نہیں ہو گا کرنل رچرڈسن۔ آپ حوصلہ کریں۔ میں آ رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"شاید یہ کال ڈارک ہیڈ کوارٹر کے نیچے موجود لیبارٹری کے کسی سائنس دان نے اٹنڈ کی تھی"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اب ہم نے یہاں سائیڈوں میں چھپنا ہے جیسے ہی یہ ڈاکٹر کولسن باہر آئے گا اسے پکڑ کر پھر لیبارٹری کے اندر جائیں گے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ اس جگہ سے ہٹ کر جھاڑیوں کی اوٹ میں ہو گئے۔

تھوڑی دیر بعد ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور پھر ایک بڑی سی جھاڑی یکلخت سائیڈ پر جھک گئی۔ دوسرے لمحے ایک غیر ملکی آدمی اچھل کر باہر آ گیا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے ادھر ادھر دیکھا پھر اس نے سائیڈ پر اٹھی ہوئی جھاڑی کی جڑ کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اسے پکڑ کر ایک جھٹکے سے سیدھا کر دیا۔ دوسرے لمحے ایک بار پھر ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور وہ آدمی سیدھا ہو کر آگے بڑھنے لگا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی کو تلاش کر رہا ہو۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔

"ڈاکٹر کولسن"...... اچانک عمران نے جھاڑی کی اوٹ سے نکلتے ہوئے کہا تو آنے والا بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کے دوسرے ساتھی بھی جھاڑیوں سے باہر آ گئے۔

"تم۔ تم۔ کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ تم کون ہو۔ وہ کرنل رچرڈسن۔ وہ کہاں ہے"...... ڈاکٹر کولسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ویسے وہ اپنے انداز اور چہرے مہرے سے کوئی عام سا سائنس دان لگتا تھا۔

"کرنل رچرڈسن اور اس کے تمام ساتھی جہنم واصل ہو چکے ہیں ڈاکٹر کولسن"...... عمران نے اس کے قریب آ کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"کک کک۔ کیا۔ تم۔ تم کون ہو۔ کیا مطلب"...... ڈاکٹر کولسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اور اب تم نے ہمیں لیبارٹری میں لے جانا ہے اور سنو۔ اگر تم اور تمہارے ساتھی ہمارے ہاتھوں ہلاک ہونا نہیں چاہتے تو تم ہم سے تعاون کرو۔ ہمیں وہ فارمولا دے دو جس پر یہاں کام ہو رہا ہے۔ ہم تمہیں زندہ چھوڑ جائیں گے ورنہ دوسری صورت میں تم سب ہلاک ہو جاؤ گے اور فارمولا تو بہرحال ہم لے ہی جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"کک کک۔ کون سا فارمولا"...... ڈاکٹر کولسن نے کہا۔

"اینٹی میزائل فارمولا جو پاکیشیا سے یہاں لایا گیا ہے"۔ عمران

نے اسی انداز میں کہا۔

"فارمولا تو کرنل رچرڈسن کے پاس ہو گا"...... ڈاکٹر کولسن نے انتہائی خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"جھوٹ مت بولو۔ کرنل رچرڈسن نے مرنے سے پہلے مجھے بتا دیا تھا کہ فارمولا ٹیسٹنگ لیبارٹری میں موجود ہے۔ یہ بتاؤ اب تمہارے علاوہ اور کتنے افراد ہیں لیبارٹری میں"...... عمران نے کہا۔

"دد۔ دد۔ دس ہیں۔ دس۔ چھ سائنس دان ہیں اور چار اسسٹنٹ ہیں"...... ڈاکٹر کولسن نے کہا۔

"چلو پھر راستہ کھولو۔ ورنہ......" عمران نے کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"نن نن۔ نہیں نہیں۔ مجھے مت مارو پلیز۔ ہم تو سائنس دان ہیں۔ مجرم تو نہیں ہیں"...... ڈاکٹر کولسن نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو ہم سے تعاون کرو"...... عمران نے کہا اور ڈاکٹر کولسن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے اس جھاڑی کی جڑ میں ہاتھ ڈال کر اسے جھکا دیا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی راستہ کھل گیا۔ اب ایک سرنگ گہرائی میں جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ عمران ڈاکٹر کولسن کو ساتھ لے کر سرنگ میں داخل ہو گیا۔ نیچے دو بڑے ہال کمرے تھے جن کے ساتھ دو چھوٹے کمرے تھے۔ ہال میں بھی پارٹیشن لگا کر کمرے بنائے گئے تھے اور ہال کی

دیواروں کے ساتھ چار لوہے کی الماریاں موجود تھیں۔ اندر واقعی ڈاکٹر کولسن کے علاوہ دس افراد تھے اور یہ فیلڈ کے لوگ نہیں تھے۔

"فارمولا کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہمیں نہیں معلوم۔ کرنل رچرڈسن کو معلوم ہو گا۔ وہی ہمیں کام کی ہدایت دیتا ہے"...... ڈاکٹر کولسن نے جواب دیا اور پھر باقی لوگوں نے بھی اس کی تائید کر دی۔

"تم سب اس فارمولے کو تلاش کرو"...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے الماریاں کھول کر چیکنگ شروع کر دی جبکہ عمران ان تمام افراد کو کور کئے کھڑے تھے۔

"عمران صاحب۔ ایک الماری سے یہ مائیکرو فلم ملی ہے"۔ اچانک صفدر نے ایک الماری سے ایک مائیکرو فلم نکال کر عمران کے پاس لاتے ہوئے کہا۔ عمران نے اس سے مائیکرو فلم لی۔ مائیکرو فلم پر باریک حروف میں اینٹی میزائل لکھا ہوا تھا جسے دیکھ کر عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہی ہے وہ مائیکرو فلم جس میں فارمولا ہے"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے اچانک ڈاکٹر کولسن نے پاس کھڑے ہوئے تنویر پر حملہ کر دیا۔ تنویر کی توجہ بھی صفدر اور عمران کی طرف تھی اس لئے ڈاکٹر کولسن نے موقع غنیمت سمجھا اور دوسرے لمحے وہ تنویر کے ہاتھوں سے مشین پسٹل جھپٹ کر تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ تنویر نے اس پر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے مشین پسٹل سیدھا

کر لیا۔

"میں تم سب کو گولی مار دوں گا۔ رک جاؤ"...... ڈاکٹر کولسن نے چیختے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ جولیا۔ مت مارو"...... اچانک عمران نے ڈاکٹر کولسن کی دوسری سائیڈ پر دیکھتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر کولسن اس کے داؤ میں آ گیا اور پھر اس نے جیسے ہی سائیڈ پر رخ کیا۔ تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے اس پر حملہ کر دیا لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں اس طرف کو لپکیں جدھر صفدر اور عمران موجود تھے۔

تنویر کے اچانک حملے سے ڈاکٹر کولسن نے گھبرا کر ٹریگر دبا دیا لیکن گھبراہٹ کی وجہ سے مشین پسٹل کا رخ مڑا اور گولیاں سیدھی سائیڈ پر موجود عمران اور صفدر کی طرف لپکیں لیکن گولیاں ان دونوں کے درمیان سے گزرتی ہوئیں ایک مشین کے پینل پر جا لگیں البتہ صفدر کے ہاتھ کو ایک زور دار جھٹکا لگا۔ اسی لمحے ڈاکٹر کولسن کی چیخ سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی مشین پسٹل کی فائرنگ اور انسانی چیخوں سے ہال گونج اٹھا تو تنویر نے ڈاکٹر کولسن کو ہلاک کیا تھا جبکہ گولیوں کو عمران اور صفدر کی طرف جاتے دیکھ کر جولیا نے فائر کھول دیا تھا اور پھر چند لمحوں بعد ڈاکٹر کولسن کے باقی تمام ساتھی ہلاک ہو چکے تھے۔ اس کے ساتھ ہی اچانک ہر طرف تیز سائرن بجنے کی آواز گونج اٹھی۔

''کیا ضرورت تھی انہیں ہلاک کرنے کی''...... عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہ لوگ کسی بھی لمحے حملہ کر سکتے تھے اور میں یہ رسک نہیں لے سکتی''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ گولیاں اس مشین میں لگی ہیں اور اسی سے سائرن کی آواز آ رہی ہے''...... اچانک صفدر نے چیختے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ تو بلاسٹر مشین ہے۔ یہ آن ہو گئی ہے۔ چلو۔ جلدی نکلو یہاں سے ابھی یہ پورا حصہ بھک سے اڑ جائے گا۔ بھاگو''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح واپس دوڑ پڑا جیسے اس کی ٹانگوں میں کسی نے مشین فٹ کر دی ہو۔

''بھاگو جلدی''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا تو وہ سب اس کے پیچھے دیوانہ وار دوڑنا شروع ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب دوڑتے ہوئے اس سرنگ میں اور پھر اوپر کھلے ہوئے راستے سے باہر آ گئے۔

''جلدی کرو۔ کیمپ کی طرف بھاگو۔ جلدی''...... عمران نے باہر آ کر چیختے ہوئے کہا۔

''آخر ہوا کیا ہے۔ اس طرح پاگلوں کی طرح کیوں دوڑ رہے ہو۔ کیا مصیبت پڑ گئی ہے تمہیں''...... جولیا نے انتہائی جھلائے

ہوئے لہجے میں کہا تھا کہ عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس نے جولیا کو بازو سے پکڑا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر دوڑ پڑا۔ جولیا اس کے ساتھ ہی دوڑ رہی تھی۔ پھر اچانک ان کے عقب میں انتہائی خوفناک اور دل ہلا دینے والا دھماکہ ہوا۔ یہ دھماکہ اس قدر زور دار تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اچھل کر منہ کے منہ نیچے جا گرے۔

''اٹھو بھاگو''...... عمران نے یکلخت اچھل کر کھڑے ہوئے ہوئے کہا اور جولیا کو بھی بازو سے پکڑ کر ساتھ ہی ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا تھا لیکن ایک بار پھر انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا اور وہ سب ایک بار پھر چیختے ہوئے منہ کے منہ نیچے گرے اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے ہزاروں انگارے اس کے جسم میں گھستے چلے جا رہے ہوں اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریک پڑ گیا۔ پھر جس تیزی سے اس کا ذہن تاریک ہوا تھا اتنی ہی تیزی سے اس کے ذہن میں روشنی پھیلتی چلی گئی۔

''عمران صاحب۔ عمران صاحب۔ ہوش میں آئیں۔ عمران صاحب''...... اس کے کانوں میں صفدر کی آواز سنائی دی اور اس آواز نے جیسے اس پر جادو کا اثر کیا اور اس نے بے اختیار آنکھیں کھولیں اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔

''تھینک گاڈ۔ عمران صاحب آپ کو ہوش آ گیا''...... ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

''وہ۔ وہ۔ باقی ساتھی۔ ان کا کیا ہوا''...... عمران نے تڑپ کر کہا۔

''مس جولیا سامنے درختوں کے پاس موجود ہیں۔ ابھی ہوش میں نہیں آئی لیکن بہرحال وہ خطرے سے باہر ہیں۔ تنویر اور کیپٹن شکیل پانی تلاش کرنے گئے ہیں۔ آپ اور مس جولیا کی ناک اور منہ میں مٹی بھری ہوئی تھی جسے ہم تینوں نے مل کر صاف تو کر دیا ہے لیکن پوری طرح صفائی تو پانی سے ہو گی''...... صفدر نے کہا۔ اسی لمحے دور سے تنویر اور کیپٹن شکیل دوڑتے ہوئے آتے دکھائی دیئے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں دو بڑے بڑے ڈبے تھے۔

''آپ کو ہوش آ گیا۔ شکر ہے اللہ کا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''مجھے چھوڑو اور جولیا کو ہوش میں لے آؤ''...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں جولیا کی طرف بڑھ گئے ڈبوں سے پانی نکال کر انہوں نے جولیا کا حلق اور ناک صاف کرنا شروع کر دی اور آخر میں باقی پانی اس کے حلق میں انڈیل دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی جولیا کو ہوش آ گیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ کس قدر خوفناک دھماکے تھے۔ ہوا کیا تھا''...... جولیا نے اٹھ کر ہاتھوں سے اپنے لباس کو جھاڑتے ہوئے کہا۔

''اس بار ہم بال بال بچے ہیں۔ ڈاکٹر کولسن نے جو فائرنگ کی تھی وہ بلاسٹر مشین کے پینل میں جا لگی تھیں جس سے مشین آن ہو گئی تھی۔ یہ مشین کسی بھی لیبارٹری کو خطرے کی صورت میں تباہ

کرنے کے لئے لگائی جاتی ہے تاکہ دشمن لیبارٹری میں داخل ہو کر کوئی فائدہ نہ اٹھا سکیں۔ مشین کے آن ہوتے ہی اس میں موجود بلاسٹرز بھی آن ہو گئے تھے جس سے یہ سب تباہی ہوئی ہے۔ اگر میں بروقت تمہیں باہر نہ لے آتا تو اس مشین سے ہونے والی تباہی کی زد میں ہم بھی آ جاتے اور ہمارے بھی ٹکڑے بکھر جاتے اور یہ عمارت ہمارا مقبرہ بن جاتا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن بلاسٹر مشین اس طرح ہال میں کیوں موجود تھی۔ یہ مشین تو کسی سیکرٹ روم میں رکھی جاتی ہے اور اس کا کنٹرول لیبارٹری کے انچارج کے پاس ہوتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مشین کو ضروری مرمت کے لئے ہال میں لایا گیا تھا۔ مشین کھلی ہوئی تھی اور چند پرزوں پر ٹیگ بھی لگے ہوئے تھے۔ مشین کو مرمت کر کے شاید چیکنگ کے لئے آن کر کے رکھا گیا تھا رہی سہی کسر گولیوں نے نکال دی۔ جیسے ہی گولیاں پینل پر لگیں مشین بلاسٹنگ آپریٹنگ سسٹم کے ساتھ منسلک ہو گئی''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار جھرجھری سی لی۔

''عمران صاحب۔ دھماکے کی خوفناک آواز سنتے ہی ہم تینوں اس طرف کو گئے۔ وہاں واقعی آسمان پر ہر طرف مٹی کے بادل چھائے ہوئے تھے اور مٹی مسلسل آبشار کی طرح گر رہی تھی اور پھر مجھے مس جولیا نظر آ گئی۔ وہ ملبے میں تقریباً دفن ہو چکی تھی۔ ان کا

صرف ایک بازو باہر کو نکلا ہوا تھا ہم نے انہیں باہر نکالا اور پھر اس پورے ایریئے کو ہم نے چیک کیا۔ اس طرح آپ کو وہاں سے نکال لیا گیا۔ آپ دونوں بے ہوش تھے آپ سب کے منہ اور ناک میں مٹی بھر چکی تھی اور آپ کے سانس تقریباً رک چکے تھے۔ بہرحال ہم نے اپنے طور پر ناک اور منہ سے مٹی نکالی اور پھر آپ کو یہاں شفٹ کیا۔ اس کے بعد میں اور تنویر پانی لینے چلے گئے جبکہ صفدر یہاں رہ گیا ہم چونکہ آپ سے زیادہ آگے نکل گئے تھے اس لئے ہم مٹی کے ملبے تلے دبنے سے محفوظ رہے تھے“...... کیپٹن شکیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”واقعی اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا ہے کہ ہمیں وہاں سے نکلنے کا موقع مل گیا ورنہ اس بار مجھے واقعی جولیا کے ساتھ بغیر نکاح کے ہی عدم آباد روانہ ہونا پڑتا“...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

”یہ شکر ہے کہ فارمولا ہمیں مل گیا ورنہ ہمارا یہ مشن ناکام ہو جاتا“...... صفدر نے کہا۔

”ہاں۔ فارمولا میری خفیہ پاکٹ میں محفوظ ہے“...... عمران نے کہا اور اس نے خفیہ پاکٹ سے وہ مائیکروفلم نکال لی جو اسے صفدر نے ایک الماری سے نکال کر دی تھی۔

”اب دعا کرو کہ اس فلم میں اصل فارمولا ہو“...... جولیا نے کہا۔

”مائیکروفلم پر باریک حروف میں اینٹی میزائل لکھا ہوا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اس میں اصل فارمولا موجود ہے۔ اس لئے فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ مائیکروفلم میرے لئے چیف کی طرف سے ملنے والے چیک کا اسکوپ ہے۔ یہ نہ ملتی تو میں یقینی طور پر چیک سے محروم رہ جاتا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

ختم شد